

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ طَاعَتِهِ

وَمَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ طَاعَتِهِ

وَمَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ طَاعَتِهِ

وَمَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ طَاعَتِهِ

وَمَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ طَاعَتِهِ

وَمَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ طَاعَتِهِ

وَمَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ طَاعَتِهِ

وَمَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ طَاعَتِهِ

وَمَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ طَاعَتِهِ

وَمَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ طَاعَتِهِ

وَمَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ طَاعَتِهِ

وَمَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ طَاعَتِهِ

وَمَنْ مَنَعَ نَفْسَهُ مِنْ طَاعَتِهِ

روز افزای خشنود و روزهای قند و شکر
 زمین و آسمان و درون و بیرون

که این همه جزای تو نیستی که در این عالم
 در هر روزی که در این عالم



جست و خیزد و این جهان را در هر روز
 در هر روزی که در این عالم

در این عالم که این همه جزای تو نیستی
 در هر روزی که در این عالم

بسم الله الرحمن الرحيم

قصیدہ در مدح امیر المومنین عیوب الدین علی ابن ابی طالب علیہ السلام

ہوین مین انکشت نماز سیر سحر خضر
 تیغ مصرع سی قلم او سکو کری طبع رسا
 اوج اینی طبیعت کا بسم ہو چنچا ہی
 جو ہر نطق کی تھکری ہو ی ہین پوش
 سخن پاک مرثیہ ہی ہین حوران جانا
 ہوتی ہین کافہ زانو سی دم فکر سخن
 کیا تعجب جو مری نطق کی شیر نی سی

روز افزون ہی بوتل مہ نو کسبہ
 شاخ طوبی مری خامہ سی مقابل گو
 طائر سدرہ سی ہی طائر مضمون تر
 کان مین بل مین لطن صدق مین گہر
 شست و شو کر کی زبانون کو آب کوثر
 منفضل حاجم جسم و آئینہ اسکندر
 نیشکر سان فی خامہ سی نخل آبی شکر

وصف میں اپنی طبیعت کی ٹھہرون ^{مطلع}
 ہون میں اک بان فصاحت کا جہنم
 شبکو بھی کلبہ احزان میں مجھی فکر سخن
 ناگمان عقل فی اگر کہا خاشوش سحر
 سرگری پاؤں پہ کھڑکے کہیں مثل چراغ
 شاخ طوبی کی کمان اور کمان تیرا قلم
 باغ فردوس کمان اور کلام میں
 ہو گیا ایسا تو مفرو عیاز آباد
 ہوئی ہی تیری زبان ہر درانی میں
 اہل سینہ کہ تیری کری کا کفیر
 تیرا اوس سی ٹہنی کچھ خوشی انی نادان
 سخت نادان ہی تو نام ہی تیرا عقل
 فخری میج کا اوشا جہان کی جھکو

گوئیں اپنی ثنا اپنی زبان سی بہتر ^{مطلع}
 ہی بلاغت مری دریای سخن کا گہر
 چند شعر اپنی تعلی کی جو لکھی ایک
 اپنی تعریف زبان سی نہیں کرنا بہتر
 رکھی زہار قدم حد سی نہ اپنی باہر
 طائرہ سدرہ کمان طائرہ مضمون ہی
 کمان مضمون شراب بر کمان آب کوثر
 دین و دنیا کی سر ہونیں کھتا ہی
 کہیں جلنی نہ لگی شمع کی صورت یکسر
 مرتبہ تیری تکبر کا گیا حد سے گزر
 رمز عشاق سی زہار سنین تجھ کو خبر
 رنگی جس شکل سی کافور کھی نام پر
 ذات سی جکی منور ہی سپر اخضر

خضر صحرامی شریعت مدح حضرت
مقصود آیه تطهیر لمرضات الله
روی مطلع حق قافیہ بیت الله
انت منی کا پیبر فی کیا جبکہ خطا
والی ہی او سکی امامت علی لا ھو
بارہا او سکو پیبر فی کہا خیر شر
وارث رتبہ محبوب ابی بشیک
وہ دل جان نبی یعنی علی عمر
سویج زن سنی بین ہی شن شامی پون
کسطح نام نہ مشہور ترا ہوید
ولسین ہی تیر ہی سراپا لکھین چہ شفا
مدح تجھے شہ سجاہ کی کتب مجھسی ہو
ہاں مگر کہ پیر تائی یاد دہر سی ہو

مطلع

مطلع

مہر کردون امامت حدوت فی کا گھر
اسد بیشہ قدرت شائع اف
ساخ علم خدا سبب متین و او
مرتبہ او سکی امامت کا کھلا ہر ل پ
کروں اک مطلع تازہ شہی نماید لب
اسمین ہی شک حبیبی بلو ان الغر
وصی ختم رسل نوح بقول الله
منخرن جو دو کرم شافع روز حشر
اب مطلع پیر یون جوج بحر مل کا ہو گھر
چیر والا ہی شہام مدین تو فی اثر
گر چہ یہ بات مری حوصلی سی ہی
تیر انداح رسول اور ناخوان
نخشہ وسعت می گویانی کو رب کبریا

چ

بان سحر حلبی آتجہ مقصد چل
 چہ ہون وہ مطلع روشن میں شایع
 قبلہ اہل نقین نور خدا کا منظر
 تیری ہی نور سی ظلمات جہان ہی
 تیری چہر کای خبر روی نبی کو نظر
 صاف ملتا ہی تری خسی جو روی یوسف
 حسن یوسف فی تری نور میں پنی چہر
 ہی جبین آئینہ نور تجلی بے شک
 خود ہی فرق مبارک پہ نمایان سطح
 ابرو و ن تک ہی جو اک خط الف بنی کا
 ایک انگشت سی مانہ سپید گویا
 نور ہی آیہ و اسرار کا عارض عیان
 لوح محفوظ ہی رخ اور قلم ہی کامل

مطلع

او ہم خامہ کو اس اہ میں اجلان کر
 جسکے اگی ہو نخل مطیع محراب نور
 صدق کعبہ ایمان کا تو کیتا گوہر
 اسی خورشید کی ذری ہن دیشم قمر
 پر تو خسی تری دونوں جان ہن نور
 تیری تصویر کا گردہ تھا جہان منور
 لمحہ محرابی سطح کہ روشن ہی قمر
 چین پشانی ہر اک و کش موج کوثر
 جسطح ہو مہ کامل یہ چمکتا آستہ
 صان اوس سی عیان ہی تو ہی باور کر
 حسن حیدر سی ہو مجبذہ شوق قمر
 زلف و لیل کی تفسیر ہی خاری پر
 حال عالم ہی عیان او سپہ خطریب اور

خستہ کاتھ نہ آئی مری مضمون کوئی
 گردن پاک ہی اک شمع شبستان صفا
 قوت بازوی احمد بن بازوی قوی
 زیب تن ہی جو تری وہ زرہ دوی
 ہمتن چشم زرہ ہی پی نظار حسن
 ہاتھ مضمی ید اللہ بن ماشاء اللہ
 آستین ہامی ید اللہ بن تری ستانے
 پنچہ وہ جس سی کہ خورشید کا پنچہ کا
 کاٹ تلوار کا کیا تیری لکھون چھید
 جامی جل خرمین ہستی عدد دم بھری
 کاٹی بس ایک اشاری میں ماند خیا
 پر بچپائی نہ جو اوس وز زمین پر جری
 شب بکھویرین جطرح نجوم رخشان

وصف گراوین ہن پاک کا بونہ نظر
 سورہ انور کی تفسیری یا سترہ
 سینہ ہی مخزن اسرارِ خدای اکبر
 حلقون کی چشمون سی ہوا ہی مہی نظر
 بسکہ ہی جسم ترانہ خدا کا مظهر
 ید قدرت سی ڈہلا سانچی میں جسم انور
 چار آئینے تری حفظ خدای اکبر
 قبضے میں جسک کہ ہی قبضہ شمشیر
 جب صف جنگ میں کھینچے تو آویں
 برق سان لشکرِ اعدائے ہر سامی سر
 اکب مرکب چار آئینہ و خود و سپہ
 پھر بنی جان کا نہ باقی رہی عالم اش
 یون تری تیغ دوسرین میں جگتی ہو

ہی یہ چالاک و سبک تھہ تر اعلیٰ کی تھہ
 اس صفائی گدز جای گلی غی او
 جب صف جنگ میں تو نعرہ بکیری
 جلوہ گر تھہ میں جب تیر کمان ہو تیر
 ہی وہ پر گیری تیری تیر کی انہی سہل
 تھہ میں تیری جو نیرہ ہر میان جگاہ
 تیر احمد کی تیری دست سی ہی تیر
 زیر ان ہی تیری گلگون سبک گام شہا
 کیا کروں تیر کیا اوں شک صبا کی بیان
 کرہ ماری مانند شہاب ثاقب
 یہ نہیں جلوہ نامشام کو گرو و سپہ سال
 منع نعل او کی اگر ہونے پی استحکام
 تیر گر ماری تو اعدا پہ اوٹھا کر ہمار

ماری تلوار جو گردن پہ عدو کی جا کر
 سر جہا پہلے ہو مقتول کو چھپی ہو خبر
 سینہ پٹ جای عدو کا دھن و شوق ہو
 خوف سی جان عدو جسم سی کر جای سفر
 طائر روح عدو کو پی پر وار ہی بہ
 شکل غریب خارج کا مشبک ہو جا کر
 پایداری ترقی منوسی ہی من کو کیہ
 دل دل برق تک حوروش و باد سیر
 جنبش باد سی طجای غمان او کی اگر
 گدزی اور لای نہ گرمی عجمی قن تھی پہ
 نعل اک او سکا اگر لای فلک خضر پہ
 ٹھری کب نقش قدم او سکا زمین کی
 پہونچی یہ جلد وہ ہر باد کن باد سحر

لگنی پائی نہ ابھی سینہ اعدا پر تیر
 جلدی کب اوکی احاطہ میں سخن کی
 تھو تھنی خوش پروین ہی تو خط شعاع
 بات کچھ ہونہ کی تیری سراپا میں شہا
 میں تو کیا کاشی حسان عجم بالمشک
 متحرزات تیری ہی بہ نبی مرسل
 مرتبہ تجکو دیا ہی وہ خدا نے شاہا
 طلب مثل ترا وہر میں ہی فرض محال
 دیکھیے چشم بصیرت ہی تو آیا لولاک
 یعنی ہی نور تر نور نبی سے واحد
 روح تم دونوں کی ہی ایک گوین قابل
 کند ہی طبع مری انہیں یار می سخن
 تجھ سے تائید کا طالب بن علی عمران

جا کی تو تیغ سی پہلی کری او سکوبی سر
 بند ہو سکتی نہیں مٹھی میں باد صرصر
 ماہ ذوال اگر ہیں تو ہیں ستم قرص قمر
 طول گو مینے دیا حد سخن سے باہر
 ما عوفاک سی ہیں مدح میں تیری رخ
 مدح کر سکتا نہیں جسکی کوئی خبر داؤ
 جھجھ ساہن در عالی پہ تیری شمس قمر
 یعنی چھوہ ہی تر نور خدا کے اکبر
 شان میں تیری ہی نور خدا کی فخر
 کلیہ پر تیری مدح کی ہے مد نظر
 انکھیں دو جیسے کہ ظاہر میں ہیں اور
 ہی ظلم ماتھے میں انگشت شرم سی بدتر
 لطف کر مجھ پہ تو ای باد شہ جن و شہر

اگرین منہ کرون اور دل منجائی
 سنجہ دلی نور کھلے سر پہ
 بنجیلا سچی ہوئی تجھے کمک کی
 تیری باعث سی ہوئی توبہ آدم قبول
 نور تھا تیرا شاہ صلب خلیل اللہ
 تھا زہن نام سر اور زبان یونس
 دہشت داودین آہن نہ کبھی تانوا
 نام تھا تیرا سلیمان کنی لکین منقوش
 واسطہ دی کی تیرا حکم طلب کی اولاد
 تیرا الفت فی تری ایسا دیاموسی کو
 نام سچا سر اور زبان عیسیٰ
 شب معراج جو کی گیسری فی بفلک
 کیا عدالت کا تری حال بیان ہو مجھے

پٹھون مطلع کہ نخل حب صحیفین ہو
 پاؤں تو فی جور کہا و دشمنی کی پو
 تیرا حسان ہی ہر ایک نبی پر یک
 کشتی نوح بھی تیری سبب یا حید
 ڈھیر چھو لو نجا بھلا آگ نہوتی کنوکر
 شکم حوت سی زندہ کل ایا بھر
 تیری الفت کا اگر دل میں کھاوا اثر
 اس سبب او سکون سلطنت جن و بشر
 دیا بھی ساختانی ذکر یا کو سپر
 ہم سخن طور پہ خالق سی ہوا وہ جا کہ
 لب جان بخش میں باقی زہی لکشی
 دیکھا تعب فی تماشا وہ بروی تیر
 باقی عالم میں نہیں اب ہی نہا ہی کاش

محبت تاک مین ہی ہو پ مین بھلائی کی
 دخل کیا ظلم کسی پر ہو تری ہیبت سے
 چاند فی ظلم جو کرتی ہی کمان کی آؤ
 بس کہ مشورہ مین خونریز احی م پ
 حال بلبل پہ جویر جمی سی گل نہتہا ہے
 ہاں سحر روک لی اب تو سنجامہ کی غنا
 جب تک گلشن عالم رہی شاد و آب
 رہی جب تک کہ زمین فرش برای آدم
 ناز مانے مین رہے شعر و سخن کا چرچا
 رہی سر نہ سخن میرا میان فصحا
 دلگی جو میری مطالب مین آئین تیا
 تصور سی ماؤن نجف مین پی مین جگہ
 ہو برومند زیارتی تری جلد سحر

نمی شکستی مین اس رسی غیب کی باہر
 شیر سے کچھ آہو مین رکھتا ہجی خط
 منصف بس اسی پادشہ مین تباہی قم
 تیغ ابرو ہی علم چشم تباہ کی آؤ
 لال منہ کرتی ہی بس سیلی باد صرصر
 ختم کر مدح یہ اشعار و عانیہ پر
 جب تک الفت بلبل کار ہی گل مین لہر
 سقف جب تک ہی آئینہ چرخ خضر
 طبع جب تک کہ سوی ملک سخن ہو ہر
 بخش وسعت مری گویائی کو حد ہی
 نخل امید عدو کار ہی ہر گشت
 تابش خشر کو دامن ظلم ہو سہرہ
 بھر شاہ شہدا اپنا ہی زائر کر

قصیدہ در مدح امام ثانی عشر محمد ابن الحسن علیہ السلام

میں نشاط سی ہر جام گل ہی لال	نواں ساتی نور و زسی چمن نہال
زر شکوہ فدی نذر کوہین ساری نہال	بہار خلعت نور و زکرتی ہی تقسیم
چمن سنہ سہمت گل جابی بہر استقبال	صلو کو حکم ہی فصل بہار آتی ہے
جلوس برج شرف میں کیا بجا ہوا	شکر سی حوت کی نکلا جو یوسف رشید
کمال فیض پہ ہی خسرو بہار مہال	لٹار ہا ہی زر گل سی گنج باد آورد
صدف کی مسنین میں قطر ہا ہی زلال	ہوا ہی جوش طراوسی جہان سیرا
عوض سموم کی چلنے لگی دیو و شوال	خزان گئی چنستا نین اب بہار آئی
ہزار رنگ سی شکر محمول الاحوال	زبان برگ گل منتن ہی کرتی ادا
قیام میں ہی ہر اک نخل اہل زینال	شمر سجود میں ہیں اور کو عین شاخین
پھلو سی سجود بکف ہی ہر اک شاخ ہال	اٹھا کی ہاتھ برامی عا ہی نخل چار
سو برگ باری خم ہی پاب نگ لال	ہر اک شاخ جو تھی کرت مثل تیر شہاب
چمن میں خرمین گلہا تی کرو نہ خیال	نہم نہ زمین آید سیکو نہ جوش

سلایا ارض کی طنیت میں بسکہ جو چہرہ
 بسان دست کربان گنج گوہر شش
 عیان ہی خاک سی جوش ہار آئندہ
 گلونی صحن گلستان ہی شک عارض
 نہاد باد طراوسی بسکہ ہی معمور
 طبیب نبض جو دیکھے جنون کی شخص
 شفق سی چرخ نی اوڑھی ہی شاک گلزار
 مجموع لالہ گل باغ پرہیز موقوف
 ہی رشک من گلچین ہرکے ہنر دشت
 ہی رشک سینہ شہباز ابر سی رخ چرخ
 نہیں جاب عیان عکس آتش گل سی
 ہی خواب باز میں سبرہ چین کی دہن
 لکھون جو ریشہ دوانی ازک فیض ہار

نہمیر خاک و فینوسی تھا جو مال مال
 لٹاتی نقرہ وزر ہی ہزار لٹا تھا
 ہی شیشہ وار زمین بسکہ نہ نام مال
 پری کھٹکالی سحاب فی پریاں
 پین نہ دودہ اگر ایک لمحہ بھی اٹھال
 پری زدہ ہی بتائی جو کئی کھوئی
 زمین کی دوش اپ چار باغ ہی مال
 زمین تمام ہی لطف بہار خمی شحال
 ہی غیرت سید گل فروش ہر کوہ مال
 نخل کن دم طاووس ہن گلونی حال
 یہ پڑ گئی ہن کب جو باہر تھال
 ادب نمی و صہ جنیان ہی موج باد شال
 قلم ہوشاخ گل اور غیرت گل گل مال

دل نہ کیا ہی بہار نے نگین
 ہی خوش سبزہ و گل سی پیک پیک
 ہی زور زگل یہ بخش ساعد شاخ
 زبان بلبلی شیدا ہے یہ مطمح تر
 نہیں ہی غصہ پہیاں پو نہیال
 مزاج نازک گل سی ہی بلبلو کو جو خوش
 ہمیشہ لالی کی کھل سی سرکھاتی ہین
 و فور نشو و نما ہی یہ خوش نامیہ سے
 نہیں ہی قمر قمر آسمان چ جلوہ نما
 نہیں لالہستان و شقائق و نعمان
 قوامی لایہ ہی ہین یہ بالیدہ
 نمودی تخم شرکھی ہی سنگ خار آ
 ہی بکدیشہ دوانی قوامی میہ کی

مطاح

ہی غیرت رگ گل ہر کم کی جوین
 کہ خاک و قشت ہی سبز بر خرو و جبال
 ہی شاخ سنبل تر پامی وین خلخال
 عروس باغ کا ختم ہی کھیکر جبال
 بہارنی پی خط تر اوڑامی ہین
 بسان غنچہ زبان سوال بوسہ ہی لال
 کہ تانہ انوسی ہو نہر و کوئی کرختیال
 کہ دانہ گرتے ہی کشاخ ہوا ہی بالحال
 یہیل ابر کی رنگی گئی ہی شک لال
 خزان کی خون سی نگین ہی ہی شیخ
 کہ آسمان کو سمجھتی ہی سبزہ پامال
 نہیں لالہ خود و نقاب وی جبال
 سپند آگ پہ ہوتا ہی سبز و تر فی الحال

ہی دشت و راغ کی رشک نذر زمین
 خرابی ہو گئی فیض بہاری آباد
 الف کی طرح سی جس شاخ کا تھا ہشتا
 بنا ہی الف سر و باغ سنبھل تر
 یہ لک نہرہ و گل ہر طرف ہی کفن
 قوانی میہ فی خشک و ترین و گل کیا
 عجب نہیں جو یہی ہی عروج نشو و نما
 زبس ہوا میں تری ہی عجب ہو گلاب قلم
 بنا ہی شاخ سر و ن گوزن دست چنا
 نیام شاخ سی ہی تیغ برگ بید علم
 نہیں کچھ شگین فون کی بوجہ سی خن
 ہی تختہ زر و خنبلی کا رخصت کی گشت
 جیاسی ہین متبسم جگامی سر و خنچے

زبان چاہی منتقار کبک آسالا
 ہی تو وہ تو وہ گل نہ چاہی نہ گشت
 ہی با گل سی لچک نہم وہ صورت
 ہی دامن گل عارض ہین سپر خال
 کہ سنگر زین پہ ہی عالم زمر و آل
 دل عقیق سی سر و شجر کی ہی مثال
 شجر عقیق کی بھی برگ باری ہین نہال
 گلاب شاخون کو دیکر شاخ لہجی خال
 ہین برگ باری خمدار شاخ غمال
 کر گی فصل ہاران خزان کا استیصال
 کہا وہ کھینچے کی شق کر رہی ہین نہال
 شگونی سی ہین نکالی ہین دین نہال
 ہین غش میں خاک گل سنتی نہ ہین نہال

نیم برگ کی جنبش می می ہی تال	بہار بیخ تو بلبل ہی نغمہ خوان قمری
ہزار رنگ کی لاتی سہی انگ ابکی سال	بہار کھیلتی ہوئی ہی وہوم نمی اس
ہوا اڑاتی ہی ہر خطہ رنگ گل سی ال	ہی ست شاخ پہ سوزان شگونی سی کافور
یہ رنگ مھر کی پکاری سی یا ڈی ال	نہیں ہی جنبش شفق سی پھر نی سُرخ
بہار لالی کی چہر سی مل ہی گل ال	غبار کامل بتل ہی بی عبیر شان
درخون مین مین نیہ رنگیان کونہ خیال	یہ قہمی مین پھر نی رنگ سی ہری ہر سو
ہو غدا لب جسی سنکی خرم و خوشحال	کرون غزل ہ بہار یای سحر موزون

غزل

چمن مین مست بزرگ صبا پھر نچو شحال	بہار باغ ہی قاتی پلا شراب وصال
کہ تیر متوہا سی لالی کا رنگ وقت زوال	اوتار نشہ کا کرتا ہی روی ساقی سرخ
نہیں ہی پاس جو ساقی آفتاب جمال	کبا بت تاہی دل دیکھ کر شراب کا رنگ
مین باغ و ہر مین شاید ہون چمن جمال	ہزار گل ہون شگفتہ پل نہیں کھلتا
ہون تیرہ نخت سی مین سیر شام ملال	ہی فیض صبح بہار ان سی گرہ شب کمال

کیونکہ جن کو کب بخت سیاہی میں نہاد
 اوسے سر بھلا کیا گلوں کی کھلنی سے
 کری گزیرہ مجھ تیرہ بخت سی ہر خیر
 جو سوی باغ خرامان ہج وہ سہی قامت
 مقابل اوس سے ہج رخ رشید ماہ کا منہ
 رہا میں ای سحر امید وصل پر جیسا
 نمر کا شاخ سی گر ہی کبھی پھسلا پاؤ
 ہی سیر باغ کا از بسکہ حیران کو شوق
 بہم عاشق و مشتوق میں تو الفت ہی
 جو گوش گل سی سنبہ باغ نالہ لبیل
 لکھون وہ مطلع رنگین کہ دیکھ کر جکو
 ستارہ زیر شکوفہ ہوئی زبکہ نہال
 ہویہ تو قلمون ہی کہ زباغ کی تصویر

کہ خال یار کا رہا ہی میدی میں خال
 کہ جسکے دھین کھٹکتا ہوں خار نچ ملال
 پر اوس پر کیا بھڑوٹو گاسا یہ دن بال
 تو درتک آئی ہر کسب سے ہر استقبال
 جہان میں خلق ہو ہی وہی نظر و ہال
 و گرنہ ایک نفس نہیت ہج میں ہی محال
 تو ماتھون ماتھو اوسے لیتی ہی گمان نہال
 اوڑانی و سرگلستان فی خوشنودی جا
 کہ آفتاب سی شبنم ہی بھرہ یا بصال
 لہو یہ وی کہ ہو جا ہی شبنم زنگس لال
 بہار کو نظر آئی بہار نو کا جمال
 ہی شک چرخ ملکوتی رخ زمین ہال
 جو کھینچیں صفحہ پہاؤس کی تہی مثال

این پست و حرکت ہی اموج نشود نما
 سپهر سامونی بالیدگی سی سیکر بل
 فسان چرخ کی رگزی محکمانی گردش
 شعاع مهری روی جان ہی محفل
 تری پندش کار و نکو ہی فردہ ریا
 نہ کس طرح سے ہو عالم تمام شکست
 ہی او کجا مصر حوی نہال باغ سواد
 ہی پارہ جگر پاک بضعہ احمد
 سرورینہ سرور ریاض مرتضوی
 نوگر او کے تھو سی پست گرم بہا
 نہ جو ناخن تدبیر او کا عقدہ کشا
 بسان حیدر صفدر ہی فزون پس
 زبان پراو کی ہن مثل سوانح خمی

کہ ہر خیا ہی چتر آسمان ہی تخت مثال
 کہ سبزہ فلک بنجر چر ہی ہن تغال
 بسان تیغ ہونی آبدار تیغ جبال
 ہی انغ شب تکا شیل مرغ زرین
 کہ زیر خاک گئی دہو جمدہ اعمال
 نسیم عدلی ہی دنی مین ہی مالا مال
 بہار گلشن ایمان خدیو تخت جلال
 ہنر بہشتیہ قدرت کا آئین چکال
 بہار باغ رسول معین متعال
 کبھی نہ کر کے فوج خزان کا استیصال
 صبا سی غنچون کی حل ہون عقدہ اشال
 نمونہ اثر قہر ایزد متعال
 تمام صورت حال فرمودہ استقبال

نظیر او سکا زامانی من بعد جد و پدر
 پیر ہون و مطلع روشن او کی حیرت من
 ہی جاشین علی زب تحت جاہ و جلال
 حرام و ممنون پر او کے ہی نظارہ
 محب خاص مرا ہی یاد میں او کے
 ہر ایک حور جان فہ نکال کی سر
 لکھی مہامی عدلیہ جواب نامہ پہ ہے
 عریضہ لکھتا ہی جو موثقیت کیش
 سخی ہی ایسا کہ بخشے او سی خطا و متن
 لکھو جان جہ زربخشے امام کا میں
 عطا ہو درہم و دینار ماہ و مہر ملک
 لکھو جہ و صف کف دست گنج گوہر بخش
 سخاوت او کی ہی تخمینہ نہیں رون بسی

مطلع

ہی چشم اہن بصرت میں عین رخ و محال
 کری جو مطلع خورشید حشر کو پایاں
 ہی او کی ذات سی میں ہی نکال
 نیم غلمہ ہی طرح سستون حلال
 نیم خلد کی آتی ہی بہرستہ قبال
 اشارہ کرتی ہی او کھتی تھا حال تنال
 کنگیے خاک نیکو بنی نہ نہ ہاں
 وہ شکلات کا ہوتا ہی بگیان حلال
 جو مشکنا فہ کا اگر کری فقیر سوال
 قلم ہواک فی زیرین طلائع آہ ہونال
 طلب کی جو فقیر اس سخی ہی لکھیاں
 قلم نہوا بر گہر بار نقطے عقد لال
 کہ جس فن سن سخی خالی ہی ہن کییاں

اتر ہی اوسکی مسرت پاک کا ایسا
 خدا کا غزن اسرار ہی ہبشک ریب
 بجی تھی ہاتھ میں اوسکے گہر دم اثیا
 ملی ہی ادا کو شجاعت علی مشہدین
 جو کانٹا ہے ان ایک جسم دل ہو کر
 بسان کچھ ہوا زن ہوا اس طرح میں
 کرو نہیں اوجہ ہو بدن زرد و منہ ہوشیار
 قدم نہ بی مدد غیر اٹھیں بسان قلم
 نگاہ گرم کری قہری جو دشمن پہ
 گدختہ ہو یہ آہن خمیر تک بہ جائے
 ہر ایک تیغ سی یونچ ہریش ہون دور
 نہیب نسل علی اگر کری ہا میدائین
 عمو صبح سنی جیسے قرار فوج نجوم

کہ خاک رہی دریں زہای شاگد سفاک
 بنی کس طرح سی اعجاز میں ہی ست کمال
 کف بنی میں کیا سنگ زردی جو تھل
 بنای کفر میں ڈالی نہ کس طرح زلزال
 مقابل اوسکی ہون گاہی ان شت قبال
 جولی نیام سی ہ تیغ ذوالفقار مثال
 زبان چو خوس ہر ایک خون گرفتہ کی لال
 ہر ایک تیغ پکڑے نیام صورت نال
 وہ خشک چو بی آب تیغ ہونی الہا
 جو تیغ چو چھی کوئی ہاتھ میں جلی مال
 کہ سانپ کچلی دیا ہی سطح سٹی ال
 تو دست بیزن تانسی چٹ پری گوال
 ہوا اوسکی ہیت کرب ہی صفت اطلال

سخاہ قمر سے دیکھی جو آسمان کی طرف
 رقم کروں وہ صفت میں اب اسکی مطلع
 جو آئی ہو کی مسک وہ ہر چرخ جمال
 کمان کی حلقے میں کھینچیں وہ جو اوچال
 جو سہم تیر کا او کی فلک تلک پہونچی
 کمان ہی توں اجل کمان ہی اڑکھا
 وہ آبدار لکھون اور ایک مطلع تر
 جو او سکاتیر علی سو می شکر ابطال
 علم جو تیغ دو سر مثل لام الف وہ می
 صفت میں تیغ کی او کی پیون ہ مطلع
 کہی جو میان سی وہ آبدار برقیثال
 اوٹھائی ہاتھ جو وہ کر کے تیغ تیز علم
 کمرچوہ کی گر عکس تیغ تیز پے

مطلع

مطلع

مطلع

تو ترک چرخ بھی ہتیار ہاتھ ہی ڈال
 کہ جسکے زار می ہن برج کو لب اقبال
 بسان شیر ہون کو رویدہ اقبال
 ہی بھج توں میں بھج رشید کو بہو خیال
 تو محروماہ شبک ہر صوبہ غمال
 ہر اک خدنگ تیر قضا کو ویدی افعال
 کہ جبکی مصرع موزون ہر ایک کمال
 بدنی روح عدو کلی بھر استقبال
 دو ماہودال کے مانند قدر ستم ذوال
 کہ جبکی خاک سپہ ہو ہر ایک دشمن آل
 فرار خوف سی کر جائیں مثل فیل اقبال
 تو زیر روت ہو گا و زمین نہانی اہل
 شرار رنگ میں جم جائیں جو مرنی اقبال

اگر نہ کاہی نہ یاد بانی مُنہ میں ہے
 پڑی فلک تو یوں کاٹ کر گل آئی
 کرنی ہزاروی قدرت جو وقت نہ ملے
 نہایت موت کی بکتر میں دوڑ کر کھڑا
 جو چہرہ کی یادانی قصہ خیر
 بزرگ غنچہ پیر مردہ شاخ سدرہ پہ
 کرو نہیں سکی اگر یاد پا کا وصف شستا
 بشکل آپ مجسم ہو اسی عرصہ یاد
 خیال آتا ہی مجھ کو جو وصف کا او سکے
 بجاہی ہو کو جوانی ذیو النجاح کہوں
 خزانہ کا او سکے ہی نام تیر شہاب
 اگر ستارہ دنیا دار دُورم کو کہوں
 جو لطف جو رحمت ہو سکی نسبت دُور

پناہ کوہ کو او س تیغ سی ہی سخت
 کہ تیغ برق سی جی قلم ہوا بر کی دہا
 بزرگ بحر ہوا جہاں صبح میں نہ ازل
 اسد عمل سی کری امن کی حکمہ کا سوال
 اور آئی برش تیغ علی کا دل میں خیال
 ہجوم خوسای پنی سمیٹ لی پرواہ
 زبان ہن میں ہو چہ طرب بق شال
 کہ او سکی سارہ کو بھی ہم ہی اونی سکی
 زبان ہی کہتی کہ جس صلہ کو لسی کمال
 فلک خام ہی ہر بق تک براتصال
 فلک پہ عکس سم نعل کا ہی بد و بال
 شعاع مہر سی روشن کہ تیرا بل
 تو ناخوشی ہی شفقۃ اسکا کمال

عسیر رفت او طراتی چلین بجای غبار
 و دم خرامم سم نعل دیکھی جو وہ کسے
 دو چند ہوتا رحل سی کہیں بطی ایہ
 جو او کی باگ و ٹھاکر وہ شہسوار جہا
 نکلنی پائی نہ تر کش سنی ناوک لرو
 وہ اتنی عرصہ میں باندہ موج صرصرند
 جو وقت جت کری آسان کو زیر قدم
 لب ہلال سی لی بوسہ رکاب سچہر
 جو منج نعل سی و جہم قطب تشبیہ
 سوار ہو کی جو پھیری شہسوار آو
 ادھر تو موج روانی باد جہان ہو
 وہ تیر کام ہی ہنگام جت و خیر آیا
 جو فی اشل ہو عد و سر زین و زین

جو عورین کھیل دیکھ و فریب کی لچا
 رکاب محرو خنائین قطرہ زن ہی بلال
 ندیتی گرمہ کامل کو او کی سم نہی شال
 عد و کو اپنی کرنی تیر مار کھیا ل
 ہنوز شانی سی او تری پچھری شال
 بزرگ بنہ صف اشقیاکری مال
 تو اہل عالم بالا کو ہو سرور کمال
 قمر موج داغ جو دیکھی سم او کی بدر
 تو ماہ سی ہو وہ دہ چند گرم استحال
 صبا کی دلمین اور او کی ہم جی کابل
 یہ شریع عرب سی پھرتی باجرب و مال
 جسکی گرد کو پہنچی اعلان غلام
 ہوا کی قتل مالکیت باجرب و مال

یہ ہاتھ قبضہ نہ کھلاؤ سی کر ہی نہیں
 کبھی نہ ایک جب بھی نیام شمشیر
 زبیں ہی گرم تگاپوہ دام مثل صبا
 غرضکہ مع و شامی خبا صبا حب
 زبان احمد مل ہی اکی شاہ حال
 نہان ہو جیسی کہ خوشید ز دامن اب
 کتاب جتسی ہی اثبات غیبت شدین
 طہور جب وہ کر گیا خلاصہ ایجاد
 کوئی نہو گا زیادہ شکر و نسی بول
 ضعیف ہوگی یہودی کہ نوک خن
 نگاہ قہری دکھی جو شکرہ کیا قت
 کر گیا عدل سی خدا و خلق کو صلاح
 خوشی ہی خست کتان ہاتھ اپنی گا

نکالی دھنن میں سی جلال تنجہال
 کھڑا ہو سر نہ داو خن نگرفتہ کی فی الحال
 تخنلی میں ہی او کی شکل ہی شکل
 ادا ہو مجھسی کیا ہی مرنے باکی مجا
 کہ او میں لی کا ہی ملج انیر و تعال
 وہ ختم خلق سی نہان ہی اسطر الحال
 حدیث رحبت او کی ظہور پر ہی ال
 زمانہ عدل سی ہو جائیگا یا لا مال
 فقیر جا کم جابر کو کچھ سمجھیں گے مال
 ہر اک پلنگ نکالی گا خار پای غزال
 کر گیا کامل ہر بدین شائہ چکال
 کسی کی دل میں کسی ہی کچھ ہیگا ملال
 کر گی جانب مجروح چاند فی نہ خیال

یہ امر وہی سی محو ہو گا روئین
 جدا کر نیکی گلو صوت خوش سیو تجر
 خمین مین مین سائین کی گنج قارو
 سوای زہد و عبادت نہو کا شغل
 پھر نیکی ملتی شیطین کی کف فوس
 فروغ مذہب حق ہو گا خوش جهان
 وہ عصر محاکو بھی جلد سی یا خدا کھلا
 کروں رکاب طفراتاب این سکی
 بہت سی مدت غائب مین کی سنجی
 کہ اب حضوری مولائین عرض کر
 شہا فلک فی نہایت محی ستایا ہی
 بان عقرب جرارہ نشین مین
 ہر ایک سمت سی ہی جاؤں گا خوش خوش

حرّات سی طبع جہان کو ہو گا مال
 کہ تاز لٹ سی بل عیسیٰ نہ ڈالی کمال
 کر گئی خشت سر خرم سی می نہ کا سوال
 خدا کا فضل یہ بند و نہ ہو گا شامل
 رہی گی و سوسہ کر نیکی ایک نہ مجال
 نہو گی ظلمت کفر و نفاق ذرہ مثال
 یہ آرزو ہی کہ بکھوین امام مین مجال
 جہاوت کرا عدسی بدل خوشحال
 یہ وقت ہی سحر بدلی و شکستہ مثال
 ہی اس قصید کی کہنی کا عرض حال
 زمانہ مستعد کہنی ہی بقصد جدال
 ابونکی کا و شوخی اک نفس ہی چین مجال
 تمام روی زمین ظلم سی ہی لال مال

کوئی بچاؤ کی صورت نظر نہیں آتی	مگر یہ فضل ترا مجھ خیرین کی شامل حال
شہاب روح جناب محمد عربی	بروح شاہ نجف حیدر ستودہ خیال
بروح سیدہ پاک بضعتہ حمیدہ	بروح طہر سبطین شاہ وحی متعال
بروح پاک تمامی امہ نجبا	بحق جملہ شہیدان شت رزم و قتال
جو مومنین ہیں مری دست وہ ہیں مسرور	عد و مرجی منافق ہیں سب ہو پناہ
مراسپی جو دسے غلام حضرت کا	رہی جہان میں سلامت مدام با اقبال
عطا ہو عمر خضرا و سکویا امام زمان	کہ او کی سادہ دولت میں پیروں اطفال

گل نجوم میں جب تک کہ زیب گلشن چرخ
گل مراد سی دامن ہوا و سکا مالا مال

محسن برہنیت بندہ ملا محسن کاشی علیہ الرحمہ

السلام ای ہا وچ و شختہ المریلین	السلام ای ہا لاتی افشہ شہ بلع نکلین
السلام ای نو بخش شمسہ عرشین	السلام ای سالیات خوشید العالمین

آسمان غر و ملکین آفتاب داد و دین

السلام ای قوت بازوی ختم المرسلین	السلام ای ذات پاکت زیور عرش برین
السلام ای انجمن عیسیٰ گردون نشین	السلام ای سایات خورشید العالمین
آسمان عنده تو ممکن آفتاب داد و دین	
السلام ای شهسوار و دشمن ختم المرسلین	السلام ای رب عرش و زینت خلد برین
السلام ای نفس پیغمبر ابرام المتقین	السلام ای سایات خورشید العالمین
آسمان عنده تو ممکن آفتاب داد و دین	
پایه خلق و لطف کی بین اک چرخ برشت خلد	نکست گیسوی او کی بین چرخ برشت خلد
بهفت و فزع حکم من قبضه بین کنیشت خلد	مفتی هر جایه و قمر خواجه هرشت خلد
داود هرشربت عظم امیر المومنین	
منظوم اکرام انیزه مطلع انوار غریب	عروة الوثقی ای دین گلدرتیه گلزار غریب
شارح تاویل قرآن مخبر اسرار غریب	مقصد تنزیل بایع مرکز اسرار غریب
مطلع تیلوه شاه مقطع جبل المتین	
ویده علم یقین آئینه دار کو کشف	و اصل حق چهره آرای نگار کو کشف

بالکشف و قلم صورت نگار کو کشف
عالم علم لدنی شمسوار کو کشف

ناصر حق نفس پیبر امام المتقین

ما حی آثار بدعت وافع بیدار خلق
هی فقط لولا که کافی بجهر شهادت خلق
مرح ارباب حاجت منبع امداد خلق
صورت معنی فطرت باعث ایجاد خلق

بهترین نسل آدم نفس خیر المسلمین

تاجدار انت منی شمسوار لافتا
آخر سراج شرف ماه سپهر ارتضا
جکی اک ضربت دو عالم کی عبادت سوا
صاحب یوفون بالندرا آفتاب انما

قره العین لمرک نازش روح الامین

گھر من خالق کی ہوا پیدا وہ شاہ جان
رونق عرش بر بنی نیت وہ کون بکجا
دوش احمد چڑھا اللہ ری اوج قدر و شان
در جهان راہ شمت چون جانی در جان

برزین از روی رفعت آسانی بر زمین

جو شرف فیض تری ہی شاد و مخزون
ابر حمت ہی ہی صبی ریح مسکون
سبکدشت شش حبت ہی باغ و مامون
از عطائی ست فیاض تو گر دودن مستغن

وزیر یاض نہ بہت طبع تو رضوانی شیعین

شور ہی شمت کا تیرے قافی سی قی بافت

کر کی کتب بی ادھر سے خضر انحراف

جہم سر محکوم ہی تاج سلیمان بی گزاف

کاتب یوان امرت موسی دریا سنگ

پردہ دار بام قصر عیسی گردون نشین

گردہ تصویر تیرا روی میف کو کہون

نقشبند کاف دنون از بد فطرت نکون

جلوہ تیری حسن کا ہی مہر شری فزون

کون ہی خبر مصطفیٰ کس سے تجھی شبیہ دن

ناکشیدہ چون مہ خار تو نقش مبین

گوہ طاعات سی مملو رہا دامن عمر

ناشنیدہ از زمان محدثا پایان عمر

خوف حق سی بکیرہ وی دیدہ گرا یمن

صبر و شکر و زہد و تقویٰ تھا مہر سامان

بی رضای حق ز تو حرفی کرا اما کاتبین

عالم ایجادین ہی متنوع تیری مثال

مثل تو چون شبہ از دور ہمہ عالم محال

یا علی فوق المراتب ہی ترا جاہ حلال

ہمسری کی تجھے مخلوقات کو کب ہی محال

در بود ممکن نہ الا رحمتہ للعالمین

آنکه از اسرار او محرم رسول الله بود	زوجه اش نه بر او این عزم رسول الله بود
از سر و شادیش خرم رسول الله بود	وز مال خاطرش در غم رسول الله بود

آنکه مدحش خدا بدم رسول الله بود
گر کسی به تاشش باشد هم رسول الله بود

بند دوم

تیری اوج قدرت کجاست بشکر و تسبیح	همیشه شبهاز به سستی نین هرگز بکس
کیونکه نه تیری محب که خلد و ضوآن	ای بغیر از مصطفی نابوده همتا کسی

بسته بر محضر تو اینده محضر حورالین و پس

هی طبع الاثره هشی ساستی باسک	چهرتی بین مرضی کی همه هیچ یابی
حوت خاور کی شکم می شل یونس خستر تک	مهره محضر از گلوی صبح بر بار و فلک

گر نه از مهت براید صبح صادق نفس

عوش هی موسی کمال و جلوه حق تعالی	فروش طلس کاخ اوج جا به بین بین سپهر
گر سها کودی ذرات تو تو به خوشید چهر	کیست با قدرت پهر حیت بارانی محضر

این ز قدرت ستار و آن رایت مقتبس

همسری گردون کرتی منته کو کعبه ای تو محضر
ظرف تو کزلی و ده پید جلوه پای تو محضر
آسمان تو مقابل رو برو آئی تو محضر
کیست با قدرت پھر حدیث بار آئی تو محضر

این ز قدرت ستار و آن رایت مقتبس

هوشع محضر گرو مکران عروجاه
کمکشان جاده کفبت می ن فی شتابه
پیش و پس فتح و ظفر هواش لطیف آک
کاروان لار جاست چون آهنگ راه

چرخ را بردست پیش آهنگ بند چون

مهر و حسابان واک ضرب چین بگوار
هوش و طری بھرام کا گشتایم کفریم
بمتمدل ہی الم و بقید ہی سفندیار
باشکوه صولت و تان نیاید و شما

در پر غمخای مغرب کی شکوه اردمگس

وہ دلاوری تو شیر شہ عید منان
ناخن بیربان مرگ ہی شمشیر صان
ہی تن سیرغ کو عرشہ میان کو قہ قان
ضرب دست تو گردن دین بدی مہمان

مرغ روشن سگمان از بیم شکستہ قفس

تو بن گزینگی می باوقار چنبد	دانه کنجی به لوند اور البرزاک سپند
آسمان کنش هواک مونگ قافی سنبند	ور شکو بهت را بنیران معانی کربشند

از ره خفت کم آید بوقبیل از یک عدس

کیا بیان هو یا علی هی جو دیر لالتند	هل قتی سی هی گواهی اتماسی سی سهند
موجود و جوش بهت کا کیون جذب	گردل دریا عطایت موج کبر دون نند

لجہ گردون دران گردان نایه همچو خس

خو و خیرین پایای لقب گرا رکا	ورد تها جبریل کا جنگا حدین لافتا
کیا بجلالتی شجاعت کا بیان ہوتا	اندراں میدان مردانیت جوی را

از ره مروی عثمان از دست بر باید فرس

تو لڑا تنہائی کی توفی ہر خاک کی دو	بھاگی انصار و حما جرمین کشتی روزید
سکتہ دشمن کو تحیری ہوا ی خیر صمد	نشت شمشیر شران و می شران نند

چون طبیب مرگ گیر و ناعدا جان رحس

شکر عربی کو اکب کی طرح ہو بی شما	آومی درون ہا فرون ہون کا ہزار
----------------------------------	-------------------------------

برق سان گرا تھیں لیکر تو اذوالفقار
از میان شرق میدان برائی محروار

رایت دولت ز پیش و آیت نصرت ز پس

تو سلیمان شان ہی شاہا اور ہوا تیرا
دیو جن کی تاب کیا پہنچا سکین گزرتا
تنگ چھوڑ کی اڑین دشت سی گانی بند
خلق تفت قلم کر آن وز سہر تابانند

از سر مری نیار داب میدان تو کس

سرچن نا کی چکی برق تیغ آبدار
کب کی جتنا کر لی راکب مرکب کو چار
سڑھین بال و پیر بیدہ جبریل نامدار
در ہم و بر ہم صفین مع الہام کی چوکار

صورتے گرد و مجسم فتح گوید آشکار

لافتا الا علی لاسیف الا ذوالفقار

بند سوم

ای ہی فتح از تیغ تو شہر یافتہ
صا رم سلام از نام تو جہر یافتہ
آسمان از عکس ویت ماہ و آخر یافتہ
ای سپہ عصمت از قوت تو زیور یافتہ

آفتاب از سایہ چہر تو فسر یافتہ

هی غنی کونین مین تیر گداخی کسار

خاک هی اکسیر پسننگ درامی شکار

هی مس قلب موسیان زر کامل عیاء

از بخار در گه چرخ احترام شکار

کیسیا اگر نسخ گوگرد احمر یافت

کیون بود تو شاه یکتا بیشال و بی

جنه بی همسر مو تیر سی تامل کمال

نفس پیغمبر بم نور خلاق اهل

بر امید مثل ویت دست تقاس ازل

نقشه بار بست لیکن چو تو کمتر یافت

پیشتر دست کرم کاتیری کایچی ن

فیض تیر اساجاب نو بهاری کبان

بهری گشت جهان و ابیان کن فغان

انکه بخت رابد یاکر نسبت بکبان

شجره دست ترادریای انحر یافت

یانی اهل صلت دم زمانای زده

پای تنغا به تخت و تاج دارائی زده

بوده در ماسوی الله کوس کتایمی زده

انکه اندر آفرینش لاف بالائی زده

رفعت راز آفرینش پایه برتر یافت

صعوده به تیری مدوی شعی عاجز

امج گیر عرش علی با علو متسیاز

دهی امج نشان ترا ای بادشاه فرزند
باز قدرت هر کجا بال حلاکت کرده باز

طائران سدره را در زیر شهپر یافت

جوش فیض تر به تیری قلزم حانین چو
آب گوهرین جاب آب سا به ز به چرخ کو
نه نشین گوهر صفت هر کوکب پر نور چو
روز فتح الباب ابر دست دریا بار تو

نسر طائر افلاک چون بطش ناور یافت

ای یارنده فوق ایدیم نه کیون تیر است
وارث خاتم سی تو قدر سلیمان تجسبت
هر بر دست قوی باز و کودی تو شکست
هر که محرم مهر تو بر صنم جان نقش بست

مخزن دل را چو کان زر تو نگر یافت

کی گدای حاجت زرد آتش
دولت کونین در صرف خود اکثر آتش
خاک در گاه تو شل کبیا گرد آتش
هر که دست حاجت خود پیش تو برد آتش

دست خود را تا قیامت حاجت آور یافت

روحی جسم لطیف و اطهر ای نو خدا
عرش پر کراتها تو بیح و تمیذ
کسین پی جلوه حق کون هی همسر آ
با صفای گوهر پاک تو ضوان سالها

خاک نجلت جبرئیل آب کو شریافتہ

حق فی فرمایا تجھی نفس سولی ہی مقتدا
مین علی سیمین علی محبی محمد فی کما
معنی لولاک سی روشن ترا جو بہ ہوا
ساتی کو تر نہ چندان مہ باشد ہر ترا

ای ز تو دریای فطرت کان گوہر یافتہ

حق فی کی تجہیر سیابات ای دگر گاہ
فخری احمد کا تو ای یکہ تاز معرکہ
ذوالفقار اللہ فی بخشی نبی فی ظہا
باجداد مصطفیٰ ای تو یکرود شہتہ

وز خدا و مصطفیٰ شمشیر و دختر یافتہ

وسطہ و یکتر امانگی دعا آدم فی حب
پھر علی حواسی ورتوبہ ہوئی مقبول
کیون ہو فرمان تو اللہ و تامل و فو
علت غامی پیدائش ہی تعالیٰ نسب

گر نبودی ذات پاکت آفرینش بہ سبب
تا آبد حواس ترون بودی و آدم غرب

بند چہارم

ای چمن آرمی مین سرگردان مصطفیٰ
ابر رحمت آبیار بوستان مصطفیٰ

صورت نفس و دم و روح روان مصطفی

ای منظم کعبه صل از بیان مصطفی

قبله دنیا و دین جان جهان مصطفی

ای امام و پیشوای پیروان مصطفی

شمع رونق بخش نبرم و دوام مصطفی

رکن کاخ دین مقام قدر و نشان مصطفی

ای منظم کعبه صل از بیان مصطفی

قبله دنیا و دین جان جهان مصطفی

خون اسرار حق صندوق سینه بگمان

اور زبان گو یا کلید قفل سر از نهان

خبر صادق کی چوسی بارها تونی زبان

از نفوذ گوهری لبالب شد زبان

تا نهادی لب بصورت بردمان مصطفی

یا علی ہی فروش سی تا عیش تراش

تیرانور پاک ہی نور خدای مقتدر

گوهرین پہلی خلافت غاصبان الہوس

ای باحقاق بعد از مصطفی غیر از کس

تا نهادی پای تمکین بر مکان مصطفی

ای یار آمد آبیار گلشن ایمان ہی تو

دی بساط خاک کو خون و شست و بشو

کس عرق زیر سی خنجا باغ کوین نگار

تخت ان ابریت دریا دل کو فتح انبار

تازه دار و زاب نصرت بوستان مصطفی

عرش عظمی ہی تیر پایه تخت بلند	تجس جبریل امین محبت من بخت
باب شمس علم منیر امام احمد	بهروان عالم تحقیق رو کی برده اند

بی زمین بوس درت برستان مصطفی

آسمان در جستجوی مثل تو هرگز نیفتا	دست قدرت رخت یکسانی بی قدر تو با
نیر ایمن فوج زنده لوح روی تو یافت	تا پس شمع دین پر نور شد هرگز نیفتا

از تو روشن تر همه بر آسمان مصطفی

دوش احمد پر چرخ کعبه پیروی ای حق پرست	رتبه ہی تیر او بالا عرش اعلی و بیست
هی تر کون مکان بی امکان کنند	رفعت بالای امکان رت نامکن

و بود ممکن بودت در توان مصطفی

نجسایت خوان واقض انبیین کی قسم	لکن موسی تا آبل مندی لی حشیم
و عمل و سخنان افعال سان یک علم	گرچه در عالم با قبال تو نشا کرده ام

انچه حسان کرد و زری در زمان مصطفی

ہر شہر سی کیا ہو تیری منقبت یا بحسن

کون جانی تیرا تہہ جز خدا فی و لمنن

مقرت ہوں اپنی بے تعلی کا کیا میر سخن

لاف ملجی دران حضرت نمی آرم دن

ای شاخوان تو اینداز زبان مصطفیٰ

انس و جن و ملکین لکھن شین کی صوف جو

ہفت دریا روشنائی اور قلم بخیل جو

ہر سر مو تن پہ ہو گو تا قیامت مدح گو

از زبان خلق بر نیاید صفات ذات تو

وہر براید ہم براید از زبان مصطفیٰ

ذات پاکت نظم انوار لطف از دست

اشکارا بر دل پاک تو اسرار خفیت

رای تو آئینہ صورت نمای مخولیت

عوض حاجت بر تو حاجت نیت نیلانی کہ

حال احصا ص من اندر خاندان مصطفیٰ

اندون ملج تیرا ہی بلا میں مبتلا

چار جانب سچی نرغہ و شمعون کا ہوا

ناگوارا غیر کی امداد ہی دل کو شہا

منت خرقم بجان آورد لطف کن مرا

واریان از منت خرقم بجان مصطفیٰ

نا تو ان گردید از جو فلک بازوی من

نیت غیر از نیکی ایس ہم ہپاوی من

بست لطفت اندرین دو بلا دارم من

باز آور باز آب رفته را در جوی من

روی جمت بر شتابی کام جانجوی من

حریت جان پیر یک نظر کن سوی من

بند پنجم

مسند ارشاد جایت یا امیر المومنین

جان فدای خاک پایت یا امیر المومنین

فرض بر عالم ولایت یا امیر المومنین

ای ستوده مرصعات یا امیر المومنین

خوانده نفس معطیات یا امیر المومنین

محرور روی دشمنی گزین هی پادشاه

ابر نیسان بحر فیض عام سی ہی بھر مند

سپهر مخفی عطایا هی خلق و خالق شو

خازان کان دریا کیش پر ساختند

روز بازار سخایت یا امیر المومنین

بحر جود و رحمتی کنی کوه سیان کی

جوش ابر فیض فی عمان کوننجشادر مد

پاره آتش نبط ایدست الله اعلم

بسکه لعل اندر دل کان خاک بر میکنید

بر کف دریا عطایت یا امیر المومنین

انس و جان و ملائک ہن ہن تہا زیر حکم
ہو نہ و ستائش رکش کوین شایا زیر حکم

شش جہت ہی لی راستی تا زیر حکم
گردان ہر آورده سر بازیر حکم

بازوی زور آزمایت یا امیر المومنین

تجسبی بہت اللہ فی پائشرف ای پاک زانو
فصل گل میں آئی بلبل و باغ بولی ہوئی شاد

باغ محفل میں ترنم ہی بہت ہی خست نہی یاد
از نسیم باد نوروزی نشاید کرد یاد

پیش خلق جان فرات یا امیر المومنین

حق فی بخشای تجویہ ربہ تعالیٰ لاکسب
بحث کی تجسبی نصاریٰ کو تھی یہودہ ہوس

مخبرات انبیاء پر یک قلم ہی دسترس
انچ عیسیٰ از نفس مسکیر و فری ہوس

از لب مغرنایت یا امیر المومنین

عش غلم سی کسین ارتعہ ہی بارگاہ
کوئی کیا جانی تری رتبہ اسی شیرالہ

مین یزدتہ فوق آید ہم کو کھارہ
بامہ بالاشیتہ عقل کل نابردہ راہ

زیر شاد روان رایت یا امیر المومنین

قصہ محرمانی واقف ہی ہر دہشہ

گفتگو کی تیری لہجہ میں خدائی بسر

جز خدا معلوم کسکو تیری رتبه کا مقر
گر بدی بالاتر از عرش بین جامی کر

گفتی کما نجات جایت یا امیر المومنین

تیری مدحی کا کلب انسان کی ہی دسترس
طاہر ادراک کی جلتی بین پر پانچس
دعوی مدحت کر بین شاعران الہی
مح کر شائستہ ذات تو با یکدست و بس

کیست تا گوید شائیت یا امیر المومنین

مصحف با طاق ہی تو حسین نہیں کچھ شہباز
عالم تاویل قرآن ہی تو ہی اسی شیر آہ
خبر صادق ہماری مدعا کا ہی گواہ
انچ تو شائستہ آنی ز روی غر و جاہ

کس کا انداز خبر خدایت یا امیر المومنین

بیشمار اوصاف تیری ہیں فضائل کا
جمع ہو سکتی نہیں گولا کا کھجی جہ و کہ
کاشفی حسان سبجان فی نیابی حکمی حد
خاطر محزون من شوریدہ خاطر کی کند

توصف ذات کبرایت یا امیر المومنین

تیری مداحوں کو خور آسمان کا کیا عالم
شمع سان گرہ سڑی تو بھی شہنشاہ قیوم
ہی صلہ حسن قبول اسکا امام باکرم
ماہمہ زردرگہ لطف گدائی می کنم

ای همه شاهان گداست یا امیر المومنین

وانم آقای جهان مقدار و عمارت را

تا جدار فقر گویم کفش بر دوارت را

جلوه بخش طور و انم نور خسارت را

نحیرت موسی شمارم جمع زوارت را

فهم انسانی چه داند قدرت کارت را

کافزیش به تابد بارعت دارت را

بند ششم

محشر عکس کعب گوی گریان شماست

عش و کرسی سببان فرشتان شماست

سر خط لوح و قلم طغرائی یوان شماست

ایکه فرمان قضا موقوف فرمان شماست

دور دوران فلک و روی دوران شماست

عشش ابر در که تو خاکبوسی آرزوست

کوثر و نسیم را از عکس و پیش آرزوست

روز محشر حلو به زانو آوران وی نکوست

آفتابی کلسان گدسایه اقبال آوست

پرتوی از لعل گوی گریان شماست

پیش جودت آبروی گوهر باقیست

رتبه اکسیر خاک اندر کف فیضیت

فیض عالی طرفیت خانی آری ملیت

چشمه کزوی محیط آفرینش قطره است

رشته نازلبه دریای احسان شهابت

بحر خضر پیش جود چشمه آری نیست

چرخش و فلک سقف و جدار می نیست

عشایر قدرت خاکساری نیست

انچه از وی عالم امکان غباری نیست

صورت ده چندان کنی زارکان شهابت

قبله عالم چه هی تیری مولد سی حم

بهر اوج دین رکها محض نوبت پر قدم

رتبه هی تیراد و بالا رفت عشاق سی

نسبت قدر تر با اوج گرد و ج کرم

ز انکه اوج او خضیض فرش ایوان شهابت

تکجه ذراق جهان حق می کیا روز است

کیون نه روزی سان حق پرست و پرست

سفره جهان نگر گسترده هی بالا است

انچه گردون را بدو چشم جهان بین نیست

بجز دو قرصی نیست آنهم فضل خوان شهابت

کسی کا کیا مرتبه نی جو سرفعت او هی

عش کا کیا طرف عالی حوصله کو تیری

نخوت نعت اگر عشوق کی دل من سی

قبه نه چرخ را چون دانه بر چنیز رجا

مرغ تعظیمی که آن بر بام ایوان شهادت

ذات پاکت منظر حق بود جاذب دست
سینه پرنور تو گنجینه علم هست

نائب ایزد توئی محکوم حکمت ماسوا
هر گهر کاند ز صمیر کان امکان قصدا

صورت اطهار آن موقوف فرمان شهادت

یا علی مشکک شامی خلق و مدوح آل
هندین مدح تیرا سی سحر شام گاه

مرح خوان هی محشم کاشان مین این شاه
بنده بیچاره کاشی از دامن جان و

روز و شب در خطه اهل شاد خوان شهادت

یا علی هو کیون تیر فی ات عالی بتیل
انبیا کی ناصر اور اهل مصیبت کی فیل

توازل سی ہی علیم علم علام حلیل
پیر مکتب خانه ابداع یعنی جبر بتیل

با همه ذهن و ذکا طفل و بستان شهادت

در گروه انبیا فردا برایت شوکتی است
از لوازمی حمد و برکت در شان آیتی است

و حضور کبریات طرفه قدر و عزتی است
هر کجا در مجمع قرآن خدا را آیتی است

از کمال فضل و رحمت خاص در شان شهادت

اینی فرزندون کا قصد اشی منشاجان	ان گاه لطف سی کردی مجھی ہی غمناز
دور ہون دل سچ نہ دیکل می حیران	بر در دولت سرت روی خاک نیاز

با دل پر در بر امید دران شماست

ای دل شوریدہ تا کی شوق عیسان	حب نیامی فی میل دوان دشتن
یا امیر المومنین می باید ایمان دشتن	خوشتن و مطلب دل خشم جان دشتن

در پنهان پیش دران چند توان دشتن
عاقلی نبود ز دران در پنهان دشتن

بست ہستم

یا علی اللہ ہی تیر غلو چشم	تیرا روضہ کعبہ سان ہی سجد گاہ چشم
کتنی ہی روح خلیل اللہ یہ صبح و شام	تا نجف شد آفتاب دین دولت مقام

خاک او دار و شرف بر زمزم بیت الحرام

وہ زمین ہی مشرق انوار رب العالمین	مخرن علم خدا و مدفن جبل المتین
رتبہ بین ممتاز ہی بیت المقدس کعبین	کعبہ صل بیت بشکنت دار باب یقین

زانکه وارد عروۃ الوثقی می نوی تمام

جب چرخ را دوش نبی پری امام امین

جلوه نور خدا رونق فرای ملک دین

هنگوی معراج ایمان تا عرش برین

آفتاب سمان دین امیر المومنین

والی ملک ولایت حاکم دارالسلام

ساقی آنها حجت باده نوش جام حمی

منظر اسرار قدرت وقف قسام حمی

حاکم ملک شریعت کاشف ابهام حمی

مبطل بنیاد بدعت منشی احکام حمی

قاضی ملک شریعت دافع کفر و ظلام

تیری پیدایش کی بحث سحر می رانند جان

تو نه هوا تو نه هوا جلوه کون و مکان

بین طفیلی تیری سب خلق زمین آسمان

سایه لطفت بمنافی گزین بودی و جهان

صورتی بودی جهان از روی مخنی با تمام

عشای هی تیر اقصا جافعت بین هم

جلوه نور خدا هی ای امام محترم

هی دید بضایای شتی شرقتی قدیم

بر سپهر احترام آفتاب ذره کم

بر زمین احترام ذره خورشید احترام

ای شه دنیا و دین کس سچی تیری نیست جو گدای تیری در کای سکنه مرز	روکش بال هاهی تیر اطل عا طفت باشکوه شقه دستار و کینست
	تاج جمشیدی چه تخت سلیمانی کدام
انبیاسی تو ہی فضل تو فی کی سبکی مرد رتبه ده تیری غلام و نگاهی شتر صده	هین تیری محکوم باد و جی از تو وام د انچه در تحظیم و تمکین سلیمان میرود
	اندکی بود آئینم از تمکین سلیمان تو وام
حاکم عادل ہی تو ای خسر عالم پناه جانشین صاحب لاک ہی بی اشتباه	فخری عرش برین کای هو جو فرش بارگاه ای سریر سروری آورده از جاده تو جاده
	و می جهان آفرینش برده از نام تو نام
عوش عظم سنی قمع اشران تیری بارگاه آج دین بخش شهان گیتی تان عالم پناه	شمسه خورشید خشان قبه پر نور ماه ای چهر سروری آورده از جاده تو جاده
	و می جهان آفرینش برده از نام تو نام
تیر همسر آفرینش مین نهین پیایموا	ذات تیری جلوه جاده و جلال کبریا

چرخ سحی کیون بدیت سی تری یاضی	تیر تدبیر ترا پیوسته تقدیر قضا
نهد از روی ادب بیرون فرمان تو گام	
ای دیدار انت منی ہی کلام مصطفی مثل احمد انبیاسی ہی تیر ارتبه سوا	بار با تجکونی فی لحک لحمی کسا نسبت با سائر انسان خطا
گوهر پاکیزه جوهر اچ نسبت با رحنام	
نور خالق کا ہی جلوہ نور شاہ انبیا دو نوین اک نور پی ادونی کوید	نور احمد سی ہی شوق صاف نور فضا مثل تو جز مصطفیٰ صوت نہ بند عقل
معنی یان مائیت روشن وال سلام	
قاسم نار و جان ہی تو امام المتقین ہی مجنون کاتری مشتاق رضوان	ساقی کو شری نور و قیامت بایقین دید کو غلمان کھڑی منظر عین
زائران روضات را برد حبلہ برین میرسد آواز طرب شرم فاد خلوا ما خالدین	

قصیدہ در مدح بادشاہ حجاز حضرت سلطان عالم محمد و اعلیٰ شاہ عالم

جشن نوروز ہی پھر انجمن آرا می چین	جلوہ افروز بہر ہی شاہد نسیم سین
زنگت پو پر پھین نازش انجمن غیبی	پھول اترامی اگر تی ہنچ لانا چین
زنگس بانع ملاقی نہیں نہوت سی آنکھ	سرخ ہنچ نکنت حسن سی عنچو کی دہن
ہر روش محل کا ہی کو تصدق کسجی	نرم و نازک ہی رہیں سہرہ صحن کشن
روہی ہر برگ گل تر پہ ہی شبنم کی بہا	کہ جڑی لوح پہ یا قوت کی ہنچ بدین
جلوہ شعلہ بی دودہ ہر اک پھول ہی	شمع گلرزیہ تو ہر شاخ ہی تھالی ہن لگن
نکنت گل سی معطر ہی مانع عالم	عطر گل مین ہی بسا ارض سما کا دامن
پیچ دل کھاتا ہی ہر پتہ کی نظاری	ہی آل آفریز بس کاکل سنبل کی کشن
پر تو لالہ و گل سی شفقتی ہے یہ ہوا	کبھی سادہ نظر آیانہ فلک کا دامن
ہر تہی پتون سی نہیں رنگ نہ مرد سبز	سرخ و آگی گل ترکی نہیں بل مین
سورہ پڑھون مطلع روشن کہ ہوشل خاتم	ماہ نوی فلک انگشت تحیرید ہن
اوج پر ہی یہ حسن عروس گلشن	گل زنگس ہمیشہ تارونہ ہی چٹکان

ہر روش جھاڑ کا جلوہ ہی ابر گلشن
 سایہ لالہ و گل رنگ نیلا یا ہے
 پھولا جامہ میں سمانہ میں شاہد باغ
 سیم سادہ گل نسرن کی حشا پر
 جوش گل باغ اپر فصل نہیں موقوف
 کوہ سرسبز ہوئی رنغ ہوئی غیرت
 رنگی اور بند ہی میں ارب و کش سحرانج
 سایہ کربل کا زمین پر دم طہیر چھوٹی
 ہی نسیم سحری میں دم عیسے کا اثر
 طبع تک ہی اثر باد بہاری ساری
 شمع کی گل سی ہی محبتی گل شہبازی
 تار بارش میں مسلسل صفت ساگر
 ننگ و خشت اب میں لطافت سی جواہر
 سیان

پھول تو نہیں بنیں سبز کنول میں شبنم
 سودہ لعل بدیشان ہی عبا گلشن
 دیکھ کر آئینہ نھر میں اپنا جوہر
 جعفری گیندی کی رنگت یہ صد کن
 دیکھو فیض ابر بہار کا جہان ہی گلشن
 دھیر پھولوں کی بیابان میں خرمین
 غیرت طوطی و طاؤس میں رنغ و سخن
 سبر سبر کی طرح سی ہو یک چشم و
 گل پروردہ نگفتہ میں میان گلشن
 گل مضمون میں بھر دیں میں دامن
 عطر نری صبا کا ہی جلوہ روشن
 سحرہ ہی بہر رخ تازہ عروسان
 چار دیواری میں مانع سیر گلشن

کوہ تک سبزہ نور سی ہوئی مینا کا
 مردہ دل و جدین میں رہی مہتی بہا
 قوت نامیہ ہی نشوونما پر مصروف
 دست گلچین ہوئی شل پل نینک گل شمع
 کیا عجب لطف ہے سی چمن محفل میں
 گنہ نخل رسیدہ سی ہون پیدائش میں
 دایہ باد بہاری کو ہے منظرِ نظر
 سائبان برگ ہنچش میں گوارہ شاخ
 سیکہ فصل بہاری ہی جہان میں رنج
 در و دروئی سی طلا کا ہی جو بازار کسا
 خشک ہون شک سی جاوہر ہون مطلع
 قطری شبنم کی ہوئی حسن فرامی گلشن
 بسکہ جان بخش ہو ہی صفتِ بادِ صبح

مطلع

ق

جوش گل سی نہی میں صفحہ تصویر چمن
 زائد خشک ہوئی بادہ کش تر و من
 سبزہ رانغ سر کوہ پہی سائیکن
 گل گل شاخ سی کلی جو یک چشم زد
 شمع کی گل سی ہوید ہو بہار سن
 برگ و گل میں ہونہان شاخ شکستہ تن
 ہر روش پرورش و رحمتِ طفال چمن
 آبجو عکس شگوفہ سی بنی نہر لبین
 بسکہ ہر طبع ہوئی رنگ خان کی دشن
 کیا عجب گرز مسکوک کا اوٹھ جا ہی حلق
 نظم کرتا ہون نی طرزی مضمون کہن
 زیب آور و دندان سی ہن چن کی دشن
 کوئی اس فصل میں پتھر چوہا سی سن

جو شرر رنگ نی کلنی کہ بھی ہو دم
 قوت نامیہ گر ریشہ دوانی رکھا
 کیا عجب سرنج او کی نخل بزرگ جان
 اصل شجاریں ہی جوشن ہو کا حال
 ہو کی کل شاخ سی باہرین کلمی چنچے
 قوت نامیہ فی سبکہ ہی بلیدہ کیا
 ہی ایہ فراطراوت کی جو چکی سی باہن
 ابر ہی لطف ترشح ہی ہو دلکش
 آب سی نگ جن ہو ماہی افروختہ تر
 دو دو کرتا ہی سر شعلہ رطوبت باری
 بسکہ ہر سہم میں ہی خرو طوبت کو جو
 کیا عجب جو ہر فولاد بنین سرچشمے
 سنگ خار میں یہ نرمی ہی کہ مانند خمیر

ت

جلوہ گر روی ہوا پر ہو وہ جگنو بن
 تری باد کرمی فیض طراوت روشن
 دال دین منقل آتش میں جو خرم زارن
 مدد نامیہ ہی بخش رہا چرخ کھن
 بطن گلبن میں جوانی ہی اطفال جن
 خار بستون میں دلچتہا ہی فلک کا
 کیا عجب پست سی باوم کی ٹہکی غن
 بوی گل ہوش باز ناگ جن تو شکن
 ابر تر آتش گل پر ہی چھڑکتا غن
 کہ چراغ آب میں ہمیت روغن روشن
 ہر شمع صورت فوارہ ہی شجاعت جن
 ہو روان جد دل شمشیر میں آہن
 کاسہ گر ماتھے سی جی تیشہ بنا لین برتن

اسقدر جوش طوبت فی لطافت شبی
 بسکہ معدوم سیوت ہی تجب کیا ہی
 خلعت شب ہی کم نور برباد یوں دن کا
 وارستہ نہیں شکوہ فلک اخضر ہی
 ترا بد خشک کی تقوی کا خدا حافظ ہی
 اس سحر گل جام بکف غنچہ گلانی در دست
 الغرض دیکھ کی جوش گل و زنگہا
 ناگمان بڑ گئی اک چاند کی ٹکڑی نگاہ
 منہ نشی عشوہ گرمی آفت جانی شوخی
 اندر ہی سوئی گل تر بجہ اہل نگران
 قاتل خلق خدا حبش شمع آبرو
 رات بھگی عوق شرم میں دبی وہ بال
 چاند سورج فی کیا شب کو تیرا میں طلوع

موم سی نرم ہوا جسم سیف آہن
 بال ششہ میں آئی جو لگائی کو گئی
 یا مین رارین حسن گاہ ہر کسوں
 تار ی انکو ر کی دانی میں خوش نہیں
 نہ کہ زندان جگر سوختہ تر دین
 بلبلین نغمہ سر لطف ہوا تو پشکن
 ہو کی حیران لگا کر فی میں گلگشت چمن
 ہو گئیں جلوہ رخ ساری آنکھیں روشن
 گل رخ سری قدی نوش لبی غمخیز
 شوخی سی دیدہ نہ گرس طیرت چشمن
 خرمن ہستی عاشق نہ نگہ برق فلک
 آنکھ سورج کی جھپک جامی و چہرہ
 سر پہ تیرے زدم صبح کی بیان ہو چن

طره مقیش کا جوڑی پہ نیا طره ہی
 زلفین لہراتی نہیں چاند سی خار پہ
 روکش اختر تابان ہی سحر ہی افشا
 چشم قمان سی نکیون آنکھ خراپی کر
 جسطرح کرینہ ناوک قمر گان دراز
 غمزہ چشم غضب عشوہ ابر وقت
 کان کی بجلی سی ناخن بج کر ہی نہ نو
 در وندان ہیں یا موتی کی گلیاں ہیں
 نوکر گنجائش خندہ نہیں تنگی گنی ب
 وصف آدب وندان لب لعلین کے
 عرق شرم میں ہیں خوش آب و ہوا
 سرمہ دیدہ بینش ہی سوا دگیو
 جلوہ گر کیج نہ سخا ندین نہیں اختر خا

ساپ بیٹھا شب تاریک میں نئی لکھی
 کہ جھکی لاک قلع شیر پہ ہین و فیاں
 نصف خورشید درخشان ہی جہن
 کیون وحشت سی مین کہ چکاری ہیں
 دل مشبک ہون کلھی مین پرین رو رہ
 عینت نہ نگہ گرم قیامت چہن
 خرمن ماہ پہ بالابہی بلا برق فگن
 لب ہین برگ گل تر غنچہ گل تنگ ہین
 غنچہ سان چہن تبسم سی ہی لہر زہر ہین
 کرتا ہوں مطلع نگین مین مضامین ہین
 آتش شمع نئی نگار ہی ہر لعلین
 نور عینین بصیرت ہی ماضی گرن
 چاہہ خشک ہین ہی گویا مہ مقنع رو

مطلع

رنگ پان پھوٹ نکلتا ہی دیکھو
 شمع روشن ہئی شعلہ ہی بج دو وہی
 رخ روشن مین ہی خوشید درخشاں کا
 خرمین ماہ مین ہی دانہ انجم کی بہا
 طوق چھپا کئی پھل ہی گلی مین بیا
 گھیری گوری ہی ہر ایک گول کلائی ہی
 او سکی ساعدی نہ نو کی کلائی او تری
 شاخ گل وار کلائی کی ہی پور سہا
 وہ درویش کی خوبی چھٹا سینہ کی
 او بھری و بھری تیر و تیر سخت نیلی پیا
 جلوہ کرٹ چھ آہنگ اس کی کرتی
 بھن کی کرتی ہی جو چکا شکم صفا کا
 وصف مین نہ شکم کی وہ لکھون مطلع صفا

نی ٹنگن کی گلابی ہی گوری گرن
 آنکھیں بادام مین پستہ ہی مین سنب
 روکش خط شعاعی ہی پٹی کی کرن
 حلقہ رطوق مرصع نہیں نیب گرد
 خوشنما بازوون پر نور تین کے جون
 شمع کی جسکی صباحت جھکا دی گرد
 پنچہ فی پھیر دیا پنچہ مہر روشن
 چوڑیاں مینی کی ہیری کی کرٹی اورن
 گات پر نوک تو انگلیا کا نرالا جو بن
 گدرا گدرا وہ شکم نرم وہ محل سابدن
 جسطح چاند پہ ہوا برتنک سا فلکن
 چاندنی موندہ پہ لیا اتر تنک کا دامن
 دیکھا جیسو پھرک جا ہی ساں اہل سخن

مثل آئینہ شک صاف ہی شفاف بن
 چشم حیران کو ملا موہی کا نہ سراغ
 قوت و اہمہ فی گرچہ بدقت سوار
 اگی اب جوش حیا سی نہیں با کلام
 بند شلوار میں لچھون کا نہیں جلوہ
 بند شلوار میں زیر کمر جلوہ نما
 ساق پاشمع سطور میں مشعل نور
 زیب پاسبی ہی اوس مہ کی چڑاؤ باز
 حسن بیکل ہی ہر عضو ہنک سگ سی
 جلوہ نور جو دکھاتا گئی آنکھ چپ
 جوش حریت سی بادیر تلک میں بخود
 متفکر مجھے پایا تو بہ گرم ادا
 بولی کیوں ششدر حیران ہی ہنہو

ناف ہی جو ہر آنیہ ویا عکس فتن
 موگانی پہ کمرانڈ ہی بصرنی تہن
 کیا انگشت مژدہ سی بانسارہ میں
 صفت ناف ہوئی محو خموشی بند
 ذوق ذہن میں ہن دیہ و عقد تریارو
 ہی سر گنج نہان مار دو سر کا
 دید بیضا کی طرح دونوں کھپا روشن
 کہ نہو جکی بہا حاصل بحر و معدن
 سر سی پاتک بھی ہلا نور کی سنج
 پڑ گئی غرور دیدہ یہ قرہ کی چمن
 مثل تمویزہ مہلق رہا یاری سخن
 مسکرا کر مستکلم سوئی وہ غنچہ بد
 سوچ میں ریزی تہن ہی بجلی ہی دن

تنب یا مینی یہ او جانند کی ملک کو چہ
 خلق اللہ فی اسی بھی کمی میں بند
 دیکھا آنکھوں فی کم کا فونے سنا انداز
 ہنسکے وہ بولی مجھ فی نہیں چا پانا
 سار جی نہ ہوئی طالب ہم انکو ہوئی غنہ
 نام ولت ہی مرا ہوں میں کینراوش کی
 اتر فیض سی ہی جوش گل و سبرہ تر
 دستگیر خفا و ادرس مطلوب مان
 نائب حمدی بن ظل خلیفہ طویل
 رای انور ہی ز بس شمع ہدایت افروز
 مالک فروریہ و علی احمد شہید
 مظہر شہ و احمد علی او گد افروز
 برہ گئی فیت و تنویر سریر و کلیل

غرق حیرت ہوں کیوں کینراوش میں تن
 تر پر فرادہ ہی یا جو رہی اسی شک میں
 نوع انسان میں تو ممکن نہیں یا جو بن
 میں ہوں مطیع جہان تابع سلطان زمین
 جان کس طرح دل خلق ہی میرا سکون
 عدل سی جکی ہوئی شت چل شک میں
 بیخراں لطف سی و کی ہی بن گلشن
 تکیہ گاہ غر با کف ہر آوارہ وطن
 حافظ شرع پیوستہ تجانہ شکن
 صاف ظلمت کدہ ہند ہو ہی روشن
 صاحب شوکت کبھی و عزم ہمین
 جاہ میں شک سکند ہی سلیمان میں
 آسمان تخت ہی خورشید درخشاں گرز

جنتی اوصاف حمید بن ابی سمین بنی
 اہلبیت نبوی کا ہی زیور ہ پیر و
 حق نہ کس طرح سی ہوں ظل خدا کی حرکت
 گلشن خلق سی او کی اگر آجای سیم
 شاہ خلق کی ہوزلف اگر غالیہ بار
 چشم بد و عجب حسن خدائی بخشا
 خواب میں مکتھی یوسف بھی اگر حضرت کو
 انور بروی سے نوسی تراش نہاں
 حسین سلف دم عیسیٰ دل حید پایا
 سامنی آئی میں نخلت شیش و پنج کری
 متقی آپ ہی تقویٰ ہی شعار اُمر
 عہد میں او کی ہی معزز نہا ہی وجہ
 خشک ہوتا ہی گ تاک میں خون باوہ

بنا خلاق پسندیدہ کا سینہ مخزن
 حسن اطوار تو افحال میں مستحسن
 سایہ شخص کا ہی تاج افعال میں
 گل تصویر میں نہکت نسرین سخن
 خاک ہو نہند کی خوش بخت نشان
 شرم سی نکھ ملا تا نہیں جہر و شن
 بھارتی اپنی گریبان کعبان دین
 چہرہ بدرسی نقش کفن پاروشن
 علم ادب سے ملا عمر خضر خلق حسن
 گر ہو ہفت سی آرتہ بانو می خنن
 محمد خاتمہ شاہ و پیر و علی
 بسکہ ہی محتسب امرہ محمد غنی
 دق رزی نہو وطن غنبت کبتن

پر پروانه تک شمع جلای کیا تاب
 بسکه مخوف بین کم زوزیر دستون
 او کھ گیا خلق سی نو یاد و فغان کا چرا
 پاؤں پھیلا کی مین جنگل مین مسافر سونے
 نام کو کیسے جناب احدی فی بخشا
 ملک آباد ہی آسودہ عسیت ہی تمام
 و سلطان نیاسلسہ عدل بند با
 حمید ہونندہ جاوید معارف کی بعد
 او کھ گیا خلق سی یہ ہم خلاف عدو
 محمد شہ روح فراعزل ہی جان بخش جان
 او کی طیت سی صبر و شہیدان
 این جہان خراب کی گردن کر تعریف
 صفت خود مین او کی ہر چون مطلع

سی شب دوزوہ سرگرم ہلاک ہون
 شیرینی شست مین بزم نہیں کرتی ہون
 صحبت آب مین کرتی نہیں آتش شون
 خطرہ دزد کسی کو ہی نہ خوف رہن
 اثر حرز یانی و دعائی جوشن
 روز و شب ہستی مہین و ف دعام درد
 زنگ خوردہ ہوئی کسری کی فہم
 آجیوان کا اثر کتہا ہی آب آہن
 کوئی عالم مین نہیں غیر تان محمد
 عہد حشیت صفت کس کو بھی ف مردن
 تشکون صد مین ہن گھر کا گ برن
 پر ہوا نہ صرف گوہر سلطان مین
 جکا ہر لفظ کرین زیور گوشت ہن

سوتی مانگی تو غایت ہو اوسى بحر عدن
 اوس سنجی سی جو کرى کوئی فقیر کی سوا
 اسقدر موتیو سی پاٹ دی اوس ساک کو
 جعفر برکى و حاتم مومن و فشین
 قاف سی قاف تک اوسکی شجاعت کی
 لرزی مین بصیفت ہی تن ابطال حال
 فی اشل اوس سی اگر باجمہ و نہخت
 ہاتھ پر لیکے کھلون کبطح دی سٹک
 شل شطرنج اوسى بازیچہ کہ طفلان سے
 گروہ میدان مین ہو سرگرم خندان
 گزرماری وہ اگر کسکى یوسى ار
 سایہ گز بڑی حبیب ملی خاک مین وہ
 حملہ آور ہو اگر کھینچ کی تیغ بران

مطلع
 ق

آل تمنا طلب مل یہ ہو ملک مین
 جوشش قلم احسان سی بیک چشم زن
 پھونچی قوارہ صفت آب گہر تار گن
 دام لسن اوسکی غلامو سی سخاوت کا چلن
 شور صولت کرہ ارض تلخ چن اکھن
 ہی زرہ اور جہلم پرین برقع زن
 روز پیکار مقابل ہو کوئی روئین تن
 کوئی سالم نہ ہی محوہ پشت و گردن
 رزم یہی جہوہ و ماسخ کہ جنگ نشین
 چار آئینون مین ماتد زرہ ہن و زن
 ہڈیان کمر مہر ہن بجان زرہ پرین
 خم ہو سیت سی سرگردن گرد گردن

غارین بھاگ کی ہو جانہاں پور

برسی سی نکل آئی چاک کر بجلی

دم خفا کرتا ہے سدرجہ بخار شکر

زیران اوکی ہی وہ ابرش ضرر

بقیہ گری ہی ہو تیار جہاں نخل خال

اچلا ہٹ کی وہ رفتار جو دیکھی طاؤس

موم کا سایہ دم رفتار جو چھٹی پہ پڑے

بھی یقین صورت طاؤس کی اور جا

بدھیں کاسم نعل میں بند لال

اوکی ہاتھی کی جوشا کوئی لکھی تعریف

طوری ہی نیل سے تیرا بیداری کا

اوکی زنگی ہونی مستحکم ہی کا جو تیرا

نعل بلان کی چھری ہوئی ہی پاں

گر پڑی خوف سی گھبراہٹ کی کنوینین

یون اوتر جاتی ہی شمشیر میان شبن

زندہ درگور ہوئی خاک میں دگر دشمن

اترگ برق سیر کو کھل خوش گردن

خواب میں گر کھجی اکب کا کڑا ہو آسن

دم و باکر ہو کر زیران نہ اوٹھا گری

تازیانی کی گمان سے ہر موش توشن

پر پر واز نہیں بن کی دونوں من

محر تابان رخ اکب ہی خیال و سکی کہ

ہو سیاہی سرمدیان قلم کجلی بن

سایہ پڑ جائی تو ہوں دیکھ اعلیٰ شن

قلہ کوہ پہ لالہ کا شگفتہ ہی چمن

دم رفتار عرق ریز جو ہوتا ہی بن

جلوه گرائی نظر او کی جو تکیا کا چنچ
 حلقی چوڑو کی زمین جلوه نماد ہو
 ہو سوار یمن جو وہ ابر سیر کو شکوہ
 سب کہیں طور ہو موسیٰ عمران کا مقام
 وہ طبیعت اوسے موزون خدیجی بخشی
 وہ مقرر ہی پین او کا جو جھوٹا پانی
 سکے ہی کشور معنی میں ابا و سکا جاری
 ہوتی اس عصر میں گرانوری خاتنی
 ہو تلمذ حبس اوس شد کامل حصول
 ہی طلانی نہر کا نہر کامل کا عیار
 وہ مکان رشک غرق کئی اوسے تعمیر
 رشک خورشید ہی ہر سب طلانی کا
 ہی یہ ہر روز درستان میں پر کئی دعا

ناز اپنی نہ نو پر نہ کری چرخ کھن
 ساعد سیمبران میں ہن طلانی کنگر
 جلوه گر مودج زرین چوں سلطان
 چرخ چارم یہ سیحانی کیا ہی مسکن
 نثرین نظم کا ہی لطف نہیں حاجی کھن
 گنگ گویا ہو روان صاف زبان الکن
 قاف سی قاف تک نہ نیکن ملک سخن
 جانتی فخر وہ شاگردی خاقان
 مستند جانتی ہیں ابا کا کلام سخن
 قدردان شعرا نکتہ شناس ہر فن
 شان بکلی ہی طلانی سی پر تو کھن
 جکی نظار سی ہی انکو ہستی ری روشن
 یارب کہ شب ہو پر تجا د سلطان مسکن

روشنی کا ہو بیان لطف زبانی کنوکر
 ہر طرف شعلہ بی درد نظر آتی ہیں
 جلوہ روشنی بنی سرسبز ہو
 کم درو بام عمارت پہ جو ہیں جلوہ فرو
 اوسکی کس حسن کا تعمیر کیا قیصر باغ
 بی خزان اوسکی چمن میں صفت خلہ
 رشک طوبی میں ختان کشیدہ میت
 پانی ہی نہر کا اس تہ شیریں اور صاف
 عطر بنیاری بی اور نافہ کشا بادیہ
 گل شیریں و سمن پر ہی تارون کی چمک
 قصر سلطان بھی شہنشاہی سلطان قصود
 کوٹھی اس حسن سی حضرت فی سخی جلیبی
 ای سحر زوک لی ابدی جہان فی زبان

شام سی بنی کنوکر موتی میں لکھن رو
 باغ کی چمن سی تا گوشتہ ماب گلشن
 چرخ اخضر پہ کہیں رنگ میں اجاں چمن
 رات بھر ثابت و سیار پہ ہیں خیاں
 کہ نظر او کا نہیں روم سی لی تا ارم
 شہرت باغ ارم کا ہی وہ سگنا شکن
 غیرت حور خان چمن عروسان چمن
 چشمہ شہد کہون او سکودیا نہرین
 نکمت افزا گل ترشک فشان خاک چمن
 کمکشان ہیں شین چرخ مگو گلشن
 چتر کمونکر سرالوین پہ نہو سایہ لگن
 بیادہ کی رات ہو آرتہ زلیور سی دلہن
 ہیبت نہ سی سر مونہن یا رسی سخن

مع خایان شهنشہ نو سچا رہی ادا
 کہتی آمین میں ملک الہی آباد ہو
 یا الہی ہی جیتک کہ نہ و محرم نہ
 جب تلک بر بہاری ہی میں ہو ستر
 تا مالید ملائکہ کی رہی قائم نس
 منفرد شیب میں تا قطرہ بار الہی
 مستقل ارض کی طغیت میں جیتک کہ
 آب میں تاکہ برودت ہی ہو میں تری
 تاکہ تشکدہ و مسجد و تہانہ رہے
 تا مؤذن کا ہو گلدستہ مسجد قیام
 تر زبان خطبہ شہ سحرین مبارک خطیب
 یک قلم قبضہ میں ہو شام سی لی تا شام
 شرقی غرب تلک تحت حکومت ہو جان

نہ کہ امی سچا ان تیری بان الکن
 ہاتھ اوٹھا سوی فلک و عاہو تن
 تا مضایح کو اکب سی فلک ہو روشن
 تر و تازہ رہی جیتک کہ زمانی کاچن
 چار عنصر میں تا ربطہ چرخ کھن
 بار و رعل سی جیتک کہ ہو طین بدن
 تا شب روز ہو حرف حرکت چرخ کھن
 خاک میں میں ہو آتش رہی ہا شکون
 دہر میں سجدہ کہ گبر و مسلمان و شمن
 تا سپین شاخ کی ممبر چلیبان چمن
 او کی سکے کار متاع ہی تا قاف چمن
 سحر و سحر زنگین رزم سی لی تا چمن
 زیر و زبان ہو زمین ہند سی لی تا چمن

سہ سہاؤں میں ہر ایک کو سامیہ فگن	دہ ہزار فزون ہی عیش و طرب جاہ و حلال
نہر بہر شکر سے ہی عشرت چاہن	باغ عالم میں بچلا بچولا رہی نخل مراد
فوت تاج تو ان قسمت اعضاء پر	صحت و صافیت تازہ نصیب تن و جان
صفحہ دہری حکام و نشان دشمن	صورت خوف غلط کر لک تقدیر کی
تیغ زن گرز گر صف شکن شیر فگن	ای سہنشاہ فلک تخت و جوان و تخت
ناقد نقد نہر صیر فی سیم سخن	جو ہری دُر مخی و عیار دانش
دل من اند و من دانم و دانند دل	اس قصید میں جو ہی مہنی عرق زری کی

ہدیہ مور سلیمان نے کیا جیسے قبول

کیا تعجب جو پذیرا ہو یہ بی ربط سخن



بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي جعل في كتابه
الغياض والنبات والحيوان والانس
كل ما يحتاج اليه الانسان

ويعلم ان هذا الكتاب
هو كتاب الحياه
والصالحه
والخير
والبر

كتاب الحياه
والصالحه
والخير
والبر

كتاب الحياه
والصالحه
والخير
والبر

كتاب الحياه
والصالحه
والخير
والبر

كتاب الحياه
والصالحه
والخير
والبر

كتاب الحياه
والصالحه
والخير
والبر

بسم الله الرحمن الرحيم

فکر بولا کھنہ بان سہی سہی کیتانی کا
صاعقہ حسن ہی رخسار خود آرائی کا
حسن اعجاز ہی وس کا فرسائی کا
لاکھ آئینوں میں اک شکل نظر آتی ہی
لوتجانی ہی تری چہرہ روشن کی نقاب
شوخی چشم سیہ دکھتی ہیں وحشت میں
یار بن صحبت اغیار ملال افزا ہے

سے جو ہر بہر ہو کو جو گویائی کا
شعلہ مظهر ہی جہلہ تری کیتانی کا
لب نجاش کو دعویٰ ہی سچائی کا
حیرت آگین ہی تماشا تری کیتانی کا
حوصلہ پست ہی موسیٰ تری تماشا تری کا
شوق کسکو ہی برم آہو صحرانی کا
بی سبب دل نہیں شتاق تہنائی کا

دل تری زلف سلسل کا گرفتار ہوا
 آگیا سنگدہون پر دل نازک بہیت
 گل کھلایا تیرے عشق فی آی پر نشین
 دور و دراپنی بھی خوشن کی خبر ہو جاتی
 گور دیکھتی ہی رفتار تو آنکھیں کھل گئیں
 تیری رفتار کا اندازا ڈلتا ہی تدر
 نقشہ کفر ہوا ماتھی پہ سجدی کا نشان
 شانہ و آئینہ اب ہاتھ سی چھتا ہتی نہیں
 ہی جو ہر عضو بدن رخ فرا و جاش
 جو وہر ملک نظم کی بہین زیر نگین
 لا ایلیل کی زبان نا طعہ طوطی کا ہنر
 فردہ یار تہی زلف و قاعا عالمین
 نزع میں شک سیجا کہیں جان بخشی کر

سلسلہ ملکیا نیجیر سے سودانی کا
 لو گیا افسانہ سی شیشہ مری سودانی کا
 ہر زبان پر ہی فسانہ مری سودانی کا
 پاس ہوتا نہ اگر یار کی رسوائی کا
 کرو پامین ہی اثر سر نہ مینائی کا
 سرو قامت سی سبق پڑھتا ہی عنائی کا
 دربت پر جو رہا شغل جبین سائی کا
 خود نمائی سی بڑھا شوق خود رائی کا
 قطع قدر تری جامہ ہی سیجائی کا
 زیر مضمون پہ ہی سک مری گویائی کا
 ذکر کر ہو مری نگین گویائی کا
 دعویٰ ہی چہرہ بی مثل کو یکتائی کا
 دم لبون پر ہی عیادت کی تمنائی کا

قتل کس کا ہی و سہ شرم کو دیکھیں

حاکم ہی در سہ شرم کان کو نہ مٹا دانی

ہی بہت شرم سے دل ہی بی

نامہ نو کر نہیں اس قافیہ بیانی کا

غلام دل سہی ن او سر و حجازی کا
ہندہ جا جو تا شب وصل بوسہ بی کا
فروغ چاہی اگر سو غش بازی کا
بساط چرخ بنی کعبتین ستیاری
سیح سی بھی تپ عشق کا علاج نہو
سجن تمام نہو شام روز محشر تک
لکھانی کیسی بد آموزنی یہ جیانا
کبھی تو عشق حقیقی سنی نقل ہوگی
ہوا بدل گئی کچھ اندون بنانی کی
رونگوہین سمجھتے فروغ کا ہاش

فلک پہ غلام ہی جکی کیتا بازی کا
یاد دیا کو وقفہ زبان درازی کا
بسان شمع رہی شغل جانگدازی کا
جو شوق ہو بت ہو شین کو نہو بازی کا
عبث طلبیے دعویٰ ہی چارہ بازی کا
بیان کروں جو شج کی درازی کا
سبق بھلا دیا کج و اعجازی کا
ضرور شغل ہے الفت مجازی کا
نظر حسن ہو قیج جلیبازی کا
کمال جانتی ہیں نقص جو بازی کا

کھلی ہین دافع منقش ہیخت عینا
نگاہ جسد ابرومی یار پر ہی منجے
جو حیدر ہی ہین جیتی ہین کیسین شکیں
جو بال بال زبان مجھ دین پہ بندہ کی
کھو و سچو کے بتو او دعای اس کھننا

دیا جنون فی جلد
کہ منہ
سہی ہین تیغ بازی کا
ادانہ شکوہ خالق کی کار سازی کا
خدا کو ناز ہی زمیندہ بی نیازی کا

سحر ہی غیرت از رنگ چین مراد یوں
پڑا ب ملک نہیں عوی سخن طرازی کا

مردہ ایدل ہدم خیر الورا پیدا ہوا
عاصیوں کی مغفرت کا سلسلہ پیدا ہوا
غلی ہی کعبہ میں صی مصطفیٰ پیدا ہوا
تکدوٹ میں اللہ کی گھر کا تجھی مالک کھوں
یوریا ہی فقر کو تخت سلیمان کر دیا
دور عالم سی ہوئی ہی ظلمت کفر و فقا

خضر راہ حق امام رہنما پیدا ہوا
میر کوثر شافع روز جزا پیدا ہوا
ہو گیا روشن جہان بدر الدجی پیدا ہوا
کون بیت اللہ میں تیری سوا پیدا ہوا
ساتھ اپنی لیکر زہری ہا پیدا ہوا
آفتاب آسمان بہت را پیدا ہوا

بحر عالم سی کنارہ گر گیا طوفان کفر
منکشف کیونکر نہ تو پڑے قدرت کے
واہی مہیت کجا جگہ ہستی بقیہ
ذوالفقار اندھنی بخشی تو ہاتھ کجا
جانب میں توئی کی اپنی سیان تیغ و سر
روی احمد باز دیکھا کی غنیمت شیر
بطن ماورین کیا کرتا تھا تعظیم رسول
سنگ اسود بوسہ اہل دین کیونکر
بولی احمد جب بنی تیرنی لادت کی خیر
ہنسکے کہتی تھی ابوطالب سے احمد بابا
ہو گئی پامال کبت و شمع و خصال

کشتی دین حاد کا ناخدا پیدا ہوا
صفت ناطق زبان مصطفیٰ پیدا ہوا
گر تیری بت بیکدہ کی ازلا پیدا ہوا
وہابی ہرون کی موشی کا عصا پیدا ہوا
قدرت حق سی نشان لانا پیدا ہوا
مبتلائی عشق محبوب خدا پیدا ہوا
تہ ازل سی محبوبِ سلیم و رضا پیدا ہوا
جسکے پہلو میں عیسیٰ بی بہا پیدا ہوا
خانہ زاد خاص باب دوسرا پیدا ہوا
نابصر حق قوت بازو مرا پیدا ہوا
بیشہ بطحی میں حشر خدا پیدا ہوا

ای سحر کنسی نبت کی سانی سجدہ کیا
مثل حیدر کب سے خود و سرا پیدا ہوا

سچ تو دل صاحبِ معراج کی داما د کا
گزرا ہر تہ فی طوق گردنِ خالد کیا
تیرے سینے میں سچاں سنی تو آگے ہوا
کو بھی چادر پر کیا ہو سکرانِ صحیف
ہی بلاتاویل ہم پہلوی قرآنِ مجید

غلغلہ حور و ملک
میں ہر یوں فولا د کا
خاتمہ ہوا بہیہ ای مولا خدا کی بار
دہر میں نسل سلیمان تو ہی حاکم باد کا
حق فی کیا رتبہ بڑھایا ہی تہی شاد کا

ہم پر روح القدس ہی طائرِ مضمونِ سحر
دل مرا شاگرد ہی جبریل کی استاد کا

جب در سلطانِ عالم پر گذار ہو گیا
اوس سکندر جاہ کی دستک گذار ہو گیا
پر تو رخ سی منور گو شوارا ہو گیا
شب جو مستانی ہے وہ بزم آرا ہو گیا
بال کے جلوہ گر چہرہ تمھارا ہو گیا
جلوہ گر جس شب وہ مہر عالم آرا ہو گیا

امج پر اقبال کا اپنی ستار ہو گیا
جسکا ہر دربان چشم میں شک آرا ہو گیا
جلوہ گر خورشید کی پہلو میں آرا ہو گیا
چاند کا ہیدہ ہوا آتنا کہ مارا ہو گیا
ہٹ گئی کافی گھٹا چاند شکار ہو گیا
ماہ کی منزلِ سیانہ ہمارا ہو گیا

جب لڑائی آنکھ خیم دل ہمارا ہو گیا
 سرمہ تم دیکھنی قتال فاقہ ہوا ہو گیا
 چشم کا جب تیغ ابرو کو اشارا ہو گیا
 مضطرب دل سوز الفت سہا ہوا ہو گیا
 آشنا نہ کو تو مارا خشک لب بیکسی گھا
 اسی مہوس نہ لکھو خط شعلہ و سی عشق
 پھوٹ نکلا جامہ باریک سی رنگ بڑ
 دیکھتی ہم گہنی عیارنی دل لی لیا
 ہر لب بخش ہی ہر شہینہ آب حیات
 کیا رگ گل سی ہی میر خست کن تار پو
 اپنی سوانہ کا باعث ہو گئی طفلان
 آنکھ لڑتی ہی پانی چل گئی تیز نگاہ
 تادم مردن نچھوڑا سایہ آسا تیرا ساتھ

بر چھی دن تجھی نگاہوں کا اشل
 جو جسم تیغ نگہ آہ نکھارا ہو گیا
 دیکھنا اک وار میں ورنہ نیا زانو گیا
 گرم ہتیا بی تبت آتش سی پارا ہو گیا
 بستھے انہی آشنا واجب کنا ہوا ہو گیا
 آگ پر قائم میان بوئی سی پارا ہو گیا
 آپ فی جو جو چھپا یا آشکارا ہو گیا
 قہر و زوریدہ گاہوں کا اشارا ہو گیا
 خال شکنین خضر کی آنکھوں کا اشارا ہو گیا
 ایب بہا آئی گریبان پارا پارا ہو گیا
 چشم ترسی راز الفت آشکارا ہو گیا
 چشم و شرکان میں مجھ کو تو اشارا ہو گیا
 اسی پیر و جان سی سیانا گوارا ہو گیا

و آه می یافون کنی خوشبوی کجلا جو امارا
 سین کی شکر سحر جو کجا جو خوشبوی
 سلاخ جلا و دهر اوٹھاو آه شو جان
 جین آیا عیادت کو جو عیسی نفس
 جب چھی تو رتی می او تر امر منہ جو
 پنج و کھا کر زلف مین نچا مول شوخ
 کیون نہواندھیر آنکھن مین مانہ فلیک
 نزع مین کر جلا یا تونی ای شکت
 ایکجا او کو نہین سیاب کی صورت قلی
 خوشی رنگ جناب یار بخش بر پا
 لک پچا مشر می خلی ه کنگان کی تو کیا
 او جلا گچھا نگاہ گرم سی حب پان
 مات قلی کھل گئی او شعلہ کو کی سنا

ق

ق

ق

بوی عیسی مضر شهر سارا ہو گیا
 بیقراری سی عجب عالم ہمارا ہو گیا
 فت نہ برپا ہو گیا حشر اشکارا ہو گیا
 جان مین جان الکی زندہ و بارا ہو گیا
 دل تہ و بالا ہوا حشر اشکارا ہو گیا
 دن ہاڑی کیسا اندھیر اشکارا ہو گیا
 دور اپنا آفتاب عالم ارا ہو گیا
 بندہ پرور زندگانی کا سہارا ہو گیا
 ہرزہ گردا وارگی سی ماہ پارا ہو گیا
 سیمتن رفتار کی گرمی سی پارا ہو گیا
 جان عالم غیرت یوسف ہمارا ہو گیا
 بیقراری سی دل بیتاب پارا ہو گیا
 آئینہ ایسا جلا کا فور پارا ہو گیا

ہنگیا جب تو شمع کے چہرے پر بقیہ
 حشر کرتا ہی یہ کہنا آپ کا بالائی آ
 میری آنکھوں میں اب جمع زین عمارت
 دل ہوا ہی جلوہ گاہ یادِ سزا و گنا
 ہی دل حیرن میں خیال و سنبہ خط کا مقام

پردی آنکھوں پر پڑی شکارِ اہو
 لوسوانی میں یہ شکارِ اہو
 نوح کا طوفان و بارِ آشکار
 ہی قیامت کعبہ میں داخلِ اہو
 آشیان طوطی کا آمینہ ہمارا ہو گیا

تو لگی ہی اتنا دوس کا بجاست سی سحر
 زہرہ جسکے کان کا ہر گوشوارا ہو گیا

ریشک گلشن گل مضمونی ہی میوان پنا
 سنہ و کھانی جو وہ شک تیا بان پنا
 خود فروشی پہ ہو کر یوسف مران پنا
 اوسنی کھلایا جو شب کی سوچا پنا
 غیرت مہر ہی داغِ غمِ بے مہر
 لبِ بخشش نہیں نگ مسی سی آگاہ

بنجران باغِ جهان میں ہی گلستان پنا
 پاک نازک تان کی ہو گریبان پنا
 نذرِ بیعت کرم، دل مہ کنعان پنا
 جوشِ سودانی کیا حلقِ سیان پنا
 کیون نہور شک و سحر کی گریبان پنا
 مودِ ظلمات ہی ہی شبنمِ حیوان پنا

زنی بین حشرت دیداریدن شکست
بروشن آن چشمی قلندر اشک هم
سینه گدازیش نظر سارا جهان تیره و
حسرت وصل مین ناشاد چو مهر سیم

که بی تکیه نمین رکاد م شب بجران اپنا
سطح بحر دم گریه بی دلمان اپنا
رخ جو بالونمین کیا یارنی نهان اپنا
دل سی افسوس نکلا کوئی اران اپنا

ای سحر غم نمین جاہل کونمین قدر اگر
مرتبه دان ہی ہر اک مرد بخندان اپنا

توہ پریرہ کچھ مری ک شنبہ مہمان ہو گیا
پان سنی نگین ہوئی جدم لب جان بخش یا
دماغ پر از لب ٹھانی دماغ ہجر یار مین
چاند سا چہرہ جو بالونمین چچا کیا کیا
کجا جو بوجہ بزم ہا یوسف ہرل عزیز
کر کی اسکیان عالم سبے زیر نگین
شکستہ روا لاشب وصلت صفای حسن

کلبہ اخزان مراقصہ سلیمان ہو گیا
خون غیرت سی دل لعل خشان ہو گیا
سینہ سوزان مر لاشک گستان ہو گیا
شام پیدا ہو گئی خوشید نہان ہو گیا
چاہ مین و سکی زلینا ماہ کنعان ہو گیا
اپنی عہد حسن مین تو بھی سلیمان ہو گیا
تیغ عریان اپنی حق مین جسم عریان ہو گیا

اگیا روئید چہ دست خنائی کا خیا
ہنس و یا او جو خوش ہو پیر نی قتل
وشت وشت یغیا با پتری سوانی کا
ہرن موسی کلہتی ہین لاری لک کے

جو گرا آنسو کا قطرہ رشک مہ جان ہو گیا
رشک گل سے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
وزہ وزہ سر نہ چشم غنہ اللہ اللہ
سوز غم نمی قدم اس و چراغ بیگنا

قید غم میں بسکہ رہتا ہوں بھینسا شام و سحر
ای سحر اب گھر بھی محکوم مثل زندان ہو گیا

وہ سہی قد باغ میں جسد خرامان ہو گیا
ویر تک و م توڑنی کی کی مری قاتل فی سحر
جلگیا او شعلہ و کو و کھکھک الیسا چہین
و کھکھک و ترن اسی شوخ دست غیرین
بسکہ رہتا ہی تصویر میں قد موزون یا
خست دل از بسکہ وہن میں بھر تھپتا ہو
خاک ہون ای ہون ہون ہون ہون ہون ہون ہون

پا بگل غیرت سی ہر سر و گلستان ہو گیا
سخت جانی کامری مجھ پریشان ہو گیا
بالا کو تپائی اوزیر گس کو تیر قان ہو گیا
گل کی صورت چاک چاک پنا گریاں ہو گیا
رشتہ گلہ ستہ اپنا رشتہ جان ہو گیا
غیرت نہ ان گلچین ہر گلچین ہو گیا
دل مرا سودانی زلف لکھ لکھ لکھ لکھ

نہوئی کا فرسزم کی عشق میں ہم نہات

ایک بت کیو سٹی بر باد ایمان ہو گیا

روز و شب مع علی ابن ابی طالب میں

تو سحر ہندوستان کا اب تو حسان ہو گیا

ہر جہاں میں جہنم ہی فروزاں گھسٹ گیا

سرخ جو بی پروہ ترا اسی مہر انور ہو گیا

جلوہ فرما صبح کو ٹھی پر جو دلبر ہو گیا

وانی کامی تباہی سانی پیمان شکن

خار خارجہ کلوسی جو کاوشن لکھتی

ہم کی بالین تک نہ شب پھلی پاؤں چر گیا

عکسری انتظار و عفو یلدا میں

تعلد روی ہر وقت فی لکھو اگوی

لکھ لکھ عشق سنگھ لی جو لکھ

لکھ لکھ سنی نگہانی کی ہونی حال سجا

ساغر می آفتاب و ز محشر ہو گیا

رات پر دن کا گمان مجھ کو سر ہو گیا

مغرب و سدم شرق خورشید خاوی ہو گیا

جب ہماری عمر کا لبر زیر ساغر ہو گیا

رات کو ہر تار بستر خار بستر ہو گیا

جاگ کر خوابیدہ پھر اپنا مقدر ہو گیا

منہ دکھایا جب جب عہد برابر ہو گیا

سینہ صد چاک سوز غم سی مجھ ہو گیا

شب فسون عاشقی کالی کا منہ ہو گیا

جب ان جلقوم پر قاتل کا خنجر ہو گیا

بوسہ کہاشیریں سی ہوا زائل مض
 کوئی صورت اصطفائی کی نظر آتی نہ
 حشر کو ہو گا گریبان گیر قاتل منہ
 وصف می مہروش سی نگہ تیری نقطہ
 مشکنا فی عقد بانہی مشکین میں گہ
 ہجر میں ہی لکی کاوش سی گل جاگو گز
 سیر رفت اقلیم کرنا ہو جان میں چشم

تپ کو نافع شربت قہر دگر ہو گیا
 ہی تجیر آئینہ رو کیوں بکھر گیا
 خون ناحق سی ترا دامن اگر تر ہو گیا
 غیرت خط شاعی خط مسطر ہو گیا
 جب کھلا جو را جہان سہارا مغیر ہو گیا
 موی شمر کان کا تصور نوک نشتر ہو گیا
 جام حبشیدی می گلگون کلسا غر ہو گیا

بھول جان گیا سحر سب سختی ایام حبر
 وصل مہر و ایک شب بھی کر سیر ہو گیا

مہر جب بن لال فروز صنم کا چمکا
 جل گیا آتش غیرت سی سہیل مینی
 آگ کی مہر رخ روشن کی تو جھپکی ہلک
 چشم تیر انگن جانان جو بھی تو شکا

مثل نور شید دیا ذری می چمک چمکا
 شب تیرا جو بہار گوش حسن چمکا
 کیا ڈر تارانی محبت تیرا پار کو چمکا
 اختر سخت غزالان حرم کا چمکا

شیرہمی پنجہ خوشید شفق میں رہا
 رشک سحر زوہوان گنج مہر
 دماغ سودا کی سواچھ نہوا ہکو صول
 ہو بخیر اس کی میں شکست کلیم
 بی اثر ہو گیا تسخیر کا عامل کی عمل
 شمع روشن کو ہوا خانہ زندان فانی
 ہو گئی جنتِ حم کی جہان ہی نابود

شام کو دست خانی جو صنم کا چمکا
 دماغ دل جبکہ تری کشتہ غم کا چمکا
 لاکھ بازار تری لطف کرم کا چمکا
 نقشِ جن خاک پر اوس کے قدم کا چمکا
 نقشِ عالم میں جو دنیا و درم کا چمکا
 نور کرتی سی جواوس کے شکم کا چمکا
 عصر میں تیری یہ بازارِ ستیم کا چمکا

شمع سان آہ کٹی اپنی شبِ عیش سحر
 دماغ دل عین جوانی میں صنم کا چمکا

جب ہنسایا رمی بخت کا اختر چمکا
 دماغ سی بختِ دلخار کا اختر چمکا
 رفت کی بایں میں چھڑ دہر چمکا
 خال وں ماہ کی رخسار پہ کیونکر چمکا

جلوہ گوہر دندان سی مرا گھر چمکا
 نورِ خورشید قیامت سی مرا گھر چمکا
 روزِ محشر شبِ یلدا کی برابر چمکا
 کسطحِ عارضِ خورشید پہ اختر چمکا

نور عارض سی تری کا بج گویا چمکا
 صلیب میں مہر تھا کا جو زمین پر چمکا
 دُر گوشا و سکا تہ زلف مغنہ چمکا
 پردہ شرم میں نور رخ دلبر چمکا
 خرمین ہستی عاشق پہ گری بجلی سی
 ناخن تیغ سی عقد میانی لفت کے
 آگ جبینی کی بھڑکی تو پوچھیں گے
 چاندنی پھیلی جو خسار میں شمس کے
 صبح باہن اکم تو فی جو کی جلوہ گری
 کامل عشق ہو نہیں گئے جھپکنی کی
 رستہ باز و نہ ستم کر کی کجی ہی نمود
 طوط پر برق تجلی کو چمکتے دکھیا
 عکس خسار نور سی بسان خورشید

روز روشن میں ہی نہ جیر کا چمکا
 ذرہ خاک ہر اک صورت اختر چمکا
 جام حیرت ہی کہ ظلمات میں اختر چمکا
 لکڑی ابر تنک میں مہ انور چمکا
 نور دندان تری ہنسنی میں جو دلبر چمکا
 نیچہ یار کا جدم مری سر پر چمکا
 سوز آتش سی ہر اک وزن مجھ چمکا
 روزن خانہ ہر اک صورت اختر چمکا
 تاری معدوم ہوئی مہر منور چمکا
 سامی میری ڈرائی کو نہ خیر چمکا
 قتل سی میری تری تیغ کا جو چمکا
 شب جو تو زری یار کی سر پر چمکا
 دست ساتی میں لہری کا سا چمکا

دلی جلاصل بہاری سی چمن میں اپنا

سویلا تیر چہری سی ہٹی ات نقاب

شوخی چشم کی بھی یاد آتی ہے

لالہ طالع عنہم ہجر سمنبر چمکا

طالع دیدہ بیدار کا اختر چمکا

میری آگ کی نہ فلک دیدہ اختر چمکا

سویا اک شب جو مری ساتھ وہ مہر تو سحر

چا دریاہ کی صورت مرا بستر چمکا

جو طوفانِ دل بجز اشک چشم تر نہ ہوا

اوجھ نہیں چھوئی گلی سگنوں کی صحبت میں

نہیں چلوں تاپیرن میں مثل گل بیل

لب شیریں پر او کی جان شیریں بنی جان کی

شربت کی صد نوشی بچتی جانِ شوق کی

گھاوی گن گن کو کہن فی کوہ کی دل میں

نمایاں سوئی کرتی سیلین جلد کا عالم

نمایاں آسمان اوسمیں بزرگِ ثلیم نہ ہوا

کہ بے ندل کی کبھی فنی دن ہی دوسرے ہوا

جو وہ شکِ حیرتِ مری گھر آنکر نہ ہوا

مگر وہ خسر و خوابان نہیں مطلق خبر نہ ہوا

تصور کر ترا بوسِ شاہی بتات خبر نہ ہوا

کہ ہر اک سنگ سی آج تک پیدا نہ ہوا

کہ نوریاہ جیسی ابرسی ہی جلوہ گر نہ ہوا

سحر لکھتا اگر وصفِ لب شیریں جانان کو

سیاهی شد ہوئی خامہ شک شک ہو تا

شور محشر زای جلوہ وی پر نور کا
 غیر ممکن ہی نظارہ روی پر نور کا
 کیون نہوں مداح دیوں شاہ باتور کا
 سیمبر گلاب فی کاتری کشتہ ہونین
 رخ جوڑی سی ہوا جن صنم قتال
 میری سحری اور او سکی کچھیر سنگین دلی
 مہر مغار ہی تری تلوار چھبر گوا
 یا زخوش قد کی محبت کا ثمر ہی خرم دل
 رہت بازو کو تو واضع ہی کجوں کی جانگزا
 دیکھ کر تلوار تیری ہاتھ میں جھکتی ہیں سر
 تیغ تیری ہی علم ہم سر جھکانی ہیں کٹی
 قتل قاصد کو کیا خط چھڑ کر چھکوا دیا

آفتاب حشر خاکا ہی تری قصور کا
 من ترانی ترجمہ ہی یار کی تقریر کا
 جو کہ ہی باعث ورود آیت طہیر کا
 خاک میں سیرنی کیونکر ہوا اگر کسیر کا
 چاٹ کر خون کا بیڑی نہ ہو گیا شمشیر کا
 چشم حیران بگلیا جو ہر اک شمشیر کا
 محض خون ہی مرا جو ہر تری شمشیر کا
 سر و عیاشق کو حاصل پل ہو شمشیر کا
 واسطی انسان کی جھکنا تہر ہی شمشیر کا
 ہی مگر محراب کعبہ خم تری شمشیر کا
 کیا سبب ہے کہ یہی بقتل میں باخیر کا
 تھا یہی پانچ ہوا ہی شوق کی تحریر کا

فواد رمای عجاوینِ حسنِ رمای عیسی نفس
 نامِ بزمِ یزیدینِ میر جولی ہوا ہی قتل
 سنج گر پہنای جوڑا بر منہ چشمِ زخم
 خویق کر بگیا دلِ چشمِ سیلابِ نمل
 جسمِ مین پتو ہینا پی خدنگِ نازِ چشم
 کاشنِ زخمِ عاشق پہ ہی جوش بہا
 نوری تیری ہوا روی مین محمودِ چرخ
 جو کہ ہی مشوقِ عاشق گشت وہ پامانی را
 جلد لی آ کر خبرِ صیا و عرصہ تنگ ہے
 جہیہائی کی بہت لیکن اب وہ بیت نام
 چھر کوئی دیوانہ مجنون کا ہوا قائم مقام
 کارِ غلِ ملوکِ گریبان کر بارِ غمی صفت مین
 زلف چھوئی سنِ فکرم کہ ہاتھ بایک کڑے

ہر وہان زخمِ سی اک شور ہی تکبیر کا
 خوب شر ہی واہ اپنی آہ کی تاثیر کا
 خون اب صدقہ و اتار و عاشقِ دلگیر کا
 ہی تسلی کی لمبی سینی مین پکیان تیر کا
 ہی گمان بہرِ سخاوت پر کش پر تیر کا
 گل جو ہی سو فار تو غنچہ ہی پکان تیر کا
 پایا ہر ذری فی رتبہ محضر پر تنویر کا
 خلق پر روشن ہی قصہ شمعِ او کلگیر کا
 مضطرب ہی لبِ پدمِ جانِ نابِ نچھ کا
 مٹ نہیں سکتا مٹانی ہی لکھا تقیر کا
 شور بر پارِ روزِ شبِ ہشت مین نچھ کا
 دورِ وہنِ انون کو حلقہ بنا زنجیر کا
 ہون ترا مجرمِ خطا پر حکم دی تغیر کا

پاس دارو کی جاتی ہیں پریش و ذکر
 بیکجا پرست کو سیر کھستی اپنی ہوئی
 خطا کی کمی سی بڑھی کتبانی رخ کی نشان
 خط کی کچھ روی کتابی کو تری حاجت نہیں

بگلیا نقش درم شاید عمل تسخیر کا
 بوی پر اپن ہی با شیش چشم کی توری کا
 مصحف وی منم محتاج تھا تفسیر کا
 مصحف ناطق بجلا محتاج کیا تفسیر کا

ای سحر پیش کلام ناسخ معجز بیان

ہو گیا منسوخ دیوان میرزا میر کا

دیتا ہی طاقت جوان کو زور اسی پر کا
 قتل کرتا ہی اشارہ ابرو بی پر کا
 دل ہی یہ پابند شوق کا کل بی پر کا
 کیون نہو پر و کی صحبت جو نو کو گیز
 صبح ہو سطح سی یارب شب تار وراق
 رنگ نہتی عارضی ہی خاک ساری چھا
 پر تو مھر آب بین ہی پاک شیشے میں پر

سخت ہو جتنی کمان رشتہ تباہی تیر کا
 یہ کمان اسی ترکمان ہی کام کرتی تیر کا
 خود یہ سودائی ہی جو یا خانہ زنجیر کا
 رنم نہیں پوشیدہ آغوش کمان ہی تیر کا
 ناز شبگیر میں جلوہ نہیں تاثیر گل
 خاک ہی خاک باخا کی ہی تن تصویر کا
 یا ہی عکس آمینہ میں ایس وی تر نور کا

جسنی دیکھا ہونمی نورانی مسخر ہو گیا
 رکھتی ہیں ہم مہر خطابت کی ماہر
 جس موقع میں تیری وی نور کی شیشیہ
 چرخ سہیلی جہانگی عاشق پر گشت
 کیا جھڑی سرت کی ہر تھان پیش آبر
 سخت دل آید اور ہند پھوٹی بھلتی نہیں
 وحشت دل نئی کمالی پازن آتی ہی ہا
 مار زلفت یار کا کا کما کہی بچا نہیں
 اسی فسوگر تیرمی لفو نہیں نہیں وی صبح
 جلوہ گر خشت دل سوزان ہی خلک گیر
 صرف ریزی بان ہر دم ہی وقت گفتگو
 صحت تصویر اوس آئینہ کی بزم
 اسی جنون ہمت کش طوق سلاسل کرڈ

تیری ماتحتی کی لکیر نقش ہی تسخیر کا
 چین پیشانی ہی طغراسر خطا تقدیر کا
 ہوید برضیا سی وشن ہر ورق تصویر کا
 ابرسی قوس سحر برسانی باران تیر کا
 ہی یقین و نیدہ ہو داندہ ملک نجیر کا
 دانہ روئیدہ کھنچ کھا نہیں زنجیر کا
 غل ہو اصرار میں برپا مالہ زنجیر کا
 دل مقرر پاک و فسو کی نہیں تاثیر کا
 بیچ میں دو سانپوں کے رکھا ہی کاشیر کا
 ہر ملک پر اب ہی عالم نوک انگشیر کا
 سلاک گو ہر سلسلہ ہی یار کی تقریر کا
 سکتہ و حیرت میں ہوں یار نہیں تقریر کا
 بار اوٹھا یا تھا نہ منت کی کہی زنجیر کا

شاکل و شمر بنو اعرج شاق بسوز و گداز

آئی کب شکوہ زبان شمع پر گلگیر کا

جان می راہِ خدایین بعبتِ فاسق نہ کی

ای سحر کیا حوصلہ تھا حضرت شمع کا

نازنازہ مری دلدارنی ایسا دیا

تھیں تسکین بھی بان سنی کچھ ارشاد کیا

باغ میں یاد جو تیراوت آزاد کیا

لب جو ہمیں جو وصفِ قدرازا دیا

فاتحہ میں بھی بھولی سی کبھی یاد کیا

ہمیں گلشن میں جو نظارہ شمشاد کیا

طوبی قمری سی ہی ہر سر جو چین حلقہ بکھو

تو سن ناز سر قبر کیا گرم عنان

تو ملا جسکو زمانے سے ہوا بیگانہ

واہ مری تیری برتن نام نہ رکھی کالیا

جسکا دل ہاتھ میں آیا اوسے پہا دیا

جھوٹی دھند بھی صاحب نے بدل دیا

سر و کو ہمیں تری راہ میں آدیا دیا

بندہ قمری کو کیا سر و کو آزا دیا

ایک دن صبح کا عاشق کی دل شاد کیا

آپ کے قامت موزون کب بہت یاد کیا

آپ نے بند غلامی سی کب آزا دیا

مرنی پر چند سی مری خاک کو برا دیا

خود فراموش ہوا جسنی تجھی یاد کیا

سر خر و تو نے جہاں خنجر جلا دیا

داغ لاله کی کلبین پری غلامی کا تر
 ہو نہیں سکتی کہ خود اہم نصیبت میں چھٹا
 دشت ہو نہیں سکتی کہ مرنے سے پہلے
 جب کلب کا تہ تیغیرنی نقشہ تیرا
 یاد خوبان میں تلوت سبب تسکین ہے
 بے باہم ہو کیونکہ زائل سے حق

سرواں بندہ ہی نامی گل تر آواز کیا
 کبھی آزر دہ نہ سینے دل حیا کیا
 پھر مری نالہ و فریادنی آباد کیا
 انگھون سی مطلع ابر و تپہ حیا کیا
 سوئے یوسف سہوا سلی ہی یاد کیا
 مجھ کو دیوانہ کیا تجھ کو پر نیا کیا

پروردہ زلف اوٹھایا رخ جانان سے حشر
 آج مشاطہ نمی کیا ہی مرا جی شاد کیا

منہ چھپاؤ گی تو سامانِ قصا ہو جا
 جاوہ گر گر یوسف شیرین ادا ہو جا
 تو آئیگا تو ویران میں یکدا ہو جا
 شوخی بوقتار میں وی جلاتا ہی نہ
 گر پڑا عکس و دندان گلی کی ہار پر

اس او این کام عاشق کا ادا ہو جا
 موت کی تمنی میں مصری کا مزا ہو جا
 ساقیادست سبب دست عا ہو جا
 رفتہ رفتہ زعم میں اپنی خدا ہو جا
 یاسمن کا پھول ہر اک موتیا ہو جا

آنکھ تو بچھی چو آنکھ بوائی پر دہ نشین
 دست سنگین پر اگر تیغ نگہ پر جانگی
 یار کی دھنک اپنی بھی کبھی پوچھ گئی جا
 جاتی ہی اک خلق عاشق جنازی کو
 قتل کیون کرتا ہی مجھ کو قاتل پر دہ نشین
 درد و فرقت میں نہ ہاتھ آنیکا کرتا یق و خل
 ہجر میں بیکار ہی شخص تیری طبیعت
 اک نظر ہم دیکھنی آئی تھی اسی آئینہ
 دیکھ اسی مشاطہ اوس کا فر کی جوڑ گئی
 نقل کی جا بوسہ لب بہ لذت باکھا
 طائر زنگ چمن پرواز پر طیار ہے
 رخ کسی پر دہ اوٹھائیگا وہ شمع بزم
 نزع میں جب یاد آئینگی لب خاشاک

دیکھ میرا راز الفتنہ بہر بلا ہو جائیگا
 مرغ بسمل طائر زنگ حنا ہو جائیگا
 گر سانی پر یہ سخت نارسا ہو جائیگا
 دو قدم ساتھ لوگی تم بھی تو کیا ہو جائیگا
 خون ناحق گر کیا رسوا سوا ہو جائیگا
 زہر کھا لینا مری حق میں نہ ہو جائیگا
 درو سر این نام صندل سی سوا ہو جائیگا
 یہ نہ سمجھی تھی کہ دل یوں مبتلا ہو جائیگا
 بالونکا کھانا مری حق میں بلا ہو جائیگا
 یہ نہ سمجھی تھی کہ ساقی بد مزہ ہو جائیگا
 توجو آ یا سوی گلشن یہ ہوا ہو جائیگا
 مثل پروانہ دل عاشق بھرا ہو جائیگا
 زہر تلخی فنا آب بہت ہو جائیگا

تارِ نظارہ تر کلیخ پہری پیا نقش
 دم ہی کتا ایک دم کہ ہو کر چپٹے
 سلطنت پہی عبت ان تاجدار و ناکو
 باختم اور گردشِ چشم صنم سی ہجر
 سینہ پر انو دہر گیا کہینچکرتین یا
 صورت آئینہ ہو گا بجہ حیرت میں غرق
 بھول جائیگی گیدڑ بھکیان جاسدی
 جب نہر بریشیہ قدرت سی چاہو نگا

ق

لوٹ کر دم بن ترنگی می فنا ہو جا گیا
 تم نچا ہو گی تو امی جان دم نچا ہو جا گیا
 قصر عشرت ایک ن نام سرا ہو جا گیا
 استخوان ہر لکیت پکر سر مرہ سا ہو جا گیا
 فوج کی دم دل کا جمل دعا ہو جا گیا
 تجھ سی جو اکبار صورت آشنا ہو جا گیا
 دیکھ لینا ایک دم میں کیا سی کیا ہو جا گیا
 شیر کا پنجہ مرادست دعا ہو جا گیا

خاک پلکوں سی بہار نیکی نجف کی امی سحر
 راہِ جزا لطفِ شاہ لاقا ہو جا گیا

کنوین عشق ہو جو جگانے لگا
 مری دیدہ ترسی آنے لگا
 فلک خون جو مجبور و لائے لگا

مرا چاہ کا دل اوٹھانے لگا
 عوضِ انکس کی ابتو خون جگر
 دھو چا چھو نچا تھا کیا چشم زخم

خانی جو یاد آئی اور گل کی تھتھ
 ہمیں جس انگریزی پر وبال ہے
 شب ہجر جان میں مان نہ شمع
 مکدر ہو اچھر وہ آئینہ رو
 دل حسرت آگین دیدار کا
 تصویر جو ساتی کا آیا مجھے
 جھپکنی لگی چشمِ نجمِ فلک
 تجھی چاہی خون سی نگ ای نگا

لو چشم تر سی بہ ہنس لگا
 وہ بت چٹکیوں پر اوڑانی لگا
 مجھے سوزِ فرقت جلدانی لگا
 ہمیں خاک میں بچ پیدانی لگا
 خیالِ حسنم دل بستانی لگا
 تھی جام آنکھیں کھانی لگا
 وہ نہ شب جو آنکھیں لڑانی لگا
 خدا ہاتھ میں کیوں لگانی لگا

سحر اب مرا سینہ واعن دار
 گلستان کا عالم دکھائی لگا

ناتوان ہجر صنم میں یہ تن زار ہوا
 کیا ہی رسوا سر ہر کوچہ و بازار ہوا
 لعل گر لب سی تری منھ فصل ہی باریا

طوبی گردن سی گرانِ حلقہ زنا ہوا
 جو تری وصل کا ایسا شوح طلبکار ہوا
 صاف دانتوں میں خجل گونہ شجاعت ہوا

دوائی قیمت گل بدنی ہی کشتہ نصیب
 خویش کی آنسو لگی ہر چشم جرات نہ
 دلو کس ماہ کی زلفوں کا تصور آیا
 دلکشی انھوں نے نہی تنگ کی مکلفانی بہا
 سر کی جانب کا نہیں غم محبت ہی جان جہا
 خوش شوق شہادت کا ہو جسم میں جو
 لیکن دل کی کیسلی بھی کبھی دلاری
 رخ پر جب می نظارہ سہمی جا عیوق

دوست پہنچا جی سمجھی نہ دل نزار ہوا
 خندہ ہزن خم پر جہد ملبسے فار ہوا
 روز روشن مری آنکھوں میں شب ہوا
 لہذا حسد کہ سینہ مرا گلزار ہوا
 سرویا جی تری اوہین سروا ہوا
 لیے تلوار جو وہ شونخ نمودار ہوا
 نام کو نام ترا خلق میں لدا رہوا
 کیا عجب بات تھہ پر گرزنگ حنا بار ہوا

تیر شکر گان جگر خستہ سی نکلا جو سحر
 سوزن سینہ ہر اک دیدہ خونبار ہوا

جو روش گلہ اخزان میں جو ہماں ہوا
 داغ دل سینہ میں مہر گز نہیں نہاں ہوا
 اگرچہ اگر کوئی گلستان ہوا

گھر مرا شک و روضہ رضوان ہوا
 لعل تچہ کی جگر سی ہی نمایاں ہوا
 دامن برگ میں گل شرم ہی پناہ ہوا

صبح بی پرده جویا و رخ جهانان هوتا
 رونق باغ جو شمشاد و خرامان هوتا
 یار کا دستِ خنای جو نمایان هوتا
 صبح بی پرده جو وہ یارِ خرامان هوتا
 دسترس هوتا جو دیوانہ قد کا تیر
 سوزش شک سی بلن سی ہی جاتی
 ہوتی صد فی مہ خسار پہ ذراتِ نجوم
 ہکو کرتا جو طلب یار و م آرایش
 آئینہ دیدہ حیران سی کھاتی او کو
 شعلہ رو تجھسی اگر کو نہ لگانی ہوتی
 کفر و اسلام دکھاتا جو وہ لہنخ
 ملتی عاشق کو تری مثلِ خضرِ عرابہ
 بارِ سری جو سبکبارِ مجھی کر دیتا

ق

محضرِ منت رکتان چاک گریبان هوتا
 دارِ قمری کو ہر اک سر و گستان هوتا
 غرقِ خونِ پختہ خورشید و خشان هوتا
 محضرِ پروانہ شمع رخِ جانان هوتا
 سحرِ حشر کا صہ چاک گریبان هوتا
 شمعِ روین جو تری ملی تھ سی بچان هوتا
 شبِ حسین پتری گر علوہ نشان هوتا
 دوسری کانہ گذرِ پھر سی عنوان هوتا
 شانہ زلفون کانہ ہر پنجہ شکران هوتا
 دماغِ سر پر نہ عیان شمع کی عنوان هوتا
 بندہ عشق ہر اک گبر و مسلمان هوتا
 گر نصیب اب و دمِ خنجرِ بران هوتا
 مجہ پرای خنجرِ قاتل تو را حطی هوتا

ہون نہ وحشی گہری قبر پر زیبای اگر
سو جیتی مجھ کو اگر ہی کوئی تدبیر صال
جوروش مارنوی غیہ کو تو محفل میں
یار کی تنہی کی لائق وہ ترازو ہو تی
نا توانی نہ اگر ساسلہ پا ہوتی
مسکن کو کہن تویس ہوا تھا برآ
خط سبز و لب جابخش فی مارا ہو
ہو تاسو دانی نہ مشہودین شفته مزاج

آہو دشت کی آنکھوں سی چراغان ہوتا
دست تقدیر سی ہا سس سامان ہوتا
سنتی ہین خلد میں داخل نہ شین طیان ہوتا
محرم و مہ سی جوہر اک لپہ میں ان ہوتا
خانہ زنجیر و سلاسل کا نہ ویران ہوتا
ہمس آباد نہ گرہ کوہ و بیابان ہوتا
زہر و تریاق نہ کیونکر مہین کیان ہوتا
گر نہ دل شیفۃ زلف پریشان ہوتا

سحر اکسیر ہی خاک در جاناں دل کو

میرا آئینہ ہی اس خاک سی تابان ہوتا

اوس گلبدن چاک کا جب کر چل گیا
وہ ترک سامنی جو اکڑ کر نکل گیا
ہر چند دل ہوا صفت شانہ چاک چا

طاووس شرم کھا کی چین سی نکل گیا
اک خنجر ستم مری گردن پہ چل گیا
لیکن اب تلک تری گسیو کا بل گیا

کی شب جو او کی ساعیدین سی مہری
 وان یب چشم سرہی یان شہری بان
 اندر تی جلی رخسار آتشین
 تھا تیری چشم ست کا جو عاشق کی پر
 اب مصفیہ گیلستان میں لطف گیا
 باتو کی تیری آج صفا جو کھائی
 دیوانہ ہرزہ گرد جو رکھا ہی لہرا
 جب بی نقاب آیا نظر حسن شمع
 اسی بحر حسن آج یہ گریبان مضطر
 زلفوں کا عشق ہی دل پرداغ میں بھرا
 برق صفای گوہر ہندان تو غیل
 موتی انھیں سمجھو کہ ہیں آبی تمام
 مژدہ شہید ناز کہ ستفاک سو فی سہ

ق

شمع زبان و داز کا اندام گل گیا
 آبی لبان ان ہی سیان نیل چل گیا
 سنگ نزار طور کی مانند جل گیا
 دیوانہ ہو کی جانب صحرا نکل گیا
 آتی خزان چمن کا وہ نقشہ بدل گیا
 مثل تگرگ سیپ میں موتی بچل گیا
 کس وز گھر میں آکی میں بی محل گیا
 مرغ نگاہ صورت پروانہ جل گیا
 کوچی میں تیری سیل صفت کس بھل گیا
 طاووس کے مار پیہ کو نکل گیا
 دل ہر صدق کا تعزین مایا کی جل گیا
 کھایا یہ نہر رشک کہ اندام چل گیا
 لیکر سپر کی پھیل سڑی کی چل گیا

صبح وصال جان بن ہی گل گئی

یہ آتش تپ ہی تیغ پر کہ بار بار

رخصت کل جھوٹا دیکھی جو مہر ہی گل گیا

پاسی نگاہ جوش صفائی پس گیا

آہ سحر جو ہو گی شراب مثل برق

سُن لہجہ پر گنسہ افسانہ جل گیا

زنگین گل سی ہنسی زنگین سرخ ترا

مسی مانی سی او داہٹ ہی لبِ اعلیق ترا

عشق میں کسکی ہی تیرے زور زار ای گفام

دو دین شعلہ ہی یا ابرسیہ میں بجلے

انصاف شب پھر شفق چرخ پر مچھل جال

پہچان کی تیری پیچ پید لاتی ہن بجے

فرش مغل چو سہا تو چھجی کاٹھی سے

برگ گل سی لبِ اعلیق ہن لطیف نازک

غنجہ لالہ ہی گویا دہن سرخ ترا

بنگیا غنجہ سو سن دہن سرخ ترا

زعفران اریہو کیون چمن سرخ ترا

اوودی جوڑی سی عیاں بدن سرخ ترا

ہوا عریان جو دم خواب تن سرخ ترا

خون کرتا ہی مرا پر ہن سرخ ترا

نرم و نازک ہی ای کی گل ن سرخ ترا

تنگ و رنگین ہی کلی سی ہن سرخ ترا

خون لالہ صفت خاک سی وٹھی کا سحر

سیر خرو و سجدو کمر گیا کفن سب خ ترا

دل ن سخندان سچو چھوڑا زلف چپانین
 مگر کئی لکین چھپا دل غش خمبانین
 اہل دنیا کو نہیں ہرگز امورین میں
 ہو سکی کتب ز فوسل تبوای ست جنوں
 یاد شمرگان از یار کی غمزی جو تھے
 لامکان تک غش کامل فی ہین ہونچا
 سنگباران کو نہیں کتا ہی چرخ اب چنوں
 وقف عالم کر دیا تونی می گل رنگ کو
 خاک ہو کر بھی پایا چین حبیرین
 جزو لایفک مئی جذبہ کی کشش
 پھول جھڑتی تھی مئی منہ مئی تم تقریرین
 تن ہا پکتا تپت کی نورہ رسیں

مثل یوسف چاہ سنی کھلاتو نہ انجین
 خاک ہو کر جسم حیا میں کوئی جان میں ہا
 کب ہا کا پر بھلا اوراق قرآن میں ہا
 تارتک باقی نہ اپنی حبیب امان میں ہا
 خار غم کیا کیا خاشا فرار گجا نہیں ہا
 کوہ پر فر باد اور مجنون بیابان میں ہا
 کوئی تھیر گز نہیں امان طفلان میں ہا
 ساقیا میں خشک لب فصل ہار نہیں ہا
 گرو باد آسا میں سر گشتہ بیابان میں ہا
 جای پکیان ملتا راتیر شمرگان میں ہا
 میان تماشا پھل طعمی آہ سوزا نہیں ہا
 موسم گرما میان فصل زیستان میں ہا

مرگ عشق لبه بخشش دین بجا شرم

خاک پای دین بلا تبه یه سوز عشق

خون دل ویا تصبیر چرخ فانی با تبه کی

بوش آفتاب نهنگی چاه نخلان دین

جب غبار اپنا اوٹھا چشم سینا دین

پنجه مر جان کا عالم سرخ تر گانین

محرورش غیر من سی بنوایا کیا زلفین سحر

دم او بختایان شب یک سحرانین

روز روشن وصل ہی ساقی شکر حور کا

ہون اگر سر گرم صفت او سچہ پر نور کا

کشتہ ہون تیغ تجلی رخ پر نور کا

آشنائی سی لکھن صفت او س رخ پر نور کا

محر عارض بلغ عین چکام ہی کس مخمور کا

وصف ہی لب پر جو حسن عارض پر نور کا

دل سے پیش عشق ہون اک محسر اپنا نور کا

سب سے بچنے ہون نگاہ ساتی مخمور کا

بادہ کہیں چا ہی فروس کی نگہ کا

جلوہ ہو میری قلم پر شاخ نخل طور کا

نخل ماتم پر میری جلوہ ہی نخل طور کا

ہو مر کب سے کھین کر دودہ چراغ طور کا

گل ہر کج کب عقد پر دین خم شہ ہی ناگہ کا

منہ میں ہی جامی بان شعلہ چراغ طور کا

ہی دل حاننا ز پر روانہ چراغ طور کا

ہی دل پر آبلہ یاغوش ہی ناگہ کا

چونک منجھی اچھنسی تھنکارا نکالک
 دیکھا ز قمار تیر کی دین میں ناکی کر
 تلخی جانکند کی ساناس ش کوئی ہے
 خستہ جان چیر کی لی نزع میں اگر خبر
 شمر کچھ عشق میں ہر دے تن شعلہ
 ہی پی غلط صفا حال آب آتش سپند
 زخم دل بھرا ہی وسکا جلوہ حسن
 نامک یوں اس شک محروماہ موتی
 خاک چھا ہو ترا مجروح شمشیر فراق
 وصل میں ہوتا ہی بک اپنا مثال صبح
 ناتھ پڑھنی کو آیا قبر عاشق کی طرف
 کیا عجب گے استحالہ آب سے آتش کا ہو
 ہنسی میں ثابت قدم راہ وفا میں جان جا

نالہ پر شور تھا میرا کہ جیسے صور کا
 بھونکنا لا زم ہی ہنگام قہر مستحور کا
 جان شیریں سی تھی جی کھٹاری بنجور کا
 دم تنگ یا ہی جینی سی تری رنجور کا
 ہی یقین حجابی چھا ہر دم کافور کا
 راہِ رفل غل گھسان حب طح کافور کا
 فائدہ بخشانکے مرہم کافور کا
 حکمشان میں ہی یہ جلوہ انجم پر نور کا
 شک کا عالم ہی وقت میں شب بچور کا
 جب خیال تا ہی فرقت کی شب بچور کا
 شکر ایزد کفر ٹوٹا اوس بت مغرور کا
 ابر مردہ ہو جو عینہ دماغ کی اسور کا
 دیکھا کیلومی کوتاہی منہ کیلومی

لشک گلگون گنجی بنی عاشق کی کشته
 پیر آبی هم خاک آبیگانه بر این
 نوک ترکان پر چرخ می تحت جگر آفرین
 کلمی کلمه کفر کاسوی چرخ پی بلا
 پرتو نشان کاستاری مانگانه کوه کشتان
 پریزی ہی مثل کتان اینا با شکر
 لی جوانگرانی کھڑی ہو کر تو پیدا ہو گیا
 ہین جنک ناز ترکان اسقدر لیں دوسا
 مانگاجب بوسہ لب شیریں کمار تیرنا
 گل اگر خسار تابان ہین تو غنچہ ہی دہن
 دور باش لہن لہنی فی ٹرنی دی نگا
 کیون دل لہن کیے دید کا ہو منظر
 چمنہ دل لہن چمنہ محبت دور ہو

رنگ می سی سرخ ساغر ہو گیا بلور کا
 ہم ہمہ گادل کی نالون پیدا می ہو کا
 دیکھ لہن حق بین تماشا دار انصو کا
 تھا کینہ دار بازی کام تھا منصو کا
 عکس ہی خورشید تیری چہرہ پر نور کا
 چاندنی جلوہ ہی گویا اوس رخ پر نور کا
 گرداؤ کی چاند سی کھڑی کمال نور کا
 بنگیا ہی سینہ صد چاک گھر زبور کا
 شہد ہاتھ آیا جو کھایا نیشتر زبور کا
 یار کاسینہ قن مہوہ ہی نخل طور کا
 ہو گیا دشوار موسیٰ کو نظارہ نور کا
 شام کی جانب گارتہا ہی جی فروز کا
 شربت دیدار درمان ہی می بخور کا

<p> جب کیا اوس من و شرح نئی خند و زندگیا یا چشم یارین بدین دمان چشم ہی قصود لگو چشم مست ساقی کا دم لی خبر جلدی کہ عرصہ تنگ ہی نفس گھر کو تیری کمیون عشق حبت لیا تیری رخ کی آگئی ہی شہتہ گو کہ کھجہ </p>	<p> برق سی چمکی ہوا ہر سمت تمام نور کا آنسو و نمین بیان اثر ہی باقی لگا دیدہ پر خون ہی ساغر بادہ انگو کا دم لبون پر آ رہا ہی تب ہی بنجوز کا روزن دیوار پر عالم ہی چشم حور کا دھونی رضوان کوثر و تسنیم منج حور کا </p>
--	--

ائت متنی شان حیدرین پیمبرنی کما
 اسی سحر اس بات پر اجماع ہی جمہور کا

<p> عالم ہی کشتہ ناوک ترکان یار کا دل ہی مریض نرگس ہمایار کا کشتہ ہون تیر غمزہ چشمان یار کا آشفته سر ہون لب پریشان یار کا چکا جواشک عاشق دندان یار کا </p>	<p> ابرو مین ہی اثر بر شرف و الفقار کا زیبا عصا ہی سرمہ و نبالہ دار کا اک صید ہون وحشی مردم شکار کا ہر داغ سینہ نافہ ہی مشک تار کا منہ زرد ہو گیب لکھ آجہ بکار کا </p>
--	--

رخ پنهین ہی جلوہ خط مشکبار کا
 دست پہ ہو گزرجو مری شہسوار کا
 عالم لکھون گزشتہ خساریا کا
 مدہ چو منی مین بوسہ لیا زلف یار کا
 ہی قہر رخ پہ جلوہ خط مشکبار کا
 ماند گل بہارین کھستی ہین خمر تن
 تیر مرہ کی زخمون جاری ہی جو خون
 کو چہ چہن ہی می داغ تن ہین گل
 سمجھو نہ گرد باد جو اوٹھتا ہی دین
 ز قمار کی خیال ہی موتی ہین گوی لال
 مجھ ناتوان کو کو چہ سی اپنی نہ دور کر
 اسی چرخ پایال حوادث نہ کر مجھے
 ایک کہ کو عشق فی معدوم یہ کیا

مسکن ہی روم ہین سپہ زنگبار کا
 پہونچی دماغ عرش پہ میری غبار کا
 کاغذ پہ شک ہو جلوہ صبح بہار کا
 ہمکو حلبین باج ملا زنگبار کا
 لشکر محیطا روم پہ ہی زنگبار کا
 پانی ہی تیری تیغ مین کیا آبشار کا
 سینہ ہمارا سنگ بنا آبشار کا
 عالم ہی آنسو تون مین ہی آبشار کا
 گزشتہ ہی غبار کسی بہت راز کا
 محتاج پایا زہین ہی مکار کا
 ہون خار تیری باغ ہمیشہ بہار کا
 پیسا ہوا ہون گردش چشم نگار کا
 ملتا نہیں نشان مری جسم نزار کا

کسی خانی ہاتھ پتی فاتحہ دھرا
 آیا ہی فاتحہ کو جو وہ طہنل لارو
 کرتا ہی تیری لختِ معنبر سی ہمسی
 رہتی ہی آنکھ شام سنی صبح سوئی
 وہ گل نہ تو سیر گلستان ہی جانگزا
 ہر شاخ گل ہی پاپ تو پتی زبان
 آتا ہی کوی حور میں موی قیب پھر
 گل نقشِ پاسبی غنچہ قالین پونی تمام
 بن تیری سیر باغِ حقوبت سی کم
 پانی میں طرفہ آگ لگانی شری نے
 انگر حبابِ شعلہ جوالہ تھے بجنور

ق

ق

یا قوت ناب سنگ بنا ہی مزار کا
 گلہ زری چپ پراغ ہمار ہی مزار کا
 کیونکر نہ منہ سیاہ ہو مشک تار کا
 اندری و فور تری منتظر کا
 دندان مار دانه ہے ہر اک انار کا
 غنچہ مری نگاہ میں چھا لا ہی مار کا
 کیونکر ہوا بہشت میں پھر دخل مار کا
 مقدم ترا قدم ہی نہیم بجا کا
 ہر سر و پر گمان ہی مجھی خسل دار کا
 سایہ پڑا جو بحر پہ رنگ نگار کا
 تھا مچھلیوں کی آنکھ میں جلوہ شہر کا

تداح ہوں جو حیدر صفدر کا اسی سحر

ہی خامہ دوسرین اثر ذوالفقار کا

ہر اک گیسو خواجہ دل ہی صاف و مصحف و کا
 اثر تو دیکھنا سب کے فریب چشم جادو کا
 جہان ہی ست تیری کامل مشکین کے شہو کا
 خالق تک شو ہی من لہ عنبر نیر کی بو کا
 کھڑی بال کھولی سر کی وہ تاش کا پر کا
 کشاکش مین غن عشق چشم و لب مین کھینچا
 ہوئی جب کہ مضمون سیر بہت اقلیم نئی کی
 سدا مرغ نگاہ مردم ان اچھسی دیکھے
 نہ نو کی طرح اوٹھتی ہی فوگلی مہربین تجہ
 تہ محراب برو چشم جان عین کعبہ ہی
 ہوئی خوشبو گہر تک لہ عنبر نیر مین بسکر
 فرغ آفتاب رین پر نور دیکھو تو
 جو مہربان چہرین لگتی اوس سرور عینا

قرہ خط خفی بین جمعہ ہی سطر ابرو کا
 کہ سیر سامری غمزہ ہی اوس کا فری ابرو کا
 مناسب ہے اگر جوڑی کو کہی نافہ آہو کا
 تری جوڑی کی آگی ہی چکارا نافہ ہو کا
 لٹین کبھری پریشان یادھوان ہی شعلہ کا
 اسی عجاز پر نازا اور اوسنی عوی ہی جاو کا
 کہ رشک جامِ حرم ہی صاف کا سہنی انوکا
 کبھی خالی نیا یا طارون سے دام گیسو کا
 ہلالی ہی لقب قاتل تہی شمشیر ابرو کا
 بعینہ سنگ سود خال ہی ابرو کی پہلو کا
 بناہر گو شوارہ اسی سمنبر دستہ شہو کا
 بنا تا شعاع مہر ہر اک بال گیسو کا
 کہاں ہمسامنا لالہ تہی کاشین خج کا

لو کھا کر زلف قد سنبل سی لچھا و سرتی
 نظر میں ہن جو کان حسن کے سلاک و بند
 اسی جلی سی و کون بعد رت یاد آیا
 تجھی کیا آئینہ کی ہی بھلا اسی جلیق
 تیری اینٹوں کی الفت میں سر چھپ چھپا ہوا
 تلووہ مہراج حسن تجی بخشا شرف ایسا
 سر ترکان ہی ہر دم خون کے قطر کی پٹی
 نہ دی تو خال سر مکہ تہ ابرو بت بین
 ہر اک مصرعہ ہونچر و لکوا و تیر نشتر
 تلو کی ہی کیا حاجت نہ بانڈا ناں الفت
 مینا بھر اسی پر پر متاب گھٹائی

ملائی آنکھ نہ گس سی بان غنچہ پر تھو کا
 وڑھان ابرو ترکان ہی بندھائی تارنسو کا
 سحاب چشم سی کہیوں ٹوٹی تارنسو کا
 کہو و صورت نہا ہر آئینہ ہی تیری انوکھا
 دیکھوں ہی می پر نہ نشین ہر قطرہ تھو کا
 کہ نہ کر لہ کامل بن گیا آپ ترازو کا
 کھٹکتا ہی جگر میں نار جگر سر گلہو کا
 قیامت ہی اگر مسکن ہوا کعبہ میں بند کا
 بندھی جس بیت میں مومن سرکان ابرو کا
 سبق پڑھتی نہیں قلم ہی کوئی بضیہ میں لکھو کا
 کہ شاید ایک دن ہو شاہ تیری ابرو کا

نہ کی انجام پر آغاز الفت میں نظر مطلق

کیا دل ہاتھ سی آخر سحر زیہات میں چو کا

سجده گاه شیخ طاق سجد ابرو هوا
 چشم و خال عین سی جبهه هم پلوت هوا
 مشکسا اسد بجهای گل سنبل گیسو هوا
 ہی قیامت مصر جسته قامت کی شرح
 دیکلی اک بوسه رض چشم کا کھیا جوت
 او چلا اوں افت شبکا کین طیرت الله شوق
 عین قت مین جو یار و جی تشنایا
 خطر گل سی کم نین خسار نگین کا ق
 هر جهر این بس ہی وحشت اسینه مرا
 پهنسکیا دام محبت مین دل وحشی ست
 او بکیا آغوش مئی حیرت جان جبهه ها
 ہو گیا اہل صباحت کا چراغ عقل گل
 نور عارض فی بنایا کان کہ بالون کو چند

بر زمین ہندوی خال بایر کا ہندو هوا
 نافہ آہوی چین ہر سلقہ گیسو هوا
 گوشوارہ کان کا بسکر گل شہو هوا
 مطلع نور شید محشر مطلع ابرو هوا
 بطل اعجاز لب پنجش سی جادو هوا
 آہ شہار کا شب ہر جگہ ہو هوا
 بنگیا انکر صبا جو آنکھ سی آنسو هوا
 کان کا تپا بربک بر گل گل خوشبو هوا
 روزن دیوار رشک یدہ آہو هوا
 حلقہ گیسو کمت گردن آہو هوا
 آہ ہدم اشک منوس دہم سیلو هوا
 نیم مین شب جلوہ گر حیات پیکر تو هوا
 صبح کاتا را کلمی مین بایر کی جگہ ہو هوا

تا ز نظاره سیای من بسته همتی نفس
 کیون آن افزون حسن و اندک آن گری سخی
 بهر گشته پاکای قنادگی من دستگیر
 بیا اهو کل دل هوا آزاد عشق انجام کام
 جو سپاهی ہی کم نیتین سخی کھتا ہی شوق

رشته جان از زمین تیری مکر کامو هوا
 عین خوبی ہی اگر در نجف من مو هوا
 قوت بازو در دلداری کار بازو هوا
 جب سین آغاز ہو کر یار چارابر مو هوا
 ہی بجاد دل کو جو عشق کا کل وابر مو هوا

اسی سحر شوق نجف من جب اگر این مینار
 جسم لا عنبر مو هوا در نجف آنسو هوا

عشق دہان تنگ صنم دل نشین هوا
 معان ہماری گھر جو وہ مہر بین هوا
 آنکھوں کی نور بخش جو بروی حسین هوا
 پر تو فگن جو مہر جمال حسین هوا
 رونق فزا جو بام پہ وہ مہر بین هوا
 مرقوم بکہ وصف قدنا زمین هوا

غما اس شایانہ میں غزلت گزین هوا
 صحن بکان ہین فلک چارمین هوا
 حلقہ سواد چشم کا مہر بین هوا
 آئینہ کسب نور سی ماہ مبین هوا
 محو در چرخ جلوہ گاروخی مین هوا
 خامہ بزرگ شاخ تریا سیمین هوا

حیران جو روی روشن پرده نشین ہوا
 لکھتا ہوں خال و کتانی کی شرح حسن
 دینار مہر لائیکا بیعانہ کو فلک
 سمجھا وہاں گور کو میں کام اڑو یا
 شیریں آبِ خضر سی تلخی نزع ہے
 ہو گا نہ کیوں نظارہ گلشن سی دل کو خوا
 بیٹھا کنار بحر تو دانتوں کی عکس سے
 کھجا جو اسکی نگاہ لانی کا مینی و صف
 عشقِ قن فی کسو کج کانی نہیں کینونین
 آج ایک شہر نشوونگی عصمت میں جخل
 ناحق یہ طعن کر کہ میں امی اہر سفیہ
 آئینہ جمالِ حقیقت مجاہدی
 شیریں امی تہ ہن شہر سی سزین

مانند محاق میں مہر سپین ہوا
 ونامی رومِ عشق ہوا لکھتا چہن ہوا
 مائل جو خود فروشی پہ وہ مہر سپین ہوا
 دل کو خیال زلف جو زیر زمین ہوا
 مہمان جو وہ سیح دم و اسپین ہوا
 ہمراہ باغ میں جو نہ وہ مازنین ہوا
 ہر سنگریزہ غیرت و درشین ہوا
 ہر صفحہ رشک برگ گل یا مین ہوا
 کس مبتلا می لاف کو سودا نہیں ہوا
 گدہ حجاب بام پہ زہر جبین ہوا
 عشقِ صنم سی کامل ایمان دین ہوا
 میں فیضِ قربت سی خد اکی فرین ہوا
 خال سیاہ لب گس انگبین ہوا

دیکھی وفاق و محبتانِ جهانِ دلا

کسے عتابِ چشم کو غمِ شکارتی

ابتو مرا سخن تجھے عینِ یقین ہوا

زناغ کمان چرخِ گویا

تسخیرِ شہرِ شہر بھی لازم ہی اسی سحر

ملکِ مینِ نظم تو زیرِ نگین ہوا

کیا گویا گریبان کو تسارِ صبح صادق

طیبہ ذکر کیا بقراط و جالینوس کا

نکیون چاک گریا نہیں جو صبحِ صبح کا

خوش آئی خاکِ نظارہ یا حسین شقائق کا

اثرِ ترجمانی گاہِ گرمِ مین پایا صوغِ کا

گمانِ گردِ سیاہ پر ہی تو صبحِ صبح کا

نتیجہ یاس و کامی ہی یاسِ امیدِ افاق کا

جہانِ مین سر و ہو ہزارِ مہرِ مینِ افاق کا

مکملی لیلی سی مجھ کو بلِ بھری عذرا کا

گلابی اک بیاضِ نوحِ شیدائے طوق کا

سیحانہ نہیں ممکن ہوا اور دہِ عاشق کا

صبحِ مہرِ ش کا داغِ افسانہ نشانِ ہی

خطِ معارض کے سویدِ مینِ داغِ داغ کا

جلایا مارِ والا برقعِ شنی جسطرتِ بکھا

ہر اک ذوقِ بنا کو کفِ معارض کا

پنیا بزرگِ عیش و بابرِ حیاتِ عالمِ ہی

زلیخا نامِ یوسف پھر ہی دیکھی اگر کو

ہو شہدِ نازی شیریں کی جی فراد کو کھٹا

<p>تصور میں ہر خیال خط تری کی کتابی کی سہل زبان میں افسانہ شکل و صورت ہر طرح کی دل پر ہر شاہی کے شک و شبہ انہی خرقہ بیا کو پس انداز پارہ پارہ ہو بہندہ ہی گنگنی بخوابی ویسی ہی ہر تیر نکالنا نام مشوقانِ سالت و سنی فتر</p>	<p>ق ہوا ہی خط نسخہ اندون کنز الدقائق کا دکھا کر تہی جی شکست و تیر عیاشی کا نہان خم جگر پر ہی سپید صبح صادق کا کہ اس پر دین قہن تو ہوئے انکے حور کا گل رنگس میں عالم ہی بعینہ شہم عاشق کا مٹایا نام میں اسی خون عشاق سابق کا</p>
--	--

سحر سی ہم تخلص اس کا پہلی ہو یہ کیا چکے
 عیان ہی فرق روشن صبح کا ذاب صادق کا

<p>جب بی نقاب چاند سا رخسار ہو گیا ہر فاختہ کو سر و چین ار ہو گیا مطلع عنندل کا مطلع انوار ہو گیا سر سبز اور حسن کا گلزار ہو گیا مجروح خار رشک لزار ہو گیا</p>	<p>جب بی نقاب چاند سا رخسار ہو گیا ہر فاختہ کو سر و چین ار ہو گیا مطلع عنندل کا مطلع انوار ہو گیا سر سبز اور حسن کا گلزار ہو گیا مجروح خار رشک لزار ہو گیا</p>
--	--

ساقی بغیر بادہ کشتی خواب ہو گئی
 شب سکون پاکی خواب میں پوچھ پچھا
 شیریں ہن کہ بھر میں ہی تلخ کام چلا
 کب پام ہو یا ہی بہت سبز رنگ بند
 وحشت میں آگئی جونخ حوروش کی پا
 اندری ہجوم صبیحان ترک حتم
 منتقار کبک ہین سر قرگاں خنج نقشان
 باران ہی جوش اشک گھٹا دو وادہ گرم
 جوش بکاسی پروہ ہر اک میری آنکھ کا
 دو صورتیں شفا کی ہین ہو وصل یا وصل
 عین فی سس عشق میں این بسین تلخ کام
 گل کھانی سا جسم رپوس گل سی چھو
 اس قید خسی ای چھرائی تو چھوٹی دل

سنو کوس ہم سے خا پڑنما ہو گیا
 سویا چار پخت نہ رہا چھوٹا
 دل رفتہ رفتہ زلیست ہی بڑا گیا
 کافر اگرچہ عاشق بیت دار ہو گیا
 گلزار حسد وادی پر خار ہو گیا
 اب ہند رشک خلع و نور خار ہو گیا
 انگر ہر ایک سخت دل ار ہو گیا
 نالہ ہر ایک برق شراب ہو گیا
 بارش میں شک برگھر بار ہو گیا
 مملکت غم و غم کو صحرای ہو گیا
 دل میرا بتوزیت سے رشتہ کا
 گلہ ستہ داغوں میں جھٹکا
 زنجیر و طوق میں کھنکھاتا ہو گیا

خوش جنون میں سر کو چو پکا ہی جا بجا
 سہ پہر پہ نہ شبنم آبرونی چاک چاک
 میں ہر خوش گاہ ربارنگ رخ مرا
 از نس ملا ہی خاک میر عیشاق کا ہو
 تاراج ملک دل کو جو یا قشون عشق
 بیار چشم بیکار اللہ ری زو ضعف
 ہنس کر سوال چل رہی شب نہیں
 غوش سی جو وہ بت گل و جدا ہوا
 صاحب کے جھوٹی وعدوں کیا خانہ
 وہ ہر تھیں سب سے پہلے عشق کس طرح
 رخصت ہونے کی تاثیر دیکھ لی
 سینہ میں گسست محبت فی دی لگا

اب لالہ زار و امن کسار ہو گیا
 شکر گان کا تیر دل ہی مری پار ہو گیا
 کاہیدہ نال کا وہ تن زار ہو گیا
 گلگون غبار کو چہ دلدار ہو گیا
 دم میں لوامی عقل نگو نسا ہو گیا
 اب آنکھ کھولنا مجھے دشوار ہو گیا
 انکار میں کتنا یہ امتدار ہو گیا
 بے رحمی کا رستم حلقہ زار ہو گیا
 یہ اتفاق تو ہمیں سو بار ہو گیا
 دل بہ تملای طرہ طرہ ہو گیا
 رونا غبار خاطر دلدار ہو گیا
 اب شعلہ ریز دیدہ خونبار ہو گیا

کہ سینہ بھی سحر جان میں کسی برق طوقا

موسیٰ کی طرح طالب ویدار ہو گیا

دو دو جانو ز جہنم شبِ حیران ہی گشتا
 بھیکے بال و سنی چوڑی مجبھی کھلا
 ظلمت و سکی ہی جہانگیر آنکھوں میں
 شعلہ رو بہ تن ہی سب بات جلداتی ہی
 پانچ لاکھی فی بخشی ہی مہی کو نیت
 ہجر جانان میں سید پوشش ہو ان رو تاروں
 اوں سیل مینیوش فی نقاب لٹی ہی
 کس سیمہ سیت کا دیکھا مہی آلودہ ہون
 سلک نہان کا ترعی مہی برق تبا
 برق نگشت تھیر ہی حضور زندان
 چشم گرین ہی سجا آنکھ کئی وری گاہ
 کسکے بالون کا پڑا عکس جو بن گشت

برق سان جابی تقاطع شہر مہی گشتا
 تازہ تر ہی تپاشا کہ دُش لیس ہی گشتا
 کمتر از مرد مکتبہ پید گریان ہی گشتا
 ہی شر برق طپان و دیشان ہی گشتا
 شفق شام ہی کیا دست گریان ہی گشتا
 بجلی ہی آد مری گوشہ دلمان ہی گشتا
 کیا عجب شوش گر کا جو طوفان ہی گشتا
 غرق بحر عرق شرم ہی گریان ہی گشتا
 مہر شہر گیسو چھو چھو ہی گشتا
 روبرو لہنہ ہم اشک ہی گشتا
 مژدہ اشک فغان کی تیر خفا ہی گشتا
 آج دشت مہر گشتا کلی چپان ہی گشتا

وزیر لاف او کی گرد و کھن ہی سبکی کی چپک
 سخن کا سہ کفٹ دیدہ گریبان کے حصو
 فیض جاری ہی بنی مانہ میں مستون کا
 خندہ برق ہی نظر وین میں صبح و
 لب بخش صنم پر نہیں مسی کی ہر
 تاک کی نشو و نما کی تجھی ہتی ہی تاک
 تو فی بخشش شب بقت کی سیاہی کو

برق بتیاب ہر لڑان ہی گریبان ہی گھٹا
 اور وریوزہ گر چپ ٹرکان ہی گھٹا
 چمن آرای جہان رشک مباران ہی گھٹا
 کلفت الگین صفت شام غریبان ہی گھٹا
 آب حیوان کو چھپائی تہ دامان ہی گھٹا
 گردن بادہ کشان پتر احسان ہی گھٹا
 رشک ظلمات مرا کلبہ اخزان ہی گھٹا

سحر اکثر ہی سیکارون کی ہمت عالی
 سبز ہی کشت جہان منبع احسان ہی گھٹا

مستقل کی سمت شرق چھریا اولٹا
 چشم در خسار صنم رہزن ایمان جو ہو
 جان جان جگمگ چھریا تم اٹھ چلی
 سو گیا صحن چمن میں جو وہ سر گلو

صبح او س ماہ فی منہ سی جو دوٹا اولٹا
 دیر کعبہ ہوا زاہر فی مصلّا اولٹا
 دل ہوا سینہ میں بتیاب کلیجا اولٹا
 گل سیم سحری فی یہ کھلایا اولٹا

تر و ہر گل ہوا ز کس کی ہونی آنکھ سنیہ

اچھا ہوتا نہیں جاتری آنکھوں کا

الفت پر نشین ہی جو چھپانی ^{منظور}

الفت قیس میں کچھ جذب کا تہو جو اثر

میکشی فرقت ساقی میں ہونی مجھ پر

سیدھی باتوں کا جویر ہا میں تہی خوا

بخت برگشتہ فی اک طرفہ اثر دکھایا

اکیسا پشت و شکم اوسکا ہی شفا ^{لطیف}

غیر کرتی ہر خطا ہوتی ہوا پنوں سے خفا

راہ گھر کی مری کتر کی نکل جاتی ہیں

آپ بی مہر مہ ماہ مگر مجھ سے مدام

جس طرف ملگنی ابرو ہونی اک خلق شہید

کیون نہواں ہوں کوئی ز فام شوق

پھول سی منہ سے جو شبنم کا وہ پٹا اولٹا

یہ وہ جادو ہی کسی سی نہیں جاتا اولٹا

آکی لب تک مری پھر تانہ ہی لالا اولٹا

نا تو لیلی کا سو نجب پھر آتا اولٹا

شیشہ سا غریب پڑا دیسی سیدھا اولٹا

کچھ یاد سی ہی دستور تمھارا اولٹا

گھر تک جا کی مری یا پھر آیا اولٹا

ورنہ صاف آئینہ دیکھا نہیں سیدھا اولٹا

یہ نکال ہی نیا آپ نے غصا اولٹا

پھر کھلتی ہیں لکڑی ^{پہچان} پہچان

بیوفانی کا لکھتا ہی مچکاتا اولٹا

یہ مجھ کاٹ میری ^{پہچان} پہچان سیدھا اولٹا

زر کو دیکھو تو نظر آتا ہی زر کا اولٹا

شاعری کا سنین و قوی ہاں بحر کو کلین
نظم کر لیتا ہی مضمون کو فی سیدھا اُلو

کیا تہ کرہ و دوا کا دیکھا اثر دعا کا
دل ہی شہید ابرو ہتی ہر لال آنسو
نہ آکر ابرو و لہلہ سطر گیسو
سینہ پہ داغ غم کی چرتبان ہر چکے
ہی دخت ز کوستی جہت آب گیسو
زیبا ہی ماہ پیکر تاری ہون جا گئی ہر
سر سبز غنچہ یار و کیا پیش سیہ ہو
بلکشت ہر سطر گیسو ہو زمین بیت
کبر و غرور عابد ہی بی ثبات و زائد
زاہد نہ بول چہ پیکر انہیں جب ارا
تعامت ہی ہر قیامت خوشید خضر صورت

غم ہجر و لہجہ کا پیغام ہی قضا کا
کیا دیکھا خون بہا تو اس لعل بی بہا کا
مقصد ہی گردن و لہجہ و لہجہ کا
منہ بن نہیں جنم کی جہان ہی اکا
پتہ ہی کہتے باقی ہون چنگ کا
بنو انین آپ یور خورشید کی ظلم کا
اک مشت پیرا کو دغوی ہی کہیا کا
ایمان ہی مصحف و اوس مارید لقا کا
زہد و ریای زاہد ہی نقش لوریا کا
بت کو کیا جو سجدہ مجرم نہیں غدا کا
نقد ہی پیش خدمت نہ خضر اکا

دل اف سی لگانا کالی کا ہر کھانا
 یا قوت لعل خندان سلاک گرہن بند
 شب لفتاری نشان ابرو دلال خندان
 دیکھا جو آنکھ بھر کی پھسلی قدم نظر
 شمشاد قد ہی رخ گل لب غنچہ زلف سنبل
 زیبا ہی بد رسیا گریاہ نو بو کنٹھا
 غنبر ہی سارا بد بو اور مشک خن آ ہو
 حیرت سی شناہون تصویر نگیا ہو
 دل مین ہی تو سایا آنکھوں مین تیرا جلو

ہی موت کا بہانا اور سامنا بلا کا
 پنجہ ہی شک مرجان محتاج کیا خنا کا
 آمینہ ماہ تابان رخسار پڑیا کا
 چہرہ سپیمر کی کیا جوش ہی فاکا
 پروین ہی بی تامل ستہ تری قبا کا
 ہی غیرت ثریا دستہ تری قبا کا
 گر لائی بوی گیسو حسان ہی صبا کا
 مقتول بی صدا ہون کس چشم تیرا سا کا
 القدرت فی کیسا گھیرا ہی گھر خدا کا

ہونٹوں پہ دم ہی میرا ہمنسا نہیں بچتا

ایجان سحر ہی مریا یہ وقت ہی دعا کا

کشتہ ہی عالم کمان ابرو کی تیرا زکا
 شہر بلا جمل ہی پر خدنگ ناوکا

چرخ تک شہر پہنچتی کتیرا انداز کا
 مرغ جان ہی صید میرے ترک تیرا انداز کا

بدی نقش پاوس مهر چرخ ناز کا
 وصل بھی جانسو نہ ہی اوس شمعِ ناز کا
 کب ہی یہ ہنگام امی بختِ سیما کا
 کنسی کی سیرِ چین جواؤ گئی ہل کی
 قتل کرتا ہی نگہ سی یار زندہ بات
 دفعِ بیاری آنکھوں کی ہونی بہت
 سچِ وقت سی ضعیف از بسکہ ہی پنا
 چھڑتی تارِ گرجاں ہی مضربِ آ
 خونِ عاشق گردنِ عاشق پہ ہی شمعِ
 یا ممالِ قصہ جان ہون شہیدِ ناز کا
 نامہ بر پہنچای کیا نامہِ ماحبوت کا
 بازہ دونِ مال کو تو لیں اگر مکتوبِ
 جی کو کا ہش ہی تن لا غری پہنچ کا

چاندنی ہی نام ہی اک فرشتہ پنا
 روکش پروانہ ہی دلِ عاشقِ جانبا کا
 دم لبون پر آ رہا ہی عاشقِ جانبا کا
 برگِ گلبن پر گمان ہی شہرِ شہباز کا
 ہی کبھی جادو کا دعویٰ اور بھی عجا
 عیسیٰ کب عبتِ عویٰ ہی عینِ عجا
 طبع ہونا سازا گری نام کوئی ساز کا
 رانِ کھاوتیا ہی کھٹکایا کی آواز کا
 خونہا واجبِ نہیں پروانہ جانبا کا
 دجلہ ہون شمعِ رو کی شعلہ آواز کا
 سخت برگشتہ ہی شمعِ عاشقِ جانبا کا
 قطع ہو بازو سی شتہ قوتِ پرواز کا
 دل پہ جادو چل گیا کس ختمِ فسون کا

ہی بان تنگ غنچه لفت بل چہ گل
 شعبہ پروانہ ورت ساز ہی ش نجیا
 مصرعہ جربستہ قد فردی کیا اوس کا
 بیتا چلتا ہی ل ہر کام پر زیر قدم
 نقش پای یاری سیاری تعویذ مزا
 کچھ بھی ہوتا تیرا گرا سی دودہ دو در
 عشق تار زلف سی ہی شستہ بر پامع
 ولیمین سپتہ ہین تیر ناز کی پر گرین
 چکیوں پر ہی وراتی فندق شستیا
 تم تباقی ہو ہوا جستاری لفت نگار
 چکیان لیتی ہیں ولیمین نیمہ نقش ونگا
 حق سبحانہ تجھی کہی پری یا حورین
 ابرو قاتل کشیدہ ہر کین سیدہ چشم ناز

ناز بوسہ ہی اوس سر پر اپنا زکا
 پروہ دل بنگیا ہی پروہ بخت باز کا
 سایا اک موندن ہی طلع میری مہر واز کا
 حشر کر یا ہی بیا عالم حسن مرا نام کا
 پایا مال ناز ہون قتا کی انداز کا
 کر دی منہ کا لاکھ تفرقہ انداز کا
 طائر پند کو یا را نہیں پرواز کا
 مرغ جان کو ان پروں تھکے پرواز کا
 بیتا ہی دل کبھی عالم حسن مرا نام کا
 طائر رنگ خواہوں دخل کیا پرواز کا
 جامہ چین فی چن یا جوڑائی پرواز کا
 آدمی دیکھا نہیں لیجان اس انداز کا
 کچھ مقرر ہی کر شمعہ غمہ غمت از کا

دشتِ محبت میں جس نے قدموں کو کھانچا
عشق اور خوش گلو میں فی ہونی نامی گلو
خط کمالیاری فی سہ پہر کشت حسن ہے
مصرعہ قد تھا قیامت بیت اب رو برو تھی
تیری یوانی کا لڑکوں کو نہیں شکل سراغ
کیونچون سونخ لبت نس نغمہ سنج کر کم
پردہ الفت بدین تاج ہی تم عشاق

بید مجنون پر گمان ہوتا ہی ہے زبان کا
کان کا پردہ ہر اک پردہ ہی گویا ساز کا
زہری عشاق کو انجام اس آغاز کا
حاشیہ خط فی لکھا تازہ کتاب ناز کا
راہبری سلسلہ زنجیر کی آواز کا
مرغ آتشخوار ہون میں شعلہ آواز کا
ای میل دان عبث عویلی ہی سلسلے کا

بگئے پرانہ فدا اوس شمع رو پر ہو گیا
حوصلہ دیکھا سحر تیری دل جانبا ز کا

عشق ابرو میں ہی دل زخمی شمشیر جدا
قتل کرتا ہی کوئی اور کوئی تشریف جدا
سکری تن سہی بہت ای بت بی پیر جدا
سبب بیت ہی نظارہ حسن جاس

یاد مرگان میں جگر ہی دہن تیر جدا
جرم الفت کی نہا نہ سی ہی تغذیر جدا
قاتل اب ہاتھ سی کو قبضہ شمشیر جدا
آنکھوں سے ہوتی ہی کبار کی تصویر جدا

کالیان ہی کی جی و نو کو جلا دیتا
 تیری پیار واپسی کی گردن کو فکر
 کاسے مہرین ہی شربت نیار بھرا
 سائمی شمع سخن خط میں ہی لکھتا سونا
 سنگ پر تیری گڑا ہی سیانکاتھا
 تیری یوانی فی زندانیانچانی ہی مہم
 طرقت العین میں لاتی تھی گان ننگار
 وصل کی فکر میں سچ ہی او منظر
 طوق منت نہیں گردن سی بڑھایا او
 شدت صفت فی اسد رجب چھکایا
 تیری ناوکا ہی شتاق جرات لیا
 ہجر و پیش ہی دس جان جان سی واک
 بسمل از دیم ترع ہی شتاق جمال

ق

ہی سیماسی لب یار کی تقریر جدا
 ہر سخن چش نظر رہتی ہی تدبیر جدا
 کاغذ سخن شفق میں ہی طباشیر جدا
 سب تقریر جدا سب ہی تحریر جدا
 کہ ہوا لوح حسین ہی خط تقدیر جدا
 شہر ہی غل کا جدا مالہ زنجیر جدا
 گرچہ زہ کی بھی ہوتی نہیں یہ تیر جدا
 اپنی تدبیر ہی خوش تقدیر جدا
 اپنی گردن سی ہو کیا طوق گلوگیر جدا
 طوق گردن سی نہیں حلقہ زنجیر جدا
 حلق ہی شہ آب دہم شیر جدا
 جسم سی روح کو اب کرتی ہی تقدیر جدا
 اکیدم اور نہ تو ادم تکبیر جدا

مطمان خون خدا بکجوبنین طفل مزاج

زخم دلپری هر روز نمک پاشی می چوب

آفتاب رسد کسب خیا کرتا ہی

کردیای جوان ای فلک سپر جدا

مشک افشان ہی جدائی کی شب تیر جدا

مهر سی چہرہ روشن کی ہی تنویر جدا

آرزو ہی کو زمین لازم و ملزوم مدام

نہ سحر سی ہوا گئی کبھی تنویر جدا

بیاد

تو حکم دیکھا نسیم ہجر یار سونی کا

طلائی پر تو رخ سی ہی رنگ لفت سی

یہ رنگ فیض ہی عکس کفت نگارین سے

خزان کو خزان سی باغ حسن میں ای رُو

خیال ہر تار سی تار وہ خواب میں آجی

پلنگ محکوم پلنگ درندہ بنجانے

ز بس میں کشتہ رنگ طلائی جانان

بہا کی تونی بنایا ہی چشمہ خورشید

عبث خیال ہی امی چشم زار سونی کا

ہر ایک بال ہی گویا کہ تار سونی کا

کہ خاک زیر قدم ہی غبار سونی کا

شتاب کمان سی پتا اوتار سونی کا

یہ ہی سبب می سبب منہار سونی کا

جو ہو خیال شب ہجر یار سونی کا

اوٹھیکا خاک سی میری غبار سونی کا

ہی آج صبح کہ پانی ہی یار سونی کا

نہ لیٹو سر تھکے کی لو اب میں چھپرے نیکیاں
 عزیز و جاں لو جب کہ میں کھانچتی تھیں
 گلیمیں و بالی نہیں تو منہ پہ منہ کھی
 میں جاگتا ہوں بجلا یہ کوئی مروت
 بنا لین اہل امارت عمارت زرد و سیم
 یہ تیری چنپی رنگت فی شرمسار کیا
 کران دپٹی کی تیر ہی ام رہتی ہی یا
 کہو نہ تم کہ نہیں سو ہم بھی شب تجہ

کمالو مجھ پہ دل ہی غبار سو فی کا
 کیا باہر شہر: ٹوٹے گا تا سو فی کا
 منہ بہوت مثبت ساتھ یا سو فی کا
 ارادہ کرتی ہو تم بار بار سو فی کا
 مگر بنے گا نہ ہرگز خوار سو فی کا
 کو منہ خفیہ ہوا ایک بار سو فی کا
 ہمارے ل میں کھٹکتا ہی خوار سو فی کا
 بھرا ہی کچھ نہیں اتنا خوار سو فی کا

دیند آئیگی تاج امی سحر شب ہجر
 خیال شام سی کیچے ہزار سو فی کا

دیکھنا قسمت میں اپنی شہت خوشنکاح
 مائل صید فگنی جب بت سفاک تھا
 ہجر میں لکو قرار امی احت جان خاک تھا

وقت خست دم کھلیا تو جھگڑا پاک تھا
 مرغ جان عشق بازان بستہ فراق تھا
 جوش وقت تھا گریبان باد میں خاک تھا

پروہ مینا سی باہر آتی ہی مین لی اڑا
 سخت سمجھ الفت تھی منظور آکھو
 یاد آیا کی جب سہ سی تھی ہکمار
 کس کوشش تک سی حل تھی تھو تھو تھو
 کیا نکات ہی آئی رات کچھ ہی سی
 کپڑی چاڑھی کھاکر او مل نہر کو بیجا
 کیون بھرید سہ کی مرقد مین سری کھ
 مجھ جرحن سی پانی ہوا خون جگر

ق

دخت رزیر بسکہ مدت سی گاتی تاکھا
 ورنہ عیسی تھی مہ لبخال سیہ پاک تھا
 دلو کچھ ہر گز نہ خوف گردش افلاک تھا
 ساقیا بن تیری لطف نیکسار غی ک تھا
 گرچہ ہم کی وہ گل پہنی ہوئی شاک تھا
 مین کتان کی شکو کیا پہنی ہوئی شاک تھا
 تاکہ بعد از فنا بھی مین سوئی تاکھا
 جوش طوفان امر نہریدہ مناک تھا

کیون سحر کھی نہ باغ خلد مین صبح بہا
 جیتی جی وہ جان شلہ صاحب لاک تھا

بام کعبہ سی مین سمجھا کہ مسیحا اوترا
 دوش سی مار جو منزل پین پہونچا اوترا
 مثل شمع سحری پد رکا چہر اوترا

اپنی کوٹھی سی چوہہ دلبر رننا اوترا
 تن سی سر یار کی کوچی مین ہارا اوترا
 شرب کو مخرج جان سے نقاب کھی جب

کج گسنی رخ پر فوسلی اولیٰ ہی نقاب
 رخ پر اوس شکم کی چو پری صبح گنگا
 واہ ری جوشن اکلت کو نہ منیت نہ
 تن لاغر کو مری چاہی باریک کھنن
 چشمہ حسن پر ای یار نہیں خط سپاہ
 کہنیو سچ تری کٹواؤ گھاٹا تھائی نقاب
 حیرت حسن پر دی سی پری لکھو قن
 رگہنی غصہ سے ہم نقش قدم کی صورت
 خون کو چپی مین سی ایکٹ مانہ کا ہوا
 گو بہت عشق نہ سجدان کنوین جھنگل
 سر کمان سی تو بیڑا ہوا عاشق کا پا
 ہجر سانی مین ہوئی بادہ کشی خواہ غیا
 کیا نراکت ہی جو پہنی کھی پھونکے ہا

ماہ کا منہ ٹٹہ آتا ہی جو او تر او تر
 تن خورشید سی تاشام نہ لرزا او تر
 بوجہ سی شانہ کی اوس لکاشا او تر
 مجھ دنی ڈال کوئی ہو جو دوپٹا او تر
 لشکر زنگ ہی اگر لب دریا او تر
 نہ قلم سی تری و من کا جو نقش او تر
 بیجا بی مین بدن سی جو دوپٹا او تر
 قافلہ منزل مقصود کو پہونچا او تر
 سب جوڑا نہ ترا سی گل عنا او تر
 سہری لکین تری چاہ کا سودا او تر
 تیغ کی گھاٹ سی میں عشق کا دیا او تر
 حلق پر سی کھی جام نہ شہشا او تر
 کھائی سوبل کمر پانی شانا او تر

آج ہالہ نظر آتا نہیں مٹیاب کے گرد

مھر و ششکان سی شاید تری بالا اوترا

نفل کی جالب شیریں کا مجھی بوسے

ساقیا منہ کا مزا ہی مری اوترا اوترا

طرز عنایتی اور استہ پلاؤ کوئی

کبک سی کتبے ی رقتار کا چھاپا اوترا

سیک نہ لیں بہین پیری فی سحر می نیر

شب بے ہو گئی تب نشہ ہمارا اوترا

تجھ ہی نہ او نہیں کبھی بیویا سنا

تعریف غیر کی سنی اپنا کلا سنا

شرح عتاب یار نہ تو قاصد اسنا

بیجا ہجر کو نہ پیام قضا سنا

کہتی ہو تجھ سا آدمی کھانا تھنا

کیا تمنی میرے حال کوئی کچھ ہی کیا سنا

تعریف نہ ہر خشک لب نہ اسنا

رکھتا ہی بوری کی ترا بوری اسنا

سو دہی اکل کریم سی باز اشرین

وا عطا نہ ہکو قصہ روز جزا سنا

ہی جان بلب مریض تمنای گفتگو

دو باتیں جا کی ای بت نا آشنا سنا

جہلم ہون سوئی ادنیٰ نسبت بجالزار

اہل وطن معاف ہو میرا کہا سنا

پہلیا سوال بوسہ لب پر جواب تلخ

کیا میں نے بد زبان کہا تو فی کیا سنا

غیرت سی ڈر گیارخ لعل مر جانک
 سنتے ہو سب جہان کے قصہ کہانیا
 بی رسم تھا مگر نہ با ضبط یار کو
 مین فی کہا جو قصہ در شوق فراق
 رکھی ہر عورت سگ جانان کیوا
 کہنی لگا مین جال دل زار تو کھسا
 تمہی سبب جو باتیں سناتی ہو باڑ
 انصاف کر کرو تو یہ کچھ ظلم کم نہیں

تیری لبون کا وصف جو امی نہ لقا سنا
 لیکن درود دل کامری ماجر سنا
 رونی لگا جو حال مری موت کا سنا
 بولی کہ یہ فلسفہ تو ہی بلا سنا
 کھانا نہ پڑیون کو مری ہی ہا سنا
 سر پھر گیا خموش ہو بس بس سنا
 کچھ میری بھی بان سبب ایا بھلا سنا
 کرتی ہو باتیں غیر سی مجھ کو سنا

اتنی نہیں مجال سحر کی جو دی جو
 ہاں ہاں حضور آپ فی جو کچھ کہا سنا

باغ مین جام بکف ہر گل خندان آیا
 وہ سہی قد جو پی سیر گلستان آیا
 جانفزا لالہ لب پر خطا ریحان آیا

شرہ امی بادہ کشان موسم باران آیا
 غل ہوا قمر یون مین سر و زامان آیا
 خضر فرحان طرف چشمہ حیوان آیا

ایک طالت پہ نظر بحر و بیابان کیا
 شام کو جب مری گھر وہ تباہان کیا
 قصد بدش بہ جوہی ایر بہاران کیا
 ہوگا اب گلشنِ خوبی میں نیاز گاہ کیا
 انتظار خطِ قاتلِ مین یہ محوسیت ہے
 سنگدلِ اہی پاپوشِ جنوںِ اشت
 دردمندوں کو تاسفِ تری مقتول ہے
 داغِ چھپک کی ہنسیں صحتِ عارض ہے
 ہی دمِ جان شکنی وعدہِ خلافی تا کی
 قطع کر ڈال کہیں شیشہ آمیز صلا
 اک جہان لکی چلا نقدِ دلِ جانِ غنہ
 ناخدا ترسیت سنگدلِ ترسانی
 نیکی پر مری سب اپنی پرانی آرو

ق

اس برس بر لہی حبیبِ مین طوفان کیا
 صبح کا صافِ نظر چاکِ گریبان کیا
 نہیں دیکھا ہی مری شک کا طوفان کیا
 سرِ وقد کی گل رخ پر خطِ ریحان کیا
 تیرا کیا تو کہا قاصدِ جانان کیا
 آیا جو طفلِ بھری سنگِ سی امان کیا
 زخمِ پیکان سی ہی انگشتِ بندان کیا
 ختمِ آیت کی نشانی ہی نمایان کیا
 دمِ لبون پر مرا اسی دوران کیا
 تنگِ صینی سی ترغماشِ ہجران کیا
 خود فروشی پہ جو وہ یوسفِ نران کیا
 رحمِ عاشق پہ نہ جگو کسی عنوان کیا
 ہاتھ ملتا ہوا ہر گہر و سلمان کیا

دفع خورشید قیامت ہی قلعہ نامانی صوم
تیر باران ہی مہی قیامت میں جیہ تیر بار
ہی یہ تقریر ویا سحر ہی یا ہی عجز

عشق ہمراہ لہی حشر کا سامان آیا
ہلو کیا کام اگر موسم باران آیا
جو گیا ہو کی ترابندہ احسان آیا

رتبہ حیدر کرار کی منکر ہین جو لوگ
اسی سحر کیا وہ نہیں قائل قرآن آیا

ہجر کی شب گرا آتش فشان ہو جا گیا
برق دش کلخ جو پردہ سی عیان ہو جا گیا
طوطی خط کا لب رخ جبکان ہو جا گیا
وصف ابرو جب اوقت بیان ہو جا گیا
وارو دشن جو وہ سر و چان ہو جا گیا
وہ سمنبر باغ میں ہو گا اگر گرم ادا
شرم سی پرمردہ ہو کر غنچی ہو جا گیا
ہمسری اگر قریب ہو اوس کی ہی خیال

تاری انگاری تو مجھ آسمان ہو جا گیا
مصر و امان قیامت میں نہان ہو جا گیا
خطہ مصر و حلب ہندوستان ہو جا گیا
آتشکارا جو ہر تیغ زبان ہو جا گیا
سر و شل سایہ سبزی میں نہان ہو جا گیا
سر و بازار بہار بوستان ہو جا گیا
رنگ بو کی طرح نظر و سحر نہان ہو جا گیا
خنجر قائل سلامت امتحان ہو جا گیا

اشک آہ نشین کھلانگی جوش اثر
 نالہ پیونچا نیگلہ سحر زندگی سی جلدیا
 چشم طوفان اوج کھلانگی اوج جوش
 و سبدم آنکھوں میں اک جوش طوفان
 جب بکروجی ہوئی حاصل ملی معراج
 مثل برگ کاہ محکوم ہر خطا موج ہوا
 خود فروشی پر ہی نائل سیف و غنیمت

گل نشین ہو جائیگی خاک آسمان ہو جائیگا
 کشتی عمر روان کو بادبان ہو جائیگا
 موج پر غلطان جہاں آسمان ہو جائیگا
 جسطرح رخ پھر گسا دیار روان ہو جائیگا
 غم نہیں کاہیدہ جسم ناتوان ہو جائیگا
 بھر اوج بام جانان نردبان ہو جائیگا
 نزع کالای محبت اب گران ہو جائیگا

ابتدائی اور سحر مشورہ جادو طراز
 رفتہ رفتہ شاعر معجز بیان ہو جائیگا

داخل اپنی نظم میں نہیں مگھن جسود کا
 دیکھو شکوفہ سبزہ خط کی نمود کا
 موسم ہی وی یاد پہ خط کی نمود کا
 کفر انحراف ہی نسیم ابروی یاد

شیطان کو چرخ پر نہیں بارِ صعود کا
 طرہ ہی گرد شعلہ کی بالہ ہی دود کا
 نیزنگ ہی دورنگی چرخ کبود کا
 بندہ مقرر ہی کعبہ کی جانب سجود کا

کاوس کی طیرسی وہ گرتا نہیں کی بھل
غزہ عبت ہی ہستی ناپایدار پر
اعلیٰ کو نفع دست فرومایہ نہیں
طینت جو پاک ہو تو نہیں عجیب جو با
سودا نہی لاف سرسبز جب ہی ترم
ساتی دامن شیشہ رمی کی ہی پیروی
کاجل بنا ہی دیدہ حوران جسد کا
تیری رخ صبیح پہ خط بسو گزین
عالی محرم کو منفعت ایسی نہیں پسند
رخ سی نہیں بٹاتا ہی لفون کو شمع
کردی اشارہ ناخر ابروسی غنچہ لب

کرتا ہی جو فلک پہ ارادہ صعود کا
آخر مال ایک ہی نابود و بود کا
پہونچی کب آفتاب کو پانی ہنود کا
مریم پہ فقرانہ چسلا کچھ ہیود کا
عاشق کو کیا خیال یا اب و سود کا
مستی مین مشغلہ ہی کوع و سجود کا
رتبہ تو دیکھنا مری آہون کی دود کا
مسکن ہوا فرنگ حش کی جنود کا
نقصان غیر ہو جو سب اپنی سود کا
شعلہ سی قطع سلسلہ ہوتا ہی جزو کا
ہو دبا می طور عقدہ دل کی کشود کا

دشمن اگر جہان ہو تو کب ہی سحر لوبا

کافی فقط ہی فضل خدای دود کا

ہمسرہ کنگان ہو ترا ہونہیں سکتا
 چاہو جسی مارو جسی جی چاہی جلاؤ
 اتر جان کھٹک لال بھوکا ہون سی با
 سیرت بھی بڑا حسن ہی صوت فی کو کیا
 کتب زبان دست کی اتنی ہی سکتا
 نیکی مین ملک ہی تو بدی مین ہی پیا
 رخ طائر دل کا طرف کوی صنم ہی
 دل عشق خط سبز مین افسرہ ہی انھن
 تبیر سی رد ہونہ سکی کلفت تقدیر
 ہرین عاشق و معشوق کھم لاکھ مزاروں
 اسی جی خوش تر تاشنہ دیدا
 ناخوش لعاب ہن باریسی انھن
 کمر ہاتھ لگانی نہیں مٹی ہو میر جان

ہم پہلو خورشید نہ ہونہیں سکتا
 کیا تم سی بتو نام خدا ہونہیں سکتا
 سر سبز کبھی رنگ خدا ہونہیں سکتا
 تصویر سی ہونا زاد ہونہیں سکتا
 ہم سی کبھی دشمن کا گلا ہونہیں سکتا
 کیا حضرت انسان سی بھلا ہونہیں سکتا
 کعبہ سی پھری قبلہ نا ہونہیں سکتا
 یہ مزرع پتر مردہ ہر ہونہیں سکتا
 حیلہ سپر تیغ قضا ہونہیں سکتا
 جو ہر یہ عرض سی ہو جدا ہونہیں سکتا
 دیکھی طرف آب بقا ہونہیں سکتا
 سر سبز تر آب بقا ہونہیں سکتا
 کیا دور سی بوسہ بھی عطا ہونہیں سکتا

بچتا نہیں تیرا کاجستی قاتل کی نگہ فی
 وہ دشمن جانی ہی محبت کا برابر ہو
 جنجال ہوا دام تری لہف کا صیاد
 دل غنچہ تصویر بنا عشق و بہن
 لب بند متی ہیں اندری سو کی علامت
 کیا انس ہی مجھ کو مرض عشق تباہ سے
 کیا نام کیا عشق کا بدنام زحینا
 گو بزم می و لطف شب ہی ساقی

یہ تیرا نشانہ سی خطا ہو نہیں سکتا
 ظاہر مہر بھی میں اس خطا ہو نہیں سکتا
 ایسا ہی پھنسا دل کہ راہ ہو نہیں سکتا
 یہ عقدہ لاجل کبھی راہ ہو نہیں سکتا
 ہونٹوں سی مرا ہونٹ جدا ہو نہیں سکتا
 خالق سی طلبگار شفا ہو نہیں سکتا
 محبوب سزاوار جفا ہو نہیں سکتا
 پرہیز گزک بوسہ مرا ہو نہیں سکتا

اپنا یہ عقیدہ ہی سحر غیب رہی لبت
 بندہ کا کوئی عقدہ کشا ہو نہیں سکتا

دل شوق شعاع رخسار دلبر اوڑ گیا
 جب ہو اسی پردہ رخسار دلبر اوڑ گیا
 سینہ میں ٹھہرا سو آتش فرقت سی دل

شمع پر ہونی کو پردہ جھڑا اوڑ گیا
 شرم سی رنگ رخ خورشید انور اوڑ گیا
 قطرہ سیاب تھا بیتاب ہو کر اوڑ گیا

طبع عالم میں مجھ ہی کجی مانند تیغ
 میری خون گرم سی ٹھنڈی حب تیغ تیر
 بکھیری خون فی طائر نگہ کو پر پہ
 تاجر کا شن پی گلگشت کیا جب گل
 جب لکھا بیتابی نل کو تو فرط شوق
 جستجوی مہروش یہی کہ میری خاک کا
 رنگ رخ کو پر ملی ہیں اس پر پی کی ہر
 در تک آئینہ وہ آئینہ رو پر وہ نشین
 آنکھیں بتا صبح جب ترک تیر فلک اٹھا
 سہم سی تیر قرہ کی سرسبزین فلک
 دلی نہ ہو سی بے شک کہ کر مجھ ہی گام
 ہونین وہ عشق مجسم تو پہلو سی اٹھا
 ای پر پی کی جو تیری یاد پاک کی جست خیر

رہت بازی کا گردن سی جو ہر
 صورت اسپند ہر جوہر چمک کر اڑ گیا
 منع بریان جابی حیرت کہ کیوں کر اڑ گیا
 طائر نگہ خالیں کی ششدر اڑ گیا
 خود بخود نامہ مرا بن کر کہو ترا اڑ گیا
 ذرہ ذرہ کر یک شتاب بن کر اڑ گیا
 جب کچھ دل چھدم نہ سکی فدا اڑ گیا
 شہرہ چرس ملاحت اکا گھر گھر اڑ گیا
 فسر طائر ہو کی بیتاب آسمان پر اڑ گیا
 بال و پر خط شعاعی سی اگا کر اڑ گیا
 کیا بیش کا خیر قاتل سی جوہر اڑ گیا
 جان کا آرام امی حسن مصور اڑ گیا
 چڑھ گیا دم سری ہوش و بصیر اڑ گیا

دیکھ کر کوچہ میں مجھ کو ناز سی اوسنی کہا
قید الفت میں بن مثل طائر شستہ پیا
تھا ہوا می شعلہ رخسار میں گرم شپا
جلوہ رنگ صبیحہ مہر و شمع کیا جوتا
شب جوا بر ہو می مشکین مہر غرض سے

کیون پڑا رہا ہی تو یان کیا ترا گراؤ گیا
گر پڑا فورا او لچکے دو قدم گراؤ گیا
آہ کی ہمارا دل مانند گراؤ گیا
چہرہ سی نور مرقا فربس گراؤ گیا
غبر سارای شب کا فربس گراؤ گیا

نا تو انی فی یہ کا امید کیا مجھ کو سحر
جب ہوا آئی تو میں ہمراہ بستر اوڑ گیا

بگڑا ہی کچھ ایسا وہ ستگر نہیں ملتا
چہرہ سی کبھی ماہ منور نہیں ملتا
تدبیر کرو لاکھ مگر ز نہیں ملتا
ہوں جان بلند وہ جدائی کی تعب سے
بھیجوں کہے قاصد کی سانی نہیں ملتا
نسبت جو تری کا کل مشکین سی بہت

میں اوسکو جو ملتا ہوں تو خیر نہیں ملتا
ایک اوسکی دُر گوش سی آخر نہیں ملتا
کاوش سی بجز رزق مقدر نہیں ملتا
جی چھوٹ گیا ہی جو دل نہیں ملتا
دہ نہیں ملتا ہی کبوتر نہیں ملتا
ابے تیوں کے مول بھی غبر نہیں ملتا

لکھو کون مجھی سنگ جیشت میں لگانی
 چھینٹا تھیں سجاتی ہیں چاکا ہر
 ہر جانی ہو مثل مستہ خانہ برانداز
 آئی کہ شر باروہ یہ ہاتھ نہ آیا
 گرد پس محل ہے نہ آواز برسن
 فرقت میں تن ارہو اسو کھ کی کٹا
 بیتاب ہوں جی چھوٹ گیا یارسی چھٹکے
 جس چیز کی تو ہوش ہو وہ لمبائی ہی آخر
 بجلی ہی ہنپتی ہو جلائی کو ہمارے
 صورت نہ دھاما کچھ ہو چھینٹا
 جی کہ صفت آئینہ دل صاف نہ
 منظر شکست دل نازک ہی گرامی شوخ
 ساتی گزک بوسہ جو دیتا نہیں ہکو

انعام کو بھی شہر میں پتھر نہیں ملتا
 دریای محبت کا شناور نہیں ملتا
 دو دن بھی مہینوں کہی گھر پر ملتا
 ہیما ت فلک خاک میں جلا کر نہیں ملتا
 مجنون کو تری اکبر فی رہ نہیں ملتا
 ہی خار کہ وہ شک گل تر نہیں ملتا
 دل برین ٹپتا ہی کہ دل نہیں ملتا
 اک عاشق صادق بخت نہیں ملتا
 کیا اور کوئی آپ کو زیور نہیں ملتا
 صاف آئینہ رو کچھ ہی کہ نہیں ملتا
 حق بین نہیں ہو تا کوئی جو نہیں ملتا
 کمدی سخن سخت جو پتھر نہیں ملتا
 مدت ہوئی لب سی اسباغ نہیں ملتا

اوس گل کی سوا کوئی کسیکا نہیں طالب
 رکھیں سر شوریدہ کو ہم پانوں کے
 کیوں سوزنمان کی جلتا ہی ہوا
 ہوتا ہی جہاں یہ روزبر ایک آہن
 انہی ست جنوں ہجر میں کہ مشن چاک

بلبل گل گلستان میں کہیں پر نہیں ملتا
 عالم میں کوئی آپ کا ہم نہیں ملتا
 وہ شمع جو اغیار سی چھپ کر نہیں ملتا
 چتون سی آہی فتنہ محشر نہیں ملتا
 بیہات گریبان سحر گر نہیں ملتا

انصاف طلب کس سی سحر ہوں غیب سے
 دنیا میں کوئی صاحب جو ہر نہیں ملتا

دیکھی چائی لہو کس عاشق ناکام کا
 پست ایسا ہی تارہ بخت نافرجام کا
 طبع عالی کو بجا ہی ادعا الہام کا
 دلشین کیا ہو تصور ہر بت محو کام کا
 دلربا بی خال ہی سبز رخ کلفام کا
 باندہ لایا غیب کے پردہ سی مضمون کمر

منہ کھلا ہی آج قاتل تیغ خوان آشام کا
 عمر بھر جلوہ ندیکھا جبین کی بام کا
 مرغ معنی ہی نل سی صیدی کا
 میری کعبہ میں گداز نکسند اس کا
 صید ہر مرغ نگہ بی دانہ ہی اس نام کا
 آج غنقا ہو گیا ہی صید میری ام کا

کھل گئی کہ نہ حقیقت دان بی عشق محیا
 جلوہ لب جوئی کج اوشان کے درون
 رنگ یک رنگی جو پیدا ہو مٹی ہو جا
 افتد بے ہری لیش ہی تیرہ بخت
 ہو چلا آغا خط پرنش اوس رخسار
 چہرہ پر نور زیر حلقہ ہائی لبت ہے
 آج اوج بخت سی ہی شس پر اپنا دماغ
 پیس ڈالا اگر دوش چشم صنم فی دل مرا
 زلف شکون مین رخ پر نور ہی صبح
 مرقی ہین یونخ و کاکل مرین چپان
 تلخ لکھم ندگی ہی لی خبر جلد ہی مسج
 تیری چشم شوخ فی ایسا گرایا آنکھ سی
 تیری چشم مست مین سہ کی نیالی

بنی کیند و ز زبان کیجا تا شام کا
 حسن چکاریزہ جو ہری صمی صمام کا
 حرون و یک عین مین نور سم ہی غام کا
 جو ہی مانند نگین نیامین جو نام کا
 صبح کا بھولا نہ آیا وقت پہونچا شام کا
 مرغ زرین فلک کیا صید اس نام کا
 ہو گیا معراج زینہ اوس صنم کی نام کا
 کیا کروں شکوہ جفا کی کوشل نام کا
 دونوں جانب ہی برابر فاصلہ شام کا
 کب تک وعدہ ہو گیا روز صبح و شام کا
 ہو چکا ہی کام تیری عاشق ناکام کا
 کوڑیوں سی نرخ ارزان ہو گیا با دام کا
 مروجہ بیار تھامی ہین عصالہ دام کا

زلف کی لٹا گئی جب چشم مست پر
 روح پرور کیونق اور قاتل کے شیریں کلام
 ایک عالم نرگس بیابا کا جایا ہے
 زلف میں تیرھی چھنی ہم پہلی پہچانی وریو
 تیرنی لہو کی کشاکش فی کیا ہی دم خفا
 متصل عجز ساقی سی ہن شمع و آفتاب
 دیکھ کر تصویر اپنی بڑھ گیا اوس بت کا
 ہی بہار گلشن عالم تو اسی شکست جن
 زلف سنبل چشم نرگس چہ گل نسرن
 ٹھنڈی ہون سے نکلتا ہی سینہ کا بخار
 ہین کبھی مٹھنی نگاہین اور کبھی ہی چشم
 دستگا نہفت ہی گرچہ ہی بی آب و

ق

شاخ سنبل سی شکوفہ کھل گیا بوم کام
 جانفزا ہی زہر مٹھا تلخی خوش نام کام
 ہاتھ میں پیرو جان کی ہی عصا بوم کام
 طائر دل تھا ہمارا مرغ پای و طوطا
 صید لاغر ہون بوجھ دیکھ کا دوسرے کام
 ساعدی میں ساغرا دہ کلفام کام
 ہاتھ شل کلک یارب شکست رسام کام
 بوستان پیش یا ض حسن ہی کس کام کام
 عطر گلزار سی سنبہر ہی عرق اندام کام
 پھر کہاں گدی جو درہم دھم کھلی خام کام
 گاہ شیریں ہی ملا گلی تلخ اس کام کام
 حسن بی پردہ ہی گویا آئینہ حجام کام

پڑہ بدل کر بحر مطلع آبدار ایسا بحر

جس سی ہوتا بندہ جو ہر فکر کی مصداق

اچھو کو تیری شہر قہی کیا قتل عام کا
 ہونہون فی تیری خون کیا خاص عام کا
 آئی چہار دشت و جبل ہیں مریں
 اساقی کی ترش بات فی وی طرفہ چا
 اغیار بد قماش سی کھیلدا جو گنجفہ
 شتاق و سکی دید کا مثل کلیم ہون
 کھدتی ہی ٹٹ جابی مینہ دل شکستہ ہون
 ہوتا نہ مین توقیس کو ملتی کبھی نہ قبر
 بندہ نواز آپ جو محبسی ہو سی خفا
 مجھ کو کیا شریب رہ شیشہ ناز سے
 مین و س سی سطح ارنی کا کروں سوال
 تو مجھ کو بات بات مین دیا ہی گالیان

منہ مکھیتی نہیں سپرہ ہی نیام کا
 دم بند ہی سچ علیہ السلام کا
 وی جام سا قیامی یا قوت فام کا
 مینخوش مزا ہوا البشیرین کلام کا
 دلا دیا حضور فی دل اس غلام کا
 رتبہ بلند طور سی ہی جسکی بام کا
 کندہ اگر نگین ہو کوئی میر غمی کا
 کرتا ہی دفن امام ہی مردہ امام کا
 کہی تو کچھ قصور بھی آخر غلام کا
 جوہر کھلانہ یا رتھاری حسام کا
 یارانہ ہو کلیم کو جس سے کلام کا
 او بد زبان یہ کیا ہی طریقہ کلام کا

پنختہ ہو جب کہ زلف سی کچھ سلسلہ ہے

ساقی بنو رباوہ بر سر روز جام

قاصد جو حال خط میں رقم پڑوہ ہے

پہنچتی ہماری ونی کہ ہستی ہی خلق

کیا اعتبار ہی ابھی سودای خام کا

ہی وصل یا مسکیش شیریں کلام کا

کیا اعتبار او کی زبانی پیام کا

طوفان ہی یہ نوح علیہ السلام کا

کیونکر کریں نہ شکر سخن آفرین سحر

شہرہ ہی دور دور ہماری کلام کا

ہر اک نخل ترہ فی خوشہ سخت جگر پیا

جلال تل گلاب خشک کان کو بھی پیا

تلاطم میں ہمیشہ بحر اشک ختم تر پیا

بتجی یوسف بہتر ہماری شکستہ پیا

تری ہونٹوں پر برق نذران جلو گر پیا

روان ہر نخل سوسر شک ختم تر پیا

گلستان میں یاحین کو مہیا سفر پیا

یہ ہمیں باغ عشق سر و گلروسی شہر پیا

بسای عشق تباں اپنی کمی کو خوب پیا

مری ہوں نے کیا باد مغنا لک اشہر پیا

کہ بوی پیر ہر گاتیری جلسہ میں شہر پیا

بہر شان زمین کو غرق آب گہر پیا

کہ لعل آتشین کو تشنہ آب گہر پیا

گلون کو دستہ دستہ اسی صبا باندھی پیا

مری گردش جو دیکھی غفلت کی گیسو گیسو
بجنگ یا خفتگان خاک کو سودا قمارت
کب جہش نعلی ہری عجاوہ سحائے
یہ جس فیماز و شوخی کب چین و چین نہا
ہو چہ طے نغمہ من سحر معانی
ہوای کعبہ دل جلوہ گاہ حسن محبوبان
بنی با قوت سودہ خاک نقش پای نگین
نہ سایہ بھی ہمارے تھے پہنچا و شربت
سر رہ بید آسا سر زانو می تفک کہ ہون
یہ نکتہ یاد رکھ اید کہ رحمت ہی عین
پر زاد و نہین نہ میندہ نخوت خاک سروسے
بسان مشک می مخفی نہ یکھار از لفت
ترقی کمال اس عصرین نقص و منزل ہی

نعلک کو مبتلا ی علت و روان سپایا
ہماری نالوں نے صوریات کا اثر پایا
خطا بروسی و شن معجز شوق القمر پایا
نزال و هنگتیر سے اسی شک قمر پایا
جو ضمیر ہمیں پایا روشن لوبی تری پایا
قیامت ہی بتوں نے پھر خدا کی گھر پایا
غبار راہ میں کل الجواہر کا اثر پایا
بگو لون کورہ گشتگی میں ہم سفر پایا
نہ بار تو شہ آیا ہاتھ نہ برگ سفر پایا
سفر کو طائر باطن میں ہن شکل سقر پایا
ملائک کو بھی ہمیں جہہ پیش نشتر پایا
صبا کی طرح اسی گل عشق کو بھی در پایا
بسان بدہر کامل کو پھر تی در تیر پایا

صدای جنبش پا ترجمه بی تم باذنی کا
 قصد یک شب بین لکھنوی تیر سکتے
 چڑھایا نیزہ پر عاشق قمار کی قاتل
 خدائی بی زیادہ کم دیوان کی تھین
 کمر نایب نمون ہی اگر مصراع پت کا
 ہوئی آہ فلک پیا جو گرم صاعقه بار
 خرابات جہان غفلت سر جی عیبت
 جوا و سلفیت ملک حسن تک پہونچا خط میسر
 نہ بکھاروی صحت در دمنده ان محبت
 تصور صورت معدوم کا اک نقش طلای
 بتون کو پیکر ناقص ہے دعویٰ خدائی کا
 پر مرغ نگاہ مردمان کیونکر نہ جلجلیا
 طلافی ہو گئی چرخ کی نکتہ دل کا قی

ق

تری ٹھوکر سی اعجاز میسحا جلو گر پایا
 ہزار افسوس شمع آسانہ ہر تار نہ سر پایا
 مبارک ابو نخل زرد کو بارور پایا
 سراپا ایک ہی اک عضو کو زمینہ پایا
 مطول لٹ ہاتھ آئی وہاں مختصر پایا
 زبان برق پیکھی الامان الحذر پایا
 جسی دیکھا چشم غور مست بنیخبر پایا
 خدا یک سیماں کا تجھی می نامہ بر پایا
 دو اکو بی اثر پایا دعا کو بی اثر پایا
 بہت سی دوشگانی کی مضمون کمر پایا
 کی کو بی دہن پایا کی کو بی کمر پایا
 ہمیشہ آتش رنگ خنک شعلہ ور پایا
 خواص کی سیر کا الفت میں تری سیر پایا

اسیدِ اوج ہی اختر کی فیض طبع عالمی سی

ہمارا شاعری میں بہت ہی گواہی سحر پایا

قد آئی ہونیں لک پر نشین مہر فرنگ
مری جوست ساقی کی صراحی اگر گون کا
ابو اہون ہجر میں می میان یارسی لاغر
گل داغ جگر سی ہی بہار سینہ سوزا
بہوی گو سو کھ کاٹا چھو کو گل ویا
کری تقلید اگر معشوق کی عاشق تو زیبا
بتان سنگدل کی عشق میں کی جتیا ہو
پھنسا زلفونین جب اخم کی چشم فشا
عشق نازنین میں وضعیفتا تو انایت
نہیں شام ہی نمون او پس صبح حبسا
کس رخ رشید کی عشق میں یو اند پتھر پان

دل سوزان ہی پروانہ چراغ زیر فہن کا
کڑا خشت سرخ سی ہی زیبا او کی فہن کا
ارادہ وزن یو اجا نامین ہی مسکن کا
گھلا چاک کریاں عجب از گلشن کا
تن لاغر ہمارا خار ہی یو گلشن کا
وہاں مونی کا گناہی تو ان یو آہن کا
خداوند از برون ایسا نہو احوال شبن کا
اندھیر میات میں تہی کھنکھنو و ہن کا
پڑی تنکا اگر سر تو سمجھوں مجھ سن کا
گل خورشید کی پھونین لاچھول سون کا
شعلہ مہر ہی تار چاک جیٹا من کا

چمک دین گریزی تھی تیغ آبِ نغمِ رخشان
جلالِ نبی من جان برقِ حسنِ نبی رخشان
یکسلی عارضِ لبان کی مینہ جھپٹ لکھتی
قد و رخ کی تصویریں چمن بہرِ گلِ رخانی
منور گھڑی سارِ اسرِ قد و رخ کی تجلی
اوٹھائی پانچی اوسنی تو نورِ ساقِ پاکِ
اسیرِ چاہِ غمِ عشقِ تباہِ دینِ دینِ نہیں تھا

پڑی گزٹکس دوی بحرِ پرِ خمارِ روشن
ہی بیاسنگ سرِ مہرِ موجِ پتھرِ پانیِ روشن
قلمِ مہرِ پو گیا جلوہ سرا یا شمعِ روشن
اورین قمری کی بڑیاں بند ہو مہرِ روشن
منو نہ ہی ترسا سچِ کانِ ادوی امین کا
بڑھائی پردہ فانوسِ جلوہ شمعِ روشن
منیرہ کی محبت دین ہو گیا حالِ نین کا

پکاروں معرکہ دین کیوں نہ حیدر کو سحرِ نیرم
خدائی نام دین ابو کی اثرِ بخشا ہی جو شش کا

تیرِ مرگان فی دلِ فکار کیا
ضبطِ وادی و آہِ یار کیا
محب کو بھرمِ سنگسار کیا
تھابِ جسے شوقِ تجھے ملنے کا

تیغ کا ابرو و ان فی کار کیا
ہمنے یہ جبرِ اختیار کیا
کیا غضبِ امی ستمِ شعار کیا
گور سے ابو کو بھنا کر کیا

خون لکھی ہر سسج جاہی حنا
 تیری رشتہ نگاہی قیامت زرا
 گنتی بھولا ہنزار بار وہ شوخ
 دندن کی تپک کی چمک
 تنکے سے ہون پادہ کا ہیدہ
 نہ گئی گوش گل تلک آواز
 جب مردن بھی ارمین آنکھیں
 مر گئے ہم مگر چٹا کے لہو
 ایک گلرو کے سوزِ فرقت مین
 چھوڑ کر کا کلون کو گالون پر
 پیچ مین لائی زلف دکھلا کر

کیون نہ تلوون کو امی نگار کیا
 جب چلا حشر آشکار کیا
 میری داغون کا جب شمار کیا
 دل مضطرب کو بھڑا کیا
 تپ دوری فی یہ نزار کیا
 شورِ بیل فی گوہر کیا
 اس وقت درتیر انتظار کیا
 تیغ و تال کو آبدار کیا
 سینہ داغون سی لالہ زار کیا
 اک بلا سے ہمیں دو چار کیا
 مہستلا کس بلا میں یار کیا

رات بھر اسی سحرِ نہایت دانی
 صبح تک انتظارِ یار کیا

آوارہ ہو کی مین جو وطن ہی نکلیا
فرقت مین قیہیج و محن ہی نکلیا
دم کیا ہوا ی شوق مین جس نے نکلیا
زلفیں اویٹھائیں رخ جمی اوڑشک
دیکھا جواب کی کاکل چپین کایچ تو با
آیا وہ لالہ روتو ہو انگ گل ہوا
سوئے غم فراق صبیحان ہی بعد رگ
بی آج بنگلہ لے لے بدان ہو کی صفا
بی جرم ہو گیا ہر ف ناموک بلا
حیران ہی اک جہان تری نقشہ کو دیکر
غائب ہو اجازہ سی کیا جسم زار
سوز و رن ہی قبر مین بیتاب مل ہوا
دیکھا جوابی صبا میری سر و پیچ کو

کمانسا اک قیہیج تہی مین نکلیا
گھبرا کی مرغ روح بدن سے نکلیا
مشت غبار صاف کفن ہی نکلیا
غن پر گیا کیا چاہا کس ہی نکلیا
بل شاخ آہوان غن ہی نکلیا
پر دی مین بو کی صاف چوٹی ہی نکلیا
کافور ہو کی جسم کفن ہی نکلیا
مبوقی عدن ہی لعل مین ہی نکلیا
کون آکی کو ی تیر مین ہی نکلیا
کیا نقش کاکل طسغ نکلن ہی نکلیا
اک تار تھا کہ چاک کفن ہی نکلیا
سیما بوجیب کفن ہی نکلیا
کبر صفا دماغ سمن سے نکلیا

دی سوز و غم زلف عین شوق فی انہی

خندان شادمانی کجیا پیرایہ عمر

ایستادہ روزگبدن کا جو دیکھا خرام نام

ہمراہ آہ دل بھی بدن سی نکل گیا

شعلہ سا اک عدم کو دہن سی نکل گیا

طاؤس منفعلسل ہو چمن سی نکل گیا

غربت کی شام چپا گئی نظر و نہیں تاجر

نورِ سحر سواد وطن سے نکل گیا

جلتا جگر جدا ہی دل ناتوان جدا

دشمن مری زمین ہی جدا آسمان جدا

لیتی صراحیان مہین پڑی حکیمان جدا

فہر سکوت بگئی قفل و بان جدا

ناخن سی گوشت کرتی ہی لاکمی زبان جدا

ناصر جدا رقیب جدا داستان جدا

بنی و جہنم کھنچ رہا ہی وہ ابرو کمان جدا

بظن جدا رقیب مہین تمہد کمان جدا

جب یہ لکھی تری وہ آرام جان جدا

کیا پھر گئی ہوا سی جان حبس باریں

چشم پر پاب جام ہی ساقی کی ہجرین

غصہ دین و سکوپا کی گئی خدیش زبان

غیر و کج اقرار پندلی دل مہین چکیاں

کس کس کی ٹھین کرتی مہین تشنہ و طعن زبان

عالم کشیدہ جسکی سب تھجا زہی نصیب

گھر تک تمہاری کیا گئی ہم چور بنگئے

ساحل یہ پایو آجو گیاروی جحر سن
 قصہ ہی اپنا و حق و مجنون ہی نخر
 و کچھ فسون آہ شہر بار و چشم تر
 باندہا ہی جو ریا دانی زخ می کمال
 ممنون لائری ہی تھارا اہیر لعل
 اقرار بی ثبات ہی انکار بی ثبات
 کیا جذب شوق ہی دہن خم میں ہی
 ہم عاشقوں کا طائر باطن ہی ایک سا
 اک مدحین کی جلوہ عارض کی تیاؤ
 جوش قلوب فی پیر کین سال کر دیا
 جلتی ہین بزم یار میں خاموش مثل شمع
 ششدر ہوا ہون کتہ حیرت ہی ہجرت
 کہنی ہین ہی زبان قابو میں ہاتھ پائوں

دریا بہا ویا لب آب رہی چنگل حب
 ان سب کہانیوں سی ہی سداں چن
 انگر فشان جدا ہونین گوشت فشان جدا
 شعلہ سی ہو گیا ہی ہمت کر و ہو گیا
 پائوں ٹھنی سی ہو کی ہونین پیران جدا
 ہی ہی نہیں نہیں سی ہو نہ ہو کی ان جدا
 مثل زبان ہونی نہ سر موشان جدا
 مثل منافقان نہیں دل سی بان جدا
 ہی تازا جیب بزرگ کتاں جدا
 دودن سی ہو گیا ہی جو وہ نوجوان جدا
 ہلجاسی گرزبان تو ہو نوک زبان جدا
 اک ہفتہ سی ہوا ہی جو وہ لسان جدا
 مضطرب و مجک ہی جدا جسم و جان جدا

ابرو سی برٹ چکابی نہیں کہ شہ نقاب
 سینہ سی تیر ناز نگہ پار ہو گئے
 مدت پر آئی کہ گئے ہکو بڑا بھلا
 جنون ہی پھول سی نیخیر ہی
 منفقہ ویکہ لی ہی دورنگی ہی وزی
 بد مغز مین بصورت باوام توامان

زخمی جگر جدا ہی دل خون چکان جدا
 قربان سی ہوئی نہ تمھاری کمان جدا
 انعام دی گئی وہ جدا ارخان جدا
 ہلکا ہوا نگاہ مین طوق کران جدا
 ہی ل سی فرد فرد بشر کی زبان جدا
 ظاہر ملا ہی باطن اہل جان جدا

کچھ اور اس نین مین تگا پو کر و سحر
 پراس غزل کا رنگ ہو اسی مہربان جدا

ہین نخل بند حسن کی گلکاریاں جدا
 انگھین ہیش کبار جدا دل طپان جدا
 عالم فریب ہی گل رخسار و سر و ست
 آمد ہی میری گلخ نازک دماغ کے
 ممکن نہیں کہ سایہ صفت ساتھ چھوڑوں

ہر پھول کی بھاری ہی مایاں خزان جدا
 نالان جرس جدا ہی آواں کا رون جدا
 شوریدہ بلبلین مین جدا قمران جدا
 بلبل کہیں چمن سی بنا آشیان جدا
 تا ہونہ روح جسم سی ایجاں جان جدا

قمری کمان درخت کمان قد دل را
 دل جلو گاه نور خدا زاده وی صفا
 خط خضری تو هر لب جان بخش ہی سج
 ہی نقص چو پستانین جو دزل ملی ہو
 ہین رو باغ میں رخ نگین کی سا
 بلبین پھول سنگ چمن بی شبات
 سفاک زما تو کبھی تیغ کی برش
 مشک و عیری سینین بلتی کسید طرح
 دونوں کا ایک حال ہی کس کو دھونڈ
 اندری سوز دل کہ ہوائی کی طرح
 مقراض بہر شستہ الفت ہی سخت با
 پھینکے زمین پہ یار جو ناخن تیرا شکر
 اسی باغبان ہی فصل ہار بخد اسی

سرچوین الگ ہی وہ سر چوچان جدا
 اس مختصر مکان ہی نہیں لامکان جدا
 آب تقاسمی کب ہی لعاب بان جدا
 مہمل ہو لفظ جب ہو خط تو اما جدا
 لالہ جدا گلاب جدا ارغوان جدا
 یان کب بہار گل سی ہی خزان جدا
 عاشق ہو ہوا اوس سی م امتحان جدا
 سب ہی بوئی کا کل عنبر نشان جدا
 پنهان کمر جدا ہی دہن بی نشان جدا
 ہوتی ہین آہ گرم سی چنگار یان جدا
 کر دیتی ہی ملی ہوئی دل کو زبان جدا
 ہر دہری ہو ایک مہ نوعیان جدا
 بیل کا شاخ گل سی نہ کر آشیان جدا

سودا معاملات جهان کا ہی پر ضرر

خالی خیال یہی رہتا نہیں ہی دل

نیز نگ حسن باری کی مفتون بہن چشم و دل

سچی وہ لالہ روتو بہر اک گل سفید ہو

اس چار سو دین سو دسی کب ہی بان جدا

ہوتا نہیں بلکین سی کبھی یہ مکان جدا

ہر رنگ میں ہی جلوہ عیان نہ نہان جدا

بو کی طرح ہو رنگ رخ گلستان جدا

مٹا نہیں ہی ڈھنگ کسی سی مرا سحر

بندش جدا ہی رنگ جدا ہی بان جدا

جگر جلا کیا شعلہ کوئی عیان نہ اوٹھا

یہ دست ظلم میں اب ہم پہ داستان اوٹھا

مجھی یہ دہری کہ صد مٹہ ہاتھ کو پہونچے

نی ناز کی ہی کہ ہنگام ناوک اندازی

یہ رکھی بہن سگ جانان کیو اعلیٰ مینے

وہ ناتوان ہوں کہ مرنے پہ بھی ہو اکی ستھ

نہ شکر چشم کی مانند دیکھ کر تج کو

چراغ عمر تو گل ہو گیا دھوان نہ اوٹھا

ہمیں تو کو چہ سی اپنی کشاکش نہ اوٹھا

تو میری قتل کو تلو ا جان جان اوٹھا

ہزار زور کیا چلے کمان نہ اوٹھا

ہمارے خدا میری استخوان اوٹھا

غبار خاک سی بھی میرا دستان اوٹھا

نہیں یہ جبے گرا پھر نہ تو ان نہ اوٹھا

پڑا رہو نگار کی نہ مجھ کو دی تکلیف

جہن ہی موسم گل میں قہار غبارِ اٹھا

نسلک نسلک کے جلا سونٹیں ہوتے سحر

یجھانی آتشِ دل کوئی مہربانِ اٹھا

کیا بندہ مجھی حسنِ بتان کا

اکرونا سارا بھولا سہ گولشن

کیا پامال دل کو کیوں مری جان

یہ فتنہ جان ہی اور بازِ حشوت

نہیں یہ مانگ فرقِ مہجبین پر

لب زخمِ تنہا ہو گئے وا

گلامِ موقوف کر خاموش خاموش

نہایت ہی مزاج یارِ نازک

خبر لی جلد امی رشکِ سیما

بندہ او نہ اچھا ہوا آسمان کا

جو دیکھا قدر مری سرورِ روان کا

قصہ سہلانہ تھا اس بی زبان کا

نہیں خطرہ مجھی سود و زیان کا

عیان ہی خطِ فلک پر کہکشان کا

خیال آیا جو اوس گل کی دھان کا

دلِ نالان یہ چھب گڑا ہی کھان کا

نہ ترک جانی کہیں دلِ بد گمان کا

کہ اتر حال ہی اس نمیان کا

سنا کر یہ غزل لی دلو سے

سمجھ جمع ہے یان اہل بیان کا

اوجھا جو پردہ رخ مہر و ش کا نور بڑھا
 فقط نہ شعلی کی بڑھنی سی اک غروب بڑھا
 زبان چرب بہت کر رہی ہی شمع درآ
 چراغ بزم ہوتا انفعال سی خاموش
 ہی گرد مہر کی ہالہ دلیل خونریزی
 ملایا خاک مین بی اعتنائیوں فی تری
 گھر مشابہ دندان یادرین تو کیسا
 لڑین جو ساقی مہوش کی آنکھ سی یں
 نقاب سی اوٹھانی جو صبح اوس نے
 ہوئی ہی گوہر نایاب جس صدق و صفا
 قمر کو ہی مری خورشید سی کیا ست
 بہار آئی ابھی ہی برنگ لیل و نہا

فروغ ماہ گھٹا اوپر چراغ طور بڑھا
 کہ جتنی ریش بڑھی اہل و کان نور بڑھا
 کمال اسکو صباحت کا ہی غروب بڑھا
 نقاب چھوہ روشن سی ہی غیور بڑھا
 گلی کی طوق کو خورشید و ضرور بڑھا
 غبار خاطر نازک نہ بی تصور بڑھا
 کبھی نہ قدر مین الماس سی بلور بڑھا
 دو چند جام می ناب سی سرور بڑھا
 نہ آفتاب کا حدائق سی نور بڑھا
 ریا کا گرم ہی بازار رخ زور بڑھا
 کبھی گھٹا کبھی دو چاروں کو نور بڑھا
 غم فراق گھٹا و وصل کا سرور بڑھا

تو کیا اور انیکا اوس شکست کا طرز
دو چار ہوتی ہی قاتل کی چڑھ گئی تو
گرا قدم پہ چوبین اہ میلن سی پا کر

نہ اپنی حدی قدم کبک بی شعور بڑھا
الہی خیر کہ قہرت غیور بڑھنا
تو کس اداسی وہ بت لکھی دوردور بڑھا

سحر یہ رہن میان ہن جیاط ہی شرط
زیادہ ربط بتوں سی نہ بی شعور بڑھا

تفس مین نالون سی مطلب یہ سہر بڑھنا
نہ لوج دل سی ہوا منحوش الفت یا
نہین میان لب سرخ دہت ہوتی
ہر ایک گہ گزرتی ہی چرخ اختر سے
بتوں کی شعلہ عارض ہون و خطین نہان
جلانی کیون مجھی شعلہ و کی آتش ہجر
مین بدست کر و کا کبھی نہ بیت شیخ
کہیں بھی تیر ہی بی یاری کمان چلتا

بہار مین چھٹی ساتھ مصفیرون کا
کہیں مٹا ہی لکھا ماتھی کی لکیر وں کا
ہی وجہ لعل خیشان ہن جلو ہیرن کا
خیال کبھی تپہ جاری تیرون کا
الہی سرد ہو باز ازان شیر وں کا
کہ شور نالون مین تفس کی ہی مصفیرون کا
جوان ست نگر کس طرح ہو پیر وں کا
جوان ہی کون جو محتاج ہو پیر وں کا

نہ بوسہ مینی مین تکرار کر شہ خوان

او بھارا او بھار کی آماوہ فراق کیا

ہین عضو عضوین پوستہ بسکناو کنا

شکستہ زنگ سر اسید پریشان ہین

بہا ہی تری کوچہ کی ہتھ رو لکش

سوال رو نہیں کرتی سخی فقیر وں کا

خدا بڑا کری ای بت تری شیر وں کا

ہر استخوان مرا تر کش نہا ہی تیروں کا

نشان ہی یہ تری لفت کی ہیر وں کا

کہ پانون او ڈھ نہیں سکتا ہی لکیر وں کا

سحر نزار کئی زمرہ عنادل نے

یہ ڈھنگ آیا مری کلک کی صریر وں کا

چشمہ ہی اس کفن میں سی ملا سبیل کا

سد رہی بڑہ سکانہ قدم حیریل کا

ترتیب میں ہر حربہ ہو ستر کی سیل کا

زینبہ مورچل ہی پر حیریل کا

زینبہ ہی عصا مجھی ستر کی سیل کا

سایہ پڑی پلک پت جو ستر کی سیل کا

شیرین ہی سب سچا فراق وں چسپیل کا

ہی عرش جلوہ گاہ ہمارے کفیل کا

کشتہ ہون تیغ غم پر چشم کھیل کا

طلحہ دای چتر شہ بیل کا

بیازنا توان ہون وہ چشم کھیل کا

ہتھ زنی ناز کی ہونایان خط کبود

چین تبسم لب شیرین ہی جانفزا
 پچیدہ مثل موجِ رگین دیکھ بحرِ سن
 دشتِ جنونِ مین یادِ خطِ بنِ ساکھ
 روزِ حساب لیکھا خدا ای توحسب
 قاتلِ تجھی مطربِ قاصِ چاہیے
 طینتِ کا اپنی آبِ تواضع سی بھیج
 ساکنِ خیالِ لریہی چشمِ پرآبِ مین
 غلامِ مین ہی نمازِ خدا و لمینِ تبکی
 ہر روز ہی جو وعدہٴ فردا پر خیال
 دل لیکیا وہ سحرِ بایں وہی بات مین
 صبحِ شمسِ صبا چلا کاروانِ سر
 غافلِ جو صرف کر لیا اپنا وہی مال
 ہنوتِ کی گل پہ قطرہٴ شبنم کی ہی بہا

لہرایا موجب دیکھ کی مین سبیل کا
 دم ہی حسابِ چشمِ مین اب اس علیل کا
 پیر و پوِ خضرِ سری رفیقِ سبیل کا
 عاشقِ کا خون یہی نہیں پانی سبیل کا
 نغمہ ہی مالِ رقصِ پناستیل کا
 دونا بھی ایک تنغا ہی تیغِ اصیل کا
 یوسف کو شوقِ سیرِ ہی مایہی نل کا
 زاہر یہ گھٹا ماتھی پھیکا ہی نل کا
 فردا ہی حشر و عذاب کی تاجِ محیل کا
 نادان چل گیا ہی فسوانِ مین محیل کا
 بانگِ خروسِ شور ہی کوسِ حیل کا
 قسمت مین غیر کی ہی فینہٴ بخیل کا
 اوس گل کی ناک مین ہینِ جلجلی کی لیل کا

ہی ملک ل جنود ہوس کا فرود گاہ

نگین فروں ہی نیچہ مرجان سی لالہ

دل ہی تڑپتا ماہی بی آب کی طرح

کعبہ پقبضہ ہو گیا اصحاب نبیل کا

شاہ خانی ہاتھ میں مندان نبیل کا

لہر لایا آتا ہی جب تی جھیل کا

چھوٹا ہی عیش باغ کلیجا ہی داغ داغ

جلوہ کہاں سحر وہ تباں جمیل کا

آج او سکویہاں خراب دیکھا

خورشید تہ سحاب دیکھا

بیدار ہوں یا ہی خواب دیکھا

پانی پانی گلاب دیکھا

گتے ہوئی آفتاب دیکھا

ظلمات میں آفتاب دیکھا

پانی میں گھلا شہاب دیکھا

گلزنگ ہر اک جباب دیکھا

کل جسکو بجاہ و آب دیکھا

رخ او سکا پس نقاب دیکھا

گھر میری وہ یوسف آیا ایدل

مہکی جو تری پسینہ کی بو

اندھیر کیا نمود خط نے

بالون میں چھپایا یارنی منہ

وہ غنچہ دہن جو کل نہ پایا

جو مہنج تھی ایک شاخ گل تھی

ق

تھی پیش نظر سہار گلشن
 کل وصل تھا آج ہجر ایدل
 بی یار ہوا ہی گھر جہنم
 لطف شب وصل کیا بیان ہو
 پر دی مین چھبے جھلک دکھا کر
 اوس بت کو کیا نہ رام ایدل
 موقوف نہیں مت دودھن پر
 دنیا ہی عجب سراسی عبرت
 جو تخت نشین تھی آہن کو ق
 پایا نہ نشان گور بھرام
 اوس بت کی مزاج کی خبر لا
 اب نخل مراد بار لایا
 چھاتی پر سانپ لوٹتے ہیں

دریا مین گھلا گلاب دیکھا
 تقدیر کا انقلاب دیکھا
 جاتا نہیں یہ عذاب دیکھا
 گویا گونگے فی خواب دیکھا
 ایجان نیا حجاب دیکھا
 دیکھا اترا اضطراب دیکھا
 ہر عضو کو لا جواب دیکھا
 کیا کیا نہیں انقلاب دیکھا
 محتاج فروش خواب دیکھا
 طاق کسری خراب دیکھا
 دیکھ آقا صد شتاب دیکھا
 جو بن پہ ترا شباب دیکھا
 کس زلف کا پیچ و تاب دیکھا

چہرہ پہ گللال رنگ لایا
وہ چشم ہی گرم ترکست ز می
ہوتا ہی تکت لبخیم کا مال
سیدھی باتون میں اوٹھتا ہے
تب ہو مری سوز دل سی آگاہ
اول منزل ہی گورتا ریک
ناچار سا فرع دم کو

غرق شفق آفتاب دیکھا
معمورۂ دل خراب دیکھا
اوقات نہ کر خرابے کھا
اولٹا تیرا عتاب دیکھا
گر آگ پہ ہو کباب دیکھا
اس رہ کا نیا حساب دیکھا
کرتے ہوئے پاتراب دیکھا

دیوان سحر کی کل جو کی سیر
ہر شعر کو لا جواب دیکھا

نکالی کیونجے جد یار بل ہر لہٹ کا فرکا
گزر مضمون عالمی تک نہ ہو طبع قاصر کا
ہی عشق زلف قد مونس کی شفقت کا
پچھو سوز عشق لب دندان فدا کی

چلی کیا اثر دہ موسیٰ کی آگنی مار ساحر کا
کہ شاخ سدرہ ہو کیونکر نشینِ نظر کا
نشین کبھی ہر ویشان کم کردہ طائر کا
دل پر ایکہ پر ہی گمان عفت جواہر کا

دل و دین گیتی و چشم قنارین پرین

تریش و کیون مست ناز و جو طلس است

بنای صفحہ اک خوش فیض می شوی

رخ پر نور کا اندری فیض ضیائی

کتاب عمر فرسودہ ہی باد بیستہ آبر

قص میں جسم کی روح مجرد کو خوش

گیا دل جانب لب لباب میں مضطر و شذر

لب جان بخش کرتی ہیں شہید چشم کو زندہ

منور ملک سکین دم میں تیر شہاب آسا

کشش مرکز کی شکست نقطہ غیر اختر

خط کیا ہنسی کی زباں اگر صوت پرستی کی

کمر ہو یا دہن تیرا غنیمت نسی نسبت کیا

لگا کرنی جو شوق خط مرآتش کا پرالہ

گنا اسباب منزل کی قرین اگر مسافر کا

شراب تہلنی سی نمک کی ہو گئی سر کا

اشعاع مہری جواں ہی ملک مٹو کا

بناتر م قمر ہر ایک پردہ چشم ناظر کا

کھلا جاتا ہی شیرازہ سا اجڑا غمی خاص کا

کہ زندان ہی حاطہ چار دیوار غماص کا

نہایت شاق بھی خاطر کو چھٹنا یا شاطر کا

چلی معجز نما کی رو برو کیا زور ساحر کا

لکھون گرد و صفت خوش شید و کی خاد کا

ہلال بد بیان روشن ہو ہر حلقہ دوار کا

جہان ہی علم اسباب میں پابند طائر کا

نہیں ممکن کہ یکساں حکم ہو معدوم ناد کا

ہوا جویش آتش بنگا خاسی یہ فوٹا کر کا

زماہ پیر زبان ملک تھی ساری نقاطا
ہوئیں روشن مری نکھتی تھی گئی سوار

بزرگ شعلہ جو الہ ہر حلقہ دو انوکھا
غبار راہ میں پایا اثر کھل اچھا

سحر عیب ہنر نظر سیری انسان کا ظاہر
وقت شعری کھلتا ہی رتبہ کشا عکرا

جلوہ فرما بام پر جب وہ منور ہوا
رات کو بی پردہ جب مہر رخ دلبر ہوا
جتنی بل شعلہ زوی پری پکیر ہوا
جلوہ گر عکس مہر عارض دلبر ہوا
وہم ہوا آخر ہوا اول لب بخشش میں
عشوقہ فنا زابر و دگر کان کا جب لکھنے لگا
نام روشن ہونہ اور کجا پائیزی جو مین
خواوی پر خار و حشمت میں جلا کیا دل خضر
اوس پری کئی لکھ سو پین میں چمن شیدا

نورین کتر سہاسی نیر اکبر ہوا
عفت دُر پر وین فی بالامہ نو ہوا
آئینہ جل جل کے داغ رشک نئی ہوا
آئینہ حیرت سی منہ خضر ہر اک جو ہر ہوا
یان دم عسی چسپ داغ عمر کو صر ہوا
حرف نشتر بنگنی مصرع ہر اک خضر ہوا
کب ہر اک آئینہ گر سام کہند زہوا
جو بگو لا خاک سیا وٹھا مار مہر ہوا
قامت خم گشتہ خاتم داغ عمر فسر ہوا

موی شربا به نوبجلی شریا گوشوار
 اسقدر ہی جوش رقت لخت کی کاؤ
 عاشق سرگشته تیری یاد میں انجی چہ
 یاد مرگان ہی جو ہر شب اپنی لکھنوار
 فرش محل مثل سوزن لگی کاوش سہی نا
 برق دندان ہی سی لید ہنؤ نویسی عیا
 جو گرا آنسو کا قطرہ ہو گیا درخچ
 ہجر ساقی میں می گلگون کو سمجھ میں
 خار کیا کیا گل فی کھانی تو جو آتیاغ
 ہو گیا کا نور ای خورشید رو تیر می حضور
 خود فروشی پر جو آیار شک یوسف بن
 کر دیا اوس ماہ فی صحن بیکان کو آسمان
 ہر قدم پر مثل شاخ گل حکمتی ہی کمر

عقد پروین سلک بالامہ انور ہوا
 دامن شب اور گریبان سحر تک ہوا
 اپنی جامہ سی بربک بوی گل باہر ہوا
 ق کیا فقط ہر تار میں لپٹ کو خنجر ہوا
 رونگٹا ہر ایک جسم زار کو نشتر ہوا
 آب حیوان پر وہ ظلمات سی باہر ہوا
 مو کمر کی عشق میں اپنا تن لاغر ہوا
 کاسہ سر جام شیشہ قامت بی سر ہوا
 داغ داغ امی ماہ کیا کیا لالہ احمد ہوا
 شعلہ نور شمع کی پرواز کو شہیر ہوا
 گل دشمن کیجے ہر پنجہ شمشیر ہوا
 جو گرا چٹ کر تار کفش کا اختر ہوا
 بار جسم نازنین کو بچو لو ان بازو ہوا

بشانه آسایغ قاتل کو کیا دما دوا
 عکس عارض ہی ہوئی تیغ ہلائی ماہ نو
 ہاتھ دریامین شہرت جی وھوئی
 بنگیا رشک شریر قطرہ ہر اک مہج پر

باتہ کا دورا مگر موسیٰ تن لاغر ہوا
 اختر تابندہ ہر اک سقدہ جو ہر ہوا
 پانی دین آتش نشان گناہ کیسٹ ہوا
 شعلہ جوالہ گرداب ورجاب اگلے ہوا

شعر میں لکھا جو مہنی وصف شاہ و نقار
 اسی سحر تیغ زبان کیوا سلی جو ہر ہوا

بتا تو کونسا بتا زہنگ آریا
 ہر ایک نخل ہنگر گلون کا ہا آریا
 مرتی کان پہ جو پیدل تو ای نگار آریا
 نکل کی آکھ سکی مسوثرہ ملک آنی
 صنم فی تیغ میں کہیں کہیں شوبہ آریا
 یہ سوئی چین سی اک ات دل چاہے
 خیال شوخی قاتل فی کھو دیا آرام

کہ ہمسے شیشہ دل تہی غبار آریا
 ہزار شک کہ پھر موسم بہار آریا
 تری مزاج میں کب سی نیک آریا
 سرشک چشم کا منصور سوی آریا
 جلا یہ رشک سی ہر چھوٹ کو بخا آریا
 جو در دوسری فراغت ملی بخار آریا
 حد میں بھیجی ہمیں ایک دم تیر آریا

گیا مین شت کی جانب تو پیشوائی کو
مجبوری وٹھاکلی جو غیر ہنسی گم صحبت
تصور رخ گلر و جو باغ مین گذرا
گیا جو باغ مین گلگشت کو وہ سر سہی

جنون کو ساتھ لی قیاس کا غبار آیا
نہیں ہی لائق محفل یہ دلفگار آیا
ہر ایک پھول نظر مین بسان خا کیا
چمن لی طبع سبق زریں شایا

تمام رات سحر شفق سار یا کیا
سحر ہوئی یہ نہ اب تک وہ عدا کیا

چشم سی کیون نہ کرین خون جگر ہم پیدا
تیغ اوس میں کی برش مین جو کری خم پیدا
اشک شوراب جو کری دیدہ پر خم پیدا
تیغ الفت سی جگر ریش ہو ہی ہم پیدا
صاف ہی گریہ مولو دہی ہم پیدا
گردش چشم سی کیون غمہ ابرو ہونہ تر
سر کو ہر قسم قیامت زون نہین بہت

پھر ہوا تیغ کف ماہ محرم پیدا
ناز خونریزی کی جو بہ کری ہر دم پیدا
کعبہ ہی کوی صنم اوس مین ہوز فرم پیدا
غم لی ساتھ ہو ہی مثل سپر غم پیدا
کہ پی مرگ صدا فسیح ہی ہم پیدا
جب چڑھی سان پہ تلواری تو ہو دم پیدا
پہلی کر لی روشن ناز و چم چشم پیدا

معصیت نہ تو ایمان ہی ہو غوث اب
 خاں بنی لعل کی حلقہ بندیں یکجہی کو
 غیر ہی کہ سخن بزم میں شہر ہی شہوخ
 زخمی تیغ تغافل ہوں سرکرا ہی حراح
 کشتہ شرم ہو نہیں اک بت ترسانی کا
 لبہ بخشش میں تقریر حجاب آلودہ
 کس طرح مجھسی محبت ہو پر زیا دون کو
 کیا مقابل ہو تری چہرہ نورانی سے
 رخ روشن سی جواو میں کی مٹی لعل دراز
 کیا کہوں حال شب وصل کی کوتاہی کا
 خاتمہ و آئینہ دجام سی باقی ہی نشان
 کسر کشو سن لو زبردستوں کا آخر کوئل
 گرز سی کرتا تھا کل دیو کو پونہ زمین

ق

کون پانہ پڑا چھٹی جہنم سے پیدا
 مہرہ مارین انہی کا ہو اسم پیدا
 چمکی جلنی کو ہو ہی شمع صفت ہم پیدا
 یہ وہ ماسور ہی جبکا نہیں ہم پیدا
 چاہی خاک سی ہو سب ہم پیدا
 بات اولیٰ ہی میحاسی ہو مریم پیدا
 آگ سے خلق ہیں وہ خاک سی دم پیدا
 حسن صورت تو کو کبریٰ نیر اعظم پیدا
 شب یلداسی ہو انیر اعظم پیدا
 چاند سی پہلی ہو انیر اعظم پیدا
 نہ سلیمان سکندر ہی اب جم پیدا
 سوچ اس بات کا دل میں کہ واکم پیدا
 آج ہیہات نہیں تربت رستم پیدا

شونجی چشم پر زاده‌ی وحشت مین جو یا

جلوه گر چاندین تباری هوی الله

کیونخ اسی جان جهان تو هو غر زول خلق

کلماتش جهان کای تو نقش ثمنی

سپرتیر جوادش دل پرداغ رها

شاه لولاک مین یون علت غائی جهان

اپنی سایه سی بھی صحرائین هو ارم پیدا

رخ پر افشان سی هوا اور ہی عالم پیدا

منصر خوبی مین هو استیجہ ساحین کم پیدا

فخر کیا ہی ہوی پست جو مقدم پیدا

کیا عجب خاک سی میری ہو سپر غم پیدا

جسطح لفظ ہو معنی سی منت دم پیدا

ای سحر رتبہ احمد سی ہی نسبت کسکو

پہلی چہرہ بظاہر ہوی دم پیدا

قاتل تری شہید کا خون گران بہا

کیا رایگان بہا ہی لعل گران بہا

پست بلند ویر کا نام و نشان بہا

وہ لعل بی بہا بین میو تی گران بہا

مثل حباب بحر پھر آسمان بہا

پانی کی طرح سی نہ اسی رایگان بہا

ہمراہ اشک آہ دل خون چکان بہا

ای چشم تر زمین بہا آسمان بہا

کیا آب و تاب ہی لعلی ندان یار پر

گر موج زن سر شاک در یابی چشم سے

تشبیہ کیا تری رخ روشن سی بھیجے
طوفانِ نوح ابرقرہ سی ہی جوشن
ملبوس جسمِ سرخ نگارین ہر نیست ہوا
وہو فی جزالتِ خالیہ بلاوس گارنی
یوں میلِ اشکِ مینِ دلِ پر داغ کی ہی
بی آبرو کیا تری انتون کی آبنے
روئی جو پھوٹ پھوٹ کی باؤ نکلی ہوا
جب دل بھر آیا آنکھ سی آنسو نکل پڑا
لگتی ہی چوٹِ دلیں کلامِ درشت سے
ہر دم بہا بہا کی امو مردمانِ شہم

سوج مین ہی کہان یہ ضیا او کہان
آنسو جہان وان ہوی یایو بان بہا
سفاک آج خون کی تو ندیان بہا
غمبر بنا جو کت سر آب وان بہا
جیسی چراغِ دین سر آب وان بہا
دُر پانی ہو کی ثرا لہ صفت جان بہا
فیضِ قدم میشت مین بھر وان بہا
لبر نریو چکا تو چھلک کر کہو ان بہا
دیتا ہی جوی خون دم تنغ زبان بہا
تمنے تو اپنا آپ ویا خانمان بہا

طوفانِ نوح دہر مین پیدا ہوا
آنکھوں سی میری اشک دریا جہان بہا

جسے چشم و کامل ولد ابر پر مائل ہوا
مور دینچ و بلائی ناگمانی دل ہوا

عشق کا شاکہ نہ فریاد تھی جن جبریں کا
 اگر کی پہل خاک پر صیاد فی چھوٹے مجھ
 بہ کسب نور اوس خسار عالم تاسے
 اشک کی جالی ہو گہا شمی کان ہی ہوا
 ہی خرابات جہان مہمان سر آگاہ
 آ کی دنیا میں گناہوں سے بھر ادا مان حص
 قتل کرتی ہی ادا کر دیتی تھی سفافنی

باعث سچ و قلیق نکھین ہوئیں یاد دل ہوا
 صید لاغر تھانہ میں قمر اک کی قلاب ہوا
 پہنچے خوشید پیش کف سائل ہوا
 لکڑی لکڑی خیرا بروی کج سی دل ہوا
 ہوشیاری اوسنی کی دنیا جی خفاں ہوا
 جزذامت خرمن تھی ہی کیا حاصل ہوا
 خون سی نگین باتھ دیکھی غم نہا حاصل ہوا

گالیان میں شکرین لب فی ترش ہو کر سحر
 کیا مڑہ ہی ایک بوسہ کا جو میں سائل ہوا

لکھون گرو صفت سکی وی دشمن کی تجلی کا
 پڑا ہی عکس آئینہ میں کس برق تجلی کا
 ستارہ ہی ہر اک ویزہ ماہ نویسی تجلی کا
 ترش و تلخ گوہر اک ملیح شکرین لب ہے

ورق خورشید تو ہر سطر پر عالم ہو تجلی کا
 کھٹ شامہ میں جلوہ ہستی کی تہی کا
 فرغ معر عاصی ہی ثریا بنگیا ٹیکا
 نکیون ہون نت کھٹی کو ہون دل ہو خوش چکا

چلی جادو طرازی کیا سو کج طبیعت کی
 تماشا کی لہجی لکھنی آنکھیں ناپی مین
 جب سنی پان چھاپا کچھ نکلی پیک کی
 بڑھاتے نگہ کا کاٹ جب سر نہ دیا
 چہرہ نشان بے پشانی کی ابرو خمیدہ
 مکمل سکتی نہیں مچھلی تریابی کی حلقہ
 شب یک وقت جا بگڑا ہی جو میں توجہ
 گھر کتنی ہو دلا کی عوض کیا ویسا
 تواضع سی کمال صاحبان اوج بڑھتا

سخن اعجاز شہری ملک میں تہا کی
 بندھا تا نظر سی لطف آنکھ کی تہی کا
 گلی میں لطف ہی صبا کی گلگون کی گلانی
 اسی دورانہ سمجھو کھل گیا بیٹہ سروہی کا
 ستارہ چاہی جو ہر ہوا س تیغ ہلالی کا
 کہیں گردانہ ان نہوین تہا ہی چلی کا
 ستاروں پر گمان تہا ہی مجھو خیم فعی کا
 طریقہ ہی ہی ایجان عاشق کی تسلی کا
 سبب مجھنا نظر آیا نہ فو کی ترقی کا

مشک ل کو کرتا ہی سحر سر کا ونبال
 سری ہی ناوک لہور کی پھل ہی چھی کا

ساری رات انگاروں پر چھی لٹا تھا
 خاک میں ملایا تھا کانٹوں پر لٹا تھا

حور چھنی تجھ بن کیا قلع و گلیا تھا
 سر مرہ ساقرہ فی شبانہ گل کھلایا تھا

عکس می روشن سی کیا فرغ پکھا
 پنجه خواب تہ تازہ رنگ لایا تھا
 شب جو در روشن پر کیونکاسیا تھا
 رات در دوری فی استدرتیا تھا
 شعلہ روجوستانہ سجا بایا تھا
 صبح تک ہم کی آنکھ شب جوتونہ آیا تھا
 لب پہ پان کا لاکھا شوخ فی جمایا تھا
 آفتابا چہرہ کسنی شب کھایا تھا
 خواب میں اینخان فی حسن یہ نیایا تھا

آفتابا قی فی جام کو بنایا تھا
 زخم کی طرح ہدم خون مجھی ولایا تھا
 ابرنی تہ داسن چاند کو چسپایا تھا
 جوش بقاری سی دم لبون آیا تھا
 شمع کو محفل شک سی جلایا تھا
 سخت خفتہ فی محکورات بھر جکایا تھا
 دماغ لالہ فی گل فی خار شک کھایا تھا
 چھتے پھر قی تھی تار می فی منہ چسپایا تھا
 مثل تیری یوسف کو حق فی کرنا یا تھا

عینم سحر واپر پکشتون کی چھایا تھا

چشم جام میں ساقی خون می بھرایا تھا

اگر رونق نزاری پر وہ مہر زمین ہوتا
 روان گشتن میں گدہ نازنین شرمگین ہوتا

توبان خانہ اوسکار شک پنچہ چاک ہوتا
 لجا کو کی طرح پڑمردہ نخل یاہین ہوتا

مری پہلو میں گرد لب مرا ہی غم نشین ہوتا
 نسا ہوتا جو چچہ از میں بیدم وہیں ہوتا
 درو زندان جو لعل لب منی کھلاتا وہر شب
 قرار بقراران ہی مسیحی مریضیاں
 کتان آسا گر بیان سحر کی ٹکڑی ہو جا
 صفت میں خال لب کچھ ہا چید ہوں
 میں لکھتا حال اب سنگدل کی سختگوئی کا
 کشش سی عشق کی نہ خوش گرا لکھتا
 صبا حش کھلتا اگر چمن میں تیری چہرہ
 رقد بالا کو تیرے می کھکھرا ہی گل گلستان میں
 دل بی عشق جسکا دیکھتا ہوں دیکھتا ہوں
 اسی میدان میں سخت صان ہر ذرا ہوتا ہوں

تو کا ہر سیکو بھلا میں قدر ناز و خیر ہوتا
 دشمن شیر زبان ہر خط چین چین ہوتا
 جو گرتا قطرہ اشک شمع کا در شین ہوتا
 ہماری درو سی افق نہیں ہوتا نہیں ہوتا
 جو محان غریبان شام سہی ہر صبح میں ہوتا
 مری شعرا میں کس طرح دخل نکلتے چین ہوتا
 دوات بضہ فولاد و خامہ آمین ہوتا
 مجھ میں شت صیبت غیرت خلد برین ہوتا
 یقین ہی ای گل تر زرد روی سپاہین ہوتا
 جو غیرت سر و کو ہوتی تو پو پو ناز میں ہوتا
 شربت اس گھر کا بیت کہ جب سکھیں ہوتا
 مرا گھر ایک شب آرا مگاہ ناز میں ہوتا

خدا کو ای سحر منی انھیں باتوں ہی چاہتا

کہ چاہا اوسکا ہوتا ہی مرا چاہا نہیں تھا

تصور سلک ان کا جو دلمین باری ہو پید
 بحدین گر خیال کیسے ولدار ہو پید
 ہوا میں خاک جل کر عشق میں کس کشین
 جو روی شمع و کامجور و نہیں خیال کی
 وہ دوہری بات کہتا ہے ال وین جس
 جو منصور نگاہ دست کی آنکھوں کی طرح
 زبیر ہی کی یاد چشم جانان کی تعجب ہے
 میں دیوانہ ہوا ہوں و سکی چشم سیر گین کا
 لب نہ خم تناسی صدا تکبیر کی ہے
 دل پر داغ و چشم ترا انا جو دکھلا
 منور ہو میں آنکھ میں نور سی ہم تیرہ بختوں کی
 وہ مجرم ہوں راوہ کر کہ توں کا مرنی

گری جو شک کا قطرہ در شہوار ہو پید
 فرشتہ قبر کا پشگل شکل مار ہو پید
 عجب کیا خاک سی میری جو جوتیار ہو پید
 جگر سی شعلہ دل سی آہ انبشار ہو پید
 کہہ ہی قرار پیدا ہو کہہ ہی انکار ہو پید
 ہر اک موی ثمرہ نظر و نہیں مثل دار ہو پید
 بحد پر جامی سبزہ نرگس بیمار ہو پید
 غل و زنجیر سی کیونکر بھلا جھنکار ہو پید
 جو وہ معجز نمالی ہاتھ میں تلوار ہو پید
 کہ میں نہر نیلایان ہوں کہ میں گلزار ہو پید
 الہی بام پر چل دی کہیں لدا ہو پید
 لب ہر خم سی آواز استغفار ہو پید

یہ عقدہ حل کرو نیاں سبکی تھیں اچھی
 نشانی کی لی بھی وہی دیکھو نہ کھو
 تصویر دانتوں کا نہو گرا بر کی دین
 تصویر می گلہ کا جو آئی رانج میں
 تصورات کو اس ماہر کو دلیں گرا آئی

جو رفر عاشقی کا محرم اسرار ہو پیدا
 جو دل میں اس پر ہی کی حشر دیدار ہو پیدا
 نہ پھر قطرہ سی او سکی گوہر شہوار ہو پیدا
 رگ گل میری نظر و نہیں بیان خار ہو پیدا
 ہر اک سینہ کا روز صبا و اختر وار ہو پیدا

کہا ہم آرزو میں اسی سحر سبکی لائیں
 ہمارا کوئی بھی عاشق جو غیرت دار ہو پیدا

عشق کا بندہ ہر اک گبر و سلمان ہوا
 شور بہار ان ہوا جوش کلاسا مان ہوا
 زلف کا سودا ہوا باد یہ پیمپا ہوا
 ہی غم فرقت فروں جوش پی اشک خان
 طائر مجنون کی گھبراں ہوئی سب سب
 دوزخ و جہنمی رہا چشم سی دریا ہوا

حسن ترا اسی صنم بہن ایسا ہوا
 چاک گریبان ہوا قصد بیابان ہوا
 جان پہ صدمہ ہوا حال پریان ہوا
 دامن شت خون سطحی عمان ہوا
 حلقہ ہر موی سر کن جیوان ہوا
 سطحی ریت لازم مرا گوشہ دامن ہوا

برچھی نکہ تیری یا کرتی ہی برچھی کا
بدیہی رخ شام بال طوق گریبان بلال
جسم ہوا تاوان طاق تہ جنبش کہان
عاشق رشک چمن تھا جو میں خستہ بن
یا و خط و زلف کی باغ میں جب آگئی
وانتوں سی ای سنگدل دشمن ہنجل
دست نہر جبین کی جو رقم کہیں
وقت سخن جب تہی گوہر دندان کھلے
مصرعہ جربہ تھامت موزون
تجکو بھلا قاتلاتیغ کی حاجت ہی کیا
زلف جو رخ پر کھلی شلم نمایان ہوئی
جسکو نشانی تری ملگنی انگشت تری
تیری جدائی ہی شاق دشمن جان شنیقا

دل میں نہیں کہے سازنا و کثر کان
کو کتب سبج جمال گوی گریبان ہوا
طوق گریان سی گریان طوق گریبان ہوا
زنگین ہر زاغ تن لالہ لغمان ہوا
خار نظر میں مری سنبھل وریحان ہوا
لب سی تری منفعل لعل خیشان ہوا
رشک سپھر برین عافیہ دیوان ہوا
رشک سی تاری جلی نور درخشان ہوا
سر و جو تجکو کہا خلق کو ہدیان ہوا
خلق کی آئی قضا جبکہ تو عریان ہوا
رات عیان ہو گئی مصر جو پہنان ہوا
رتہ میں وہ امی پری شک سلیمان ہوا
تجوسی ہوا جب فراق مو کلیمان ہوا

رشک و گل ہر گال غیرت سنبھل پال
 دستِ خنابستہ چربی پڑی ہی نظر
 رخ سی جو پردہ اوٹھا چاند سا چہرہ کھلا
 آنکھ پا قطرہ زن مین جو نہ ہواستہ
 تو فی کیا رخ نہان مجھ پہ گرا آسمان
 دیکھ کر ای گل تجھی غنچوں کی جھلکی
 حسن کلو سوزیا کر تار ہی دل اغدار
 جنبش پاکی صدا دیتی تھی مروی ہلا
 جلوہ شمع عذاب کہ ہوا آشکا
 دیکھکی ہو تجھ کو دنگ بے تین رنگ

ہو گا چمن پا پال جب تو خرامان ہوا
 پنجہ شمر گان مرا پنجہ مرسان ہوا
 مثل کتان صبح کا چاک گریبان ہوا
 غیرت صحن چمن شست کا دامن ہوا
 ماہی بی آب سان خاک پٹھان ہوا
 بند مری سامنی مرغ گلستان ہوا
 آنکھ ہوئی جب چار جان نقصان ہوا
 غلغلہ حشر اوٹھا جب خرامان ہوا
 دیکھ کی پروانہ وار دل مرا تو بان ہوا
 حسن خط و خال مرنگ نہر لبان ہوا

صبح وہ رشک تو اوٹھ گیا جب سحر

چاک برنگ سحر اپنا گریبان ہوا

مہروش گھری دم صبح جو باہر نکلا

آفتابی لپی خورشید برابر نکلا

دوست سمجھی تھی سو دشمن بھی بدھنکلا
 او کی آتی ہی حسین چھپنی لگی چارٹر
 جو مقابل ہوا اون چاندی خیلوں تک
 سنکی آدھ تری پھولانہ سیلا عاشق
 ایک دم بھر کی ملاقات میں کیا کیا
 کس قدر منتظری ہی تری امی عد غلا
 دو تم کبیر کیا پوسہ کا قاتل سی سوال
 ہاتھ قبضہ تلک کتی ہی ہو قتل جہا
 گھا گیا بات کو حیلہ سی وہ بکلائی کی
 وسعت رحمت خالق فی کیا پاک حساب
 مین تو کیا پھر ہون بہرام فلک تری کر
 یاد مرگان فی تری جان لی میری تو
 پایا احمد فی ید اللہ کا ہر ستار و کو

دوم جان بخش مسیحا دم خنجر نکلا
 تازی معدوم ہوئی مہر منور نکلا
 ماہ اک لکریک شتاب سی کتر نکلا
 صورت حکمت گل حبابہ سی باجر نکلا
 کوئی ارمان نہ امی شوخ ستار نکلا
 کھلی آنکھیں ہر دم تن سی جو باہر نکلا
 نہ سخن اور زبلیں سی نہ خنجر نکلا
 نیمچہ سیال سی قاتل کا نہ باہر نکلا
 وعدہ وصل نہ منہ سی کھی باہر نکلا
 حشر میں میری گناہوں کا جو دفتر نکلا
 تیری کوچہ سی جو نکلا بھی تو دے نکلا
 رک جان پر جو پڑا ڈوب کی نشتر نکلا
 ہاتھ معراج میں پروی سی جو باہر نکلا

اسی سحر نقطہ پیکار کی صورت نام مجھ

نہ قدم دائرہ عشق سی باہر نکلا

روتی روتی چشم فی طوفان برپا کر دیا

جلوۂ رخ فی ہر اک موتی کو تارا کر دیا

دل کو وحشی اور مجھی پابند سزا کر دیا

پان کھا کر سرخ ہر دندان بیا کر دیا

غنچہ لب توفی حسن کا رنگ پھیکا کر دیا

سرخ تر بار کلمہ سی لب نازک ہو

دل ہی سحر بیکار عشق کامل محیط

پڑ گیا شیریں اکی جو لب نوشین کا عکس

ای طبع اتنی ترش روئی تری اچھی نہیں

حسن گر اللہ فی تجھ کو دیا اسی گلبدن

جو کوئی آیا تو لے بیٹھی کہانی عشق کی

ابر و ریا بار کو پانی سی پت لا کر دیا

عقد در کو غیرت عقد شریا کر دیا

چشم افسون سازنی کیا جانی کیا کر دیا

تو فی اسی ناقہ روان موتی کا منہ بگا کر دیا

سیو تی گل کو کیا لالی کو گیند اکر دیا

سایہ زلف سیہ رنگ سیا کر دیا

قدرت حق و مینا قطری کج دیا کر دیا

ملیتی لیتی ہاتھ مین لیمو کو میٹھا کر دیا

زندگی سی جی ہر اک عاشق کا کٹا کر دیا

مثل بلبل عشق میری نال مین پیدا کر دیا

تمنی مجھ کو اپنی بیکانی مین سوا کر دیا

ہو کیا زندہ دل مردہ مرا کاتبت
اس قدر رویا میں دیوانہ فراق شمع
کالی کالی اپنی آنکھوں کو دکھا کر د

تمنی امن ہونٹوں سی اعجاز مسیحا کر دیا
دشت کو غیرت دہ دلمان دریا کر دیا
تونی اسی خوش چشم آہو کو چکا کر دیا

مچکوا لفت میں نہیں مج نیا و ما فیہا کا ہوا
اسی سحر کیا جانی اس شوخ فی کیا کر دیا

محفل یار میں جانا ہمیں کسان ہوگا
سرخ جواو سن ماہ کا پر و سی نمایان ہوگا
اپنا بی برگی غربت میں سیان ہوگا
ہم جو روئنگی تری و اٹلی ای شکست
مست لفت سی پتہ کی طرح ہونگی آبر
منہدی ہاتھوں میں اگر اپنی لگانی تو
حشر میں لوگ کا عوض جا بردی کا
مردی سمجھنے کے زمانے میں قیامت آئی

وانع جب سر عیان شمع کی عنوان ہوگا
اپنا مانند کتان چاک گریبان ہوگا
خضر رہ ہر شجر سبز بیابان ہوگا
جوش گریہ سی عیان نوح کا طوفان ہوگا
خطا سی خس پوش جو چاہہ رخسار ہوگا
تیری گردن چپہ نم خون مسلمان ہوگا
ایجنون ہاتھ مرا تیرا گریبان ہوگا
تم جلوگی تو عیان حشر کا سامان ہوگا

ریشک یوسف جو مرا مصر میں جا
 روز تیرا جو سلامت ہے جنوں کا کو
 کب تک عہد شکن و زکا تیرا میر
 دیکھ پائیگا نہ مجھ کو فی عاشق قاتل

مستری تمل لیخامہ کغان ہوگا
 چاک ان ہاتھوں سے واماں بیاں ہوگا
 وعدہ چول مفا بھی کسی عنوان ہوگا
 قتل کر کی تو مجھی خوب پشیمان ہوگا

پر وہ ابرین شرم کی چپی گئی بجلی
 اسی سحر برق صفت یا جو خندان ہوگا

کمند زلف میں ل ترک شہسوار بندھا
 جو شب تصور زندان صاف یا رہندا
 رولایا آپ فی صورت کھا کی رویا
 سدا رہی یوہین راق و زو شب تیر
 تری فراق میں چکا کمر سی بھر سفر
 کمان کمان نہ گئی فکرا آسمان ہوا
 تصور عشق کرو غویا نیز او و مجھے

مبارک آپ کی فراق میں شکار بندھا
 بندھا جو گوہر مضمون نہ آبدار بندھا
 کھلی جو خواب آکھہ آنسوؤں کا مار بندھا
 نہ اس کتاب کا شیرازہ زینہا رہندا
 ہزار بار کھلا اور ہزار بار بندھا
 کمر کا یاد کی مضمون نہ ایک بار بندھا
 کھرا ہون پر سی مثل گناہ کار بندھا

کیسی ہمسی نہ برآئی بعد مرگ مراد

وہ چاہے پھر نہ کھلا جو سر مرزا بندھا

فراق یار میں ٹوٹا نہ صبح محشر تک

سحر چشب کو مری آنسوؤں کا تار بندھا

قصہ تھاجہ شب ان شک نجم ثاقب کا

و کھاؤں گے میں جلوہ آفتاب ثاقب کا

وہ محفل میں جہاں حیدر چینی لگی ہر

وہ مہ گھڑی نکلتا ہی نہ بند قطب کا

نہیں قطب ہی پسینی کی رخ تابان جلانے

کر دے گا امتحان میں اپنی ورد لبر کی انکا

زحل غیر سیئہ مشتری ہ ماہ تابان ہے

معاصل ہی شیطن کے فرزند بدیت

ہمارا نام لیکر شعر میں اہل زبان کہتے

خدا آسان کر دیتا ہی شکل اپنی بند کی

نہ خوش آ یا چین چشک فی کزنا کو کب کا

نقاب چہرہ خور ہو گیا بن صبح کا و کب کا

قدم کب مھر کی آگی رہتی بت کب کا

منجم کس طرح قائل ہو نہیں سیر کو اکب کا

منجم دیکھ جرم مہر میں جلوہ کو اکب کا

کوئی مجھ کو سکھا دے قاعدہ مطلوب کا

اثر ثابت ہی سعد و نحس سی اثر کو اکب کا

کبھی مغلوب بھی ہوا نظر آیا ہی غالب کا

صفا بان تک گیا شہر ہمارے فخر صفا کا

وہی ہی مرد جو کرتا نہیں شکوہ تو کب کا

نہ کیون مضمون عجائب ہوں نہ فی فکر سبکی
سحر بندہ ہوں اور سکا جو کہ نظر عجبائے کا

برخ منور جانان تہ نقاب رہا
ہمیشہ آتش فرقت سی دل کباب رہا
ہمیشہ زلف کی سود میں پیچ و تاب رہا
شب وصال بھی نوبت ثبات کی کافی
نہ جب گناہ کا یار رہا ہوا شب
رہی مدام عنایت سقیب پر او سکی
مین بی ثبات ہا یوں محیط عالمین
رہی جہکائی ہوئی سرور و کسوت
شب فراق میں تڑپا کیا میں تیرے
پڑا نہ چین جوانی میں بی حینون کے
ہمیشہ علم محبت ہی کو کیا تحصیل

ہمیشہ ابر کی پردی میں آفتاب رہا
بسان نبض تب غم سی اضطراب رہا
پہنسا بلا میں دل خانمان خراب رہا
اوہر تو خوف رہا اور سطر حجاب رہا
رہا مدام یہ مست تاشاب رہا
ہمیشہ یار کا میں مورد عتاب رہا
کہ جیسی سحر میں دم بھر کوئی حباب رہا
غضب تو یہی شب وصال بھی رہا
برنگ پارہ سحاب اضطراب رہا
مرا شاب مری جان کو عذاب رہا
بغل میں دلی ہوئی عشق کی کتاب رہا

دکھایا گل ترکو جو اونسی پھول ساخ
 نظر جو آگنی لبہاں سیخ یارو سکو
 بہشت میں بھی وان ہر شب کی

و فور شرم سی گلشن میں آب تاب رہا
 ہمیشہ خون سجدر شک سی شہاب رہا
 تجھی شراب سی کیون ابد چہنار رہا

سحر نہ کیون مجھی عادت ہو خاکساری

ازل سی بندہ عشق ابو تراب رسا

کیا موزون جو دوسری قہ کی ہونچکا
 نقاہت بدلان غریبیا تیری مغتوں کا
 پیر و تیری یوانی کی ایسی نون نون
 بنا ہی سیکدہ ماتمکدہ ساتی گلرون
 دل خم جوش میں ہی تھی ہرست جھٹتی
 ہجوم گریہ سی اک فوج کا طوفان بایں
 مہر ہی لفت کہ آٹھکا کہنی نا تو جو سیلی کا
 کسی لیلی ادائی عشق میں جونی ہی جان سینے

ق

ہی شک سرو ہر مصرع مری شہار موزون کا
 کہ شک برا دوسری سایہ ہی شاخ بید مخزون کا
 کہ ہی نخی کی کڑیوں پہ عالم چشم چرخ کا
 صدای قافل منیا بنا ہی نالہ مخزون کا
 می گلگون کی سانگریہ عالم چشم چرخ کا
 مری آنکھون پہ عالم ہو گیا جیون سیون کا
 عبا را و ٹھکرا پس مل چلا تربت سی مخزون کا
 مری تربت پایہ چاہی ہی بید مخزون کا

بسر ہوتا ہی گے یاوین دی منور کی
 اگر گزشتہ یہی تمھاری چشم قمان سے
 پھر دیر ہی لغو کا بوجھ تراوی سے
 جو تو اوشہو حسن آتا ہی مری گھر پر

مصورات بھر رہا ہی اوسکی زلفوں کا
 صنوبر میں تپا ملتا ہی کچھ کچھ قد و زون کا
 پیچھا انوں نے کیا اگر بہت حجاز بہت چھو
 نہ تو نعل نبتا ہی نہیں پر تیری گلگون کا

سحر حق نی کیا ہی صفا و سکی چشم و ابرو کا
 کلام اللہ میں آیا ہی سورہ صا و کانون کا

قرابہ جرمین ابی شک مہدین کب تھا
 خوشی کا ہجر میں سامان بن آگلی کب تھا
 ہر ایک معی ثرہ نگیار گ یا قوت
 بچا لیا لب بخش کی تصور نے
 می ولای علی ہی خمیری طینت
 گھٹایہ نور قریب ہے بی نقاب ہوا
 ملاکلی ہی نہ افسوس نہ مہ خوبے

کہ رات بھر شرفشان ہر ایک کب تھا
 ہلال عید مہدین شک نش عجب تھا
 رولانا ہجر میں خون پہ تصور تھا
 ہمیں فراق میں جینی کا آسرا کب تھا
 ازل سے اودنا وان میں نہ شہر تھا
 کہ جہنم ماہ پہ سب کو گمان کو کب تھا
 نہ عید کو بھی برایا بچل نہ طلب تھا

<p>وہ ماہ بام پہ جب بیجا بے آہ تھا سوار کون ہوا چاندنی کی سیر کو امید وصل پہ کاٹی ہی ہجر باریک سی نی شب یز یا حسن شکستہ کو</p>	<p>تو لکھنؤ پہ گمان سوادِ نخت تھا کہ نور صبح سی روشن غبار ہو گیا تھا ہجوم درہی حال اپنا ورنہ بیجا تھا چمک میں ہر درو ندان مثالی کو گیا تھا</p>
--	--

میں اوس مدرسہ اول کا ہوں سحر ملاح

کہ جبریل امین جس کا طفل مکتب تھا

<p>ایسا تپ فراق فی لا غریبا دیا رویا جو یاد کر کی میں زندانِ صفا دیا زنگ سی سی سرخ لبون کی ہوئی بہا اک شعلہ رو نگار کی سوز فراق فی اوس بت پہ کچھ اثر نہ کیا اپنی آہ کرتی ہی کاوشین گ جان سی اصد خونِ جہان کی حشر کو ہی اوس سے باز پڑا</p>	<p>جسم نزار رشتہ بستہ بربا دیا ہر اشک آبدار کو گوہر بربا دیا گلبرگ ترکو لالہ آہ بربا دیا دل کو پسند سینہ کو محرم بنا دیا کیا دل غور سے تجھ پر بربا دیا ہجر ستم زنی آہ کو نشہ بنا دیا جنسی کہ میری ترک کو خنجر بنا دیا</p>
---	---

ساقی بی اپنی باتھ سی مجھ کو جوتی تیر

بھی گل چین من تیری رخ نوشش

سودا بی اپنا کر کی تری گیسو نہ آیا

سنا کر کو آفتاب منور بنا دیا

سوچ کھی کو مھر منور بنا دیا

شبہا می تار کا مجھی جو کر بنا دیا

مجھ کو سحر کیسی کمر کی فراق فی

تار نظر کی طرح سی لاغر بنا دیا

ابر و خدایین جو ہری تیغ تیز کا

صيد آہوی ختن ہی دیدہ خونیز کا

سایہ زلف سیہ بین ہی چلن سیہ کا

خون مرقد بین ہوا دل خسرو پر ویز کا

خار صحرایین اثر پیدا ہوا مہینہ کا

توسن جابان نہ کر آہنگ حبت و خیر کا

میان مین خنجر نہیں ہوتا کبھی عزیز کا

کو کہن فی سر نہ چھوڑا خسرو پر ویز کا

تیری ہر ہوی شکر گانوس بت خونیز کا

ہی جہان دیوانہ بوی زلف عنبریز کا

کیون نہ ہر دم ہو سمن حسن جابان تیز کا

یار کی لبہا می شیریں کا ہوا جندشی

دشت کو جب بین ار تو سن و حشت گیا

کر نہ بعد مکن خاک عاشقان بر باد

بسکہ کرتا ہی وہ قاتل زور شوق قتل عالم

عشق شیریں مین کیا کیوں آکھوتیشہ قتل

یاد چشم مست ساقی کی جو ہتی ہی سحر

چشم گریان میں پیش عالم ساغر لہری کا

کسنی بی بی سحر عشق میں رہا پایا

پائی جان روح ملی نور تجلایا

لاکھ غنچہ ہوی گل باغ جہان میں لیکن

ہی تصور جو در گوش سنم کا او کو

سیر کی مہنی خرابات جہان کی سیر

اگیا وہیاں مجھی اپنی گرفتاری کا

کیون خوشی نہی میں صبرت سا خندان

ہاتھ موسیٰ فی جلا کہ یہ بیضیا پایا

جسنی پایا تجھی او سنی نہیں کیا پایا

غنچہ لب کا نہ دہن مہنی شگفتا پایا

واہ قسمت نی عجیب ش کا تارا پایا

نہ مگر کوئی حسین دہر میں تہا پایا

دل کسی کا خم گیسو میں جو لٹکا پایا

جام می ہاتھ ساقی کی چھلکتا پایا

ای سحر بالون عشق میں ہر تہ توہی آپ

جان کا ہنہ اسی راہ میں کھٹکا پایا

شہ جہان جہان میں نقشہ ہی می ل کا

زیادہ ہو مجھ وہ سایہ بال جانی بھی

کہ جسکا ایک شعبہ ہی پنازع بل کا

پڑی سر پر میری سایہ اگر شمشیر قاتل کا

عیان چکا و پچی کا سنین ہی گرد و چرک
 ترا شا کر چکی فوارہ خون شہیدان کا
 نشانہ تیر غیرت کا بنا ہی کچھ نکھین
 جلون میں یہ پونجی تلک بوشان ہی
 زبلا پانی نہ کیونکر عشق سرکشی عاشق
 ہوئی منظور ارش جو گھر کی آئینہ کو
 میں ہستا ہونا اوس گل سی انیا اور نا
 ترسی چاؤ قرن میں یکتا ہوں راجع
 جگہ سوئی کو پائی میں بھی گنج شہیدان

مہ نو دیکھ لو ہالہ بنایی ماہ کامل کا
 ٹھہر کر کوئی دم تو یہ بھی ب قصہ سہل کا
 مشک ہی اسی ہی کچھ باوام کا
 جمی ہی شک آباد کچھ تہ جن محفل کا
 فزون ہوتا ہی سرکشی حلقہ شمع محفل کا
 لگا یا اپنی گھر میں آئینہ اوس می نل کا
 نظر تو اگلے شش میں چکنا چننا دل کا
 تو محکمواد آجاتا ہی قصہ چاہ باہل کا
 مری سر پر یہ احسان گیا شمشیر قاتل کا

مقر اہل زبان کیونکر نہ ہو نہیں فکر صائب

سحر دیوان میرا شک ہی دیوان بیدل کا

پلائی گرد و گل گلشن شباب شراب

خوش آنی فرقت ساقی میں کیا کہا شراب

ہو بو میں شک نہ نہ کہت کلا شراب

گزرک ہی بخت جگر دل کا خون ناشہ شراب

وہ رشک مرچوئی کی بیجا شراب	تو موج بادہ بنی برق آفتاب شراب
یہ دو چشم صنم میں مانہ ہی سرخوش	کہ پی ہی ہیں بھم رندوشیخ و شاہکار
چمن میں جوش گل سبزہ ہی لب جو	ہو اداجر ہی لاسا قیاس شراب
جو مست افست ساقی ہرین قیامت کو	او ٹھینکے قبری کہتی ہو ہی شراب شراب
وہ ماہ نشہ میں شب ہو گیا خفاہی	ترا برا ہو بس لای غلمان خراب شراب
نہ نشی میں بھی کھلا ہر شیخ کا دل	کمان فرج کا کرتی ہی انقلاب شراب
ہی عکس عارض غریدہ و اساقی سے	پیالہ برج شرف شک آفتاب شراب
سمجھتے ہیں اوسی بہتر ہم آب حیوان	جو تیری باتھہ سی ہو پار و ستیا شراب
جولی وہ دست جنائی میں شیشہ می کو	تو عکس عارض گلگون ہو شہا شراب

جو مست الفبت آل نبی ہیں او فکو سحر
بروز حشر ملائیکے بو تراب شراب

بسکہ یا ذرا نین ہی جانکر وقت کی	ہی دم اشرور دم سر ہو وقت کی
تھی شرفشان جو آہ شعلہ و افرت کی	قلو آتشانیکا کہ دوں با وقت کی

ہیں جیسا سی ماں قضاوت کی شب
تاری میں انکڑے شان میں غریب تیار
تاری چشم غول میں چاندنی دیو سفید
دل سخی غم دور دیکھوں چاندنی اجاں
وصل میں ہونگی خجالت بسکہ ہی سا خیا
زندگی بی لطف ہی بریں نہیں آفتاب
یا دانی کسی رقتا قیامت اس مجھ
اوس میں پرودہ نشین کا جبکہ تانہی جیا
صد مہ دور سی آئی لاکھ بے لب چہ چا
تو تو تھا بشغول سیر غان غریب کی
ہر دور و دیوار پر اک عالم کلز تھا
چشم افنی مجاہد ہر اک وزن دیوار
ہجر ہوش میں نظر آیا جو محب کو ہجرت

ہو گا اب ہر روز کا جھگڑا اور وقت کی
چرخ آنکھوں میں چرخ بن گیا وقت کی
اوس پی بن ہی مجھ کی بلانفت کی
آئی گھر میری اگر وہ بقا وقت کی شب
کر نہیں سکتا میں اس کا کلا وقت کی شب
می کی بدلی زہری ساقی بلانفت کی شب
آفتاب چشم ہر ذرہ بنا وقت کی شب
آنکھ میں کھلاتی ہیں بلانفت کی شب
میر می میں تھا کیا باقی ہا وقت کی شب
رات بھر بیان سر ٹکٹا میں بلانفت کی
خون سرتی زور ٹکٹا کھل گیا وقت کی شب
گھر کا دروازہ ہی کام آؤ ہا وقت کی شب
دل تان کھیلے ٹکٹا ہو گیا وقت کی شب

ہم نقاب حشر سان مجھ کو جلاتا ہی قمر
قصہ کو تہ دل پہلنی کی کوئی صورتی
خون دل سی خچہ شمر گان گارین مین ہنو
دل پر ان بجلی گری حب یاد آیا ہندو
زخم دل پر تیری چھڑکانک شکیں
وصل میر کا ہو کو ہوتی پھر نہ دست
دل گانی کو کرینگی ہم بھی کر طول زلف
ساقی سید کے تصور میں جو تھا سو گدا

کم ہندین فرقیامت سے دنا فرقت کی
گر نہ تو ماذکر اب پرافت کا فرقت کی
لالہ رو بہا تھو نہیں بتا بھی خفا فرقت کی
اوس پی کا خندہ دندان خفا فرقت کی
چاندنی دیتی ہی کیا کیا انداز فرقت کی
تجربہ گرامی ماہ ہو جاتی خدا فرقت کی
جس قدر جی چاہی بڑا ہی عیا فرقت کی
شمع آسا جسم جل جگر کھلا فرقت کی

اس قدر ایذا اوٹھائی ہی کہ مر مر کر بچا

پھر نہ دکھلا تا سحر کو یا خدا فرقت کی

ریشک گل کو چہ اگر دیکھ پانی عنید
گر گرمی تاثیر آہ شعلہ زائی عنید
تو اسی شبنم نہ اسی گلچین بنی پر و اہ

آشیان اپنا گلستان سے اوٹھائی عنید
دست گلچین آتش گل سی جلانی عنید
وہن گل پہن اشک دید ہستی عنید

بی شباتی پر گلون کی شکست کی جو
 کیون رو تا دیکھ کر محبو ہنسی و غنچہ لب
 سبز نوخیز کا اوس غنچہ لب کے ہونچ
 دیکھ پانی گرمی و سر و گلزار کو
 دام زلف پر شکن مین ہی لالہ لالہ
 عشق گل مین خال گلشن کو ہی سر سبز جا
 عاشق گلزار و ہون کہ دیا حسنیت کی
 سیکھ لی عاشق نوازی نازنینو نسیم
 کیون کمری تیری وابستہ نہوتی تانفس
 پھو سی خسارتیری اک نظر گر دیکھ پیا

خون آنکھوں ہی لزم ہی بہائی عنید
 نعت شادی مین گل کہ نالہائی عنید
 موج رنگ گل ہونی زنجیر پائی عنید
 قہقہی ہون لبک کی فریاد پائی عنید
 سنبل چپان ہوا زنجیر پائی عنید
 خار مرگان مین برای دید پائی عنید
 برگ گل تربت پہ لالا کر چڑھائی عنید
 گل کی سر پہ چمنی چای پائی عنید
 رشتہ جان ہر گل ہی برائی عنید
 آنکھ پھر گل پر پری تو خار کھائی عنید

تیرہ بختون کو سحر دیکھا نہیں نگین بنا

زناغ کو ہی کو ملی کس دن صدائی عنید

شرم سی دن و پھر ہو جای ستور آفتاب

دیکھ لی بی پردہ گردہ وی پر نور آفتاب

کیون نهو تجسی خجل امی شعله طور آفتاب
 تب سرتهاهی همیشه زرد و رخسار آفتاب
 آنکه کس من سیلانی چشم بد و دور آفتاب
 صبح گردن شام گسیو قد شهاب لاله
 حسن تیر قدرت زردان تو ہی فی نظر
 جو مین عالی طبع فیض انکساری نیکو
 اپنی چشم مست کا سرخوش تو ہی اشک
 تیری آگی امی سیت اوڑ گیا چهر سنگ
 کور باطن کو بجلانوش آتی کبیر اکلام
 منفعل ہی بسکه تیری حسن عالم سورت
 بیحیانی ہی اگر ہی گرم لاف ہمیری
 ہمسری تیری کف پاسی ہی کیا باج
 اک نظر گروہ کف ہی خانی دیکھ پا

برق دندان جلوہ رخسار پر نور آفتاب
 شاید او سکی چشم جادو کا ہی سحر آفتاب
 تجھے ہم چشمی کا کب کتا ہی مقدور آفتاب
 دانستاری مہ چین رخسار پر نور آفتاب
 ہین خجل آگی تری ماہ ویری حور آفتاب
 نور بخش و ہری ہر چند ہی نور آفتاب
 ورنہ کسنی آج تک کیکھا ہی محور آفتاب
 ہی سفیدان و وزن مثل جام بلور آفتاب
 قدر کب کتا ہی پیش چشم بی نور آفتاب
 منہ او ہر کرتا نہیں امی شعله طور آفتاب
 آغوش پوشاک ہلی و باتن عور آفتاب
 حسن مین ہر چند ہی ایجان شہنہ آفتاب
 رنگ چہرہ سی اوڑی ہو جا کا نور آفتاب

سکه دندان منخ افور کی کھلا آفتاب
 فوج بلا سوزش ہی ہزار تن تھرور
 توجہ ہو ہر ہفت سی راستہ قربان ہو
 اللہ اللہ عکس رخسار منور کا فروغ
 ایک شب تجھ ہی کی گرا قبا س و
 پانی گرا وں ہر ش کو مائل توں سر
 جلوہ روی مخطط سی ہوا روپوش کیا
 چشم کی مستی کا باعث ہی فروغ حسن
 پی کی مئی س شونخ فی چہر کدوی ہی
 جلوہ عارض فی تیری ہی گھٹایا
 سامنی تیری مری نزدیک ہی شام
 تیر مرقان کا نشانہ گری پروکھا
 آتش رشک رخ روشن سی طہائی ام

برق ہو سیلاب مر ہو جای کا فور آفتاب
 دیدہ عاشق میں اک قرص کا فور آفتاب
 بد زہرہ ماہ فوغلمان پری حور آفتاب
 آئینہ بجا تا ہی ای غیرت حور آفتاب
 تا قیامت ماہ سی ہو سائل نور آفتاب
 نذر وی تار شعاعی بہر طنبور آفتاب
 آج بللی بین نظر آتا ہی محصور آفتاب
 می نہو جبک نہ دیکھی آب انگور آفتاب
 دیکھ لی دیکھا نہو جہنی کہ غمور آفتاب
 ترمیزی کم ہے پیش چشم اسی حور آفتاب
 آکھو نخوت سی کو پیشی بہت نور آفتاب
 رخنہ رخنہ ہونیاں بیت زنبور آفتاب
 کیا علاج ہو سکا طبیعت سی مجبور آفتاب

اسکی آمد و یکگر نجبسی ہوا وہ مہ جدا
 گرمی باز از سخت سر و کمرانی تو
 سایان چہا نہ چو ونگار ترا شک
 عکس روی و شن ساقی کسی کجا چکی ترا
 جو ہی عالی رتبہ اونی سی نہ خووان
 بیحجابی عالم مستی مین ہی عین حجاب
 کیون نہوتیری در دولت چاہر مجدم
 جلوہ کسی روی و شن کا ہوا پر تو گن

کہد و اب میری سیخانی سخی ہوا افتا
 زلف شبگون کو اوٹھا خشی کا ہوا افتا
 و کیہنی دو گمانہ تنجکو تا بمقدور افتا
 جلوہ گر پایا میان جام بلور افتا
 ماہ کا احسان زمین کرا ہی نہ نور افتا
 پردہ مینا مین کہو تا ہی ستور افتا
 آئینہ داری کی خدمت پر ہی ماور افتا
 بنگیا ہی خاک کا ہر ذرہ پر نور افتا

جاسم کو دنیا سایہ مین لوای حمد کے

یا علی جب ہو سوا نیزی پہ محسور افتا

جان بلب عیسیٰ نفس ہی ہجر کا بیار پ
 دیدہ و نہتہ فتنہ کرتی ہین بیدار پ
 کسکو دھمکاتی ہین دم کہینچکے تلوار پ

بی سبب کیون ہو گئی ہین چپی آزار پ
 ویکتی چلتی ہین اپنی شوخی ز قمار پ
 مرتی ہین مجروح ناز ابر و خدار پ

ایں ایک تہی ہرین کسین ن سچر سوں پاپا
کو خرمیاری کرین ای مشتری خساپا
تھر سہی کیسین سوئی گس گلزار پاپا
چشم جادو کرسی لڑ لڑ کر بلا بین بین
منہ سی بولین بانیہ بولین پاپا نین بانیہ
شکوہ وعدہ خلافی پر نہ بولی ات
دو دو خطا گیر کیا اکہ ن شعلہ رخ کو تر
چاہی کہنا خیال غارین انخام کا
سدرہ ہی عقیل کیا ملائی کوئی آنکھ
باہین گردن میں جو والین نسی لالہ
رہتی ہیں ہر دم گریبان گیر بختی ہیں
آئینہ منہ دکھایا کہ کچا جبہ بناو
ایسا کہ ہو بھلا وعدہ وفا کی امید

حلقہ حلقہ ہی کندہ کاکل خدار آپ
ماہ کنعان آئی کنبی کو سر باز آپ
آنکھ دکھلاؤ نہ ہی نہ رو رو بھار آپ
اپنی ہاتھوں میں آنکھوں نے کیا آزار آپ
کیا ہمارا زور اپنی دل کی مدد بھار آپ
ہمسی اتنی بات پر ایسی ہوئی بھار آپ
سرو ہو جائیگی ساری گرمی باز آپ
حسن پر اتنا نہ اترا یا کرین نہار آپ
چشم دربان بنگیا ہر روز بھار آپ
منہ لگاتی ہی ہو میری گل کی ہار آپ
بات کہتی ہوتی ہیں تو گل کی ہار آپ
صورت تصویر حیران بگیا دل ہار آپ
شام تک نہیں چل جاتی صبح کا اقرار آپ

آنکھ ہی چشم سحر سامری چون منون
 گاہی ہائی فی بھی تو ساتھ لائی غیر کو
 روزہ مارون کی طرح اکدن مگر کھر بھی ہو
 وعدہ فردا وفا ہو کا تہ ما فردا ہی شہر

لب ہرین عیسی کہتی ہیں عجائب گشت
 ایسی بلتی سی محبتی یار ہی کار آپ
 کاشن کھلاوین ہلال ابرو خدا آپ
 واہ اسی صاحب ہرین کتنی صادق الاقرار آپ

ویدہ و دستہ او کی چشم کی عاشق بنے

ای سحر ہمسی جو پوچھو تم ہو ی بیا ر آپ

ہریشب یلہ اسطی اللی لگر کیسوی دست
 آنکھ تر گس ہی بعینہ کل سنی گدین ہی دست
 مشک افروز ہرین اگر خال سیاہ وہی دست
 چال آفت ہی قیامت قامت بجوئی دست
 لوتی ہرین چانی پر مری قوت کی دست
 حوہی نظر و نہیں یعنی ہبت عالم تر دست
 زندگی سچی بہتری اگر ہنگام نزع

تاری ہرین افشان کی فرمائی کامل فرمائی دست
 زلف سنبل ہی صنوبر قامت بجوئی دست
 دو دو عنبر آتش رخسار پر ہرین ہی دست
 آفتاب نور محشر ہی فروغ روی دست
 یاد آجاتا ہی جیپچ و ہم کیسوی دست
 جنت الماویٰ ہی بکتر ہی بہار کی دست
 چہرہ ہو پیش نظر اور زیر شرف انوی دست

سوی
می گفت پا غیرت آئینه هکندی
ملکت گل سخی بهار انشا که تا بهی
بسمل تیرنگه هی طائر قفسه نما
شل هو ن مثل شان یارب سبب شایسته
کوڑیالا سانپ بیٹھا ہی گنج حسن
یج پر پھو لونکی سو جاتا ہی جوت باز
روضه صنوان ہی سر شک حمیر کا خانہ
صاف ہی جالی کی کرتی کی شان و عیان
خود ہی گر کرده تو یہ بگیان سو باطن
مگر فی جا کر انون غیش کا بہانہ کیجیے
چشم مردم خیرہ ہوتی ہی شعاع نور
مین کو تو قہر زبانتہ اتی جوا و سکاؤ
الکھ قاتل ہی ہی مین زخون و سحر

جام حبشیدی ہین گویا کاسہ انوی دو
لاہاری سمت باد صبح گاہی لوی دو
روی دل بہتا ہی سو کعبہ ابروی دو
ناگنی او سنی بنائی صبا جدوی دو
سلاک ہر سی نہیں اولجھا ہوا گوی دو
صدیہ گلبرگ سی چھلجا تا ہی پہلوی دو
حور کی پہلوسی بہتری کہین پہلوی دو
کھل گیا ہی جوہر آئینہ پہلوی دو
روی دشمن شیشا بہ ہی نہایت حوی دو
سر کسی صوت تو پہونچی تاسر انوی دو
پنچہ شعلہ شاخ نخل طور ہین بازوی دو
مرز جان سمجھون گھر خوش بازوی دو
دل پنجہ نزن ہی دو مغمزہ لہری دو

بسنی لمین تباخ و سر خود کام کی صورت
 بنائی رنج فرقت فی یہ مجہ ناکام کی صورت
 تفت سوز المہ سی سینہ ہی حمام کی صورت
 چمن بکیش ہی و زگر کس مخمور ساقی مین
 ہجوم صحت دست زبان پیا نہیں قابو
 ہوا ہی زندگی ساز شہی بہا نمی تین
 خطا ہی دیدہ و دستہ کیا تشبیہ ہی عاقل
 دماغ میکشی کب ہی خیال چشم و آبرو
 حد اکرا ہی گرد و صحنہ نہ سنگ آوش
 فراق مہروش مین لٹش کیر کا تصویر
 نظر آتا ہی پشت لب کا سبز عکس اسبرو
 جہان کو مست کرتا ہی نظارہ حسن ساقی کا
 چمن کی سیر سی نفرت ہو ہر قمر جی بل کو

نظر کعبہ مین پھر آنی لگی چشم کی صورت
 ندیکہ خواب مین بھی استراحت کی صورت
 مکدر و دُور دل سی چشم ہی کلجا کی صورت
 ہر اک غنچہ ہی شکل شیشہ اور گل جام کی صورت
 نہ کیون ہو جا غنا نامہ پیغام کی صورت
 بھما دل بہتابی پر چراغ بام کی صورت
 کمان و چشم قنار کمان بادام کی صورت
 نہ او تر اطاق سی شیشہ ندیکہ جام کی صورت
 اگر دو دل ہوں تو ام دہر مین بادام کی صورت
 نہ کیون تار یک نظر و ندین سحر ہوا کی صورت
 کہ ہی آغاز مین پیش نظر انجام کی صورت
 صراحی دار گردن ہی تو نکمیں جام کی صورت
 جو کہ مین لو سن سمن لب و گل اندام کی صورت

سحر صبح وطن بھی اب بنی ہی نام عزت

لیالی سی فزون تر ہی یاہ ایام کصیوت

ہین نخل دار کوچہ دلدار کی دخت

طاہرین جامی غنچہ گل انگروشہ

کیا انتظار یاری او گنتی ہین بعد مرگ

لاشی لنگتی ہین کہین لنگی ہین کسین

عشق سی قدان سی نہ پایا بر مراد

اندھری نور حسن خداداد کا فروغ

جاسیر کو کہ نرگس حیران ہی غمظنہر

سر بار لاتی ہین چمن یار کی دخت

شک چارہین مری گلزار کی دخت

بالای قبر نرگس بیسار کی دخت

مردم گیاہین کوی شمع کار کی دخت

لانی نہ بھل کہی مری گلزار کی دخت

ہین نخل طور کوچہ دلدار کی دخت

شبہم سی اشکبارہین گلزار کی دخت

خط فی مشاودیا ہی سحر حسن گلخان

پُر خار ہو گئی گلن سینار کی دخت

شمع سان وتی کٹی حیرت پرفن کی دخت

ہی شمع یک ہجران نخل ساونکی دخت

نہ لک شمع ہر کی چہرہ روشن کی دخت

اشکبارہین عقدہ نالہ ہی بلی دوداہ

زلفت کی پرویدین چشم و نگہ کرتی ہی قتل
 جس صیبت بسر کی ہی شہجانب بست
 بلب نالان کی صیوت لغو نہ تھا ہجر
 تھا جو مجھ دیوانہ کو گیسوی بت سلسلہ
 جانگی اوس گل کی کوچہ میں ہی تعمیر
 رنج و فرت مجھ کو عیش و صل غیر کو تو نصیب
 دیدہ تر کی سفیدی سیاہی سی کھلا
 ایک ساعت بی خیال دوست ہنا کفر ہی

پروہ داری کرتی ہی ہر دزد ہر ہر
 یون متیابی سی اخی خالق کبھی دشمن کی
 سامنی تصویر تھی اوس غیرت گلشن کی
 بیڑاں حدادنی پہنائیں سو سون کی
 خواب میں دیکھی ہی ہمیں سیرا گلشن کی
 رو کی میرا دن کٹا ہنستی کٹی شہر کی
 دونوں آنکھیں ہری ہر بھادو کس دن و کئی
 مرد عاشق تن کا دن ہی عاشق تن کی

ای سحر کس عیش سی تہنی بسر کی صبح تک
 عید کا دن ہو گئی وصل تیر فن کی رات

چپ کیون نہ ہی تازہ گرفتار محبت
 بی مہری وہ کب ہی سزا و محبت
 بچتا ہی نہیں صاحب آؤ محبت

واہ ہونہیں سکتی لب اظہار محبت
 ہر ہم زن ہر گھر لایا محبت
 دشمن بھی نہ یارب ہو گرفتار محبت

سحر مروت بد صد نه آزار محبت
 اک روز شگفته نهوا غنچه سب
 هوتی ہی سحر مر گیا ای شکست
 کرتی ہو مدا و امر ابیکا ریبو
 یہ عاشق و معشوق میں بھی لڑکا
 مر جائیگی اک دن جو یوہ عشق رہیگا
 آسان تھا جسکو اوٹھا لیتی فرشتے
 پوچھو جو دوا شربت نیدارد و ہا
 عقبی میں جہنم سی کیس طرح بچینگے
 دشوار ہی چپنا میں اگر لاکھ چپنا

اللہ کری تو ہو گرفتار محبت
 سینہ میں کسکتا ہی ہا خار محبت
 آخر نہ بچا آپ کا بیمار محبت
 اچھا نہیں ہونی کا یہ آزار محبت
 الفت مری غمخوار میں غمخوار محبت
 آخر مرض الموت ہی آزار محبت
 انسان ہی تھا جس سے اوٹھا بار محبت
 ہمو مرض عشق ہی آزار محبت
 دنیا ہی میں جلتی ہیں گنہگار محبت
 چہری ہی عیان ہیں ی انار محبت

جو چاہی وہ دیجی تعزیر سحر کو

موجود ہی حاضر ہی گنہگار محبت

شیخ ان ہجرتی ہوتی ہی کئی ات کئی

شب ابام پیش ہو گئی برسات کی آ

کافی عیار فی شکوئین ملاقات کی آ
 آہ کی دروہی ہو تا ہی جہان تجو تھا
 یاد کامل میں شب ہجر کا جو عالم ہی
 باتیں بہکی جوشنیں کہکی شرابی آٹھا
 آیا وہ ماہ نہ شرب تو خلق کی ماری
 مجکو ہی عید اوسی وز ملی تو جسد
 یاری سوسوٹہ کی کروٹ کو بد لک لپٹا
 کیا کہوں ہی کوی صول کی شب کی چلی
 شام سی صبح ملک سینہ زنی کی مٹی

پار پر فن فی مری ساتھ عجب بات کی آ
 ہجر کی دن کو بنا تا ہوں میں سرت کی آ
 کالی اسطرح سی ہوتی نہیں سات کی آ
 طرفہ تقصیر مری یار فی اثبات کی آ
 تار کی گنتی ہوئی آنکھ نہیں کٹی ات کی آ
 ہی شب قدر بھی تیری ملاقات کی آ
 نہ تو بولانہ ہنسایا ہی کچھ بات کی آ
 ہو گئی صبح نہ مہلت ملی اکبات کی آ
 یاد آئی جو مری کون تر مگات کی آ

کیون سحر کو نہ ہو دعو اسی سلیمانی آج

آگنی ہاتھ آنکھ بھی جو تری بات کی آ

زلزلہ لدا میں ہی مشک ختن کی نکلت
 غیرت عطر ہی مسکت تن کی نکلت

نازنین جہم سی کتن ہی حسن کی نکلت
 ناف میں نافہ آہوی ختن کی نکلت

معرضِ حیرین بیا ترنا کو سناگما
 تونی چوٹی میں جو چنی کا ہی الامونا
 کاکل شک شان آئی جو تربت میں
 پاتھہ سی پی جو تو کاٹ کی پینکی اگی
 کوچہ سی وس گل لڑک کی صبا لائی

قوت دل کی لپی سینے قن کی نکمت
 پہول کی بوسی ہی کم شک ختن کی
 رشک عنبر ہوئی کا نور کفن کی نکمت
 شمع کی گل سی نمایان ہو سمن کی
 آج مکی ہی جو گلہای چین کی نکمت

زلف ساقی کا پری عکس چ ساغر میں
 می بین پیدا ہو وہیں شک ختن کی

شک گوہر ہن تیری ساری داتا
 ادھی سی سی جبے نواری داتا
 دانت سلاک گہر کی کھٹے ہن
 زلف افشان سی عقد پروین ہن
 کہی جلی اگر چپ گتی ہے
 شب کو تاری ہین جلوہ گر ہوتی

برق تابان ہین پیاری پیاری داتا
 شب ہوا رنگ لب ستاری داتا
 جب لبون سی کھلی تمہاری داتا
 روی روشن قمر ستاری داتا
 یاد آ جاتی ہین تمہاری داتا
 کیون نہ می سی سی ہ سنواری داتا

اپنا منہ آئینہ میں دیکھو سو

وہ لب نازک اور مہماری نیت

قسمت نے پھر فراق کی بجائے کھائی

یاد آئی گوری گوری جو تیری کلانی

منہ خون سی اور تیرا فاق رنگ ہو گیا

رویا میں سکی دل سی کہ ورت بکلی

شیشہ میں ہمیں شک پسی کو لیا آؤ

مجر اشتیصال میں بی بیشی حساب

انکار کرتی ہو جو ملاقات غیر سے

افشان اگر چٹپٹی تو چٹپی پر وہ کیا ہوئی

ترپا کیا تصور دلبر میں شام سے

آنکھوں نے کر کی اشک نشانی بچا لیا

آیا جو بار ضعف سی گو ہم نہ مل سکے

وہڑ کا تھا ایک عمر سی جس کا وہ آئی

ای شمع و مجبئی گھڑی بھر کل آئی

غصہ سی ماہر و فی جو تیوری پڑھائی

آئینہ روسی ہو گئی آخر صفائی

ہر چند ناک بھون بہت اوپر چھائی

فرقت میں ایک بھی فلک نے گمائی

مانا کہ جب تک آئینے نصرت پائی

مسی کی ہونٹھ پر جو دھڑی تھی جلائی

کل صبح تک مجھی کسی پہلو نہ آئی

پتھو کی تھی آہ گرم فی سارخی انی

دستک پر اشک آہ فی کی پیشانی

مردم فریب ہی جو سواد شہ صال
 یادو سحاب لہت میں قلم ہون زار و
 کیا ناز کی ہی میں تھجا قصہ میں بکھنا
 سہ پہا بزور زلف گردہ گیر کو کیا
 تھی کرم ہمارے جیلا یادہ مہر و
 کیون لڑ رہا ہی صبح سی بویشک
 خوابان نقد جان ہم نظارہ لہتھی
 سمجھا کہ اوسنی پانہ زمین لگا ہی
 بدوان کی آنکھ باہر نکال چکی
 یولانہ منہ سی ہای ہی تقدیر کا لکھا
 ہائی سی آج آیا ہی باہر ہمارا چاند

آنکھوں میں شل سرمہ ہی کھڑکائی رہا
 ساون کی جی کہی نظر میں سمانی رہا
 گرمی سی صبح تک اوسنی نیند آئی رہا
 کی دست شانہ فی مری عقدہ کشائی رہا
 تاری چھپی آنکھ کسی فی ملائی رہا
 کس وسیہ فی آنکھ قمر سی لڑائی رہا
 دل مانگتی تھی مانگت ہی دغائی رہا
 جارتی ہوئی ہو آنکھ سی آنسو حنائی رہا
 اوس مہروش فی خشی کا کل اٹھائی رہا
 کی اوس صنم کی گی بہت جہہ سائی رہا
 اوترا ہی طوق مارنی منت بھائی رہا

سویا لپٹ کی جج ملک یاری سحر
 مدت کی بعد چین سی بنن آئی رہا

رابطہ جسے کیا اوں تب عیاں چوٹ
نگہ شوخ فی سیکھی بہن چھپتی کی چھٹ
خون عشاق سلامت نہ ہینگلی نگہ
دست نازک چہ صنم کی ہی گہ ان نگہ

غم ملا خواب گیا ویدہ میدارسی چوٹ
مردم چشم صنم لڑتی بہن ملواری چوٹ
جایگزین گارنگ خاگر قدم ہارسی چوٹ
ای حنا جلد کہیں تو کھنڈ لہلہ

ای سحر خانہ ولداری مین یون نکلا
جسطح جاتا ہی نوکر کسی سرکاری چوٹ

بیوف کا ہی تھن رعبث
وانہو ننگے یہ عفت رہ مشکل
گل کی دامن تلک پھونچینگے
ہی سنان مڑہ غلش افزا
سلک دولاؤن اشک کی لوند
کافی ہے نازا پرو و مرقان
پنی کی می عشق چشم میگون مین

دل نادان ہی بہت رارعبث
آبلون سی ہی رابطہ رارعبث
ہا کتھرو و لہری بہن خارعبث
نہیں دل مین یہ خار خارعبث
پہنی ہو موتی کا حسن رارعبث
کون ہے نازا پرو و مرقان
کون ہے نازا پرو و مرقان

وی کی زلف سیاه یار کول
زلف چھوئی پہ کیوں او جہتی ہو
حدوش سی پری کو کیا نسبت

اس بلاسی ہوئی دو چار عبت
طول کرتے ہو بار بار عبت
نور سی ہے مثال نار عبت

نورنگہ
رضان مین نہ کہہ سحر کو غزل
نہ سحر ہو گناہ گار عبت

کیا کر سکیگا آ کی فلاطون را علاج
تسکین بوی یار سی تا پہی تل دل
صورت نہیں شفا کی سحر و صامت و صلا
آہوس غمیت سیہ کی گھر محبو پہلو
بترید زہر مار ہی سودا سی لفت مین
جہی نہ ہی خوشدار و لب کامری دوا
کھرا و سکا و کیتی ہی ہو آسٹریک
جگہ ہو گناہ و بوعرق زلف یار کی

عیسی سی ہونہ چشم کی بیمار کا علاج
لا اسی سیم صبح مری درد کا علاج
ای میری جان ہی مرض سحر لا علاج
دار الشفا مین ہوتا ہی بیمار کا علاج
مسموم زہر چشم کا ہی جانکدہ علاج
ہی تلخ کام عشق کا خوش واقیاع علاج
ہم کو ہوا نطفارہ دار الشفا علاج
سیر سام عشق کا ہی ہی لجنی علاج

کیا دیکھتا ہی نبض مرض فراق کی
درمان عشق آپکی قانون میں نہیں

بی سود ہی طبیب سر اسر دو علاج
اسی ہر بان ہی مرض الموت لا علاج

حامی سحر ہی قبر میں مومن کا بوتراب
اور درد معصیت کا ہی خاک شفا علاج

عکس موش فی بڑھایا جلوہ تحریر منج
چچ میں لاتی ہی لچین جہنم بحسن
زلزلت بحر حسن سبحان ہی جنون کا
عین جاوٹ ہی گواہ صنع صناعت قدیم
کاوش اہل جہان صاف دل کو کیا
ہی یہ نقشہ عاشق گریبان کے خوش کا
آب عکس عارض سی سنہر ا ہو گیا
صاف باطن سنی پہونچی شناوین کو گزرنے
بھولا حیرت سنی وانی پیش جسم صاف پار

تیرہ چشم برق کو رنی گئی نویر مومج
صفحہ وریا پس صورت کمان تحریر
طلوق گردن ہو بھنوریا و نمین بزبحر
جزر و مد بحر و کیکھ اور قلت تکثیر منج
خار گہی کو کلبی سیکھانہ ہنگامج
صفحہ وریا پہ مانی ویکہ لی تصویر
میر کارنگ طلافی سنگیا اکسیر منج
گردن مانی حکم کرتی نہیں شمشیر منج
پاسی دریا کو سلاسل سنگی زنجیر منج

پری مجنون ک نطرتین بنی ہی ہر کئی
 و لکوا فی سبیلہ یتری برو کی یاد
 لہجہ فی پانی عکس روش سی آفتاب
 نونہر ہی برق خیشان ہی میان آفتاب
 کیونکہ اہو سے تلامذہ ہوسیان شکر
 پاک ہی لای ستم سی صاف طینت کما
 سایہ افکن لطف سپان تی ہی پانچین
 بحر عالم میں جان ہو کیا وسہ جی چال
 پھر گئی جوہر میں عکس چین پانچین ہی
 ناتوان ہوں عشق شہر زلف میں جل جا

حلقہ گرد اس ملت ہی حب نہر موج
 تیغ بران نلگی پیش نظر سہر موج
 برق خیشان پری چشمان ہر اک حیر
 ساغر صبا میں ای ساقی نہیں موج
 ہوتی ہی دریا میں باد تندی کثیر موج
 جوہر قطع و برش کہتی نہیں شمشیر موج
 پیچ و تاب باز پیدا کرتی ہی نجیب موج
 پیچ و تاب و کجروی ہی سر خط تقدیر موج
 آب آئینہ میں بھی آتی نظر تصویر موج
 اوٹھ نہیں سکتا قدم سی انگڑ نہر موج

عشق بحر حسن میں لاغر ہوں ایسا ہی تھر

اشک ہو رو کی گنتیہ جسم ہی تصویر موج

رہتا ہی میری ماہ کا طوفان کلاں

کس طرح ہو ہلال نہ تیرنگاہ

کس کسو دیکھی بھی سید ہا بیکو
رہتی ہیں عاشقوں کو لونڈی غنیمت
آتا ہی میر کر کی جو حیلی سی پھیر کے
بیجرم پھر گئی ہی شرہ ہمسایہ کی
صحبت اثر کجوں کی نہور ہا بیکو
کرتا ہی تمل دیکھی کویہ ناپکین
سیدھی یہ بات ہی کہ نہی کی نہ درستی
قسمت کا پھیر ہی جو نہ آیا وہ شکاہ

یوہن اگر بیگی تمھاری نگاہ کی
عقرب کی نیش ہنرتی مٹی گان سیاہ کی
کجروی خود نہیں ہی مٹی گھس کی
رہتی ہیں کیوں ہمیشہ بھہڑ بگا بیکو
ٹیڑ ہا ہزار سلسلے چسپی ہو نہ راج
رکھی ہی آج یارنی سر پر کلاہ کج
تونی اگر نگاہ کی امی شکاہ کج
ورنہ ہماری گھر کی تو کچھ تھی راج کج

ہو گی نہ چار آنکھ وہ نازک کج
دیکھو سحر نہ یار سے کرنا نگاہ کج

گردن جو امی صبح تری کیہ پی صبح
نی آبرو ہو خندہ دندان نامی صبح
رخ رشک مہر دانتوں تین وکی جی حکم

غیرت سی پھر نہ خلق کو نہ نور کج
کج کج یہ گروہ غنیمت دہن کج
گیسو میں نہ گشتا مکی دین صبح

گردن پہ عکس جلوہ جعبہ نہیں
 کس بق و ش کی وہی صفا کی یاد
 تیرے مہر و شمع ہی سب ہی سفید
 ہوا زخم دل کو مشک سے او شبق
 کیون بتونہ روی یہ ہمیشہ نقاب
 عشق گلوں یارین ہی ہمیں اپنی جان
 بے سوس مہر ہو پھر مائل غروب
 کردی سایہ وصل کی شربت پی چرخ
 کھلائی گروہ گرین پر نور کی صفا
 کھٹکا شب وصال ہی روز فراق کا
 ممکن نہیں شروع طیفلی کی واسطے
 دیوانہ کر دیا تری کرتی کی چاکنی
 حشرید غرق ہو عرق اشغال میں

بی فاصلہ ہی شام نمایاں قفای صبح
 روتا ہون کچھ خندہ دندان کی صبح
 کیا بی اثر ہی آہ ہماری عای صبح
 مثل نمک سفیدہ نور صفای صبح
 رہتا ہی آفتاب نشان قفای صبح
 گل کر گئی چراغ ہمارا ہوا صبح
 وہ ماہ بی نقاب جو کوٹھی آبی صبح
 ہاں دود آہ دل بھی ہونی نہا صبح
 اوڑجائی نگ فق ہون خیر صبح
 یارب غروب مہر پوشان فنا صبح
 ہمراہ آفتاب کی ہی انجلی صبح
 کیونکر نہ اپنا چاک گریبان کھائی صبح
 وہ رشک مہر کی جو عریان صبح

یہ سب دین بی اثر شب سحران تیار
خوشید کو ہی شوق طوافِ حرم
ہوتا نہیں ہی کم کبھی لاشرفاق

فریادِ شام زاری شبِ نامی صبح
ہر روز کیوں نہ جاوے احرامِ لای صبح
برسون سی اپنی آنکھ نہ دیکھیں شامی صبح

ناوک صدای مرغ سحر ہی شب وصال
مین ای سحر ہوں کشتہ تیغِ جہاں صبح

دل مضطرب ہی پارہ سیما کی طرح
دن بھر رنگ مرغ گلستانِ ہونٹاں لہ
اوس عورتوں کا ہونج روشن جونی نقا
پہنی قبا تو رنگِ طلائی کی عکاس سے
تو ہال کھولی شبِ توبہ ستارنی تار ہوں
بحرِ جانین موج کی صورتِ بہنِ پچو تاب

گر طمچش ہوں ماہی بی آب کی طرح
گرمِ خروشاں ات کو سرخاب کی طرح
منہ فق ہو آفتاب کا مہتاب کی طرح
اٹھس کچل پڑو ٹھلی بھی کجیاب کی طرح
اوڑاؤ کی تجھ پہ کشتِ تاب کی طرح
چکر میں وزو شہنشاہ کی طرح

کس شک آفتابِ بویلی ای سحر
گردش میں ہی یہ چرخ جو دولا کی طرح

ایذا می غلق بین ہی تگاپو شعا چرخ
 منعم نہو فریفتہ کار و بار پسرخ
 کمر ترک رسم کینہ وری کج روی کو چھوڑ
 دن زندگی کی بھڑاہی انسان باتین
 بالیدہ ہو جو دیکھی تیشیدہ ست یا
 تا چرخ آہ جاتی ہی اور نالہ تابہر
 رستان جاہ کی نہیں جاتی ہی بخود
 درویش اپنی آنکھ نہ سنی کچھای شاہ کو
 گیا اوج بعد مرگ ہی مجھ تھا کسار کا

کب بنی سبب ہی گردش لیل منہا چرخ
 ہی بنی ثبات یاری ناپایدار چرخ
 غمخیزی دکھانہ او شتر بنی مہار چرخ
 دل بہن اسیر سنجہ دار و مدار چرخ
 ترکان کا پنجہ بڑہ کی بنی پشت خا چرخ
 یہ ہی ستون چرخ تو وہ ہی منار چرخ
 پر زور ہی کمال می چرخا چرخ
 امی منعمو نہیں ہی ذرا اعتبار چرخ
 ہی میری خاک افسر فرق و قاف چرخ

کیا ای سحر جہان بین تلون مزاج ہی
 جو ہو فدا و عریبہ جو ہی نگار پسرخ

اوس شک مہر کی نہیں تیر تیر
 شک خون سی چشمہ چشم پر آب سرخ

پچھایا ہی آفتاب کی اوپر سحاب سرخ
 ہوتی نہ کسطح ہم خون کے حباب سرخ

ساتی کی عکس خنکی کیون شرباب
 اندری گرمی آتش رنگ نگار کی
 اتنی کبی ہینچن کہ رنگت بدل گئی
 تب میکشی کا لطف ہی رات چاکر
 ابرسیہ چین میں چھایا کھلی ہون گل
 منظوری جو دست گارین خون
 اس نضل چین بنی سری ان
 جلتا ہی سوز رشک لب لعل فام سی
 مرقی ہی مرقی پاچکی ہم اپنا خونہا
 یارب کسی کا خون نہو میری ہا

ت

ہوتا ہی صبح رنگن آفتاب سر
 عکس قلم سی ہوتا ہی رنگ کا سر
 سفاک ہو گئی تری نجر کی آب سر
 اور رنگ وی ساتی مست شتاب سر
 پیش نظر مو سبز قلع میں شرباب سر
 شجرت سی لکھو مری کا جواب سر
 مندی سی ابدون کیا ہی بخت سر
 کسطح رنگ پائی نہ یا قوت تاب سر
 چہرہ ہوا جو یار کا وقت عتاب سر
 پائی یہ روسیہ نہ فرو حساب سر

پیرنی میں غصہ چہری پہ جابی عجب نہیں
 ہوتا ہی وقت صبح تسحر آفتاب سر

قدارون ہی زلف سینہ راون کی شاخ
 آہو تو چشم شوخ ہی بروہن کی شاخ

کشته ہوں چشم مست کا لازم ہی نہیں
 کیونکر نہ میری جسم کی داغ و نشانی ہو
 پیری میں کیا عذوبت شعار کا فر
 خوش چشموں سی کسی ثمر دعا ملا
 اوس گل بغیر سر و ہنچ طومر نیست
 لکھوں جو سر و قد کی تن با زین کج و

جای جبرید تین غزال ختن کی شاخ
 پاتی بہاگل سی ہی نخل چین کی شاخ
 شیریں لانی بار وخت کس کی شاخ
 خالی ہی برگ و بار سی کیوہن کی
 ہر شاخ نخل گل ہی محبی کر گدن کی
 لازم ہی جای کلمات اشون ہن کی

اوس سر و سبزہ نگ کا مداح ہوں سحر

حسرت کیون نہو مری نخل سخن کی شاخ

و اشک اگر ہی قسم رو محی حمد
 اس نگ نہ تو با کبھی مطبوع طبائع
 کیون خاک مدینہ کو شرف نہو فلک
 میں دور ہوں ہر چہ بگر طائر کا
 درکار و سید نہیں دہ گاہ خدا تک

تو مقصد و لیل میں کیسوی حمد
 آتی نہ گل ترین اگر بوی حمد
 فردوس سی بہتر ہی کہیں کی حمد
 منہ قبلہ نما و اہل یان سوی حمد
 کافی ہی فقط سلسلہ موعی حمد

قمری کی طرح طوق غلامی ہی گلی مین
 دل صدقی مین نقش قد مہ پاک نبی
 کیون واجب عینی زیارت ہوئی کی
 کیا نوہی اللہ کہ روشن ہوزمانہ
 خالق نی جو تھا خلق کیا او سگانہ
 معراج مین بھی است عامی پھو
 بی حکم خدا بات نہ کرتی تھی پیہ
 ہی دست خدا سر پہ لطف کرم
 ربی مین سلیمان مسکنہ سی زیادہ
 کیا چشمہ حیوان پہ تھا خرہی خضر کو

ہی سر و سہی قامت دلجوئی محمد
 سو جانین مین قربان سر موئی محمد
 محراب حرم ہی خم ابروی محمد
 بی پردہ اگر رات کو ہو روی محمد
 بی سایہ بنایا قد و لجوی محمد
 کیا پھر شفاعت تھی تگا پوی محمد
 تھا وحی کلام لب حق گوئی محمد
 ہی پنجہ حق شاہ کیسی محمد
 مین خاک نشینان سر کوئی محمد
 ہی کوثر و تنیم پہ قابوئی محمد

وصف شہ مردان مین سحر لکین ان

مداح علی توہی شت گوی محمد

طوبی ہی اگر قامت دلجوئی محمد

ہی قد علی سر و لب جوئی محمد

کہ دوش بنی مطلع معراج علی ہے
 حیدر کی زیارت دین یارت ہی بنی
 تھا سینہ احمد کبھی زیر سر حیدر
 آنکھیں نہ کھلین بعد تولد نہ پیا ورنہ
 تکبیر کسی کلمہ پڑھا حق کی ولی نے
 بی خوف عدو بستر احمد پہ وہ سو یا
 مجروح ہوا تیغ ستم سی جو سر پاک
 گھر علم خدا کا ہی لکڑ شاہ رسالت
 وہ جان نبی لحاک لحمی ہی تو بیشک
 کیا منہ ہی کسی کا جو کر می صدف دیدار

کہ جای دید اللہ ہی پہلو ہی محمد
 ہی رومی علی آئینہ رومی محمد
 کہ زیر سر پاک تھا زانو ہی محمد
 چو شی زبان نہ کھانا ماروی محمد
 آیا جو نظر کعبہ ابروی محمد
 اللہ ری جانباز و رضا جو ہی محمد
 آشفته ہوئی قبرین کی سوی محمد
 ہی ذات دید اللہ در شکو ہی محمد
 حیدرین ہی علم نبی و نحو ہی محمد
 مراح ہوں جسکی لب خٹکوی محمد

مشکل کی جو عقدی ہیں سحر کی انجمن اگر

ای ہوت خدا قوت بازوی محمد

چہری کو کتابی نور الفت حیدر سفید

چین پیشانی ہی مثل موجہ کوثر سفید

گر لی مندا اشک غم شبیره سی کر سفید
جلوه گردین لعل مین کج کج کج
هر بحرین کمتی هزل یونج اوسر سفید
انتظار یار مین اندر سی جوش بجا
تیر می وی پر ضیا منفعل مین شب
واه روی رخ لب می کش غنچه دهن
کس مین ده شایان تشبیه لب دندان
خوشنمایان شکستن سی چشم عاشق ستا
شوق سبزان شراب سرخ پیری و خضاب
نام کو بکسی خون بهاری جسم لاغر مین
زینت مهتاب مین امی ماه تاری چاپ
کمکشان مین شب کو تارونکی جھپک جانی
جا بجای موی ابروی نمایان جلوه

ای سحر تا هو تری اعمال کا د قمر سفید
خوشنمایان جوی کالی رات مین تر سفید
تیره سنجی هی گری خاندنی سی گهر سفید
روقی روقی هو گئی مین یاد می سفید
زرد رنگ مظهری روی مین نور سفید
هی بزرگ جام گل بلور کاسا غر سفید
لعل مین بدنگ سرخ او بنی صفا کو تر سفید
هی شراب سرخ کوفه مینده تر ساغر سفید
بیجیانی هی سیکاری هو واجب سر سفید
قتل کرنی پر با آب دخم بر سفید
هو مر صر گوهر و الماس سی نور سفید
کج کج سیاه یار کی جوهر سفید
جلوه گری صفا لانی مین مین سفید

اک صبیح سنگدل کا کشتہ سیجرم ہون
 چھوٹی ہی بے تکاریں وہ ہمہ سنگ
 شرم سی تیری طعانی زنگ کی لکڑی
 اوڑ گیا زنگ حینان قلب ہریت
 گھر مہر ابدیت انشروت ہی جلوہ دلدار
 بدر کامل کی طرح گلجام ہرین و شبنم
 لیا آئی تیغ قاتل سی خچوٹی نگار
 سامعین جانیں سی سی کیا ہر
 ساق پایا ر روشن او سکا بکرا ہی پل
 رواہ ری سخ کی ضیا اندری نور پل
 جیوہ گر چون لعل تب سی گرد و ندا
 چاند سی چہر کا تیری گھر پر کی گلشن میں
 اس قدر خوش صباحت ہی سمنبر جسم پر

ق

صورت مرمی تربت کامی تپھر سفید
 اگر مجھی مارین تباں سیمین تپھر سفید
 کچھ فقط چنیا نہیں اور لالہ احمر سفید
 چاندنی کی طرح دھوپ نقرہ سان ہی سفید
 پر تو خورشید عارض سی ہن نام و دور سفید
 روزن دیوار و درہن صورت اختر سفید
 ہو قیامت تک میری خون کا محضر سفید
 شمع ہی چربی کا پتلا گرچہ ہی پکڑ سفید
 گوہر اپا شمع کا فوری کا ہی پکڑ سفید
 چاندنی کو زرد کرتا ہی ترابستر سفید
 موتی کی طرح ہونگ گل حمہ سفید
 چاندنی کی طرح سی مہولالہ احمر سفید
 سیوتی سی ہی بدن کی جلد زعفران سفید

ماہ تابان ہرین کلفت ہی عارضہ کپڑا
یہ روپی کی نہیں ہونے ان نخل و شہ

چاندنی سیلی ہی رنگ چہرہ دلبر سفید
اسی پری پیدا ہوئی پرواز کو پہر

نور ایمان سی آنکھ طلعت عصیان ہو دور
منہ سحر کا ہو میان مجمع محشر سفید

حیا سی بان ہرین لعل درفشان بند
جہاں یار کا ہی گرم بازار
ہمیں کہتی ہیں صاحب بیروت
منہیں آئینہ میں تصویر تیری
کیا ہی گرم منہ سی بھی بولو
تکلف بہ طرف اب کھل کی بیٹھو
دربیدار اگر دون جب سی ہی باز
گمان خواب ہی مجھ پر چپان کو
کمرنگی دور سی خط سارہ گل

یہاں ہی ناتوانی سی بان بند
ہوئی ہی حسن یوسف کی دکان
نہ منہ کھلوائی کر کہی زبان بند
پری شیشہ میں ہی ایجان جان
ریگی شرم سی کب تک بان بند
قبا کی کھول دوامی مہربان بند
ہوا ہی یکفتم بابا بان بند
خیال یار میں گنجین ہرین بان بند
دیکھشن نگر ای باغبان بند

جبین یار چرچکی جو افشان

دقن پر خط نہیں امی بحر زہنی

بلا کہن ہی چشم سحر پروان

پی دیدار بیان آنکھیں کھلی ہیں

رُکی شکر گالی سی کیونکر آد اشک

ملو گنا تجسی جب تک دم میں دم ہی

رہی گردش میں حب تک جاؤں خورشید

مکدر آمد خط سی بہن سارض

عیان گردن سی عکس جد ہی صنم

ہوئی چشم نجوم آسمان بند

نظر آئین بھنور میں مہلیاں بند

فلک پر بھی ہی راہ کہکشان

ہوی دیوار کی روزن وہاں بند

بندھی دریای جوشان پر کہان

جدا ہوں بند سی گوجان جان

نہو یارب در پیر معان

ہواری آبگینی میں دھوان بند

پری آسمانی شیشی میں دھوان

سحر بہن سب علوم شاعری یاد

کہان کشتی کی بھولیں پہلوان بند

تمنی جہان کی منہ کو گمانی بہن چاند

اوس شک کہکشی سی ہی مساند

دو نون پہیلی چاند بہن دھوان چاند

رہای منہ کوچ چرخ لاکھ باد چاند

رخ پر تری جبین پتری و آنتو پتری
 و کیو نگا آج دونوں لبوں دونوں
 جو یا ہی تیرا صبح سی گرم شام تک
 غم کیا جو تونی نہ آیا تو میری پا
 ابرو کی تیغ ڈھونڈ مینی لگائی مل
 قربان تمھاری منہ پہ صنم لاکھ آفتاب

سوچ خدا تیری تصدق شمار چا
 کل شب کو مینی خواب میں دیکھی ہر چا
 رہتا ہی شب کو طالب دیدار چا
 مرمی کی یہ تمام ہو اسی نگا چاند
 جب بکھتا ہو میند رمضان کا نکا چاند
 ان ابرووں پہ آپ کی صد ہر چاند

سارا مینا خیر سی اور عیش سی کٹے

و کیو سحر کا منہ جو نظر آئی یار چاند

شعلہ طور مرا ہاتھ میں لی کر کا
 دم تحریر خط یار جو آنسو نکلے
 یار خوش چشم کو خط خانہ شکر گاہی
 پڑھتی ہی یار کا خط ہو گئی وکی لکری
 جوش گریبی ہو تا خط کا نہ کہنا معلوم

ید بیضا سی نفرون تر ہو منور کا غد
 دل پکارا کہ جنبہ دار نہو تر کا غد
 پرودہ دیدہ ترسی نہیں بہتر کا غد
 ہو گیا حق میں مری ہدم خنجر کا غد
 بیجدون یار کو نامہ کی عوض کا غد

لاکھ رو صف لکھون ست و خانی کا
 شرح طواریک ہوگی نہ وقت پریم
 بنکیا کچھتی ہی تیشیں سرور کی
 قد موزون اب لعل کا گر صف لکھون
 شمع و سونا و گداز پت قوت جو لکھون
 کار و قراض کری معج ہوا و اسی
 خود غلط یار کو خط لکھنی کی دہن کر
 ورق سادہ بنی صاف چین کا

شاخ مرجان ہو قلم پر گل تر کا غنہ
 کین تسلیم مملکت دل کا ہی ابر کا غنہ
 خامہ سویر کی کران چھ سو نور کا غنہ
 ہو عقیق شجر ہی وار شجر کا غنہ
 پر پروانہ صفت خاک ہو جگر کا غنہ
 لیچلی جانب دلبر جو کبوتر کا غنہ
 نہ قلم ہاتھ سی چٹتا ہی دم بھر کا غنہ
 روی نگین کی سپنی سی جو ہر کا غنہ

ای سحر مہر فح یا یہ کا لکھون مین جو
 صبح صادق کا ہود امان منور کا غنہ

کیون فح لا ہون سکا ضبط فغان آخر کا
 نہ گیا گردش قسمت کا اثر فغان
 بحرین بسکہ ہی ورنہ بان نا لہ گرم

کر دیار کور سوای جہان آخر کا
 لوح مرقد کی بنی سنگ فغان آخر کا
 بجلی شعلہ مری مند مین بان آخر کا

سوزِ فرقتِ سنیالِ صدفِ پرگوهر
 اشکِ آہِ شرافشانِ کھلاشق کار
 اوسکی لہون کے تصویر میں او لکھو جنوں
 جاہ و نیاپہ کر منعم نادانِ تکیہ
 پادشاہانِ فلکِ تبتہ و خورشیدِ کلان
 سایہ چتر و علم میں جو رہا کرتی تھی
 ہون وہ کم گو کہ اثرِ مہی غی غاموشی کے
 اسی گلو حسن و روزہ پہ نہ اتنا چھوٹو

آبلون سی ہوا البریزِ وہانِ آخر کار
 آبروئی مری امی چشمِ وہانِ آخر کار
 پڑ گئی گاپون میں بیخیر گمانِ آخر کار
 خواب ہی عشرتِ فانیِ جہانِ آخر کار
 ہو گئی پردہِ خاکی میں نہانِ آخر کار
 گور میں سو گئی بی نام و نشانِ آخر کار
 شمعِ تربتِ سنی لہائی نہ زبانِ آخر کار
 چمن سن پہ آئیگی خزانِ آخر کار

مکتبِ عشق میں تدریسِ جنوں کی جو سحر
 ہمہ دان ہو گیا میں سپہ سالارِ آخر کار

سہری پاتک کہیں باقی نہیں بکرا م نظر
 جلوہ رخ سہی شکم پر تری ٹھہرنی نگاہ
 کھو لکر آنکھ جو ابنا بی مان کو دیکھا

حسن ایسا ہی کہ کرتی ہی نہیں کا نظر
 دھوپ میں آئے پر کرتی نہیں کا نظر
 طبع ہر شخص میں آئی طبع خام نظر

سایه زلف مین کجاست از روی خشان

شام سی منتظر آمد ساقی جور با

تر و دماغی هونی حاصل جو لری پستی ننگه

چهایا کوکیان رخ خورشید پر اک ابر تنک

جب سی آتا نهین چه ساقی سید ساعد

بیگنه کتنی کینی قتل تبا اسی متا تل

بیمروت کو دیاد دل یہ ہونی نادانے

آنکھ چھکی نہ مہم فوج تملک با ی شوق

جمع عشاق مین نالون سی پیاہی شتر

دل ہی تصویر خیالی تباں کاسکن

کام خورشید پہ کرتی ہی دم شام نظر

تا دم صبح رہی بس طرف با م نظر

رکستی ہی یہاں اثر روغن بادام نظر

آئی جب رخ پہ تری لہ سیہ فام نظر

صورت شیشہ ندکی نہ پڑا جام نظر

دوبنی آتی ہی لہو مین تری صمصام نظر

کی نہ آغاز مین ہمینی سوخا م نظر

رنگی جانب صیاد تہ دام نظر

طرز آتا ہی تری کوچی مین کہرام نظر

کعبہ مین پھر بخدا آتی ہین اصنام نظر

منتظر آنیکا اوس ماہ کی رہتا ہی سحر

رہتی ہی جانب در صبح سستی شام نظر

دم بخود دلیل ہونی مجھ کو غر خوان دیکھکر

شک سی گل جلگسی خرام جانان دیکھکر

زوم تن بین مسکرانی تیغ بران و یکجگر
 مست جوید و یوگیا میں چشم جانان و یکجگر
 کیا اگر اترتا تھا ہمیشہ سر و گلشن میں گد
 چھکنے تاری می ازانک سنج متا ب و
 خاکساروں کا پڑا ہی صبا سپر غبا
 کیا رقیب و سنیہ و لدین کھیا چ و باب
 سنگ غم سی استخوان میں مہ ای ایل نظر
 بوالہوس کو کوی جانان سیکون ہو جتنا
 تھا بہت نازان لاپنی خود نمائی پر
 جب شب وقت میں بلند چشم فی و یکجا
 ہو گیا اپنا گریبان مثل سنبل تار تار
 ہی جو ذوق تغیر و دیو مری سنی کی داغ
 عنو لب گلشن الفت ہو نین جلد و طر

جو سخی ہیں شاد ہوتی ہیں مہمان و یکجگر
 دل کو اک سودا ہوا زلف پریشان و یکجگر
 ہو گیا سپہ حاکم موزون جانان و یکجگر
 نورافشان جبین نورافشان و یکجگر
 جھار اوست می نخوت کا و امان و یکجگر
 شب کو میری ہاتھ دین گیسو می جانان و یکجگر
 پس گاپین گردش چشم حسنان و یکجگر
 رنگ فوق ہوتا ہی لڑکھو کا و بستان و یکجگر
 آئینہ حیران ہوا تصویر جانان و یکجگر
 پانی پانی ہو گیا ابرو بستان و یکجگر
 آج دست غیر میں گل گل و امان و یکجگر
 جانی گلشن کو پہلی یہ گلستان و یکجگر
 ہو مقابل محبسی ای مرغ گلستان و یکجگر

بسکہ عشق شکر کی سب کھنکھو اہن

چاہ سی نفرت ہوئی ہی جو خواب بھیکر

باغ الفت میں گل و شبنم کی صورتی تھر

یا ہشتاوی ہماری چشم گریبان بھیکر

واغ سوزاں کلہ نہیں جاوہر دل بتیا پر

عشق میں کی پیشدستی طاریا پر

برق مشنی موی سر خسار چھپوئی

نقش پانی گل کھلائی چاندنی کی تیر

سیکھیں ہر روز بر صحت صورت جرم خال

عین کچھ چشم زمرہ ہی تہ اچاہ وقتن

بسکہ ہی بادِ سحاب لہ میں باران اشک

میں گوریارات کو سویا نہ یا در لہ

چونک جنک کو حتما ہو کھنکھو لگجانی ہی

کرسال وصال کی سی سحر

شمع روشن ہی نہ رکشتہ سیاب پر

لوٹا ہون بہت مرغ دل بتیا پر

چھا گئی کالی گھٹا خوشید عالمیاب پر

طرفہ کلکاری ہوئی ہی چاہو متیا پر

محو مطلق ہو نہیں اس آس کے اعراب پر

بینی و ابرو میں خالق منبر و محراب پر

لوٹا ہون برق کی مانند فرخ اب پر

چھا گئی اشفتگی اسی دل بتیا پر

مستقل خواب پر شان بکھتا ہون پر

کشتی سائل روان ہو توئی کی آب پر

بوسہ دندان پناہ ہو گئی رسوائی خلق
 یاد ہی او گلبدن کا زخم محل ساید
 جا نگذاخو رشید و بن ہی شب فرا
 چشم اضی بہت ساری شاہی ہمکشان
 آفتاب حسن روشن بنین ہر موج
 کس قدر تاسک ہی اپنی شب تاز فراق

ق

آبرو کھو بیٹی ناحق اک دریا بیا
 پڑتی ہی کب آنکھ اپنی قائم و نجاب
 ہو شہما آتش نشان ہر دم انتاب
 مارا بیض کی ہی کچی کا گمان مہتاب
 لوتی ہین بجلیاں جام شراب پر
 رشک تارونکو ہی نور کرک شتاب پر

ماہتابی پر ہوا وہ محروش جب بختا

ای سمجھو پی ہوائی چہرہ مہتاب پر

جان عالم جو ہین مانل ستم ایجادون پر
 جان تیا ہونین ایسی ستم ایجادون پر
 تاری وڑی ہین جلو خانہ انور کی تمام
 طوق فرنجیر کی اب خلق خریدار ہوئی
 میری یوسف کا خریداری سارا عالم

ٹوٹی پڑتی ہین پرزاد پرزادون پر
 جنگی سائیکو بھی ہی فوق پرزادون پر
 صورت کا کھشان جلوہ گری جادون پر
 تیری میوانون کا احسان ہی جادون پر
 کچھ نہ بندون ہے موقوف تازادون پر

کس آن تجسبی گلشن دین حکیمین من سر	بندگی قدیمی تری فرضی آزار دون پر
کین دین لانی دین مرم آه بتان بریم	کان حرقی نہیں عشاق کی فرازون پر
چشم وحشی ہی قاتل مرید ہی شوخ	یہ وہ آہو دین کرین جلد جو صیادون پر
پھر بہار آئی ہی عشاق کا خون جش دین	تیز فشر کرین قدغن ہو یہ فصا دون پر
آبرو دیتی دین عشاق کی پر آب کھین	ایک ساون پہ شرف کہتی ہی اک بھان
پچ عشاق پہی آہ عدم دیکھتی دین	چست باندھی ہی کمر بانی بیدا دون پر
قتل کرتا ہی وہ عشاق کو ترسا ترسا	فوق میری بت ترسا کو ہی جلا دون پر
بلغ میں آئی جو وہ سر و قد سنبل مو	قمران لین بسیر اکبھی شمشادون پر
حسن تو بے شکن اوس بت کا ہی الفت	زادہ اک سمت ملک غش میں دین بھان

شاعری کامری پایہ ہو سحر گویں نہ بلند

میری استاد کو ہی فوق سب استادون پر

مرداوسی کہتی دین جو ترما ہی اپنی نام

برق کا عالم ہی ہر موج می زرقام پر

ہیز و نا کس جان مٹی دین نرم پردام پر

پرتو انگن ہی جو ہر روی ساقی جام پر

کرتی ہرچست خانی سی و گنگھی مار پڑ
 دیکھنی چاند آیا ہی ہ مہر پیکر مار پڑ
 زلف چھوڑی مجھ کو دکھلا کر رخ کا غام
 عیسیٰ مر جائیگی گر عمل بت نہ کو مار پڑ
 ابرنی رور ویا دیکھا جو مجھ کو شکا
 خواب میں بھی سو جھتی ہی کہتی بیرو
 کس قدر ہی جسم رخ مہر و ش پر آفتاب
 بابلون کی ہی گرفتاری کا گریباؤ
 کیا ہی نسبت سر و قد کی زکس محمودی
 وعدہ دیدار تا کی مجمع عشاق ہے
 دل ہی سینہ میں چھڑتا مرغ بسطیح
 خوشگستہ بال ہوں طاقت کہاں پرواز
 نشہ دیدار آنکھیں کان مشتاق کلام

مہر ڈوبا ہی شفق پہولی ہی و گنگھی مار پڑ
 ہی بیاض صبح کا جلوہ سوا و شام
 یعنی وعدہ صبح کا مہر قوت کھا شام
 خون ہو گا خضر کا خزانہ و غام پر
 برق تڑپنی بیکاری دلی کام پر
 آپ نہیں تیا ہو نہیں اپنی خیال خام پر
 ہی رگ یاقوت جو ہی ونگنا اندام پر
 رکھدی گل دانی کی بدلی علقما می مار پڑ
 سرخی ایسی خوشنماکب ہی گل لادام پر
 جلوہ گر ہو شل خورشید قیامت مار پڑ
 کس طرح ہو پوچھون جدا میں پس پی مار پڑ
 کوئی طائر بھی نہیں تیا ہی مجھ کو مار پڑ
 اکٹھا کیوں کہ ہر صبح نیا و بیا مار پڑ

رحم گایا تذکره کرنا نهیجی رجمی
چروہ اکبا او شادی وشن نقاب
گشتگان چشم قاتل کو جلاتا ہی من
صاف اوچھائی ہی نکت جسم سرخ
کیا بلا وہ جس ہوگا ہی قصو کا مقام
عشق ثمرگان خار پیراہن جی بچپن
ہجر ساقی تری پانی آل انکبین تین آب
لائی تھی زہ شگوفہ خون عاشق کی
میری خم ن فی دی چین بندگی کو ہر ہا

اندون آیا ہی دل الیسی بت خود کام
کھل چکا ہر ت سی از عشق خاصیم
ایک پستہ ہو گیا سر سبز دو بادام
پیر ہن او جلا گلابی بگیا اندام پر
جنکی مثل جانو بیون بال پر اندام پر
کار نشتر ونگٹی کرنی لگی اندام پر
سنگ پر شیشہ کو پیکو خاک الو جام
برگ گل ہر ایک جو ہر بگیا صمام
تخنہ لالی کا کھلا قاتل تھی صمام

ای سحر ہو بھی ہی اپنی دل خود بین تاپہ
فخر آئینہ سب کندر کو جم کو جام پر

انتظار یارین سو یا نہ دم جرات	سیر نکمین ازین مانند اضرات
حاکم کوی یہی فوقتین بترت	کشمی بیکو مای باش اضرات

وصل و سحر باریدین ہی ایک حالت چڑھتی
 صبح سہی تا شام بلبل کسطرح ہونے لگے
 شام کو جس شب آتا ہی قوت میں بلال
 شام سی تہی لکھو تیری عارض و مذہبی
 جوش پر سحر بتان میں بسکہ ہی یوانگی
 خار و خار آشنای پوسرین عشق میں
 ہی جو بار زلف جانان کا تصور جانگزا
 مہر و شمس کے ساتھ کھی جانڈنی کو بھی پڑا
 بھر تسکین دل مضطر فراق یارین
 کما نشان کھلاتی ہی عالم زبان مار کا

ایک دم پتا نہیں آرا م دن بجات
 شمع کی مانند ہون گرا یث و شدرت
 یاد ابرو پھرتی ہی دلینہ خنجرات
 صبح تک دیکھا کیا میں ماہ اخترت
 جامی صندل آشنای ہی تھرات
 بسکہ دشت کوہ پر پھر ہون ن بھرت
 رہتا ہی ورد زبان کالی کا منتر
 اوج پر تھا کیا مری طالع کا اخترت
 دیکھتا ہون جانب ماہ منورات
 چشم افنی ہین شوبہ سی کی تھرت

جب سنی لہن یا کاسودا ہی منجکواسی سحر

خانہ زندان میں روز آتی ہین تھرات بھر

دل ہوا بیمار کھین یا تیری کھیکر

ہو گئی پا مال ہم ز قاری تیری کھیکر

چھوڑی لگی بات کرنا ہم بھی تھی انکی
 اشتیاق قتل میں ہر گ چھڑ کر گئی
 نشہ اور ریگہ نامی گل اس شیلی آنکھ کا
 اب تو غیر ورنہ جتنی فرصت نہیں آ
 کیا کہوں جو ٹوٹی ہر سانچہ پاتی پر
 سامنی میری چل ای کبک یاد آئی مجھی
 آتش غیرت سہی بید کیا کہوں کسبیا جلا
 کس قدر شوق شہادت ہی مہین انی
 رات بھر کی اس نہیں ہوں باقی
 واسنی کامی کہ نہز انک پہنچ کر پر

عار آتی ہی مہین با عار تیری دیکھ
 خوش میں آیا تو تلوار تیری دیکھ
 مست ہونین گس شر تیری دیکھ
 جل گیا میں گرمی بازار تیری دیکھ
 رخ پہ کھری لفت شک تیری دیکھ
 اک پری کی چال یہ قمار تیری دیکھ
 باغ میں گل شکل امی دلدار تیری دیکھ
 سر جھکا جاتا ہی بس تلوار تیری دیکھ
 دل او بھتا ہی مرا اکرا تیری دیکھ
 دوری اوتی مہین اب تلوار تیری دیکھ

غرق عالم کو نکرنا ای سحر بہت را

دُری محبو چشم دریا بار تیری دیکھ

یہ ٹکڑا ابر کاتایہ فگن ہی ماہ روشن پر

مہین ج زلف شکین جلو گر اوٹ گئی گری

مسی لید ایسے یار کی رت ہی پھیلا
وہ گل ہی سے لیکر تا قدم اک نور کا
نقابے پنج روشن چہے او بی وانی
سوانیرہ پہ خوشی قیامت جلوہ گہتی

نہیں شبنم کی قطری ہی پیناروی گسوت
نہ کیوں تو لاف نہی او کا نخل شائیں
رہا کرتا ہوں پروانہ چرخ زبرد ہن
عیان ہی جلوہ روی صنم ہشت پوسن

بہت تو کوتاہ تھا صبح کو خواب بگیا او
شفق کا خوبنہا ہی ای سحر اب تیری گہ

جسم صاف یار پر زیندہ ہی لبوس بن
اوس سہی قد کو نکلیوں پوشاک ہونوس بن
سنگ سانی فلک پال کو دی فوج غم
زرد رو پیش خدا جوش یاسی دل سیاہ
کبک کو ہی زد کرتا ہر روش طرز خرام
کھایا تیری شجر کی قبا پر زہر شکر
پشت لب نیلی ہوی جوشن اک دیکھنا

شمع ساعد شعلہ پنجہ آہستہ فائوس بن
سرو کا گلشن میں آتانی نظر لبوس بن
چار دن کو ہوا اگر گشت دل مایوس بن
مثل طوطی گوہی ابد خرقہ سالوس بن
تیری گہی کیا ہوا ہی گل جلوہ طاوس بن
کیون نہ ہوا ی گلبدن نگ طائوس بن
ہی غوی بشرہ سی پیش از کنار دیوس بن

ای سحر ہوں کشتہ سر و چان بہ رنگ

چادر تربت بھی ہوشل پڑاوس سبز

کیوں تیری رخ سی خیمہ کامل خدا را

ذکر کامل ہی تصویر تین می روزان

شمع سان با بفا خشک شنگی مرئی اس

ہر گھڑی کرتی ہوشیاری مری تا ہی

قتل وہ ابرو کج کرتی بین تانہ نگاہ

آنسو دہن مری بخشی ہی عجب نشو و نما

دشت غربت میں میں ہر گشتہ گرتی

حیرت افزا ہی تری گردن روی بان

قصر و تطویل کو کیا حسن خداداد میں خل

دل شوریدہ نی دی یاد کی ٹرکان چا

مطل صحبت ہوئی تیری گاہ ہونیں لیل

روز محشر ہی ہی فرقت کی ثواب در

شب ہی کوتاہ کہانی ہی مری یاد در

رشتہ جان سی بھی ہی آنسو دکھاتا در

یون بان تھی کہی صاحب کی نرینہ در

کس قدر ہی مری سفاک کی تلوار در

کہ ہوا نیزہ سی صحر اکا ہر اک خار در

خضر و عیسیٰ سی تری عمر ہوا ہی یاد در

شمع سی شعلہ ہی ہی شونخ شمع گار در

زانع کی مزع گلستان ہی منقار در

میری منصور سی ہر چند نہ تھی ار در

پیش این تھی زبان ای بت طرار در

لب بیگون نہیں ہی تھی شکان کی گنگا
کتبہ یوسف پہ یہ ابنوہ خریداروں کا
ہجر مہوش مین مہین سرگشتہ ہم کو ارد
عین حجت ہی حاکت پہ یہ ایسی اہر

ساغری پہ کی ہاتھ مین می خوار در
لکھنوسی ہی کمان مصر کا بازار در
کرلی دست ستمی چنچہ کھار در
ہی دُوم خرسی جو شملہ ترا مکتار دراز

ای سحر ظلم مین ظالم مین برابر دونوں
ایک ہی کاٹ مین چوٹی ہو کہ ملوادر

منہدی جو بان بنگنہ ای کف فسوں
گلشن سی گیا کون جواب آتی ہی سہم
رتہا ہی مری غم مین اگر سینہ زنانہ
تو پائی نگارین سی ہمیں کتا ہی پاپا
تازیت عیادت کو نہ آئی مری صفا
ہاتھ نہیں مین غیر گاتی مین جو منہدی
ملتا ہوں بس ہاتھ تری ہجر مین دن آ

خونابہ دل سہان ہی خنائی کف فسوں
ہر برگ کی جنبش صمیمی ای کف فسوں
پیدا ہی جلاجل سہی صدائی کف فسوں
ماتی مین کھڑی پنی پستی کف فسوں
کیوں نقش پہ پستی ہوئی آئی کف فسوں
خونابہ جگر سیران ہی خنائی کف فسوں
ترت سی بھی آنکی صدائی کف فسوں

رونی کی عوض آ کی ہنسو میری ستر

پامال کرو نشین سجائی کف افسوس

انجام ہی شادی کا سحر پنج و صیدیت

آواز جلاجل ہی صدائی کف افسوس

جھا لوں کے موتی ہن رخ دلبر کی آس پ

چنپا کلی نہیں رخ انور کی آس پ

شیریں لبوں کے گرد پھر مین بوا لہو

قاتل فی سراقہ کی ممنون کیر لیا

ای مختبے ابی خدا کر نہ تھام

کنڈل نہیں ہن چاند سی عارض جلو

طلعت گریز کرتی ہی جاقب ہے

یہیں من و وس میں کا نہیں ہیں غلج

ساقی فی آفتاب کا ہالہ بت دیا

برج کی جلیوں کی تربے کہنا کہ

تاری ہن جلوہ گر نہ انور کی آس پ

چھوٹی کرن ہی مہر منور کی آس پ

جمع مگس کا ہوتا ہی شکر کی آس پ

پھرتی ہی روح دستہ رنج کی آس پ

مین کب گیا تبان سمنبر کی آس پ

ہالہ ہی نور کامہ انور کی آس پ

کیا آئی سایہ یار کی سیکر کی آس پ

کاشی نہیں ہن سیر گل تر کی آس پ

خط طلا نہیں لب ساغر کی آس پ

دو برق ایک مہر منور کی آس پ

کانون کی بجلیاں نہیں رخ کی اوچھڑ
چنب چپ کے روز خانہ اغیار کو گیا
بگڑ بھی حوروش تو بہت بنائی بت
سوداخی لف یار کا چھوٹی نہ سلسلہ

ہیں دو ہلال اک نہ انور کی اس پاس
ہو سٹھلا مہ حسین مری گھر کی اس پاس
گو تھی بش گیتی نہ کہی شہ کی اس پاس
نہ بخیرین کھدو قبر یہ چادر کی اس پاس

شیعون کو خون شکنی حشر کیا سحر
کوثر یہ ہونگی ساتی کوثر کی اس پاس

نگ لاتی ہی جنوں فصل سہاراں ہر س
فصل گل میں دماغ ہو تپہ زمین مزار ہر س
گل کھلاتا ہی گل خسار جاناں ہر س
ہی ولاتا مجبورہ کراہی باران ہر س
فصل گل میں کتنے تلموں طوف بیاں ہر س
خانہ زنجیر قد مومن سی مری آبادی
گل تری چٹلی کی کھاتا ہونین تن گلبد

چاک کرتا ہوں بزم گل گریبان ہر س
خوشقد و بنتا ہوں عین ہر وچہر انجان ہر س
سینہ ہو جاتا ہی اغون سے گلستا ہر س
جوشن آنکھوں سے جاتا ہی طمع خان ہر س
پیشکش ہی سودست خار و اماں ہر س
ای جنوں آباد کرتا ہوں زمین ان ہر س
سینہ ہوتا ہی چمن فصل ہلالان ہر س

ماشتوئی نوزاد و غوغا نیکو شفتنگ
ای جنون تیرین دلت هم بین کی
چشمه پیکار یا خفاک بیابان بی خبر
هوتی بین آلی مری خم کمن مانند گل

ق

بهرستی جاتی ہی می لب پریشان
اشک ن سبک کا تو ہی سامان
دامن شست جمل کر تا ہوں انشان
جب ہر ہوتا ہی سبزہ غنچہ خندان

آب و دانہ ہندی و ٹھنی نہین تیا سحر
کر بلا جانی کا تم کرتی ہو سامان ہر سب

بھولی جین غیر و سب بدی یاد فراموش
تو کر مجھی گواہی ستم ایسا یاد فراموش
وہ سروسہی قد جو خرابان چن بین
شانہ کا جو اوس سرو کی لفونین گنہ
اوس سروسہی قمری صفت بافت لی
ہاروت صفت و کیکی اوس ہر چیز کی
نہ ہر چیز کی ہر چیز کی ہر چیز کی

تا شتر ہوگی تری بیدار فراموش
ہوگی نہ مری ل سہی یاد فراموش
قمری کو ہو رعنائی شمشاد فراموش
شمشاد کو آری کی ہو بیدار فراموش
کیا دل سی ہو یاد قدر آزاد فراموش
کرتی ہر ہر صومہ نہاد فراموش
اب تک تو نہیں آکا ارشاد فراموش

گر چو دل بیره هم می دوست کی مقابل
اسلام زبانی ہی ولی یاد تباران ہے
لبہامی شکر خاجو تری خواب میں
بت سنبہ جو لگاتی نہیں نا تو س کے مانند
و یکمین تر نقشہ تو گرین حیرت د
حورون کو کمان یاد ہیں گرم ایسی دیا
نام اوس بت تر سا کا ہی من بات و طغیہ

سختی کو کرسی بینہ فولا دفراموش
کافر سنوئی لذت الحاد فراموش
شیرین کو گرین خسر و فیرا فراموش
کرتا ہونہ مالہ و فیرا دفراموش
تصویر کشتی مانی و بجزا دفراموش
جنت میں بھی ہونگی نہ پیرا دفراموش
اذکار فراموش ہیں اور اذکار فراموش

پالغز می شواہی چناسحر اوسکا
شاگرد کرسی گرہ استاد فراموش

کیون نہ من یوانی تیری حسن پر می یاد
ہی جو حسن بازین پر یہ دل بیمار
توفی کھلا فروغ حسن جیای برق و
ہون یاغ عشق کا وہ عند لیغ سنج

ہو پر می کمی جو تیرا سایہ دیوار
ابتوا تا ہی میں دن بھر میں غمش
مثل موسی ہو گئی طالب دیدار
گر سنئی ملی مری ہو جا موسی غمش

یادین تیری فقط ناقوس نهی بالانین
 ناتوانی سیهان سوبارانی لب پر جان
 پھر کینین کس کی آنکھیں بند ہیں پکی
 اب اوٹھینگی سو محشر کی خواب گسی
 روغن بادام چھڑ کو چہرہ پر جامی گلاب
 آدمی کیا ہی جو جھکودیکھ کر خود نہو
 طائر دل کو ہی الفت سوز عم سی طرح
 اب تو یہ عالم ہی کس کا جگر کلاوہ شونخ
 ہوں سپاہی کیون رکھوں تیغ ابرو پر گلاب
 کاش سی جلد سی رخ پر میری چھری گلاب

سکتہ وحیرت میں بت نہیں ہمیں ای غش
 وہاں ناکت سی اگر طاری ہوا اکبار غش
 کیا بہار حسن مگر وہ ہوا گلزار غش
 ہم ہوی دیکھی جو او سکی ناز کی ز قمار غش
 چشم بیاہر صنم پر ہی دل بیا غش
 روز ہو میں جیلک امی ہر وہن چار غش
 آگ پر ہوتا ہی جیسی مرغ آشخوار غش
 مگر گئی دس میں اگر تو ہو گئی دو چار غش
 ہیر ہی وہ جھکوا آئی دیکھ کر تلو غش
 یا آ لہی جھکوں میں آئیں سو بار غش

ای سحر فرقت میں کس دن میں ہو جاتی نہیں

دو گھڑی میں کب بھی آتا نہیں غبارش

رو پر و چاندنی کی تہا بان ناقص

نور دین تیری میں پیش در دوزان ناقص

لبانِ غمِ روده سی ہی لعلِ بخشانِ قص
 ماهِ کامل سہی سہی کو مین کیاست
 روز افزون ہی ترسِ خندِ ادا و اوج
 تیری چتون کی ادا و دیدِ نرگسِ مین
 آچکے راگِ مین ہر گز نہ سنو نگا و اعظ
 جوشِ مستی نہ گتے بسی ہی پاکِ دم
 نالیانِ پُر گنبدِ خسارون پوتی روتی
 بدلی دنی سہی رنگِ قرۃِ خونِ آلود
 کفر و دینِ لعلِ رخِ یار کا ہشیام و سحر
 خطِ جھٹی تہی ابرو کی چھپی یونِ قاتل
 اہلِ نفوت کی خصو مین ہی نقصانِ کمال
 وعدہ وصل سی کیونکر ہوسلی دل کو

خطِ رخ سی خطایا قوتِ رقمِ خانِ ناقص
 کہ تیشبیہ ہی اسی مہرِ درخشانِ ناقص
 کامل اک شب ہی اوتسینِ آسمانِ ناقص
 چشمِ نبی نور ہی اسی سر و حرمانِ ناقص
 رندِ کامل کانہین ہوتا ہی ایمانِ ناقص
 سرِ کرمی ہو تو نہین ابدادانِ ناقص
 گذریل سی ہی سطحی میدانِ ناقص
 جوشِ مہیاسی نہو پنچہ مرجانِ ناقص
 دیر و کعبہ مین مین اب گے بر مسلمانِ ناقص
 جیسی ہو موچی سی خنجرِ برانِ ناقص
 پیشِ خورشیدِ سحر ہی رہا بانِ ناقص
 سخت دل سستِ اعمد ہی جانِ ناقص

گوزمین ہی سحر فی سر و سامان بخش

بتج می ہو گا مکان پر شک غلام ہو گیا
 گراسیہ کل چپان پی گلگشت جا
 تو نہ ہو گراسیہ سر و سہی بخامین خار
 خون دل و رونق او شک چپ کی تین
 رنگ گل و جابی حشبت کو آئی نہ گل
 گر بہار افزای سینہ ہون گل و مانع قرار
 کر گیا پامال و خورشید روی گلگشت
 گر پی گلگشت ہو رونق قرار و شک
 ہر شجر ہو فخر طوبی نہر شک سلسبیل
 روز تہا ہی جابی نہر گل کو وہ سر و دار
 شمع عارض کا تری حشبت پی گلشن عکس

غول کی انگھین گل نرگس بیاں ہو گیا
 معج رنگ گل نبی بنجیر زندان ہو گیا
 ہر روش ای شک گل خجوبیاں ہو گیا
 ہر گلی گلزار کا تختہ ہوا مان ہو گیا
 نرگس و سنبل سی حیران پریشان ہو گیا
 چاک ہو دروازہ گلشن بیاں ہو گیا
 شبنم ترسی نہ کیون ہر صبح گرمان ہو گیا
 عشق تک پہنچی مانع او سکا نیاں ہو گیا
 سبزہ ہو ریحان حشبت مانع ضلوان ہو گیا
 کیون میری طرح افکار و غلطان ہو گیا
 دو سنبل شغابہ ہر گل ہو چراغان ہو گیا

شبنم افشان ہو جو چشم اشک نراں سحر

دیکھو اسی لیل بھی تو غرق طوفان ہوئی

کیسوکا قصہ لب پہری مایا جڑی خط
 سودا منی لعل یار تھا پہلی بال جنا
 روز وصال شام نہو صبح حشر تک
 چاہہ دقن سی جوش مین ہی آ زنگی
 کیونکر نقشہ زار غزل کی زمین نہو
 مجہ ناتوان کو بال کیو تر مین باندہ و
 وہم ملک ملک ہی سانی ہان محل
 کس شد و مد سی کرتا ہی نامی قمر دم
 پرچہ سفیر کو نہ دیا جڑ جواب
 کیا یاد نامہ بر ہی دل بیت ارکو
 قاصد جو آیا روح گئی پیشوائی کو

ق

سودا منی لعل کو ہی سرین ہوئی خط
 نازل کمان سی گھوئی سر پر بلائی خط
 اسی کاشم میں سیان کھل جابی پائی خط
 کیونکر نہ زیر پردہ ظلمت چسپائی خط
 موزون ہزار طرح سی کی ہتائی خط
 جاون ہوئی تین مین بخون بجائی خط
 تاکوی یار کون مرا لیکلی جابی خط
 جب تک نہ آیا خط نہ کہی ہکو آئی خط
 اعباشقانہ لکھتی ہرین لکین جابی خط
 لب پر کہی ہی با خط اور گاؤں خط
 حسرت رہی کہ یار کا پڑہنی ناپی خط

ہر شب عاہی فائق الاصباح سی سحر

شکستگی گل ترسنی سبزہ زار سی خط
 نہ لالہ زار سی سیر آبشار سی خط
 نہ ترہون آہ لب نہ زلال وصل
 بدن کی ٹوٹنی مین سا قیام ہی کس نصبت
 بزرگ گلشن تصویر باغ دہر مین ہوں
 لگا کی تیر مجھ ہی منفعل ہوا تو کسا
 پسند و لگو ہی تہی شر و ملاح حسن
 کھڑی کھڑی ہوئی گشتگی سخت فرو
 یسان شیشہ ساعت ہی انقلاب نام
 ہین خازن گرس و گل مشک دانہ و سبزہ
 تم اپنی چشم کی مستی کی قدر کیا جانے
 ہی یاد قامت ہوز و مین شیل سر

ہی بلبل دل عاشق کو خار خار سی خط
 ہی داغ نامی دل و چشم اشکبار سی خط
 گلا اوٹھای دم تیغ آبدار سی خط
 تجھی ہی نشہ سی غبت مجھی خار سی خط
 نہ وعدہ غم ہی خزان کا نہ کچھ بار سی خط
 کسی کو خاک ہو ایسی نہ بون بکار سی خط
 زبان کو بوسہ لبہا ہی شہد بار سی خط
 ہوا نصیب عجب یاد خط یار سی خط
 کہ آگینہ دل کو ہی سن غبار سی خط
 ہی جب سے چشم و رخ و خال من خط یار ^{خط}
 سنو شراب کارندان مگیار سی خط
 غرض سر و سی سی نہ جو یار سی خط

سحر ہی نام خدا دل کو عشق قامت یا

یہ حق ہی بہت کہ منصور کو بھی اس خط

بی نقاب سے کاہوروی شک افزا
کون بہت پر غریب کی چڑائی گل جلا
شمع اور پروانہ کو کتب متسائین ہے
ہی تصوروی جانان کا جمعی شمع فرا
بعد مردن نام عاشق کو زیادہ ہی نمود
صحبت ناجنس مجبوقہ سی کو ہم کہنیں
حسن گلرویان کو عاشق کی دیتا ہی جلا

شرم سی فالوس کے پرومیں جہیں جایی شمع
تیر وختی سی مگر گل قبر پر ہو جایی شمع
یعنی جہیں جایی پروانہ اور اونسی جایی شمع
ہی چراغان سی مطلب نہ ہی وایی شمع
بجھکے پر عالم ہستی میں گل کلامی شمع
حلقہ فالوس ہی بخیر بہر پای شمع
ہی پروانہ برگ غنچہ گلہامی شمع

ای سحر گر شام کو آئی وہ مہوش زیر زمین

صورت شمع سحر بی نوریں جایی شمع

دیکھ کر تجھ کو کیونکر زرد ہوئی نور شمع
وصل مہر وایت زخم دل کو کیا ہو التیام

صبح کو بی نور ہو جانی کا ہی ستور شمع
مہر کا فور سی اچھا ہو کب ناسور شمع

حسن جانان خط کی گئی نہی صلا کیا ہوئی کم
 جو عین شعلہ و فراعہ ہیں عی عشق
 سامنا کرتا نہیں تیری رخ پر نور سے
 بزم میں کیا جو اوس شک چمن کی حسن
 کیون رخ اوس پر نشین گل حسن پرہ جانی دلا

اور نہیں سکتا ہی بلکہ شمع سی کا نور شمع
 چاندنی سی کچھ ضرر پاتا نہیں سور شمع
 پردہ فانوس میں ہوتا ہی جسم عور شمع
 اور کیا رنگ گل تر کی طرح کا نور شمع
 پردہ فانوس میں ہوتا ہی نور شمع

مر گیا ہوں شعلہ رو کی میں صبا حث کیلکر
 اسی سحر میری کفن میں چاہی کا نور شمع

جاؤ گے تم ہی پر وازہ شہستان ہواغ
 سنکی آمد تری مثل چمن آہشن
 بن تر و نہ شرماتھ لگی گل نہ کھلے
 جابی کرتو پی گلگشت گل تازہ کھلے
 کھوئی زلفین جو شمشاد سہی قامت جا
 سن بی پردہ اوس شک چمن کی جخل

پیشو کی بنین شمع نور دان ہواغ
 پیشوائی کو عجب کیا جو خراپ ہواغ
 شبنم ترشی جبک عرق افشان ہواغ
 گل جلدین آتش غیرت حمی چان ہواغ
 بال سنبل کی ہون وید پریشان ہواغ
 چار دیواریں کس طرح نہ پھان ہواغ

تو نہوا پس تو گلبدن ہو مجھ خارتان

تو جو گلگشت کر ہی آتش غیبت ہو تیز

آمد آمد جو تری باد بہاری سسی سنہ

سعدی چہری پہ ہو گل لعل پہ سنبل بنار

ودید غول ہر اک گل ہو بیابان ہویا غ

گل ہر اک شعلہ بنی مجھ سوزان ہویا غ

لب ہر غنچہ بشگفتہ سی خندان ہویا غ

سر قوامت پہ نہ حسن تیرا بن ہویا غ

خوش میرا سحر کر پی گلگشت ہے

نہر سنیم بنی رضوتہ رضوان ہویا غ

تو مہم پر نہاروں کہ چہ ہین روشن چراغ

رو برو تیری ہین ہین بنی نولہی چن چراغ

چہرہ روشن ہین نہ نقاب ای مہ ترا

روی روشن کی تجلی سی ہم سیر چن

مہر عارض حبیبی پردہ روشن گھڑا

جو ہی وشنل کہی پاند زیا نشین

ہی خیانہ مرفقت کی شرب نہیں

دفع کر سکتی نہیں ظلمت مدفون چراغ

سامنی خورشید کی ہو حوصلہ روشن چراغ

چاند بدلی مین چسپا ہی تاتہ دھن چراغ

شمع ہین شہو کی چہرا لاکہ گلشن چراغ

بنگیا دیوار جانان گاہر اک وزن چراغ

دیکھ لو کالاہمیشہ کہتا ہی کون چراغ

طاق کامر اشد و ہا ہی سانکے ہی من چراغ

مثل پروانه بنار او سپهر و سیرامند عروج
 دشت خشت بین جلی تیری غنچان
 ہی سراپا پر مری سرو چرخان کی کہا
 می سی کر خسار آتشناک کو افروخته
 چہرہ پر نور و خوش شمع کا ہی حیرت فرا
 گر ٹپ سی خسار آتشناک کا دریا بین
 داغ دل زیرین بین مثل مشعل مثل
 ماز ایت یار کا مارا ہون میں بی گفتگو
 رامی روشن پہونچی کیا کنہ تجلی کو تری

شمع و اگر جلانی کر پس مردن چراغ
 غول اکھوت میں کتنی قبر پر روشن چراغ
 بسکہ بین زرش سی کیلیر غمائی تن چراغ
 حسن کی دولت کپڑائی دھڑل روشن چراغ
 سرو موزون پر نظر آتا ہی یہ روشن چراغ
 موج کی تپی سی ہو کر داب کا روشن چراغ
 مجھ کو کیا دیکھا رطاہر بین سر زمین چراغ
 کیون نہ خواہوش کہتی ہی سر زمین چراغ
 بجھتی ہیں میان عقل عقل کل کی زمین چراغ

پھونکدی لعل مسی لیدہ سی گروہ سحر

غنچہ گل شمع بنجائی گل سوسن چراغ

سر سبز ہی سہا رخسان سی فضائی باغ

ہو بسکہ باغ باغ نہ پھولا سمای باغ

وہ سرو سبزہ تنگ ہی دلق فرا می باغ

وہ گل جو پہاڑ فرا می فضائی باغ

ای باغبان کمال نه بیگانه جانگر
 وه عند لبه من که بجز رونجی کوپا
 دلکش هی تر عارض گارنگ کنی
 چمکا جنون بهارین صحرای راه لی
 سودانی قدایر کاجب پانی سر و کو
 رنگ خزان بهار دکاتی هی مصفیر
 نوحه نوای مرغ چمن گل هی پاک
 غنچه گلایان گل و شبنم چام دل
 هر صبح پیشوائی کو جاتی هی بوی گل
 جوش جنون هی عشق دین اک گلزار
 پروانه نین هی غنچه دهن لاله زار کی
 بلبل نه دیون که جکی هی همراه جوش گل
 هر جای میر غنچه منتظر گل نیش

هرم بھی کسی نه بین تخی آشنای غ
 دل نشین عشق گل بنی سرنوای غ
 بلبل سی بھی یقین ہی حبیب طای غ
 ای مصفیر اس آئی هوای غ
 سنبل سی کیون پائونین بیری نهی غ
 کیا همکو حیر غنچه دهن دین ش آ غ
 ماتم سر اسی کم نهین عشرت سرائی غ
 میخانه هی بهارین عشرت سرائی غ
 بلبل هزار جان شی کیون نهی غ
 سرین هوای شت هی دل بتلای غ
 هر دین گل هی سینه به غیرت فرای غ
 رونق دهن بهار دیونین خوش نوای غ
 عارض غنچه منتظر گل نیش

سنتین سیر گل سی سحر بون گرفته دل

باد موم سی ہی زبون تر بهوای باغ

جاتا ہی دل کنجی سنج ولدا کرکیرٹ

نج ہی کمان ابرو خدارکیرٹ

دل نی کیا نج ابرو خدارکیرٹ

مانل ہی دل قد و مثرۂ یارکیرٹ

بلبل کا اثر و حام ہی گلزارکیرٹ

پرزہ مرخص چشم کو لکھ غیرت سیح

صدیق بین جنگی نقش کے گل پیر

بختا نہ می پرست کو بیت الحرام ہی

بیتاب دل ہی طائر قبلہ ناکیرٹ

اسی جور دیکھ پاؤں جو نقش قدم تری

ابرو کی سمت پنجہ تر کان بنین

بلبل پہ جذب شوق ہی گلزارکیرٹ

سینہ می ناوک مثرۂ یارکیرٹ

یہ صید خود و روان ہی کماندارکیرٹ

منصور حق پرست چلا دارکیرٹ

اہل طمع رجوع بین زردارکیرٹ

سنجہ شفا کا بھیج دی ہمارکیرٹ

پاپوش او سکی جاتی ہی گلزارکیرٹ

واجب ہی سجدہ خانہ خمارکیرٹ

نج ہی کمان ابرو خدارکیرٹ

وکیلین نہ صبر و مہ کی خسارکیرٹ

ہرچہ لہجہ ترک چشم کا تلو ارکیرٹ

طافوس باغ و بکارت کجایین مجنون

جان اپنی چکیرمه کنعان بهشتی

کاکل کاکش سی هوا پر دماغ تھا

کاکل کابل کمال دیا دست شانہ

ق

دیکھین جو تیری ہاؤ کی رفتار کھٹان

وہ خود فروش آئی جو باندا کھٹان

میل فروتنی نہ تھا ولد ارکھٹان

لایا کشتان کشتان قدم مار کھٹان

ہوتی ہی شام قتل سحر میں ہی دیر کیا

خم صبح سی ہی ستری تلوار کھٹان

ہی سنبل ہشت برین باتار زلف

روشن مہین ہلال سی شہبائی زلف

مشاطہ ہی کھلا رہی شانی سی زلف

توہی تہی صبا سبب ہشتار زلف

روشن خط شعاع سی ہین زلف

رخسار صاف یا رہیں آئینہ دار زلف

گیسوی حور سی ہی فروز تر بہار زلف

ہی بروون سی لریکی زونی بہار زلف

کرتی فسوں طرازی میں ہی مگو کھان زلف

آشفہ سر سبز ہی پریشان ہی موبو

بخشایہ آفتاب زنج یارنی فروغ

مانند ابلنگ سر سبز یہ کیون نہو

افسون عشق لب ہی سحر مایہ حیات

سنگریک چاهمی تھاپنی زہر مار لیت

دشمن جان مری بلای ہامی فراق
دوست و قہر ہی بلای ہامی فراق
کب تلک میں سہون جفا ہی فراق
کاش بخش وصال ہو یا رب
خط میں اوسنی لکھا ہی مژدہ وصل
گردش چشم یار کا صدقہ
بکلی کیونکر دہوان نہ آہ کی ستھ
تو جو آئی ابھی مرض جا نے
ہوینین گردش میں مثل سنگ فسان
جھاٹک آئی ہزار مرتبہ گور
اوٹھ مسیحا ہماری بالین سے
پریان سہرہ کر رہا ہی مرے

حق نہ دشمن کو بھی دکھا ہی فراق
ہونہ دشمن بھی مبتلا ہی فراق
کہیں یارب ہو انتہا ہی فراق
کا ہش جان من ہی ہامی فراق
ہوی صد شکر انتہا ہی فراق
پیس مجھ کو نہ آسیا ہی فراق
دل جلاتی ہیں شعلہ ہامی فراق
شر بت وصل ہی و امی فراق
سان تیغ ستم چڑھا ہی فراق
ہو بیان خاک ماجرا ہی فراق
پاس تیری نہیں و امی فراق
پنج زور آزمای فراق

بیتقراری و درد و کاهش جان

و کمین کیا کیا اجنبی گهای فراق

ما تم وصل من سحر شب روز

و روپایای گهای فراق

جلوه کیا محو تجلی کو تری گهای برق

خنده و زبانهای لایسی شرابی برق

ناهم چشمی که من سنی بان پرانی برق

و هیانید قند کی کمر کی جب یک آج

کان کی بجلی می یکی تیر کاکل اگر

هی سبیل صبرین پیشانی سنی مشو جمال

رعذالی ابر و دودول هی لایان شل

آنگمین روشن بدین خیال مهر روی بیا

یاد زلفت نرنج میون عین اشکبار و بیتقر

دورسی گوش مار کی نکبتین چراقی بدین نجوم

جسب علم پناه سوزان بی نشان هو جایی برق

شعله رخ کی تجلی و یکدیگر جل جلالی برق

سیر می آه شعله را کی سامنی تخرانی برق

زرد و تیر شهاب ثاقب رشانی برق

پروده ابر سیاهی پیکر ز باهری برق

سر خطالوح جبین مخری طغرائی برق

هجرین هر خطه آه شعله زاه غانی برق

سیاه شب یک فتنه بدین بدین برق

که دوا می لبر می سرین کبھی سودانی برق

بجلیون سس نعل در آتش نکبون جوی برق

پر تو افکن بودم که سستی جابمین

سستی کی بود که در این چنین گم

وقت رفت سوزن سی بقراری چکا

در مهر سی بتو کی لکوی افیروگی

ابر قرگاسی جو شل اشک غاموشی

جلوه موج نمی زرفام سی شرمای برق

جو شرر چکا بودا پر ہو گیا ہمتا نمی برق

دل جاو کو عین بارش میں ہے ایامی برق

اشک میں شکست گل ہر سا ہمتا نمی برق

احتیاج رعیدی ہرگز نہ کچھ پروای برق

امی سحر چین جبین یار کی لکھون جو

خط مسطر صفحہ قرطاس پر پنجا می برق

بھولتی ہی لب یا جو شر شام شفق

یاد آتا ہی کسی کا رخ پر قہر و عتاب

منفعل عارض وشن سہمی ہی جو شفق

گرہن زلف و رخ و رنگ مسی پانی گم

پہلی مسی سنی کیوں پان کی لکھی کارنگ

ہو کی طاہر گرہن پر جو ہوتی ہی

کرتی ہی خون ل عاشق نا کام شفق

دل سی عشاق کی لیجاتی ہی آرام شفق

سرخ جوڑی سی خلی سی بت کلفام شفق

جمع کیجا ہین سحر رات دل ز شام شفق

جلوہ گر چرخ پہ ہوتی ہی شر شام شفق

بی ثباتی کا عین متی ہی پیغام شفق

دیکھوں و فی مین کیوں عارض کیوں کیا
 خنہا مانی کی محشر بھی امیدیں
 بام پر وہ رخ کلام نظر آئی اگر
 نہ ہٹی گیسو بگون ہی نقاب گلزار

لطف برسات میں تہی ہی شام شوق
 خون عشاق کا گرجاں پہ ہوا نام
 چرخ پر پھولنی کالی نہ کہنی نام
 دیکھ لو تم جو کسی روز سر شام شوق

یاد آ جاتی ہی کس کی گلابی پوشاک
 دیکھتی ہو جو سحر روز سر شام شوق

کھو بیٹھی تیری ظلم کی ہاتھو نہی جان
 دل مہ کا داغدار ہوا زرد رنگ مہ
 مین شمع سی سو متحمل ہوں جو رک
 روغن بنی ہین اشک فقط داغ دل آہ
 اب مجھی سپک آہ فی بھی کج ادائیگی
 بولی کہ مار کمانی کی ہین نشانیاں
 مجھ کو بہت ستانہ فلک ورنہ دیکھنا

کیوں میری جان بند بٹاشکایت کیا تلک
 پہونچا جو شور حسن تر آسمان تلک
 جلتا ہوں چپاٹا نہیں ہوں تلک
 جلتی ہین مثل شمع مری آخو تلک
 پہونچائی کون حال مراد لسان تلک
 پہونچا جو ہاتھ کاکل خبر نشان تلک
 کرد و گنا غرق تجھ کو مین و گنا تلک

او نہ نہ نہیں ہی ہاتھ بئی عابی
 نہ نہ قبول نہیں کی ہاتھ
 گویا ہی میری جھبیر کی اوپر بان
 حور و بری جہشت و بہشتانین
 ای سروما زمین ہی توجہ نہیں ترا
 تنہا نہیں ہی طوطی گلو کا ہی مخ
 سیپارہ می گل ہی نہیں یاد دین فقط
 ہر چند بال بال ہوتی پیر لین حال
 احوال کیا کمون تن زار و زار کا

پہونچا ہی اپنی ضعت کا عالم یہاں تک
 پہونچا کہی ہما نہ مری استخوان تک
 سرٹ گئی یہ بیان نہ اوٹھا دھون
 ہی شور حسن باریہاں ہی کہاں تک
 کو کو کمان تلاش میں ہیں قمریان تک
 تنگ آگئی ہیں بانوں کی اب پیران تک
 از بر ہی عند لیپ اب بوستان تک
 آئی نہ راز عشق سر موزبان تک
 فرقت میں گھل گئی ہیں ہی میان تک

کچھ اوس سہل نل تہیں کہنا ضرور
 آخر سحر خموش ہوگی کہاں تک

تنگ ہی نہ گی سہل فخریہاں نہ نہ
 کیونکہ و لو کو خون کی ہی دیتاں نہ نہ

اب تو دکھانہ باغ بن سرور و ان نہ نہ
 سرج لبون کئی کئی ہی صحبت پان نہ نہ

اپنی شهید ناز کو کرتی ہو پایاں کیوں
 شوق خدنگ افگنی تکی جو موہاوی دیکھتے
 دیکھی کشت آرزو ہوئی ہی تکی ہر
 بنت عجب عشق بہت ہون می پر ہون
 نیلا ہوا زبرد سبز لطیفہ کہینا
 بات کی بات میں سبز نخل مراد شمعان
 ابرو ناز سی ہی عشق تیر ہو جو ہر پیا
 پیش ازین تھی چشمہ آب حیات جا
 حق فی بنایا خلد میں جہر حسن پی حسین
 سر و تر اقدسی ہی لب جو یار حسن
 بند ہو ہی ہیں ہستی گرم ہی تر کنارنا

دل ہی خاک طر حواں سرو جان سبز
 کرتی ہی کسی سبز و تیری کمان سبز
 کہ ہوش گشتہ کی یہی غنچہ دہان سبز
 صورت شیشہ چاہیں مجھ کے مکان سبز
 بوسون کیا کہو وہی مہی تباں سبز
 ہنسکے کری جو گفتگو سحر بیان سبز
 صورت و شنہ چاہیں مجھ کو زبان سبز
 خط کی نموسی ہو گئی زہر لبان سبز
 ایک مکان سرخ رنگ ایک مکان سبز
 جہر لباس چاہیں آب و ان سبز
 خضر یہ کرتی ہیں کہین انہر نان سبز

زہر خجاسی متلی سب ہیں کیے پیر کا
 دام قضا ہی اسی سحر عشق زہر نان سبز

بیدار دناوک تیره سخی چکان دل
 بیمار کاشتم سیاه بجان هی دل
 بی پرده حسن لقا حجب ہو گیا
 باطل خیال فسق ہی عاشق پیدا ہوا
 اشکون کاروان مجروران بنظر آ
 سرگرم اشک آہ ہون مانند شمعین
 ای بت نہ کر تو کعبہ صاحب دلان
 اوس خشم نیم باز یہ جب سی ٹپنگاہ
 یہ صورتیں تو سب ہیں بظاہر نہ کی
 نوشین لبونک وصف شین ہی کل
 ابرو مژگناہ بجم ہینش فزا
 کازار کوی یار کو کہتین ہرچی ہوند
 ای بت ہزار بار ہین آزما چکا

ہر دم لبسان طائر بسمل طلیان ہی دل
 پامال خوشخرامی سرو چان ہی دل
 سینہ مین چاک پاک بنگ کتان ہی دل
 ناحق مری طوط ترابد گمان ہی دل
 ہر دم جربس کطرح سی گرم نغان ہی دل
 اختر نشان ہی چشم تو اختر نشان ہی دل
 حرمت ضرور ہی کہ خدا کا مکان ہی دل
 بیمار ہی ضعیف ہی ورنجیان ہی دل
 ہی بی درہ غنچہ لب بی زبان ہی دل
 عذب البیان بان ہی طلسان ہی دل
 مقتول زخم خنجر و تیر و نشان ہی دل
 کب مصفیہ طالب سیر جنان ہی دل
 اللہ اب تلک بھی ترابد گمان ہی دل

کس برق و شمع خنده دندانان
بی لعل ناب بوسه یا قوت لبها

بجلی کویح سینه نین هر دم طمان
لی مشتری جلال که جنس گران

قد جفاک گیا سخن گویا عشق خوشن
هم پر هو گیتی دین و لیکن جوان

شک سحاب دیده گریان هی آج کل
چشم پر آب غیرت عمان هی آج کل
دل مائل نظاره مرگان هی آج کل
دل کو خیال کا کل چپان هی آج کل
سزین هوای سیر بایان هی آج کل
هی جوش اشک چشمه چشم پر آب
خون دنی بسکه دست خانی کی تپان
ساتی پونچ چین مین که هی لطف میکش
سیر بار حسن نم هی جنون نرا

محمود برق ناله و افغان هی آج کل
دریا کا پاٹ گوشه دامن هی آج کل
اس شیر کو هوای نستان هی آج کل
سنبلی کویح حال پیشان هی آج کل
تلو دو نکو شوق خام غیلان هی آج کل
تو آره و ابر سر مرگان هی آج کل
مرگان بزرگ پنجه مر جان هی آج کل
جوش و خروش ابر بهاران هی آج کل
صد چاک کل کویح گریان هی آج کل

افسوس نامی سی هزاره پری ^{مطلب}
 بجز کین و بدین دل شو بیده سی ^{مطلب}
 ای خسرو دل آسین جان بخش ^{مطلب}
 هر شب شب برت هی هر روز ^{عجب}
 لکها بون صفت گوهر دندان یار کا
 تر چهی نگاه یار کی بر چهی سی کم نین
 کیونکر نه آه گرم سی بوی کباب
 کوچه ترا بهشت هی طوبی هی سر و
 رتبه ای ایتونج بکف ترک جنگو
 بندی برین شک لعبت چینی کی حسن
 خال سیاه یار هزار هی عی و دل
 هر تار زلف مصحف رخ پری بوزن
 فیض جنون سی با تچه عجب تبه گاه

په یو اهی رشک سلیمان هی آج کل
 پھر ذوق قید سلسله جنیان هی آج کل
 غلظت نقاب چشمه حیوان هی آج کل
 هی جشن وصل دل مرشاهان هی آج کل
 نوک زبان کلمات افشان هی آج کل
 مجروح ناز چشم دل و جان هی آج کل
 دل هنوز هجر یار سی بریان هی آج کل
 دربان کوتیری تبه عنوان هی آج کل
 شاید بهاری قتل کاسمان هی آج کل
 اک بت هزار نهرن ایمان هی آج کل
 بهند و کو فکر قتل مسلمان هی آج کل
 کافر کو پاس تبه قرآن هی آج کل
 پایوسه گاه خار بیابان هی آج کل

کیون غیرت بہشت نہوا پنا خانہ باغ
 تیار گاہ رشتہ سلک گہر بنے
 شعلے بجائی نہ کھلتی پہنچ سس
 تاری چکات ہی بین سر آفتاب پر
 رہتی ہی یاد عارض خیرت فراموشی
 کیونکر دعا وصال کی مانگوں حق
 دل پستی ہی گردش چشم سیاہ یار
 پیش نظر نہیں رہت خانمان آبا
 آبار دیکھہ و نامہ اور بدکن داغ
 آئینہ دیکھتا نہیں ماری غور کے
 دوزخ ہی باغ ہجر پیش شعلی بین گل تمام

اک رشک حور گھری نہان ہی آج
 ہر اشک شکار گوہر غلط آج
 آتش نشان ملا دل سوزان ہی آج
 ہر شب جبین یار پشیمان ہی آج
 آئینہ وار دل ملاحظہ ہی آج
 دل تبدلی فرقت جان ہی آج
 کاوش ہمسی گردش ویران ہی آج
 عالم مری نگاہ میں ویران ہی آج
 دریا پہ لطف سیر چراغان ہی آج
 ایسا وہ خود نمائی نیک زان ہی آج
 میدان حشر صحن گلستان ہی آج

بی بی شوق شہ کی زیارت کا اسی سحر
 دل کو ہوا اسی ملک خراسان ہی آج

نہ تریلہ عاشق ابرو کا مطلق زیرِ خنجر دل
 ہو اسی تختِ بے باغ سودا ہی منور دل
 تیرے تیارے بسمل واکر ہی سنی مضطرب
 غلبہ خاطر عشاق ہے آجہ رو ہے
 وہ قاتل کہ پہاڑی امتحان چالاک دہی کا
 ملی ہم خاک میں لیکن اوکھ فرنی کی
 وہی شیدا تمہارا ہو ہی تھی کہ ہی انت
 نہ پایا چین بنی دو گھڑی اس عشق کی

محم عاشقی کو کر گیا کس حسن سے دل
 بنایا عشق رخ فی مطلعِ خورشیدِ دل
 ہجومِ بقیار سی بنا لوٹن کیو ترو
 بسانِ شیشہ ساعت کیونکر ہو مکد دل
 نباتِ و صبر کی تو بھی کہا دی آج جو
 تباں سنگدل کا یار آہن ہی تپھر دل
 کلیجہ جبکا لوہی کا ہو جس عاشق کا پتھر دل
 رہا اک عمر مثل شیشہ ساعت مکد دل

دیا دل تھی اونسی ملکیا بونہیت ہی
 سحر اب چپ ہو تم بھی حسابِ شانِ دل

تری رخ سی ہر شہر مگین مایہ چھول
 پہنستا ہی بالی میں کیون مایہ چھول
 کل داغ تن پری جوشِ بہار
 تجھی چاہی یا کیب بار چھول
 تو رخسارِ گل رنگ پروار چھول
 کروں کیا شب ہجر دلدار چھول

لب و عارض یار کا جی سیال
 جما خون مرا تو نمایان ہو
 مین ہون مگر خون کا شہید تم
 تیرا روی رنگین اگر دیکھ لے
 تری آگے ہی نارون پا بہ گل
 سراپا وہ قاتل ہی رشک چمن
 چمن کا ہی جو عرس جو تلو اتریں
 تو اسی گل اگر بہر گل اشت جاے

نہ غنچہ کی خوشبو کی کہ بچوں
 شیش تیغ سے بگاڑ چوں
 نہ کہو کہ قہر رخسار بچوں
 تو بلبل کی نظر و عین میں غبار بچوں
 گنی ہاتھ اور پاؤں اکبار بچوں
 دہن غنچہ قدس و خسار بچوں
 عیان ہیں میان سپر چار بچوں
 تصدق کری تجھ پہ کلزار بچوں

بدن پر نہ صد می سی پڑ جائیں نیل

سمجھ کر اوسی ای سمجھ چوں

جب سی ملنا کر دیا تو فی بت خود کام کم
 خون دل تک مچکی ہر فن قت و لذت میں
 تو کہ کھانگا جو ترک چشم کی خوریز میں

جان مضطرب سی جاہری کر گیا آرام م
 اب تو چشموں میں نہیں باقی برائی نام نم
 گور وحشی کی طرح کر جائیگا بھلا م

بار غم سی محمد طفلی مین قد لاجچکا
 دیکھی گزوه عارض صاف و چشم خیا
 عمر بھر چو تپانگیا ضیل ورنہ آشتا
 بسکہ بخود بحر مین ہی چشم واپونی
 وصل کی شب بھی عیاری کجا آیا و
 مین بھی آپو پختری گھر پاشنه کو ب
 یارنی وعدہ کیا ہی آج آنگا ضر

بوجھ پڑتا ہی تو ہو جاتی ہی شاخ خام
 آئینہ پیشکی سکندر توڑ ڈالی جام جم
 توڑتا ہی نوایہ عشق زیر دامن
 ہوش مین آتا ہی تیرا عاشق کام کم
 صبح تک تیار محبوب سیم اندام
 بھجتا ہی سرسبز و لکھو مری پیام غم
 شام سی کیون مضطرب و دلوی خام

اوٹھ گیا پہلو سی جب ای سحر و شمع چشم
 مثل آہو کر گیا دل سی مری آرام رم

طبع مال نہیں خواہش اقلیم نہیں
 ضعف سے طاقت تر طلاق ہی ٹی ہی
 طبع خو کردہ سودای زرو سیم نہیں
 جو راغبار کا مطلق نہیں اب بیم نہیں
 کس پوچھتا ہی بت تری تعظیم نہیں
 سجدہ محراب مین ابرو کی ہوا فاضل نہیں

سبزہ خط کی نظارت پہ کتا ہی گل

سج و رحمت ہر جان گذران میں تو ہم

صدا و مافی فی کیا نیچکی نقشہ تیرا

دستِ یاقوتِ قمر خان کی تیرے ہم نین

نوش کس جا ہی جہان نشین کا بھی ہم نین

ہی دستِ سلو نمایان یہ دہن ہم نین

اسی سحر تیغ کا جھکنا بھی ضرر کرتا ہی

خالی آزار سی کج خلق کی تعظیم نین

جس کا مژدہ جو پہونچا کاٹین

ذکرِ حسن آن ہوا دیوان میں

قوتِ دل ہی تو قوتِ روح ہی

نزع میں بھی عبادت کو نہ آ

گر ہو جاتی پس سری ہوتی جاؤ -

بیونفا عیت رکھتی ہو کسے

مل نہ مل مختار ہی آیا نہ آ

گلابن چٹکی کا کیا پہنے وہ گل

جان سی آئی ہمارے جان میں

سورہ یوسف بھی ہی قرآن میں

کیا مژدہ ہی تیری منہ کی پان میں

مرگئی عاشق اسی ارمان میں

ایک دو باتیں تو سن لو گان میں

ایسی کلمے اور ہمارے نشان میں

ہم تری مسمون ہیں ہر آن میں

چٹکیان لیتی ہی چٹکی ران میں

پیش عالم بدتر از حیوان ہی وہ
 حسین و قح عقی قتل گری بکار ہے
 ماہ کی منزل بنی ای محشر
 شاید و کہتی ہو محکوبت پرست
 ضبط اشک آہ مجسی ہو سکے
 رنگ لب پر سطح سر سبز ہو
 بندگی تیری ہی خطا سر نوشت
 سجدی کرتا ہوں سو بیت اصنم
 کر چکی چو رنگ اک عالم کو آپ
 کیا حلال فی رنگ ہی ای کان حسن
 وصل کو کہتا ہوں تو کہتا ہی یا
 ناامیدی او سکی رحمت سی ہی کفر

اگویت گرنوائے انسان مین
 فرق کیا انسان او حیوان مین
 جو ہلائی ہی تری دامن مین
 کھوتی ہو ایمان کیون بہتان مین
 جبر یہ ہر گز نہیں امکان مین
 شوخ ایسی کب ہی لالی پان مین
 مہر آسا ہوں تری فرمان مین
 بت خلل انداز بہن ایمان مین
 کیجیے اب تو سرو ہی میان مین
 زربو ہونی کا پتا کان مین
 تم رہو گی بس اسی ارمان مین
 آیا ہی لا تقنطوا سران مین

آیای لولاک جسکی شان میں

مہرِ روی یار ہو گر جلوہ افکن کب میں
 باغِ حسن یار ہو گر عکس افکن آئین میں
 گر ہو تیرا شعلہ رخ برق افکن آئین میں
 چڑ گیا کیا عکس لختِ روی روشن آئین میں
 آئینہ میں کب ہی عکس لب یا قوتِ فام
 اس قدر رویا میں تیری یاد میں ای سحرِ حسن
 یارنی دریا میں لختِ عنبر بن ہوئی نہن
 چشمِ تر میں جلوہ گر سخت دل سنوان نہن
 غرق ہو وہ بھی جو ہو ظالم کی بیڑ کچا شکر
 چشمِ طوفان اگر دکھلائی امج جو شکر
 گر پڑی دریا میں کس لبِ ربو قتال
 طالبِ دنیا سی ہی غزلت گزینوں کو گزرت

جرمِ بد آسا ہو ہر گرداب روشن آئین میں
 بیللی گل ہو کئی آئینہ گشا آئین میں
 شور کی جا ہی یقین پیا ہو شمع آئین میں
 سانپ لہرین بیللی ہر سانپ کی من آئین میں
 دیکھ لی ای جوہری لعلوں کے معدن آئین میں
 تر ہو اکو سون تلک صحرا کا دہن آئین میں
 گھول ڈالا مشک کو یا سیکڑوں میں آئین میں
 صورتِ تہا ہی سمندر کا ہی سکن آئین میں
 ڈوبتی ہی چوب بھی ہمراہ آہن آئین میں
 سنبھلے ہو غرق ڈوبی مکہ خرم آئین میں
 دمِ مدین موجِ جبین زبانِ تنغ آہن آئین میں
 در زمین بختی صدن کا گوہی سکن آئین میں

کھاوش کج طیلستان سے صفا دل پہنچ
 امن غمخت ملین پہرہ دانی میں گنہ
 پیر بہن آب روان کا جاسان سکا
 جوش گریہ سی چراغ داغ روشن ہو
 بحر دنیا میں بہن اکثر اہل تکمیل سے
 ہی سبکو وصوت موج ہوا اسی شہسوا
 سیر دریا جاگزا ہی جب سے ہی دانی
 نگہ بین جوش صلاوت سی ہی دریا شوی
 غرق اپنی آنسو وین میں ہی مراجعہ ترا
 پنجہ رنگین شرارت سی جو دہوئی شعلہ
 شمع سالن میں وزان ہون بھنور شاخ
 گر پڑی مایہ میں عارض شکست حسن
 بلبلو شبنم نہیں پیش رخ رنگین بار

خاموشی کب منع کا او بجا ہی میں آئین
 کسی دیکھا ہی اگر کار و زن آئین
 مثل موسیٰ آپ کو کلامی ہیں زکات آئین
 یہاں شب قوت ہونی تاثیر و غم آئین
 خض ڈوبی تہ نشین ہو جا کن آئین
 تر نہین ہونی بہن نعل سم توس آئین
 موج موج اپنی لپی بنتی ہی لگن آئین
 گر لب شیریں گرمی شوخ پرفن آئین
 مثل فوارہ کھڑا ہون باگردن آئین
 آتش رنگ خواہو برق افکن آئین
 پنج شاخ شاخ مرجان ہون شوق آئین
 پانی کی چادر بنی گلچیں کا دہن آئین
 آتش گل سروئی و باہر گلشن آئین

دُر جو ہی چورنگ کاتین نگاہ تیرے
 آبداری تیغ ابرو کی کمری گرتی ہے
 کوہلوٹ ہون جہان سی پر کنارہ ہی
 سایہ تیری قدبالا کا پڑی گزرجس
 جوشن ن دیای خم ہی کشتی می ہی دن
 بنگلی زنجیر یا ہر معج دریای سرشک
 جوشن قوت سی رگ ابر بہار کی طیر
 چشم و دندان کا جو ای گل چ گیا با دین ^{عکس}

پہنی ہی کبتر تنگ جوت چو شین
 پانی کا مینڈھا کٹی موج کا شوشن
 تر نہیں ہوتا کبھی ساحل کا وہن آئین
 جای مرغابی ہو قری کا شین آئین
 زاہدان خشک کا ہی تر ہی وہن آئین
 ہو گیا رام سی جنون محبت کا تو سن آئین
 تر رہا کرتا ہی اب ہر مار وہن آئین
 ہر حساب اختر یہ ہو گا نگرسی ن آئین

دیکھ عکس حسن قد یار دریائین سحر
 جلوہ گری صاف نخل دشت امین آئین

خیال کا کل مروی نگار کہتی ہیں
 نہ دیش بیش سو نہ ہزار کہتی ہیں
 زبس جہان میں ہم آغوش یاری ہی ہو

خوشی میں دل بویہن لیل و نہار کہتی ہیں
 گلے تھاری تو ہم بشمار کہتی ہیں
 لحدی بھی نہیں خون فشار کہتی ہیں

کھنکھاتی ہیں نہیں کیوں اُمّ لکھن
کیا ہی سینہ کی دانغوشی گناہِ دھم
خدا کی واسطی اسی خود فرشتہ است
جلایا خوب رخ و زلفِ خالِ خطائی
خوش آتی او کو نہیں یہ بیانِ جنت کے

بوسہ دل کا یہ غم شکار کرتی ہیں
ہم ایک جا پہ خزانِ بہار کرتی ہیں
کہ نقد جان لپی سیل شاکر کرتی ہیں
جگر پہ لالہ نمطِ دانہ چار کرتی ہیں
جو گلِ خون کی گلی میں مزار کرتی ہیں

غزل لکھ اور سحر اس میں تو جلدی
کہ اشتیاقِ سخنور ہزار کرتے ہیں

خیالِ عارضِ گلگون بار کرتی ہیں
عجب تباہِ فسونِ گمشوار کرتی ہیں
یکسلی و ستِ خنائی سی شبِ پی تھی شراب
بیانِ خاکِ کرین اپنی ناتوانی کا
جھکا ہی جاتا ہی اک سمتِ جسمِ حلّی
یہ کیا غضب جو دھنکائی باقی تھی

پیشِ چشمِ ہمیشہ بہار کرتی ہیں
کہ جب کو زلف و کھاتی ہیں بار کرتی ہیں
کہ سنخِ نکاتین ہیں اب تک کرتی ہیں
کہ بالِ بھی تن لا غریبہ بار کرتی ہیں
یہ پھولِ بدھی کی شانی پکار کرتی ہیں
وہ لوگ اب تری مغل میں بار کرتی ہیں

جھپک تو کہ میں او کہہ خیال نہیں

بسان شیشہ ساعت بے اقطاب

نہ کیوں ہمارا سخن منکلی جل مرین کا

جگر عدو کا پچھا دیکھ خامہ و زبانا

فقط اراوہ ہوسن کہنا کہتی ہیں

جو خاک سوت و لید غبار کہتی ہیں

کہ مثل شک میں دین شہر کہتی ہیں

قلم میں ہم اثر ڈالفت کہتی ہیں

بسان کشتہ سیابامی سحر ہم بھی

نہیں کہیں میں پہر جاؤں کہتی ہیں

تو ہی پری میں عاشق دیوانہ وار ہوں

مشتاق گل مائل باغ و بہار ہوں

شیدا منی لہن و شیفہ رویا ہوں

بتیا ہوں کہی تو کہی اشکبار ہوں

کانٹا ہوا ہوں کھ کی اوس گل کے چر

ہی ہی نہیں نہیں فی تھاری کا قتل

اک سرو سبزہ نگ فی دیوانہ گردیا

ایسا جان لاکھ جان سی تجہ نہار ہوں

امی ہمصغیر تشنہ دیدار ہوں

میں مبتلا می گردش لیل و نہار ہوں

بجلی کہی ہوں او کہی ہر بہار ہوں

کیونکر نہ میں قیب کی نظر و نہیں جان ہوں

کہہ ڈالو ایک بار قرآن میں نہار ہوں

برگ خزان سپیدہ فصل بہار ہوں

کو کھلا دی اپنا چاند سامنے غیرت پر
وصل کی جس نسیم کا گرچہ بظاہر محال
اب بے عدہ وصال سی جی شاد کیجیے
زینہ پہ ہون جھیلکی فرقت کی سختیاں
کچھ اور مج کو آپ خمی آہن سبھی نہ

نظارہ جمال کا امیدوار ہوں
لیکن خدا کی فضل سی امیدوار ہوں
صدقہ تمہاری کب سی مایہ نثار ہوں
چار آنکھ کیا کروں کہ بہت شرمسار ہوں
بس اک نگاہ لطف کا امیدوار ہوں

ہوں سرمہ کیون نہ چشم کو اکب کا اسی سحر
مین پایاں گردش لیل و نہار ہوں

ساتی کا عکس رخ نہیں جام شراب میں
چہری کی یون جھمک ہی مایہ نقابت میں
عالم ہی بخت و کل چشم پر آب میں
چشمہ ہوا ہی خط سی مکدر جو حسن کا
عالم ہی بھلیوں کا یہ زلف و نمین بیاں
نہ لہین جو او سنی چہرہ کہو لیں تو کھل گیا

ہی آفتاب جلوہ نما آفتاب میں
بجلی پڑی حکمتی ہی گویا سحاب میں
مکدری شفق کی جیسی عیان ہوں سحاب میں
کسکی نظر لگی تجھی عین شباب میں
دو برق جلوہ گر ہیں تھا سحاب میں
دوست سی لگا ہی گمن آفتاب میں

افشان یہ ہو گا خوشی کسی گناہ کی
 آئینہ کس پری کی ہی گلزار حسن کا
 اوس بت فی گالیان جو عین فی ^{شاکی} آ
 پیری مین ہکو شوق ہوا ہشی ربا
 دست خانی اوسنی کمر پر جو رکھیہ
 کیا جانی کہ سخت ہی کس نیند سوا
 مطلب یہ ہی کہ واہی یہاں شہر تظا
 بیدار کر نہ فت نہ خوابیدہ کو دلا
 چلمن مین اسطرح سی عیان حسن یا
 وہ مست ناز ہاتھ سی اپنی اگر پلا
 شاید شب مصال کی اب صبح ہی قریب
 باز بھی جو یوفائی پہ تو فی کمر تو کیا
 مکر بھی ہی خیال جو ملنی کا یار سے

رنگین کر و لباس اپنا شہاب میں
 ہر رنگ کی چمک جو عیان خواب میں
 حاصل ہوئی مراد ہاری عتاب میں
 ہی عشق آفتاب شب بامتاب میں
 موی کمر چپہ اور ہوا چ و تاب میں
 صورت بھی جو دکھاتا نہیں اوشب میں
 بھیجا کھلا الفاظ ہی خط کی جواب میں
 خاموش کہ نہ گرس قناب ہی خواب میں
 لہرائی حبسی عکس قمر موج آب میں
 کیفیت شراب ملی ہو آب میں
 بیوجہ دل نہیں ہی مراضطراب میں
 باب وفا نہیں تی میں کی کتاب میں
 زیر زمین فشار سی ہن ہم عذاب میں

مردن کی حسن پر تیکہ نہیں دیا
 شایہ سننی آج ہی کامل کو بل دیا
 میت کا غسل روز شہیدان عشق کو
 موتی نہیں مہین سجا کی خسار پر عیا

یہ جان لی جان ہی سدا انقلاب
 بنی اختیار دل ہی لپیچ و تاب
 پایا ہی غل خنجر قاتل کی آیت
 اختر حکمت ہی مہین پڑی تاب

یارب ہو اس سحر کو زمین نصیب
 ملجای خاک خاک در بو تراب مین

جستجو تیری کسی ہر سو نہیں
 پاس جب سی محروم گلرو مین
 چاہنی مین دل سی ہم محبوب مین
 روز و شب بیان اک طرح پر ہی بہا
 پھر جو بولا وصل کی شب مزعج
 چارون کی آشنائی ہی تری
 کسی سی قد کی تجس مین ہی تو

کو نسا دل ہی کہ جمین تو نہیں
 مثل شبنم بندہ بیان آنسو نہیں
 دلپرای دلدار کچھ متا نہیں
 داغهای دل گل شبو نہیں
 دیکھ لینا مین نہیں یا تو نہیں
 تجہ مین امی گلرو وفا کی نہیں
 بی سبب شہری تری کو کو نہیں

عکس رخ سی ہین ستاری نکلام
 عفتل کہتی ہی کہ ہی زانغ کمان
 سیکدہ مین عشق کی دل ہی گزرک
 ہجر مین بھی ہی تصویر سی صبا
 گل بدن پر گلبدن ہین داغ ہجر
 چشمہ خورشید مین ہی چوینج
 خوشنما ایسی اور اتنی تلخ گو
 یا توکل یہ قول ورا قرار تھے
 عیب سی خالی ہی تیرا موبو

کم تریا سی ترا حلو کنگو نہیں
 تل نیسان گوشہ ابرو نہیں
 یہاں کباب پہلو آہو نہیں
 شکر ہی خالی مرا پہلو نہیں
 رشک گلشن کب مرا پہلو نہیں
 رخ پر آشفہ تری گیسو نہیں
 لب تری خطل ہین منتقا نہیں
 یا اب اس الفت کی مطلق بو نہیں
 کوئی چشم و زلف مین آہو نہیں

صبح دم سیر حرم بی لطف ہے
 امی سحر افسوس وہ گلرو نہیں

گردش مین تیری ساتھ نہیں جیاب ہوں
 مخمور ہجر دیر سی مین دل کباب ہوں

تو آفتاب ہی مین گل آفتاب ہوں
 ساقی پہونج کہ تشنہ جام شراب ہوں

زلفی کیوت لین گنشان سحاب ہون
 سینہ کی تیری مری کی ہر کی ہر
 مجمع ہوا فراق میں کی تی ہی کا ریت
 بحرِ جهان میں اپنی نوازش ہی بی ثبات
 ابرو کا ہی اشارہ کہ توس قریح ہوین
 کرتا نہیں شمار کوئی مجھ تیر کو
 زندہ رہا فراق میں تیری میں سخت جان
 عریان ہون کفن ملی بعد مرگ بھی
 غمرون کو دہنی نہیں مہیا ہون رو
 غم کا کھٹو چشمِ جهان سے نجان نہیں
 ساقی غنچ لب سے گزرتی ہی لب لباب
 ہو جای کوئی بات خلاص مزاج اگر
 اموی کم کی عشق نی یہ بی نشان کیا

اک برق بقیار دم خطر اب ہون
 تو برق خندہ ن ہی میں کین سحاب ہون
 مہمان کوئی دم کا بسان سحاب ہون
 میں برق ہون ایشیو نقش بر ابون
 کتابی قدیار کہ تیر شہاب ہون
 میں فرد کائنات میں مد حساب ہون
 اسی بحر حسن شرم سی آب آب ہون
 مدفن نہ نصیبی خاک خراب ہون
 میں حسن سحاب کا گویا نقاب ہون
 سکھاتا اپنی ماہ کو طرز حجاب ہون
 گویا لب بیا لب ہون موج شراب ہون
 معذور رکھ کہ مست شراب ہون
 ڈھونڈ ہی کوئی ہزار نہ میں ستیا ہون

دست مری گناہوں کی کہتی ہی تھی

طول شب افاق ہوں و حساب ہوں

پامیال خلق ہوں س گل و می آفتاب ہوں
آبرو ہو خاک اک بہ جانی پران اودہ ہوں
مثل آئینہ ہوں شد مجھ روی سادہ ہوں
عشق میں جی بون گل کو بیچ و تاب مضطر
آہ کی طاقت نہیں اور آمد و لاری
ای جنون جشت ہی سکر آمد فصل بہار
مثل بوی گل کل حال تو گناہ کی چادر
مضطرب ہے عشق خال وی آتشاں
وہ شرابی ہوں پسینا ہو گیا میرا
ہو گئی صبح اور نہ نکلا گھر مٹی پیمان
دستی تل ٹہرین ہن بات تو شیشہ ہامی کی

ق

سبزہ میگاہ ہوں نقش قدم ہوں جاوہ ہوں
اشک حسرت ہوں گناہ خلق ہی افسادہ ہوں
صورت تصویر چہریت وہ تبادہ ہوں
موسی آتش دیدہ ہوں سیلاب آتش اودہ ہوں
کسطح تعظیم کو دین بی عصا استادہ ہوں
جامی ہی باہر فی آوارگی آماوہ ہوں
قاصد باد صبا کا منتظر استادہ ہوں
گرم شیون صوت ہمہ آتش اودہ ہوں
غرق بحر معصیت نامزد موج باوہ ہوں
شام سی مری بہ آب تک منتظر استادہ ہوں
مختص کا خون بہانی برہ کیوں آماوہ ہوں

سلسلہ پیر خلائق کی خانوادہ کالی
 ٹھیس لگتی ہی نکلتی ہین شر ہمارہ
 اخلاقت و ست خنائی فی کفائی لہین گل
 میکشی کا مجھ کو ہی پیر مغان شریب
 ہو توجہ کی نظر کب سی کر ماہدی ہو
 شکری عشق و جنون کی کشمکش سے ہی نجات
 منتظر کس گل کا ہوں مین تاوان کس
 کیا سبکدوشی ملی ہی و سچ کی عشق مین
 شبنم گلشن ہوں یا فوریا موج نسیم

بھڑکتی ہو نہ تباہ ست سہوی مادہ ہو
 صورت حقیق مین آتش سجان قماوہ ہو
 مین چار کمنہ سان آتش سجان قماوہ ہو
 دل سی مین تیرا پالہ پنی کو آمادہ ہو
 مستعد پای چراغ میکدہ استادہ ہو
 کفر و دین کے قید سی ای گبر و شیخ آزادہ ہو
 ملک کی ہی سوئی تھامی عصا استادہ ہو
 وصل کی شے مین یا سیا آتش زادہ ہو
 بوی گل لاینگ و می عاشق و لداوہ ہو

کیونکہ لون ہر عارف معنی سی معیت اسی
 حضرت ماسخ کا مین ہی صاحب سجادہ ہو

برف ہوی سر ہو کر بکریوں کے نہیں
 جج پیری ہی سیہ کاری کا غافل نہیں
 خانیوالا ہی سی اپنی تپ نہ نہیں
 شہرت پیدا پہلوان شہنشاہ نہیں

موافق آئین و رنگی سحر دل مومن نهین
 جز خیال بایر بکتیا میان گذر مکنین
 کاروان عمر کا گویا جرس سحر دل مرا
 اپنا آنا تونی ٹھہرایا ہی گرام محال
 ہونے پتارتا بھرستہ پرچھپی کی طرح
 یہ سپید موی سر کی صبح پر کی شام
 جوش بتابی دل صحت ثابت ہو گیا
 سینہ کا وی کر رہا ہی تیشہ عشق بتا
 گرم پہلو کہتی ہی بدترای ہی شعلہ
 دماغ ہرین لسوز عاشق بھدم آہ گرم
 بی اثر تیرا فسون ہی باز کردم باز
 پیار کی چوٹ لٹا ہوا ڈر ہی ہی لٹا
 ہو گئیں شبہای صول ہر خواہی خیال

ہی منافق جس کا کیسا ناپا ہر باطن نہین
 روشناس عکس غیر آئینہ باطن نہین
 سانس تک چلتی ہی ضبط معان نہین
 اسی تکرار جان ہی جاننا تو ممکن نہین
 بحر خوبی کل کسی پہلو مجھی تجہ نہین
 ہی لب بام آفتاب عمر باقی دن نہین
 سینہ عاشق سوا سیما کا معدن نہین
 اسی فلک سینہ ہمارا اہل کا معدن نہین
 بازو لسوز فحشیت کی تپ فرم نہین
 ایک ہم آغوش فرقت میں تپ نہین
 اسی پرچو ان یہ جنون عاشقی ہی جن نہین
 اسی تپو تپسی یادہ کوئی بد باطن نہین
 دیکھی کتب مرئی ہی چرخ پھر فی حق نہین

دنک تو ماہی چھلاوہ و کاہک چالاکیا
سچ تو نہی یہ بات سچہ میں کہت ہوں
قاعدہ بی صرفہ تھا باطل کیا نہی اسے

کم پری سی شوخیو نہی ہت کم کشتی
بوصف ہیں رخساری کی وفا لیکھیں
وکیہ صرفی قد جانان کج الف سکاندین

بعض حد نہی بقول مصطفیٰ کفر و نفاق
اسی سحر جسکو نہیں حب علی مومن نہیں

لہ نہی خفگان خاک و ٹھکرا تھکتی ہیں
ہماری چشم تر مٹی وصل آنسو نکلتی ہیں
شعبہ و گدار غم میں گرم آنسو نکلتی ہیں
دم تحریر بیہ حال دل و راق حلی ہیں
صفائی ہر دندان سی کیا تیری حلی ہیں
بناسر وچ اغان غما سی ز فرقت سی
منافی بیڑا میں غل حاکر یانوں پر پر کر
نگرشت فندق بندہ تو نہیں بات ہیں

قیامت پانوں پتی ہی حبیبی نکلتی ہیں
یہ سر شہری برابر جاگتی سوتی اور بستی ہیں
برنگ شمع فانیوں استخوان میں دین گہا پتی ہیں
زبان خامہ کی سوزش پر گرم آنسو نکلتی ہیں
تار گل آساحیا سہی میں موتی گہا پتی ہیں
شرارتی گل کی اب ہر پتی نکلتی ہیں
کہہ ہی سودا سی لٹ یا مدین گہم محبتی ہیں
دل پال کو منہ دی لگی چکی سی پستی ہیں

اشارہ ابرو و مکرگان گراہتی غیر نکو
 بہار باغ و گلہاں حین کی بی ثباتی پر
 خیال لیکر مہر و منت ہین فہمت
 پھری ہی فہمت کیا آنکھ ان جا بوجھا ہو
 نہیں جنبش کی طاقت مست و دیدارم
 نشانی اوس سہمی جانسی بھی ہلکوی پاری
 طمع ہی اک نظر جو شہر سانس معانی سی
 لب و لہجہ کی نگاہ کا پاتا ہوں جیسے
 نہا یا کون بحر و غوبی حوض میں اگر
 شب تاریکیت کی بیان کیا ہوا کی ہو
 پلائی سکی چشم مست و اروی بیہوش
 مرض چشم و لب کے حال پر کو تباہی
 ہوئی بزم طرب و لب با بر مجلس ماتم

ق

دل شفته سر پائہ بدلا و بستی ہین
 شجر سب کیکم گویا کت افسوس نشتی ہین
 کوئی دم کنج عزت میں سب صیوت بستی ہین
 جو کہیں خواب میں ہلکے تو وہ تو بستی ہین
 جھپکتی ہی پلک دم کت افسوس بستی ہین
 یہ چھلاک سلیمان کے انگوٹھی بستی ہین
 مرصع ہین مضامین با جو اہر ہم گلہائی ہین
 تو اوس دم سخت دل ہمارا شکوہ کی بستی ہین
 کہ تواری خوشی سی نیرہ نیرہ بھر و پستی ہین
 دل اسفند یار و رستم و ستان و بستی ہین
 کہیں ہین بستی اوٹھتی کہیں گرتی سنبھلتی ہین
 فلاطون مسیحا بھی کت افسوس بستی ہین
 دل عاشق و مہل سان نہیں تنہا اوٹھتی ہین

خیزد قدیر جنگ آساید با تپش شکوفا
 بهوی ابل میخا نه کا دل غن سحر جانی
 بلا می جان ہی لنیاد دل نه و اور و کھنا هم
 بتان سنگدل کوینکر نه سر گرم شرات هو
 او سی هنکیتا ہی پاک مع بت پان کھا کھا
 یہی سر و مھر ی گرم بازاری قیوبت
 نہ کیون سہل ہو نازا بر و مھر کانی جان
 نہین بھولی سمانی پھول غنچی سکرانی
 طلائئ اشرفی لانا ہی بھر پیشکش
 کلی مدین او خوش شفق کی ہدایت کا نورین

ت

معنی نوحہ خوان شمع کی انسو نکلتی ہیں
 جی گلگون پیش پیشی لوندہ سی اگلہ ہیں
 تقاضا سن کا ہی بارون بھرین مجاہد ہیں
 شررا کٹر دل ہرنگا راسی نکلتی ہیں
 تماشای شریعل بن نشان سی نکلتی ہیں
 تری سودائی ہرین جوشتری ایا جاتی ہیں
 واد م تیغ پڑتی ہی پاپی تیر جاتی ہیں
 پی ملکشت جب جمن جمن ہین ہست ہیں
 گل نرگس جھکا کر سر قدم آنکھ نیلے ہیں
 کہان ہین بھولتی ہین سر اور شاو جاتی ہیں

لبون مدنی اب کر شرف وہ کستا تھا شونجی
 سحر لعلون سی ہم مار سیکہ سر کچلی ہیں

جام می سی منفعل ہی کتاب سماں

ذلف ساقی سی ہی شرمندہ صحاب سماں

سن پری میں کچر وہی ایسیا خندہ جو
 ہوگی فروا قیامت تھی اسکی باز پر
 برق بھونی مرغ زرین فلک آتین
 جاوہ حسن سکاپوشیدہ ہو کیا زیر تھا
 جسے کرتی ہیں مسیحا فی الجہت خیر
 گردم گریہ مری آنکھوں طعی فان ہو عیان
 کوزہ پستی ہی لیں پری گردون
 تا فلک طانی تری گمانی بجانی کا شور
 ایک جرعہ دین ہی کرنا اک جہان کو مست
 میری آہوں کی ستون گہ ہون دھرم چکر
 برق وشن کا خندہ دندان نما گریا دای
 قبضہ قدرت میں جان دوی تیرہ سخت
 سہم او سکی تیر کا تا پرخ ہی شو ش فگن

کیا باما ہو گا خدا جانی شباب آسمان
 آج جو چاہو ستم کر لو خدای آسمان
 مانگی کر شوق کرک مین وہ کہا آب سہان
 محسوس کا حامل نہیں ہوتا حجاب آسمان
 شرم سی عیسیٰ فی لی منہ نہ تھا آب سہان
 موج بحر اشک سی ٹی حجاب آسمان
 و ستمہ شب لکھ ہو صرف خضاب آسمان
 ہاتھ سنی ہرہ کی چھٹ جانی باب آسمان
 توڑو الو کا سبوی پر شراب آسمان
 سرنگون ہو خیمہ زرین طناب آسمان
 بجلیاں بریاعی عاشق پر سہا آب سہان
 ہی کمان توں فلک ناوک شہاب آسمان
 خوف سی بیخواب ہتا ہی عقاب آسمان

سوی خولان الشیاطین پی خاک انار تو
 روز و شب جو دین اوج فلک زبهر
 مثل احمد جبه عازم عالم اسوت کا
 پنجه دست خانی جب کھاتا ہی شیخ
 برق ہی مایقاری لبتیا ہے

ہی تراناوک مکر تیر شہاب آسمان
 درہم و دینار ماہ و آفتاب آسمان
 اک اشاریستی می ہوشی باب آسمان
 زرو ہو جاتا ہی نگ آفتاب آسمان
 یہی دود آہ میرا یا سحاب آسمان

ای سحرین میری مولا کی فضائل شتا

ملح حمید رسی بھری ہی ہر کتاب آسمان

خونقشان دم ہین گماشی و پرمودہ ہون
 و کیسی ہوتا ہی پہلی سول جانان و صلا
 غمخیز چشم کمان ابرو فی مارا ہی منجھ
 اشک کا جو قطرہ ہی آویزہ یا توتے
 سجدہ زاہدی یہ تیش محضب کہتی ہی
 اسی جنون ہون روزش دین غن عشق کی

ولمیں و پلکین چہین شتر پشمان و ہون
 مجسمی و آرزوہ ہی دین جانسی آرزوہ ہون
 زخمی تیغ تگہ ہون تیر مرگان غمخیز ہون
 خون دل و تاہون مجروح لبیاں خون ہون
 بہر صنیع مرغ دین ام ریا گسترہ ہون
 جو چوکان فلک سی چہ پانی خوردہ ہون

ویدہ و دہستہ قاتل سہی لگائی منی لکھہ

چل سہی ساری مری نیا کی ہمراہ شباب

ای گل الفت چشم و لب خسارین

کیا بلا ہی تی عالم سوز پیش حسن گرم

صبح پیری مین کا نور لطف سوز عشق

دیکھنا میرا جگر کہتا عجب دل کردہ ہوں

عالم پیری ہی گویا بزم برہم خوردہ ہوں

اشک گم و آہ سرد و خاطر افسردہ ہوں

آفتاب حشر کہتا ہی چراغ مردہ ہوں

وانع دل کہتا ہی ٹھنڈا ہوں چراغ مردہ ہوں

دیکھی ہی منی ہی کیونکر بد زبان و شوخ ہی

ای سحر مین ایسی باتوں کا نہیں جو کردہ ہوں

جلان شیرین سہی مین آپ مہین پاری

ماہ نوابر و کج دانت تری ماری مین

خوشنما خالتی مین تو ہجاری آنسو

لالہ رو ہجر مین جان سوز ہی گلگشت چمن

آنکھ لڑتی ہی کشیدہ ہوئی قوس ابرو

قلزم اشک مین بخت دل سوزان دیکھو

بات مصری کی ڈلی ہونٹھہ کرا پھی

گوری گوری مین خیار کہہ ماری

مہ جبین گروہ ثوابت مین سپاری

برگ شعلی مین شر غنچی گل نگاری

تیر دلہ فزنگا ہوں نئے تری ماری

بی ضریر تری پانی مین انگاری

تو ہو جس شغل میں ہوتی ہی مری لکھو خیر
 شربت فہل سی صحت مرض سحر گھٹا
 چشم ترسی میں نخل سحر میں ساون بھاؤ
 قابل ربط نہیں امی بت ہر جانی تو
 جان نیا ہین شوار نہیں الفت میں
 دیکھی منزل مقصود کو کیونکر سوچیں
 پھول کی مہنی چھری کھائی تھی لاج
 نیل پڑ جاتی ہیں کیا جلد بدن باز نہی

ای پر مٹی ہم و گمان اک کی ہر کاری
 نوشدار و لب بخش کی نظاری میں
 دل خزانہ ہی تو مرگان می نواری میں
 ہم نباہینگے مگر قون جو کچھ ہاری میں
 تجھے دل لاری میں ہر ت تو نہیں ہاری میں
 بار عصیان سی گراں دوش پشپاری میں
 کوڑی موبات کی جہاں ہین ہاری میں
 سخت پستائی میں جب چھوٹا لاری میں

ای سحر سحر کی شب ہی کہ کوئی دیو سی

دیدہ غول ہین گردون پنہین تاری میں

چارہ ہو جائیں جو اوسن تی نظر کی نکھین

لافی موسیٰ تجلی کی نظاری کی تاب

یہ چتون پشونی نہ یہ گردش نہ بھر

چرخ پر جائیں جھپک شمس قمر کی نکھین

کسطح کو ہینگے خالق کو بشر کی نکھین

کیا ہو ملکین گس کو جو زر کی نکھین

مهرش تجبی مقابل ہو تو کس من سے

آنکھ کھلاؤ وہ دیکھے نگاہ الفت سے

عوریں آنکھ چراتی ہجرتی جوتوں سے

کیون نگرس کی رہی آنکھ جی گلشن

آمری جان اب آنکھ پہ لپچر ہوا

دم بنگ گیا اندر علی شہ بحر

آنکھ اوٹھا کر کہی عاشق کو نہ کیا

آنکھ بھر کر جی مکیا او سے بیا کیا

خود نما تجکو بنایا مجھی حیران کیا

سامنی ہوتی نہیں دست بگر کی نکمہ

نیچی احسان ہی کو واپس نظر کی نکمہ

دیکھیں ایسی نہیں اسجان بشر کی نکمہ

کبر ساری دھستی نہیں صاحب زب کی نکمہ

ڈھونڈتی ہیں سچو خستہ جگر کی نکمہ

ہین شرم ہی شتاق سحر کی نکمہ

لاکھ شتاق ہیں ایک نظر کی نکمہ

نظر آئیں نہیں ایسی تو اثر کی نکمہ

پھوٹیں اندر کبری آئینہ گری نکمہ

جنگ و دم میں ہی دم بطینل سبطین

یا اٹھی رہیں پر نور سحر کی نکمہ

چرخ پر پروین خنجر خشی ہن شات تکان

مروم عالم کو سرمہ فی ملایا خاک میں

دیکھ کر عقد گہر زلف بت بیاک میں

گھر موی ہر جان عشق ابرو دکھان

ہی شیر افشان جوہر آتش رنگ
 جملہ انگور سی کھانہ تھا بہت دم
 سرمہ چشم مٹی لے لی آخر کو جان
 آنکھ ہی جام ملاہل حب فیون خال
 ہمت عالی نہیں پنداسباب نمود
 ہی عیان پہلوی نگشت سلیمان سی
 کان کپڑی و برو جکی ستارہ ہج کا
 خاک محشمتی کرچکا ابرو رونی کی وقت
 او کی دل میں کہ میری کیا اشرید اگر
 عاشق خان چشم و قد میں قیامت شہر
 چھو خانی پلٹوں قاتل کی یہ سو اس کی
 بونہ خیال لب شیریں لیا اور جان
 لڑکھو بہت گل میں تری ہی قی طو

بنگیا ہی شعلہ خنجر پنجہ سفاک میں
 تے اسی ندو میں ن بہت لے گا لہر
 ہکو دو لون تیرہ کارون ملایا خاک
 ایک کیفیت ہی قاتل نہ ہو تریاں
 کب ہن او تار و فوہل خمیہ فداک
 اسی پری کب ہی جڑاؤ کیل تریاں
 جلوہ گر ہی وہ جڑاؤ کیل تریاں
 نوح کا طوفان بھر ہی دیڈنناک
 جا نہیں سکتی ہوا و لہر اسی پاں
 عطر فتنی کا ملا کسنی تری شاک
 عاشق کو کو ہی تناسر بندہ ہن تراں
 دیکھ لے تلخیر مٹی ہر کی تریاں
 ہو پھینکا کا جلوہ خیمہ دلاک میں

خاکساری این جہر کی لمبی ہی رستہ
 ہو گیا بھرام بھی لقمہ دہان گور کا
 نقش نامی ہر وان کچھو پدین در جاوہ
 گلبدن بیابانی گرتج کو کمین گل ہر
 کس کا قد گور غریبان پر ہوا ہی فتنہ خیر
 چاشنی شہد ب سی بنگی شاخ نبات

آئینہ کیسی جلا پاتا ہی ملکر خاک مین
 ملگنی ہرین کیسی کیسی آسمان خاک مین
 دیو کی صورت شجر ہرین شست خشت خاک مین
 یاسمن کی صاف بو ہی ملگنی پو خاک مین
 ہی بیاض قیامت خستگان خاک مین
 نیشکر کا ہو گیا عالم تری مساکن مین

جب مصیبت مین لیا نام علی راحت
 کیا اثر ہی ای سحر حضرت کی نام پاک مین

لیکنین تاب تو ان گشتان موزون
 خون ولاتی ہر کیسی رختان موزون
 مسی پان موزون عزیز اب موزون
 ہجر مین سید و سر سی کھی تھو کو ہی بط
 گنج چرسن کے ہر گنگہ بان بسکن

مثل تصویر مین اویدہ حیران موزون
 زخمی تیغ تبسم مین دل و جان موزون
 جلکی ہون خاک سیہ گوہر جان موزون
 پھاڑتی ہرین کہی امان و گریبان موزون
 مار ہرن ہرین ہی گیسو پان موزون

جانتی احمد و حیدر میں مٹی بد بدن کفر
محرورہ کی ہی گردش کا سبب یہ سال
کیا کریں سیر گل لالہ ثابت انگور

کو رہوتی نہ اگر دیدہ عرفان و نون
کہ شرب و زہین سر پتری تو زبان و نون
ہیں سراہ عدم ہر جہہ دامن و نون

جلد اب جج وزارت سی سحر ہونا تر

کہیں پوری ہوں انہی مری ران و نون

ناز مرگان صنم تیر قضا سی کم نہیں
آہ آتش بار گر برق بلا سی کم نہیں
قتل کرتا ہی واسی ندہ ٹھو کر شے
ہو ٹھہرتی ہی آتی ہی سرتن جان
تیری باتو نہیں عجب نام خدا اک لطفت
خون عاشق صرف دست پا کر و جابی نگا
تیری گیسو طح اسکا بھی موزی نام ہے
مثل آہن سنگدل تھا و صنم بلکیا

صاف اتون کی چکت تی بلا سی کم نہیں
دو و آہ عاشقان کالی گٹا سی کم نہیں
آپ کو وہ بت سمجھتا اخب ہی کم نہیں
کو سنا تیرا مری حق میں بلا سی کم نہیں
کچ ادائی تجھی ہی ہی بت بلا سی کم نہیں
سرخ خمی شوخی رنگا سی کم نہیں
یہ رقیب و سیکالی بلا سی کم نہیں
دل بھلا جذب ہیں بلا سی کم نہیں

سر چو بکلی بگر گیا سایہ ہوا وہ بادشاہ
 جان نازہ اوسنی پانی حلق جب کا تر
 خط کی آنکھ سی ہوا گو حسن و سی ایم کم
 جو مرضی ناز ہی اچھا نہیں ہونے تاکہ ہی
 سلطنت عشاق کرتی ہیں جان ملک
 چار آنکھیں سنگدل سی حبیبین دل بیگیا
 جبر جہان جاکمرا ہی کیا دہائی فائدہ
 شک چشم غول ہی ہر انتر ماہان
 بختل ماتم ہرین مال ورنوہ شور آبشار
 دل گناہ تھا کہ مینی جان بحق تسلیم کی
 آہ مین اپنی کیون باشیر ہوا سی بت بھلا

تیری دیوار سی صنم بان عباسی کم نہیں
 آب شمشیر صنم آب بقاسی کم نہیں
 غلظت و زرافرون مگر بیان ابتدا کم
 عشق اون بجایا لکھو کجاوت کم نہیں
 دلق کہنے بیان لباس بادشاسی کم نہیں
 گردش چشم صنم کچھ آسیاسی کم نہیں
 نوشدار و اپنی حق میں شکریا سی کم نہیں
 حجر کی تارک شہ کالی بلا کم نہیں
 بن تی سی دبستان اماتم سر سی کم نہیں
 ابتدای عشق کامل انتہاسی کم نہیں
 قامت خم گشتہ محراب عباسی کم نہیں

خوابش محل بصر و لگو نہیں ہرگز سحر

خاک کوئی دست محکوتو عباسی کم نہیں

رعوی روشن کا پری عکس اگر پانی میں

لب گلزار کا صفائی وند اس کے تر

چشم مخمور کو اس ستانی ہو یا جو

گرم ترچہ شش گریسی ہوئی آتش

زیب ترین و سخی کیا آب ان کا جو کیا

رنگ اختر ہوا ہر ایک جاب دریا

ماہ کا اور تری عارض کا پڑ عکس جو

جنش موج سی صدمہ نہ کر کو پہونچ

آشنا و نکو کری قتل اگر وہ انجس

نہیں پھولوں پہ شبنم تری عارض کا

کما شان موج ہونو شیش پانی میں

کان میں لعل ہی شرم نہ کہ پانی میں

ظرف می ہو گیا ہر ایک پھول پانی میں

ہی تماشا کہ ہی و عن کا اثر پانی میں

شرم سی ڈو گبی شمس و قمر پانی میں

شب بخا یا جو ہر ارشک قمر پانی میں

ایکجا جمع ہوئی شمس و قمر پانی میں

نازنین ہونہ کھڑا تا بکمر پانی میں

موج و گرداب بنین تیغ و سپر پانی میں

شرم سی و گبی ہین گل تر پانی میں

مشکافہ ہوا ہر ایک جاب آج سحر

بالا و س شونخ نی دھونی ہین گری پانی

تیری ساعد سی ہوئی و نی ہمارا ستن

اسی گل تر یہ نہیں نقش و نگار ستن

اشک خمین سخی فی نگین بہا ستین
 زلف مہوئی او دل شبن ہرین جان بکار
 یار و ندان نہم این تقدیر و یارین
 شمع کو صدقی او مار و ساعید پر نور
 جابجی مدعی چشم جو دین عنوان جو
 نقش را پسکو زکات سی بنی پانچا جو
 ہمسری کا ابر باران تجکو دعویٰ عیش

ہی رگ بگر کہ تر ہر اکیاں استین
 ایک ہی گر کہ بغل و ایک استین
 ہو پونسی بھر گئی سب کنا ستین
 ہر جامہ فانوس کو کر فی شام استین
 گرد و مہن او س پر ہی کی او غبار استین
 ہاتھ بھل و ٹھنی نہیں تیار ہی استین
 غرق عالم کو کوری اپنا شام استین

ہاتھ پر گل کھانی ہین اوس گل کی چھلی سحر
 یہاں نہیں کچھ حاجت نقش و نگار استین

نہ ماہ اور نہ مہر فلک دیکھتی ہین
 نہ ذرا نل ہوا اور نہ سر کا دواست
 بہا قی ہین خون چشمہ چشم سی ہم
 لال مضطرب پیچ کھاتا ہی کیا کیا

شب روز رخ کی چاک دیکھتی ہین
 بس لب سنگ پر سر ٹک دیکھتی ہین
 حنائی جوتیری کھان دیکھتی ہین
 کمر کی جوتیری لچک دیکھتی ہین

تجھی و مکیتی ہین جو غیر وینین مش
 ہماری طرح وہ بھی ہوتی ہین پیدا
 ہوئی صبح آیانہ وعدہ کس کس
 اوٹھا تا ہی جب وی دشمن سی پڑ
 تری منہ کو کیا دین بلجو نسبت
 ہی اک برق سی خرمین دل گرنتی
 جو کتا ہون مکھومر حال ہستہ

تو حسرت سی سوی فلک مکیتی ہین
 تجھی ہرہ ویش گر ملک مکیتی ہین
 تہنی راہ ہم اب تلمک مکیتی ہین
 تنق نوکاتا خلک مکیتی ہین
 رخ مہر و مہ بی نمک مکیتی ہین
 جو داتونکی تیری چک مکیتی ہین
 تو کتا ہی ہان چل سرک مکیتی ہین

سحر ہجر مہر وین کیا کیا بلانین
 سرشام سی صبح تک مکیتی ہین

جلوہ مٹھرتوت سی جو ہی انور زمین
 نور المہبت کی ہوتی نہ حامل گر زمین
 وانغ ہی او سکی غلامی کا جبین باہر
 جلوہ گر ہو با مہر پرامی آفتاب برج حسن

ہی فلک سی لکھ ورجی تبتہ میں تہ زمین
 مضطرب تھی صوت کشتی بی انگڑین
 کمترین بندگان ہی حسر و خا و زین
 لکھنوی کی سر زمین کر غیرت خا و زمین

صبح کو بھی پر چڑھا تو ماہ و دو با شرمی
 زین و زور و جانی بجے تہی شکست
 قہرین نکشتان ہی بسکہ دفع مشق
 آہ آتشباری ہوتی اگر تفتی خاک
 جستجوی ملک چو راہی نگرینی خراب
 صرف کہ ہمت غافل ملک گیری میں
 درہا خاں خشان ہر کج اکب منو
 مسند و تالیں سلطان و سکی آگی خاک ہی
 جلوہ دندان سی تیری بسکہ پانی تباب
 ہی سخن سخنجان عاقل کو تو سنگ اتیان
 رونق عالم ہی عالی ہمتوں کی فیض سے
 آہ سوزان شرف شان کا ہی دوزخ ہوا
 ست عالی ظرف و یا کش کو ہی عالم آفتاب

بانتر تو فی بنائی مہروش غاورد میں
 بخندہ ن ہی ہرمان چرخ چہام پر
 لہتی ہی خوشبو شال تھہ غنیمت میں
 جوش باران بہار ان ہی ہوتی تہ میں
 کون ہی منعم اوٹھا کر لیکیا سرچ میں
 آج اگر ہی میرا گل ہوگی چہاتی زمین
 بسکہ جلوہ سی ہی مہروش غاورد میں
 تیری کوچی میں ہی جسکا ہی صنم کبر
 بگلی نہ آسمان شکستہ و گونہ میں
 سخت پیش حالان ہی گرچہ تہ ہر
 نیرین چرخ سی ہی دوزخ و شرف زمین
 کیون نہوں نہ آتش صورت جہر میں
 ہی بطمی آسمان و دوزخ ساغر میں

خاک مین کیا کیا ملی خوشیسان برین کلاه
 ہونگی پھر ہم آبلہ پاؤشت پائی چو
 خواب است تہی گہ ساتھ ان عالم
 زینت بازار مین سو یوسف ہر غنیر
 عکس کا کل جلوہ گر آئینہ عارض مین

قصہ شاہی گوہری مسند ہی کا انور مین
 تیز کرکھی سر ہر خار کا شہنشاہ
 قبیلہ خوشن زایہ دہن باز مین
 واہ مصر مین ہی کیا لکھنؤ کی زمین
 خاک رشاک مینر کہتی ہی غلبہ مین

ہند مین متیاب ہی یہ خاک پای بوتراب
 دیکھی گا یارب سحر کس دن بخت کی زمین

تینے کی آب سشی داب منجہ گل ہون
 ستری پانون کیون ہونہ لہل و نہا
 خندہ و چشم دکھا نورخ زلف سیا
 کیون نہ حیران پریشان مین من صح
 غم ہی کیا ہمسفر و مجکو تہستی کا
 علم آہ علم خیل الم ہی چپے بہت

چمن جو شہر شیر کا بلبل ہون مین
 سرو تہ اقدار نوخیز ہی سنبل ہون
 شہنشاہ مین جان گل مل ہون مین
 شفیقہ رخ کا ہون آشفقہ کا کل ہون
 ساتھ ساتھ اپنی ہی نقد توکل ہون
 لی ہمراہ یہ سامان تجل ہون مین

کے چاقو قتل تو ہی پوچھا ہے مرانا

اسی سحر سے ہر مونیہیں بستی بنی

وہ مونیہیں الہ کی محبت جو لگیا ہے سحر

تو جو ہی شمع تو پر گاہے جلنا نہ ہو

رات بھر کدین بھلا خواب بشارت کیوں

جانتا ہوں کہ یہ ہی طالب مدح ساقی

دم نہیں مارتا ہر چند کہ دم ہی پیا

عشق ہی عین جانی میں گھلاتا مجھ کو

اپنی عیار کی قربان تجا بل مونیہیں

کہ رہا شمع کی مانند نکل مونیہیں

اپنی صیاد کا مقتول تغافل مونیہیں

تو اگر ہی گل شاداب تو بلبل مونیہیں

تو مومو مجھ خیال خط و کا کا کل مونیہیں

سنتا شیشے سی جو آوازہ قلقل مونیہیں

کہ رہا آہ نامل سا نامل مونیہیں

بدر کی طرح سی پاپال تنزل مونیہیں

اسی سحر حضرت کاشی کی جگہ خالی ہی

مقصود ہی ہند سی عازم سوائل مونیہیں

شمع سان اک داغ جب الہ ہی پیدا کرو

نخت دل امن میں لون اوسفر پیدا کرو

اس طرح نخل محبت میں ثمر پیدا کرو

سرخ فیل لدا میں شہر گنہ پیدا کرو

دشت چمانی کی غنیمت دلیکین پیدا کرو

خار و زمرگان پر گل نخت جگر پیدا کرو

جوش بی برگی مین اک تازہ پدید آکر
 گونہ عشق و جنم پی نکتہ کا گریدا کر
 عشق کیسوی صنم مین گونہ آئی لیلی
 بکیسی مین پایہ تک کہ فاقہ کر گیا
 ولیدین سب کی نہیں تیری گونہ
 عشق چشم پاری مین یہ انقلاب سخت ہی
 موشگافی پر جو دالون پاتھ شل شایہ
 تب بیان ہوو او سکی شعلا رخسار کا
 سنگباران ستم پہ بھی تواضع کم نہو
 دست قاتل سہی ہائیک مجبوس شوق قتل ہی

نخل خشک ہ مین برگ شہید آکر
 غنچہ آسا ہنستی ہنستی شہید آکر
 شمع سان و دو جلیلا لایہ
 دشت غربت مین کھانسی سفید آکر
 سنگ مین ہر چند گھٹل شہید آکر
 سرمہ کوری ہو کر کل بھرید آکر
 کھال کھنچون ہال کی اور وہ کمرید آکر
 جب بان گرم مانند شہر پدید آکر
 ہمت ایسی مثل نخل بارور پدید آکر
 شمع سان جب قلم ہوتا زہر سپید آکر

اسی سحر لکھون غزل دے سری آفتاب

اسن مین مین اور نخل بارور پدید آکر

ہون و لیل و لیلین شوق باغ آکر پدید آکر

غنچہ کی کاشانہ بی درمیں کھپید آکر

افسوس و کجی میں بٹا اگر پیدا کرو
 اسی چشمِ عشق میں ہی سر پیدا کرو
 جس سے دل سے جانِ جگر پیدا کرو
 صاف انتون کی چپے دکھائی جا چکا
 بلبور نے طراوڑانی گرمی فرماید
 کربشِ وقت کروں دستِ جنجی کوں دراز
 بالِ سر کاؤن تصویر میں جو روی بیا
 دل لگا کر بیتدایِ سنج ہو سکی بلا
 پانی پانی شرم سی تجھ کو کروں مٹی کی

کفر و ایمان کی طرح ہر لمین گھر پیدا کرو
 کیسا کا کا کساری میں اثر پیدا کرو
 آفتابی دل سچائی کو سپر پیدا کرو
 ہر بہرِ خیمہ رشتہ سدا گھر پیدا کرو
 ولیمین ہی کاتون کا انداز دگر پیدا کرو
 دامنِ شب پھاڑ کر روی سحر پیدا کرو
 مہرِ طالع ہو دلِ شب سحر پیدا کرو
 دیکھی زنا حق بھلا کیوں دوسر پیدا کرو
 جوشِ شش اشک اس قدر امی اتر پیدا کرو

اسی سحر لکھون غزل سن سحر میں اتبیر
 بی بہا سحرِ ملی ہی پھر گھر پیدا کروں

لہو کا کل میں خیالِ سنج اگر پیدا کروں
 مرہمِ زخمِ دل محسوس اگر پیدا کروں

ہجر کی شبِ شام موتی ہی سحر پیدا کروں
 زہرِ مہین سنگِ جراحت کا اثر پیدا کروں

جوش حیرت صاف جان کی پیرا کر
 ہون و قانع گردی ہوئی نیم پیرا کر
 لاغریا کر دی عشق کا جو چشم
 بال سی با بکینہ کی شجہ ناتوان
 خون کے قطروں آتشیں جوشون بعد
 زخمی تیغ نگاہ چشم مست یار ہون
 پانی پانی ابر ہو دیکھی جو باران سر
 باند ہون جوڑا بال چہرے اوٹھا کر
 وصل کی شب صبح کی ٹھکی ہو کر مضطر
 صبح ہوتی ہوتی پھر ظاہر کروں آہ شام
 دل حلاوہ ہون کہ مثل شمع گر کردن
 قتل گر محبو کری وہ عیسیٰ بن نما
 شمع آستان گلی ہر دم کلا بالیدہ ہو

ق

ق

صورت قصہ پر آئینی ہون گریہ کر
 خاک میں ایک غنیمت کا پیرا کر
 روزانہ نالہ مست کی گریہ کر
 شاخ تیغ یا بین گلہاں می چہرہ کر
 بھر خبیہ رشتہ تار نظر پیرا کر
 برق کانپی آہ مین سوز ہر قدر پیرا کر
 شام کو پنهان کروں نور سحر پیرا کر
 اس قدر اسی مہ عاؤن مین پیرا کر
 پیشتر خورشید تابان سی تم پیرا کر
 جانی خون شراب مین دگر پیرا کر
 مین بھی پھر شوق شہادت ہر قدر
 شام سی تا صبح دم سو بار پیرا کر

سہ دہان لبیک تیج می اگر کی لون
ہی سہرے کی ہون گرم نالہ سوز

معدن باقوت سی شان گھر پیدا کرو
شکل نفس ہر بن موسیٰ شہر پیدا کرو

حشر کا مسلک کیجانی ہی عجیبی نام فراق
کون صورت وصل کی ہن اسحی پیدا کرو

ہاتھ دیتے کی قبضی پہ اگر کتہی ہین
کل لالہ کھیلے مال نہ زر کتہی ہین
جوش اشک انکھوں میں دلیش کتہی ہین
آتش عشق کی سینی میں شہر کتہی ہین
سوز فرقت سی پڑی جسم پہ چھاسانی
سرم آنکھوں سی موجود ہی تکرار ہی کیا
یہ دین کا کل و خسا غم کی دل پہ
مٹو گانی جو بہت کی تو یہ معلوم ہوا
خون ہستی عالم کو نہو برق بلا

پای قاتل پہ ہم اپنا وہین سر کتہی ہین
واغ دل کتہی ہین اور ہم جگر کتہی ہین
ایکجا آتش و آب ٹھہر کتہی ہین
ہم سمندر کی طرح آگ میں گھر کتہی ہین
غیرت خوشہ آنکھوں جگر کتہی ہین
گرم رقت و منظور نظر کتہی ہین
چھائی ہم غم کی گھٹا شام سر کتہی ہین
مازنین بال سی باریک کمر کتہی ہین
شعلہ آہ جہاں سوزی کتہی ہین

جنگی ہاتھ آئی ہی کسے قناعت ایل

وخت زیر کبری پڑتی نہیں کیونکہ

اونکی رت طلبی کیہ کی وٹی ہر

اشک خوش آں بہن یا نخت جگر ہر

موشگافی جو بہت کتی ہن کیہ کی

رات میں کس کب پانچوردہ رہتا ہی

کب وہ مال مرد دنیا پ نظر کرتی ہن

پہرے پہ وہ پیشینہ نظر کرتی ہن

زیر کبری کہ سدا بہش پر کرتی ہن

مال دنیا سیما یہ ہم لعل و گہر کرتی ہن

کوچہ زلفت میں شاید وہ گدہ کرتی ہن

چشم سیما ہم جو روان خون جگر کرتی ہن

اسی سحر شام سیما آج آنیکا کے ہی خیال

مردم چشم نظر جانب در رکھتے ہن

دل کہ یہ ہم ہی یہ بتیابی کہ قابو نہیں

خال شکنیں اسی صنم ابرو کی پہلو نہیں

دشمن جان ہی لول میری پہلو نہیں

جلوہ گر ہر تیسی کروں کی جگہ نہیں

کوڑا کاٹ کی شمشیر ابرو نہیں

جب جاوے دل باکی میری پہلو نہیں

ماہ نو کی پاس اک اختر تابان عیان

شمع سان رہتا ہی اسکی ہاتھ سیما ہو گدا

اشرفی کی بھول قطری ہن شبنم کی

اپنی دل کی ٹکڑی میں کھلاؤں یا نخت جگر

کیون خنایی با تخته کهنی می کھانی دل

ای سحر کز تیریمین آگین کتی نهین

برج میزان مین نی ہی بکمان تجمیل

هی چمن پیش نظر اور بلبل تصویریان

آگ چرخش نه طاق کس میهن نهین

طائر زنگ خنارت پر پروین نهین

آب چل میجاوه شکست تر از زمین نهین

طاقت پرواز مطلق اپنی بازو مین نهین

ای سحر کونیکر شباهت ون مین چشم آری
یہ شرارت اور شوخی چشم آہو مین نهین

تجمی و مہیان مطلق ہمارا نهین

کہ غیر از وصال اسکا چارا نهین

تو کیون لطف کا وہ شمار نهین

ہوا نرم کیون دل تھسار نهین

کہ سخت اسقدر سنگ خارا نهین

اگر رخ ترا ماہ پارا نهین

تری کان مین گوشوارا نهین

ہمین زلیست تج بن گوارا نهین

بجز راجب ناگوارا نهین

پھر اہسی گردل تمھارا نهین

یتو میری نالون سی تھہرین آب

یہ دل ہی کہ بیضہ ہے فولاد کا

مرا دل ہی یون چاک شکل کتان

شریابی پس لوی مہتاب مین

سنین درو چران کا کچھ ہی علاج
 کہا میں نے جب غیر آئی نپاے
 ہوئی تیری دور سی نہ ویک گلا
 ہوا قبر عاشق یہ کیوں گل چراغ
 کیا آتش عشق میں کیوں تھام
 نزدیک کو ہی چشم ایسی جسے
 جو قاتل کو ہی شوق مشق جفا
 میں اپنا گریبان کروں کیا فرو
 تم آئی نہ آئی کی محنت ا رہو
 ہی منظور شاید زمانہ کا خون
 ہی حبلی سی ناخن بدل ماہ نو
 کمر بھی تو مع دوم ہی اسی پرے
 کٹی عمر سنتی ہوئی ٹیڑھی بات

کیا ممت ڈرسی چار نہیں
 لگا کہنے تیرا جبار نہیں
 تجھی چسپاں اب بھی ہمارا نہیں
 اگر مار کا کل کا مارا نہیں
 سمٹ در اگر دل ہمارا نہیں
 تری سنج پھیل نظار نہیں
 تو بندہ بھی ہمت کو ہار نہیں
 کہ باقی کوئی تار سار نہیں
 کیا کسی پر اجار نہیں
 جو یہ سنج جوڑا اوتار نہیں
 خجل درسی تناسل تار نہیں
 فقط کیا دہن ایک تار نہیں
 کہی سیدھے جی سی پکار نہیں

شب جب برین غیر مایہ حسنم

دم نزع آنا ہو تو آسج

سہی ہاتھ کیون بھلی مرنی لکھ

ہوا موی کامل کو کیون پیچ و تاب

ترپنا سمجھتے ہیں دور از ادب

کیا منفصل زیست فی ہجرین

مجھی تو زلیخا کو یوسف سنیز

پھر ہی ہمسای کیوں آنکھ دلداری

مین ہوں آشنا صادق ای بحر حسن

کبھی کر نہ اسی آہ تیری سوا

کوئی اور مونس ہمارا نہیں

کہ اب حاجت استخار نہیں

اگر شوق وصلت فی مارا نہیں

بتو شعلہ گریخ تھارا نہیں

کبھی دم تیر تیغ مارا نہیں

کرین کیا کہ کچھ بس ہمارا نہیں

کہ معشوق سی کوئی پیارا نہیں

جو غیر دل فی او سکوا و بجا نہیں

تجھی مجھسی زیبا کسارا نہیں

کیسا ہمیں اب سہارا نہیں

سحر و امق و رام و فرما و وس

کسے عشق خوبان فی مارا نہیں

تو زرد ہو گئی موتی کی آب مین

نہایا ہو کی جو وہ سحباب مین

جواو ترا شام کو وہی حجابِ یمن
 وہ دانتِ نیکہ کنی ہر گہر کا ہونا
 نگاہ ویدہ مستانہ کا اثر و کیمو
 تری نہانی سی اسی لہ موجِ حسن و جمال
 لگا دیتی ست خنائی فی اک پانی یمن
 نگاہِ ست دیکھا جواو سی جانبِ آب
 یہ کیسی حسنِ ملبوس کا محاسب
 وہ بہ جو کشتی پہ جامِ شرابِ تھیں
 یہ بوہی جسمِ بدنِ گل کی نہانی
 نہیں سوار ہی کشتی پہ وہ خوشی
 چوڑی بالِ جواو بنِ خوشی فی غزل
 کہ کتنی کا کل پر خمِ چوڑی بلِ نیکر
 اکھائی وہ بت مہر و حسنِ حیرت بخش

گمان ہوا کہ گرا آفتابِ دریائین
 صدف کا ہو گیا خانہ خرابِ یمن
 تمام حجابِ ہوا ہی شرابِ یمن
 ہوئی ہی وری کچھ آبِ تابِ یمن
 یہ آبی یمن نہ سمجھو حجابِ یمن
 حباب ہو گئی جامِ شرابِ یمن
 ہر ایک موج ہی مدِ حسابِ یمن
 ہون ایکجا پہ وہ آفتابِ یمن
 ہوا ہی آبِ بربنگلابِ دریائین
 روانِ ہلال پہ ہی مہتابِ یمن
 نظر پڑا کہ افشانِ سحابِ یمن
 جو موج موج کو ہی تیجِ قلابِ یمن
 ہو مثلِ آئینہ استادہ آبِ یمن

سناہی کشتی پڑست گرم شن ہی لچ	بپاہی صحبت چنگ بابے یامین
سروشک سنج سبی رنجت کل شوق	کھڑ ہو لکی شراب کبابے یامین
تری بغیر نہیں لطف سیر آب میں	بہتی ہی چین چین موج آب یامین
نہیں کہن رسی کم محبو حلقہ گردا	دیکھاتی نکاتین ہین سحر حبابے یامین
خانی ہاتھ شرارت لہی سنی ہوئی	ہر ایک ہو گئی مچلی کبابے یامین

نہ سونی دیکاتہ خاک سوز ہجر سحر
گم تلاش کروں جا ہی آبے یامین

مست الفت ہوں لیکن می پروا مان نہیں
زندگانی کا مزہ بی صحبت جانان نہیں
کس غزل میں صفت مھر عارض مان نہیں
نخضر سی کم سبزہ پشت لب ان نہیں
ہر نفس میں ہی دم باد بہاری کا اثر نہیں
پر تو خوشید سی با قوت فی پانی ہی تاب نہیں

دامن عصمت آلودہ عصیان نہیں
موت کا سامان ہجر باریہ کا سامان نہیں
مطلع خوشید سی کم مطلع دیوان نہیں
کون کہتا ہی سی لب چشمہ حیوان نہیں
غینچی کہلتی ہیں گلگون خندان نہیں
لعل لب پر شوخی ہرخی نگ پان نہیں

میرے نظر و نہی ان ہی جیسے وہابی حسن

ابر ہی خوشید عالم تاب پر پاینگر

دور سر ناحق ڈرہاتی ہیں بیان

اوس پی فی خودئی کی ہی صحتیا

پنجہ مرجان ہی پنجہ ہیر کی گئی ہین

بیڑمان تک بنی صدایں رتی تیر

کیا جوان چن ہیں پیش باغ حسن

کو باد دزداد چشم ز گس بیمار

بسکہ ہر لب پر ہی تیری صحت عارض کاو

ای پی تیری رجا بخش کے جو یا ہین

پیش رنگ لب نہین کچھ فعل لعل

سنبل ہی گل شاو اب کو گیسری ہو

پھرتی پھرتی رفتہ رفتہ ہو گیا دوران

چش و چشموت کس دن اشک کا ملوان

رخ ترا زیر نقاب ای مہر و شمع پان

پاس عیسیٰ کی بھی موعشق کا دوران

کون انسان ہی جو مثل آئینہ حیران

لعل ہون لب نہین موتی ہون دندان

صورت تصویر کچھ نہا نہیں نقبان

شل ہی پای سر و خوشبو سنبل بچان

گوش گل کس ہون بان غنچہ دین ان

ہند میں ہی کون اب حافض دوران

کون ہی جیکو ہوا چشمہ حیوان

آب دندان سے خجل کب گوہر غلطان

گالون پر آشفقہ امی گل کا کل بچان

جیسے پہلو میں می ہ یوسف ران

قطره‌ای اشک شکر منده بین
عقد پروین کا سرخوشید نشان
آج تک نگه منی سہی دلین بگلزار
صدقی ہی ابرو و مکران پر ترعی عالم کا
انتظار آئینہ رو میں بس نکلی ہی جان

ابر گوہر باری کم ویدہ گریبان
تیرنی نوبشان جبین پر جلوہ گریبان
لاندہ زار سن میں ایجان با فرمان
کون ہی جو اس کمان تیر پر فرمان
قبر میں بھی بند اپنی دیدہ حیران

اسی سحر ہی اہل ایمان الفت شاہ نجف

لائق نثرین ہی جو اوس نام تر فرمان

دیکھو جو صر عارض دل از خواب
دیکھا جو دام کاکل خدا خواب
دیکھا چورو و گیسو دل از خواب
گلبرگ تربہ صاف رگ گل کاشاک
تعبیر ہی کہ بوسہ دندان ملی ضرور
کرتا ہوں وہی میں جو کبھی وصل کا سوال

خوشید شہی آنکھ کروں چار خواب
دل بھو گیا ملا میں گرفتار خواب
کی چاندنی کی سیر شب خواب
کاکل جو دیکھی تہ زسا خواب
آیا ہی ہاتھ گوہر شہوار خواب
کتاب ہی مسکرا کی شمع کا خواب

اوس مھر و شمع خواب دین کیا ہی
 اسی چشم تار وونی کا ٹوٹی نہ عمر بھر
 جاگی ہماری مدیہ بیدار کی نصیب
 رہتی ہی سوتی مین بھی کھلی چشم نظر
 دکھائی اگر لب یا قوت رنگ آپ

نا اونی تو نہ فتنہ خوابیدہ کجا

شب سخت خفتہ ہو گئی بیدار خواب
 وہ وی گئی ہین تیون کا ہا خواب
 عریان ہوا جورات تن یا خواب
 دل کو ہی بسکہ حسرت بیدار خواب
 کوئی نہ لعل کا ہو خریدار خواب

خاموشی سحر کر ہی انا خواب

چشم تر ہی شک بر نو بہاری اندون
 چہر حسن آ رہونی فصل بہاری اندون
 ہر طرف ہی جوشش بر بہاری اندون
 رات بھر پھر اوس گل خوشید کی اندون
 فعل آتش ہی دم شوق مین قو طیان
 نامہ بر جا کر پھر اتک نہ کوی سیک
 یار کی فرقت مین پھر ہوش مین نہی

برق سادل ہی گرم بقراری اندون
 پھر ہوی سر سبز سر و جو بہاری اندون
 سا قیا پھر آئی فصل سگیار اندون
 صورت شبنم ہی جوشش شکبار اندون
 شاید اونٹنی کان کی بجلی اوتار اندون
 پھر گئی کیا ہای پھر قہر عالم اندون
 پھر لگی ہونی غشی ہی مجھ طاری اندون

خاک و بانی پھرتی ہر صحرایین مثل کربا
 مین پھرتی کانین جن جنونین شکر
 جاتی تھی جو وہ صبرت نہیں بچا
 در و چھر کامیکشون خرقہ سادو سج
 دوڑین ہو ہو کر پیادہ ہر کل سورا
 یاد و لو تا ہی ہ لطف گذشتہ وصل کا
 کیون مجھی چلک گئی کہتا نہیں کیا
 انتظار سر و قد مین مثل گسوی
 بھکار ہنی خیال عمرہ ابروی یار
 جوش پری شویش فیاد و زاری اندون
 زندگانی ہی تھی عاشق پہ بھاری اندون
 زلف مرغول ونی پھر ساینور اندون
 زیب بامن پھر لگی ہوئی کناری اندون
 چھ کر انیکا دل عشاق پر برق بلا

عشق فی برباد کی مٹی ہماری اندون
 لاکھ پہنائی کوئی زنجیر بھاری اندون
 ہر جہان مین یہی صوت ہماری اندون
 کر کر ہی شہنی ہوئی زاہد کی ساری اندون
 یار کی آئی چمن مین گر سوار ہی اندون
 ڈالکر باہین گلی مین پار ہی پاری اندون
 کسی باتین یاد آئین پار ہی پاری اندون
 رہتی ہیں سو مگر نکمے مین ہماری اندون
 پھر پھر ہی لیتن تازہ زخم کاری اندون
 جوش پری شویش فیاد و زاری اندون
 زندگانی ہی تھی عاشق پہ بھاری اندون
 زلف مرغول ونی پھر ساینور اندون
 زیب بامن پھر لگی ہوئی کناری اندون

<p>پھر لگاوٹ کر کی اوتنی قتل کسا کیا یاد میں جو جسوش کی اوگئی انکھ نہیں غیر فی اوس شوخ کی مہندی گائی ہی دین ل صبر خرد ہوش جو اس رام خوا شیخ صاحب تخت کی تاک چھائل چہ نہیں روی وشن مجبو دکھلا تا نہیں شک ہجر کا دن ہی قیامت شام ہوئی تہیں مسی لہجہ کا یاد شوق اوس لدا کو</p>	<p>برجھی پھر ترچھی نگہ کی دل پارسی اندون رات بھر کر تا ہون میں اختر شماری اندون خون دل ہی پھر مری آنکھ جی برسی اندون ہو گئی ہسی جد سب باری باری اندون دیکھ لی حضرت کی بھی رہنمائی اندون اختر طالع فی کی ناسا نگاری اندون اسی جل جلالہ اگر ہون جینی سی عاری اندون گوہر دندان کی چکی آبداری اندون</p>
--	--

ایسی سحر ہی بسکہ یاد قامت بوزون

ہو چلی موزون طبعیت چہ ہمار ہی اندون

اسیر لہ ہون غل حلقہ زرنجیر کرتی ہیں
نقاب مہسی باہر چاند تھی کرتی ہیں
کھڑی ہو باہر پر ہر تاشا تو بھی اسی لیلی

بپا شور قیامت نازک شبگیر کرتی ہیں
دل شب سہی یاد مھر ترینویر کرتی ہیں
تری مجنون کو لڑکی شہر کی شہسیر کرتی ہیں

دل بتیاب عاشق کو جلا کر سیب لب لب
 تراش ناخن قاتل ہر اک تیغ ہلائی ہی
 پرینچا نہ بنا و اشق تصویر تصویر سے
 مر جات تہیا ہاتھ متکڑیاں نہیں ملتیں
 خم شمشیر ہی محراب کعبہ و فکری نظروں
 اسی کہتی ہیں نسیم مرزا اوصاف کی قاتل
 وہن سہی چل جھڑتی ہر جگہ گلگشت کو آئین
 ہنوامی کا پڑھنا تا غبار خاطر نازک
 غور حسن وہ بت خموش و بدین تجر
 احسان غور ان کے نگاہی جو کہیں چشم گریا
 کیا ہر تہی واک بوسہ می خسار لکین کا
 شگفتہ غنچہ دل ہوتی ہرین کی عمر سے
 نگہ جھپکی کھاتی ہی مہ نظارہ می قاتل

ہم اس مار پکوا بجا کستر اکسیر کرتی ہیں
 یہ نہ قصہ ماہ کامل پر علم شمشیر کرتی ہیں
 پیری کو ہم فسون عشق سی سیخ کرتی ہیں
 لہو آنکھوں سی جاری حلقہ زنجیر کرتی ہیں
 دم تکبیر جو سجدہ پتہ شمشیر کرتی ہیں
 قضا کا سامنا ہی مراد تکبیر کرتی ہیں
 حوا عن ایوب تی ہیں جبے کرتی ہیں
 خطاوس گل کو نہ گنہگار ہیں کرتی ہیں
 نہ تاب گناہ کو مجہدین وہ تقرر کرتی ہیں
 سر مرگان کو نوک تشکیر کرتی ہیں
 دیت ہیں حق کی نہیں تانہ کرتی ہیں
 یہ عقدی حل تھارنی خنق کرتی ہیں
 مقابل برو و مرگان کجاں تیر کرتی ہیں

اسیری کی زبیں وادی حشتِ تمینا ہی
غمِ الفتِ سمجھو شیخِ جی باریچہ طفلان
مرضِ چشمِ اون جا بونگا ہونگا ہین

رم امی صیاد کب تجبی تری پنجر کرتی ہیں
فراقِ یار کی صد جوان کو پیر کرتی ہیں
نہ فسون کا گرہی فی عمل کا شیر کرتی ہیں

تردو میں سحر کسکو دماغِ شعر کوئی ہے

جو کچھ کہتی ہیں پس خاطر تنویر کرتی ہیں

عارضِ لعلِ سیہم سی کچھ کام نہیں
دل کو یادِ بیتِ خود کام سی کچھ کام نہیں
و کہو اب سر و صبور کو براحتی تسکین
عنبر و مشک کی خوشبو سی کچھ کام نہیں
جانِ طاری تو جانی نگر و ن بابت سی
بیمروت کی ہین آنکھوں میں شاہِ بد و نو
دشتِ پر خارِ مصیبت کی فضا بہتر
ان بتوں کی لمبی کیوں کیجی ایمان بڑا

راحتِ تاب ہی سحر و شام سی کچھ کام نہیں
اب جہین عشقِ بد انجام سی کچھ کام نہیں
قامتِ یارِ دلارام سی کچھ کام نہیں
نکھوتہ لعلِ سیہم سی کچھ کام نہیں
لج جانی سحر و شام سی کچھ کام نہیں
اسلمی نرگس و بادام سی کچھ کام نہیں
چمنِ کوچہ گلغام سی کچھ کام نہیں
اب پرستاری صنام سی کچھ کام نہیں

دل میں لاؤں کسی بت کا تصور بخدا
 بیوفا صحبت اختیار میں تو خرم ہی
 رابطہ ہو غیر کسی سطح نہ ہوسے گریز
 ساقیا فصل بہاری ہی و آغاز شب
 اندنوں پاس نہیں جو وہ مخزن فر
 دور سا غمی و محبوبے اور بزم طرب
 کور و کرطول جدائی فی کیا ای چھ
 دل میں یاد او سکی ہی آنکھوں میں تصور اسکا
 عشق و سبت کا ہوا رہن اپنا
 خال کا کل کی محبت سی چٹا طائر
 طائر رنگ نہا ہو نہیں اسیر سی صبا
 رند و میخوار مجھی کتا ہی زبا ہر تو کیا
 تیری صحبت میں گن رہو گانہ کو چہ بین تر

اب مری کعبہ کو صنام سی کچھ کام نہیں
 یہاں غم بھر ہی آرام سی کچھ کام نہیں
 سچ ہی اب عاشق نا کام سی کچھ کام نہیں
 جام دی جام کہ انجام سی کچھ کام نہیں
 سیر متا جب لب بام سی کچھ کام نہیں
 گردش چرخ بد انجام سی کچھ کام نہیں
 اب غرض نامہ سی پیغام سی کچھ کام نہیں
 شیشے سی کام نہیں جام سی کچھ کام نہیں
 دین سی غلط نہیں سلام سی کچھ کام نہیں
 داد سی کام نہیں نام سی کچھ کام نہیں
 فکر و اند کی نہیں نام سی کچھ کام نہیں
 بات جب حق ہو تو الزام سی کچھ کام نہیں
 خاص سی کام نہیں عام سی کچھ کام نہیں

بہر طوط و دربت چاہی می یان بے
کافر حسن ہو نہیں سب ترسانی کا
جی دینی مٹی ہین ہم اور تو بے گشتا

ای جنون جابہ احرام سی کچہ کام نہیں
جل مرا ویر ہی اسلام سی کچہ کام نہیں
باز آئی تری انعام سی کچہ کام نہیں

فکر شہرت ہی نہ مطلق نہ تعلی سی غرض

ہو نہیں گننام سحر نام سی کچہ کام نہیں

بسا خیال رخ گلزار آنکھوں نہیں

مدام نشہ سی ہی نو بہار آنکھوں نہیں

نہیں ہی خواب کی جازینہ آنکھوں نہیں

نظر جدھر کو پھری پھر وہی نظر آئے

چور الیا تری دزد خانہ دل کیسا

دل اہل درد کی لیتی ہوا و مکتی ہو

غبار خاطر مردم ہی خاکسار ترا

ہی دست مست میں تیغ سیا تاج کھنچے

سحر دمام ہی جوش سہا آنکھوں نہیں

شراب جام دین ہی یا خمار آنکھوں نہیں

بجہر ہی بکے ترا انتظار آنکھوں نہیں

پھر ہی کرتی ہی تصویر پار آنکھوں نہیں

اوٹا ہی لیکیا عیار چار آنکھوں نہیں

نہ خاک ڈالی صاحب ہزار آنکھوں نہیں

کھٹکے باہی جوشل غبار آنکھوں نہیں

نہیں ہی سرمہ نہالہ دار آنکھوں نہیں

شفق سحاب کی پہلو میں جلوہ آرا
 صفا تصور وِندان فی شک کو
 یہ ہولناک شب ہجر ہی معاذ اللہ
 فقط قاتل سی نہیں آبِ سہرہ مرم
 تصور رخ و خط میں ہوں سیر سحر
 بھرا خیال ترا بسکہ شاہ کشور حسن
 بپاہی آٹھ پر شور و درشل ادب
 خیال کا کل و رخ پھر ہا ہی پیش نظر
 یی ہوں حب میں نیا دواع و لاج
 پڑا ہی چشم میں خسار آتشیں کا جو
 یہ کسی چہرہ گل رنگ کا تصور ہے
 عقاب چشم کو تیری یہ تجھ بس صید
 ہوا اشارہ ابرو سی دل تیرے شہیر

نہیں ہن بخت جگر شکبارا نکھوین
 ہی قطرہ قطرہ درآبدار نکھوین
 ق کہ دخل خواب نہیں نہینا نکھوین
 کہ طفل اشک ہی ہن بقرار نکھوین
 ہونی بہار گل سبزہ خار نکھوین
 ق کیسکی جان نہی زینہا نکھوین
 کہ خواب تک نہیں پتا ہی بار نکھوین
 بھم ہی گرد و لیل و نہا نکھوین
 گھر بھری ہن برای شمار نکھوین
 بہم ہن ایک جگہ فوراً نکھوین
 چن چن ہی شگفتہ بہار نکھوین
 کیا ہی منع نگہ تک شمار نکھوین
 نہ آنکھ مار کی اب تیرا نکھوین

سحر کناری اوختای جوت حوت
بهر آتی اشک هین بی اختیار آنکشتن

پاس وه رشک آن قتاب نهین
سرخ پُر نور پر نفستاب نهین
زنگ بوین خجل هین گل تمسے
تیری چهره سی کیا مقابل هون
ناتوانی سی لڑاکھڑا تا هون
دل جلاتا ہی آب آتش سنگ
چاند پر چھا گیا ہی ابرنگ
بل کوئی دی رہا ہی کاکل کو
چھا گیا ہی خیال نلف ایسا
وصل کی شب جو غور سی دیکھا
باعث تنگی دہن سہر مو

ساقیا خواہش شراب نهین
جسکوہ برق ہی سحاب نهین
کب عرق روش گلاب نهین
مھر و مہین یہ آب تاب نهین
مختب نشہ شراب نهین
می سی بوجہ بتاب نهین
سرخ روشن تر نقاب نهین
دل کو بوجہ پیچ و تاب نهین
شب بھر آنکھو نهین دخل خواب نهین
مانع گفتگو حجاب نهین
دخل و گنجایش جواب نهین

چرخ کر تاب منطقی کا طوق
 یا وہ گوہر زہ کو و دیوانہ
 پیر چھوڑین سیدہ کاری کو
 خواب و بھوہرین غلبہ خیل
 راو کی دندان صاف کی آگے
 کم ہوا دماغ عشق پیری میں
 رنگ لب و رفرغ دندان سے
 نہایت چمن ماہ پر کھر سے
 بو کھان سنبل ہنچشہ میں
 دماغ دل چاک چیب کی ہی قریب
 تیرا حیاں ہی بلا گردان

کسپ تری بابت لا جواب نہیں
 خطہ میں کیا کیا مری خطاب نہیں
 اس سی بہتر کوئی خطاب نہیں
 ہوش و عقل و توانج تاب نہیں
 آبروی در خوشاب نہیں
 دھوپ پھیلی ہی آفتاب نہیں
 در و مرجان میں آب تاب نہیں
 ہو مقابل کی کی تاب نہیں
 مشک و عنبر میں بیچ و تاب نہیں
 صبح سی دور آفتاب نہیں
 چرخ گردش میں بحیاب نہیں

ق

ساری مضمون میں ہی سحر چید

کون سا شعر انتخاب نہیں

انسان کا داخل کیا کہ پر کیا گز نہیں
 کس سات سیل شکوان تا گز نہیں
 لاغر ہوں زراہ میں ہر گز نہیں
 بی فکر میں نہیں ہوش بستان دین
 قاتل کی پیش چشم ہوا محو دماغ دل
 تو آسمان سن ہی چہرہ ہی آفتاب
 پڑتا ہی عکس آتش رخ کا دم خرم
 اندر ہی تجلی رخسار تشین
 روشن بزرگدایا میں ہی صحن باغ
 صبح شب وصال قیامت بیا ہو
 ہی جلوہ گر حائل جو زامین ماہ نو
 ثابت ہی جرم ماہ پہ سیاروں کی چک
 نقدان جسم ہی صفت واجب الوجود

خلد برین سی کم ترا ای جور کھر نہیں
 کب چشمہ سوتی جاگتی ہر شرم نہیں
 یہ نخل خشک لائق برگ و ثمر نہیں
 افسرسان شمع جو پاتا سر نہیں
 چلتی ہیں تیر دستہ شرکان سپر نہیں
 تار شعاع مہری موی کمر نہیں
 بیوج بیچ و تاب میں موی کمر نہیں
 بجلی تڑپ ہی ہی ہر رخ جلوہ نہیں
 کم آج نخل طوسی کوئی شجر نہیں
 ہی شور خشنالہ مرغ سحر نہیں
 تیغ ہلالی آپ کی زیب کمر نہیں
 قطری عرق کی چہرہ دلدار نہیں
 حیران ہوں کیوں تو نکلی ہاوی کمر نہیں

طحی کینین کس طرح سہی ملک م کی ا
 گزشتہ رشک چرخ وہ گزشتہ نصیب
 امی سر و لالہ روغری شرم سی ہی
 اوس شکر آفتاب کے پھر عکس ہی
 پہلو کی قباب میں پروین ہی جلوہ گر
 اللہ کس قدر شب ہجران سیاہ ہے
 زلف درازی ہی مطلق شب فریق
 جلتی ہیں جلوہ دروندان یار
 جاری ہیں شکرانچہ ہیں سنیہ کی
 تریاک خال ہی لب بخشش یار
 آہامین اوٹ کی صورت پروانہ شمع
 ان شاعر و نکی خدیہ انصاف کوڑ
 زنگس کو شرم یار سی شبیہ تی ہیں

بی زاوہر اعلیٰ ہون کوئی ہر سہر
 پانگوئیں چکر اب ہی جو دوران نہیں
 شبنم کا چہرہ گل تر پر اثر نہیں
 آئینہ فلک میں نمایان تسم نہیں
 اوس شکست کی کانیں عقد گہ نہیں
 تار آک آسمان پہ کوئی جلوہ گر نہیں
 مانند خال کج و بہر مختص نہیں
 ہیں آبی یہ ولین صدف کی گہ نہیں
 بارش سی آتش گل تر کو ضر نہیں
 اب ہر مار زلف خمی و ضر نہیں
 پر کیا کروں کہ ہامی یال پر نہیں
 کچھ اپنی حسن و قبح پہ انکو نظر نہیں
 ابرو نہیں قرہ نہیں نور بصر نہیں

صبح وطن ہی شام غریب سن سی غریب
وہ مہر و شہ جو پیش نظر ای سحر نہیں

رختِ عرمانی ہی کافِ باب کی حاجت نہیں	جسم و سر کو پیچہ دوستا کی حاجت نہیں
رشتہٴ جانِ جہانِ حاضر ہی بھڑویش نہیں	ای بت ترسا تجھی ناز کی حاجت نہیں
شوق ہی گردن کو مالی کا سر ہی کڑی نہیں	ای شکر موتیوں کے ہار کی حاجت نہیں
وہ مسلمان ہوں نہیں رشتہٴ جس کو کفر نہیں	اشک کی تسبیح کو زنا کی حاجت نہیں
اپنی گھر میں ہی مجھی پرگیاں جکڑا نہیں	دشت کی خواہش نہیں کہاں کی حاجت نہیں
جنڈیشِ مرگانِ ابرو سچہ کہتا ہی نہیں	تیر کی حاجت نہیں تلوار کی حاجت نہیں
خوروش کی تری مائل سہی پرکٹ ہو نہیں	نور کی شتاق ہم میں مانگی حاجت نہیں
وصل کی شب میں پوچھو کیا ہی سہی نہیں	راز دل ظاہر ہی کچھ ہمار کی حاجت نہیں
سینہ کو بی کی صدا یہاں نغمہٴ داؤد نہیں	چنگِ بربطا رو دو موسیقار کی حاجت نہیں
نام زری چاہی نفرت ہی اہل کو نہیں	یہاں دو امین شربتِ مینا کی حاجت نہیں
وصل ہوتا ہی مسیور نہ ہوتا ہی صل نہیں	کوئی براتی تری بیا کی حاجت نہیں

گوهر نمون سی ہی دیوان مرصع اسحر
جدول آب زرونگار کی حاجت نین

نہا کر گر نچوئی کتب پر چین یاروین
پیر بھی گر لالہ و عکس گل خسار دین
قدیم نا آشنا حیرت میں نہیں دہرتے
عناصر ہو گئی ہیں سچیل اشک دہم سے
لگی پانی میں لال اک و دودھ جبرستی
نہانی کو جواو تری ہر پیمین اودہ کا
جگر خون کر دیا اسی کات سی ست خانی
ہوا ہی سچ آبی کو کب سیتا رکھن
بہار افرازی سیل اشک بخت دل سوا
حنانی ہاتھ ملکر دھونی کرو چاند کا
تصور آبا کشتی میں اگر ابروی قاتل کا

کری ہر معج پیدایچ و تاب یاروین
تو ہو ہر معج شاخ گل کھلی گلزار دین
گذر تیرا اک کو ہوتا نہیں شوار دین
خبر نا آشنا نالی دوتا ہون چار دین
شرافشان اگر ہوا آہ اشبار دین
ہی ہر معج ووش آب پر زار دین
ہمیشہ پنجہ مرجان ہی کما تا خار دین
شنا کرنا نہیں ہر شتری خسار دین
چراغان کما تا شاو دیکھ لی یار دین
حباب انگاری ہون مرغ تشواری دین
مری نگہوں کے آگے پھر گئی تلوار دین

گذرنا سحر الفت سی سلامت غیر ممکن
 گم رویانی پانی گریزی عکس و عیان
 رُکابِ چشم کی پر دیشی فانِ اشکِ شاکا
 اگر کشتی پیرِ وی حیرت افزای تھی پُر
 طلسمِ ناز و تر چش طع فانِ صاف و کھلا
 کمری بی عقل و بی تمیزِ قدر اہل جوہر کیا
 ستم آباد دنیا کب ہی جابی امن و آسایش
 صر ز ثابت قدم کو کیا تانہ کی ورنہ کی
 گمان تر متوینو نسی قطرہ می کردنی آسنے
 تلف اک اشکِ شامی ہی شست چرخِ خضر کیا
 توکل جب ہو کامل گوہر مقصود ہاتھ آئے
 سبکو جی سی انسان ساحلِ اہتِ ملکِ پُرخ
 حباب سا اگر کھولی کوئی چشم بصیرت کو

پل و کشتی نہیں جرتیخ اس میں غارت میں
 صدق کی سرگردی گرمی بازارِ دین
 سوا اسکی غنیمت ہی کب لہریں دیوارِ دریا
 ہو مثل آبیست و معائب اک بارِ دین
 ہر اک موج آگینی کی جی دیوارِ دریا
 کرین کیا مردم آبی در شہوارِ دریا
 ہی قہر آب تک مایہ کو خوفِ غارتِ دریا
 کہ رنگ آلودہ کب ہو تیغہ کسا دریا
 اکی ڈوب جاتی خطہ خمارِ دریا میں
 ہو تاخر میں مہ غرقِ نفسِ غارتِ دریا
 صدق پانی قناعت سی در شہوارِ دریا
 شنا و غرق ہو پیری جو لیکہ بارِ دریا
 نہیں اک موج کا زاید و بیکارِ دریا میں

قرصناع یتانی کیا ہی صنعت
 لکھا ہی ملک قدرت فی عجوبہ دیا

چڑھی ہین ہم ازل سی ساقی کوثر کی بڑی
 نہ وہین کی سحر شستی نہیں درکار دیا

برق ہی جلوہ نگاہ نہیں	آبِ حیات کمال سیاح نہیں
صبح ہاں ہی تو شاگاہ نہیں	وہ بدست گشتباز نہیں
کون دن مثل شب سیاہ نہیں	پس وہ بیشک محروم وہ نہیں
زاد ہا ہیکشتی گناہ نہیں	خلدین ہین شراب کی نہرین
پردہ کچھ مانع نگاہ نہیں	ترج پریشاں شمع جلوہ نور
سہ پہر کج گوشہ کلاہ نہیں	بدر پر ہی ہلال جلوہ نما
خضر خط کو ہنوز راہ نہیں	لبِ نجاش پر تری ساقی
جھوٹ ہی دل کو دلسی اہ نہیں	جان جاتی ہی وہ نہیں آتے
قول وامت راہ پر نگاہ نہیں	ایک عیار ہی تو عصف شکن
بان ہوتیری زبان پہ خواہ نہیں	کب ہی بیان مال لاغوسم

کات مین تیغ مغربی ای یار
 الف متد یار کا ہی خیال
 تیر خاکی ہین سرمہ ساثر گان
 پھونکی دیا ہی سوز فرقت یا
 ہین نظر مین شرار و تابہ گرم
 کیون نہ یاد آئی صحبت شرب و زو
 خود سر روشی پہ یار مائل ہے

ہمسرخ بزم گاہ نہ سیر
 بی سبب شغل مشق آہ نہین
 آگہون دشت نہ پیران گاہ نہین
 بی سبب جمال دل تباہ نہین
 ہجرت کی شب بخوم و ماہ نہین
 اب ملاقات سلال ماہ نہین
 ہجوم مہیات و سلا گاہ نہین

سحر اوس مہروش کی فرقت مین
 صبح کب مثل شب سیاہ نہین

ناصحو ہجر مین احت کا سر انجام کمان
 ہجر ساقی مین سرت کا سر انجام کمان
 نئی احباب کی صحبت ہو مبارک
 محو یا درخ و کاکل ہون نہین مجنوں

تکوا آرام مبارک رہیں آرام کمان
 مین کمان بادہ کمان شیشہ کمان جام کمان
 اب مراد بیان پہلا آیت و کام کمان
 و کمان ات کمان صبح کمان شام کمان

یاد بن عیش منقش بھی روزِ جویش
 رشکِ تین بی نیائی فری محبت
 کب بجلدِ دلِ خوشی تین باتن لایا

چین آرام کہاں عاشقِ ناکام کہاں
 اب شبِ بدینِ سیرِ لبِ بزمِ کہاں
 سیری جانِ آپ کو مینی کیا بدنام کہاں

جلانِ لی یادِ رخِ وزلفِ صنمِ فی آخر
 اجے مام کی سحرِ کمانِ شامِ کہاں

بہیاتِ نہیونِ بتِ مغرورِ بغلِ مین
 عارض کی نہیونِ وطنِ لطفِ فک
 تصویرِ ملیطہ کی شعلی کی حال
 چھانا ہی تھی کوکتِ لہِ وزنی سینہ
 پوشیدہ ہیں غظ کی بغلِ مین کتبِ عظم
 چھوٹی گی بجلدِ ہر کسی کہاں حسنِ پرست

صدِ مونسِ ہوشیہِ دلِ جو بغلِ مین
 اک چاندنی لی ہی شبِ جو بغلِ مین
 مثلِ کف سی ہی عیانِ زو بغلِ مین
 دل ہی صفتِ خانہِ زنبو بغلِ مین
 یانِ شیشہ می ہتھاریِ ستورِ بغلِ مین
 فردوسِ مین بھی تکی کوئی جو بغلِ مین

یادِ بکھینِ احبابِ پسِ مرگِ سحر کو
 فردوسِ مین بٹھاری لی جو بغلِ مین

کبک کوشوخی ز قمار تری یاد ^{نهن}
 خود فراموشی مین بهوشی فریفتی ^{نهن}
 میری قاتل کو تبادی کوئی انداز ^{نهن}
 او ستمگار کری دل مین اگر تو نصا ^{نهن}
 قمران چار طرف پھرتی مین کو کو کتی ^{نهن}
 صفحہ دل پہ دکھاتا تری تصویر کار ^{نهن}

ہمسہ قامت رعنا کوئی شمشاد ^{نهن}
 جان اپنی مین ایجان جهان یاد ^{نهن}
 ابھی کم سرفرازی بودی طرستم یاد ^{نهن}
 قابل مہم ہون مین لائق مین یاد ^{نهن}
 باغ مین آج جو وہ غیرت شمشاد ^{نهن}
 مگر افسوس ہی مانی نہیں ہزار یاد ^{نهن}

ای سحر کوچہ کامل مین ہی ایو کین ^{نهن}
 دل کمان بھو لگی آیا ہون مین کچھ یاد ^{نهن}

دل فرط انتظار مین بسمل ہی کم ^{نهن}
 تلخی نزع ہجر مین ہی شربت حیات ^{نهن}
 تربت مین بعد مرگ اسی ہی شبنم ^{نهن}
 ہاروت وارہ مین مقتید مین دل ہزار ^{نهن}
 کہتی مین لوگ میری تربتی کو دیکر ^{نهن}

ناکہ کشی مین لاکھ غناور ہی کم ^{نهن}
 آب حیات مجھ کو بلا مل ہی کم ^{نهن}
 دماغ جگر مرا مہ کامل ہی کم ^{نهن}
 چاہ دوقن ترا چہ بابل ہی کم ^{نهن}
 یہ بقیہ اطرار بسمل ہی کم ^{نهن}

آنکسین اگر بدین غیرت عثمان فراقین

ابروی کج سوا بدین معنوی حسنین

عشاق مرگنی بدین لہو تھوک تھوک کر

بدین یار زندگی ہی سہوا محبو موت سے

خشکی بدین لب مری لب ساحل سی کم نہیں

رخسار نازنین مہ کامل سی کم نہیں

اوس بت کا عشق بھی فطرت سی کم نہیں

آب حیات زہر بلاہل سی کم نہیں

عاشق ہی ایک سرور گلستان حسن کا

نالہ سحر کا شور عناد سی کم نہیں

صبح کی تاری گھموی پر دنیا کی خال ہین

ہی مگر ہنر فانی نہ تھوہ و نون لال ہین

بارش محو ہے بزمِ گمان سی ہمیں لال ہین

چھوٹا مشکل ہی قید الفت صیاد

آستین یار بہر اشک شونی تو نہیں

روندا ہی لال حسینوں کی ہی ہر سرور لال

کڑکھ لڑتی ہی کیوں منع دل دھپھنے

چاند کی ٹکری تھاری گم سی گال ہین

یہ جین دن اتونین بدین درخت میں پال ہین

خس میں گارنیاں بدین قفس میں لال ہین

ایک منع دل ہی روزِ فتنہ کی دھپھال ہین

آنسو ونسی ہیگتی رومال پر و مال ہین

غنیچہ و گل سبزہ بیکانہ سان پال ہین

وانہ ہی تپتی کاتل آنکھوں کی وری حال ہین

چچ و تاج عشق کا کل فی گلابین
ہر شب اپنی طلعت یاب و کما تہی

ہشتین میں یا تھیں نامی قلم میں یا نہیں
اندون منون میں کو کب اقبال میں

چار سوس ہی سحر کالی بلا کا سا

مبتلائی عشق زلف چشم و خط و خال

جہان نقشہ تراہم ہی پر پڑیا کرتی ہیں
جو ولین ہم خیال قامت زاد کرتی ہیں
غزلان ختن گردا کی اپنی جمع ہوتی ہیں
وطن چھوڑا بسایا دشت غمت کی خاطر
نہیں پایہ سی بھی اپنی ہرین پوار قامت
جو مضمی ہم درج رعین طلب پہنچتی ہیں
یہ دیکھو خوبی قسمت عجب او لٹا زانہ ہی
ہی مملو صفحہ دل مشق تصویر تصویر سے
نہ کاٹے ای باغبان قلعہ خواہیدہ گلشن

بنای خانہ از رنگت بر باد کرتی ہیں
ہزاروں سرواوسکی آہ بین کرتی ہیں
جو یاد چشم میں ہم نالہ و غم یاد کرتی ہیں
ابا کی حضرت و ایک کو کہاں شاد کرتی ہیں
طلب کم حوصلہ ہم نہیں ادا کرتی ہیں
وہ تیری بیت ابرو پر ہمیشہ صبا کرتی ہیں
دیاد دل کہ نہیں ہی ہرین یاد کرتی ہیں
پریشانہ نیا سینہ میں ہم اسیا کرتی ہیں
کسی پر موسم گل میں نہیں بدلا کرتی ہیں

تصویریں را پاک بلاتین تیری لیتی ہیں

اسی صورت دل نشا کو ہم شاکر تہی ہیں

سحر ہم خجکی خاطر ات بھر سوتی نہیں

غضب ہی خواب میں بکھو نہیں یا کر تہی ہیں

منہ تیری طرف اوبت ترسا نکروں

سودانی بھی ہو جاؤں تو زنجیر لٹکی چھو

گردم بھی نکلیجای تو اسی شک سیما

منہ خواب میں بھی تیرے من کی نوسو

تو آنکھ کھڑائی یہ وہی جان کڑا

آنکھوں سی تیری می کل تر ہو جو مشاہد

گر آپ سیما ہیں تو پروا نہیں مجھ کو

گر ہجر کی غم میں ہوں جان کدنی

دل نشا یہ عجب کی کھون ہی یہ گوارا

منصوب صفت دار پہ چڑھنا ہی گوارا

کعبہ ترا کوچہ ہو تو سجد انکروں نہیں

زلفوں سی تیری سلسلہ پیدا نکروں نہیں

احسان سی ہونٹوں کا گوارا نکروں نہیں

دھوکے سی تھی در پہ گدا نکروں نہیں

وہ آنکھ چوراؤں کہ اشارا نکروں نہیں

نرگس کی طیرت باغ میں دیکھا نکروں نہیں

مر جاؤں تو مر جاؤں بدوا نکروں نہیں

ملنی کی کہی تجھی ہنس نکروں نہیں

قرگان کا تصویر کہی صلا نکروں نہیں

نظارہ سرور قدرت نکروں نہیں

یہاں بل ہی بکیتی کا سحر گرہی کی خلق
سُٹا ہوا دیون جبک اوسی سید ہا کتر و

جین ہتی ک ظاہر کی ملاقات کین
کر گئی کوچ وہ دن اپنے ہدین گالی
کعبہ گرہو ترا کوچہ نہ کرین ہم سجد
رہت باز یں کین ہم بھی کنارہ کج
جام جم کاسہ در پوزہ سی لکین کھی
سنتی ہین یار ہی مہمان کہین ستان

آنی دم ہونٹھہ تپہنی کہی بات کین
بہر اغیسا ارواں آپ سیونعات کین
بت پستی میں کہی صرٹ اوقات کین
اتے می طرح کوئی بات بی گھات کین
بادشاہی کہی تیری گدابات کین
دل ہی بتیا کے کسطح ملاقات کین

اسی سحر جب ہین یار ہی ثابت نکیا
کوٹسی بات یہ ہم فخر و مباہات کین

ہوتی ہی صحرات باہمی جبین
خاتم کی قدریکھہ کچہ بن نگین
کہتی ہین لاکھ ترک محبت کیوا

اب تک نہین کم آپ کی ہوتی نہین
کیا زب و سکان کا جبین نہین
کیا کہی اپنی دل کو کہ انجام نہین

ہمسایہ بخین فاکا یقین گچا نہیں
 لکھ جاتی ہیں قیہوں کے جیہ چہتا نہیں
 کہنام اگر میگو صدم بھول جاؤ گی

اوشی فاکا ہکو گمان ہی یقین نہیں
 تیور ہی چڑا کی کہتی ہیں مجھ ہی نہیں
 اؤ کا جواب میں مری کہنا نہیں

لن دونوں باتوں میں جو ملا ہی سحر کو لطف

تا شہر بھولنی کا وہ اسی نازنین نہیں

حال دل کس سے کہیں جہاں تھی نہیں
 ہجر میں پیچ و تاب دل سی گہری نہیں
 یہ ہمارا ہی گلیجہ اسی تباہ سنگدل
 بیمر و ایک بھی عہد نہیں ہوتا وفا
 دین جو کہتا ہوں کہ مجاؤنگا تو کہتا ہے
 کیا کہوں میں کہ قدر پائی میں ہی تو

ہی جہاں دشمن کیو مہربان باتی نہیں
 کونسی شب گیسو شہزاد یا آتی نہیں
 جان جاتی ہی شکایت تلک لاتی نہیں
 واہ دیدی کی صفائی آپ شہزادی نہیں
 کسکو ہی پروا یہاں میں آپ جاتی نہیں
 پاتی ہیں تلوار اگر وہ تو مجھ ہی باتی نہیں

لاکھ سمجھاتی ہیں اؤنگو شیوہ و طرز وفا

اسی سحر وہ حرکتوں سی اپنی با آتی نہیں

خوشنماهی چین تیغ ابر و خمدار کو
گرد و کھادی قاتل اپنی ابر و خمدار کو
موندیون کی پرورش لائیم ہی آل آزار کو
اشکباری کی اجازت و حج چشم زار کو
پیچ سگملانی لگی مشاطہ زلف یار کو
زیب ہی افراط موسی ابر و خمدار کو
امی بت ترسا و کما دمی چاند سی خسار کو
شوق کچھ انداز سانی سی ہی آل آزار کو
بوسہ غناب لب می تشنہ دیدار کو
دی لب شیریں کا بوسہ تشنہ دیدار کو
زہر گیسونی دیا دُر ہا می گوش مار کو
سرمہ و بنا لہ دار انسب ہے چشم یار کو
دی گرہ مشاطہ فی موہا می زلف یار کو

ورنہ بل بیکار کردیتا ہی تہلوار کو
کوڑیوں کی مول پھر کوئی نہی تلووار کو
نیش عقر ب کو فلک تیار ہی نہی تلووار کو
پانی سی کر ڈوالی پتلا ابر و دریا بار کو
ورنہ کرتی ہین منونگر رام قلب یار کو
عین جوہر مال ہین قاتل تہی تلووار کو
انگھین ت تہی تہی ہین می دیدار کو
ورنہ کیا ہوتا ہی حال ہرنی سی مار کو
کیا دوا دیتی نہیں اس ملک میں جبار کو
شریت اکثر ہین پلاقی مرقی دم بیاہ کو
سانپ کا چھالا بنایا مہر ہا می مار کو
تکلیہ ہوتا ہی عصا ہر مردم جبار کو
کھانگیا عقدہ کہ تھا در کا پھی مار کو

و یکمنا تاثیر جادوی نگاه یار کو
 باغ بین که ملاکی ریحان خط خسار کو
 کسنی دم بازی سکمانی اوس پر خسار کو
 سرمه فی بران کیا تیغ نگاه یار کو
 لب پر کعبه شیرین دالیهامی شکر یار کو
 بهجربین کیا طاعت عشرت محو چشم یار کو
 ہی کہورت بد نما اہل ہنر کیو سطر
 زگر و سنبل بلا گردان بین چشم وز
 کسنی سکملانی شرارت گرمی شونجی چا
 خوابمیں بھٹی شکل مکملاتامہیں سون
 کیون نہ مسمی سچی قاتل برقی زندان
 حرص انرونی مال صد مہ نیم وال
 تو مری افتادگی پر جانہ امنی بان یا

ناز کی چتون سکمانی روزن دیوار کو
 کیقلم کرد شکستہ سبز گلزار کو
 چٹکیون میں ہی وڑا اما عاشقان کو
 عین جوہر نگیا ہی رنگ اس تلوار کو
 تلخ شہد زندگی ہی تشنہ دیدار کو
 تلخ بی می زندگی ہوتی ہی ہر بخوار کو
 چاہی ہی آئینہ سان دل صاب جوہر کو
 نارون کو قدیر وارون چہر گلزار کو
 تیری چتون کو نہی کو بات کو زقار کو
 طالع خفتہ ملی ہین دیدہ بیدار کو
 ملگیا ہیرا سیس اس تیغ جوہر کو
 سلطنت میں بھی نہیں آئی مہ نیا دار کو
 پچاند جاؤں یہ سان میں دیوار کو

ناتوانی سی گران ہی جامہ بہشتی محبی
 مثل تصویر آشنایکے پلک سے این ملک
 مجسی بولویانہ بولو پاس آویانہ آو
 خط کی آتی ہی چہنی لک سے بہر نی
 یاد ابرو ہو گئی غالب خیال لک پر
 ماہتابی پر ہا گرم تماشا شرب ماہ
 آفتاب برج خوبی وہ سپہر ہی
 طور سمجھی ہین بلبندی کو جو بام یار کی
 ایکدن میران نہیں ہنی کا صحرای جون
 بت پرستی ہی شعار کفر شکستہ نہیں
 دیکھتے ہی سلیمانی تو یہ عقدہ کھلے
 ایک ہی سفاکی قاتل ماتھ منہ ہوتا نہیں
 سرفراز ہی کا ہی تمغا افسر داغ جنوں

بار ہی اک تار سر کو کیا کروں تار کو
 آئینہ رو دیکھ مشق حسرت دیدار کو
 پر گلاؤ مونہ نہ آنا کرو دودھ غیا کو
 کرو یا اندھا اندھ کی چاکے مار کو
 دیکھو بچھوٹی سہیلیاں بھگایا مار کو
 پھل پھڑکی سمجھا ہمارے آہ آتش بار کو
 طرہ سوچ کی کرن کا چاہی ستار کو
 وہ تجلی جانتی ہین جلوہ دیدار کو
 حق رکھی آباد دائم عشق کی سرکار کو
 دخل کیا امر بد ہی مین بھلا اکار کو
 پیش وانا ہی علاقہ سنگ سی نزار کو
 کرنے لی چونگ تکیب صبح دم وچار کو
 رخت عریانی ہی خلعت عاشق نادار کو

امی سحر کنشوری تو عبد شاہ بٹکن
توڑتا پھر کیوں نہیں اپنی بت پندار کو

سحر غرض ہی بت رشک ماہ سہی
نہی گی پھر نہ ملاقات سید ہی بت
محال خاک سی اوٹھنا ہی نقش پاک
نہ روز ہر کینا ریش آسمان کو خضاب
وہ رند ہیں کہ لیا کا خضر شیطاں
کہان سی لا تو گی پھر اپنا دکنی لا
وفا کر و نہ کرو ہم نہ تھکو چھوڑینگے
خدا فی اپنی کریمی کی شان کھلا دے

فقیر سی نہ علاقہ نہ شاہ سی ہم کو
نہ دیکھنا کہی ٹیڑھی نگاہ سی ہم کو
گرا یا یار فی ایسا نگاہ سی ہم کو
گلا یہ ہی اثر و دواہ سی ہم کو
ملا طر تھی تو بہ گناہ سی ہم کو
لگا و برجی نہ تر چھی نگاہ سی ہم کو
ہین وضع دار ہی مطلب ناہ سی ہم کو
جو انفعال ہوا کچھ گناہ سی ہم کو

یہ آرزو ہی سحر بایر بھیکہ سہراہ
بلالی غیر ہی کی اشتباہ سی ہم کو

کرون تحریر اگر مدین صفت قدس و بالاکو
تراشون بکلیم بہر قلم ہر شاخ طوباکو

و کھاوی گروہ نور حسن خمار صفا
 و کھاوی وی نور دیده شاد و شیدا
 خیال بوسته قوت نزع ہی بیا شیدا
 غلام بنده کردیا ہی عشق پاک لگو
 تری نازک لبی کا پاس آتا ہی محبت
 ہو واجب عشق کیساں بتو نکا ذکر و یاد
 بھر ای چو شالفت ایک بحر حسن کا
 پر پوش فی جوہنی موتیوں کی جہاں کا
 نزدیک کا کبھی جنت میں ہر خار جو رو
 چڑھی ہی بعد مدت تاک پر زحمت
 جہاں میں کی ہاتھ آتی ہی تری آفتاب
 نظر میں قمر یونکی سر و شکر ہو جان
 زینب رشید روی یار ہی پیش نظر ہر دم

ندیک ہی طور پر موسیٰ کہی برق تجلدا کو
 بنا دیتی مانی موسیٰ ہر اک محبوب بلا کو
 لب بخش سی کر زندہ اعجاز موسیٰ کو
 نہوا ورتو حسن حال مجھ و زلیخا کو
 بلا وین نا کہ دل سی بھی عشق معلیٰ کو
 سلام لب ہی ہاں ہم سجد و سیر و کلیا کو
 کیا ہی بند مینی دیکھنا کو زیندین دیا کو
 مقابل بدر کی و کھلا دیا عفت شریا کو
 پر پر و جہنی دیکھا ہی سی رنگ کھٹا کو
 خلل و الونہ صحبت میں بیہوش کوئی تاکو
 ید برضا و یا حق فی جلا کر بوت موسیٰ کو
 خرامان باغ میں دیکھیں جوا و شمع و رعنا کو
 کیا ہی روز محشر ہجر کی شبہاں لیا کو

تراوی کتابی صفحہ مصححہ نظر آیا

دہن کو خرم سمجھیں تو دہر دی کو

سحر کیا نیک بدین کو باطن کو تفاوت ہو

نہو معلوم روز و شب میں اصل فرق اعلمی

انس ہی و شعلہ و سنی اس دل بیتاب

اشک نی بیکر کردا لاد خوش ترک

گورا گور اجنم شک محل کا شان دیکھا

یہ بجا بانہ اگر وہ رشک مرستاد ہو

نرگس چشم شمارا کو دو کر دیکھ پاپ

سر جھکاوتی ہین سجدین ہین خیتا

باز آتی ہین عقاب چشم خور زیر سیب

دیکھنی والی جو ہین گلزار حسن یاد

صورت بخوابی دلبر ہی حبیبی شین چشم

عشق فی قائم کیا ہی آگ پر سیاہ کو

منفعل دل کی تلپش فی کر دیا سیاہ کو

منفعل کر دی سمور و قائم و سنجاب کو

زرد کر دی ہو پکی صیوت نہ مہتاب کو

نیند گھیری چشمہا می گس بجواب کو

دیکھتی ہین جب ہم ابرو کی ہم محراب کو

کہنہ نچتی ہین چشم دریا با بسی سرباب کو

زرد پتا جانتی ہین محضر عالتاب کو

خواب میں دیکھا نہیں آنکھوں نے خواب کو

کس فرسچی پی لیا ماننہ فرہاد امی سحر

آب شیرین سمجھی تیغ یار کی طرف کو

آب روان ہو باغ ہو جام شراب ہو	ساقی ہو چنگ و فی ہوشماں تباہ ہو
گراوس سی کی ہاتھ میں چاہ شراب ہو	کیا بکے سی کباب لآفتاب ہو
وہ رشک مہربان ہو کرنی نقاب ہو	غیرت سی صبح زور و رخ آفتاب ہو
وہ رشک مہربان ہو اگر سحباب ہو	تو آفتاب رشک گل آفتاب ہو
تحریر شوق وصل کو نامی مین و ن طول	مکتوب اشتیاق مجلد کتاب ہو
گر خواب مین بھی وصل میر ہو یار کا	سخن شب فراق کی آرام خواب ہو
ہی بادہ خوار غیر و نین و شمع بزم حسن	دل کیون نہ صل کی آتش غم سی کیا ہو
دیکھوں جو دست غیر مین زلف تاباں ہو	آشفٹگی سی لگوں کیون پیچ و تاب ہو
اک لگ سی لگانی ہی مین عین عشق مین	سیاہ وارو لگوں کیون منظر اب ہو
ایسا بوطرفہ ناز کیا ہی یہ شوخ مین	بکری کسی سی کام بھی پر عقاب ہو
کیا ناز کی ہی وٹھنے سکی دست پیکر	ساغر اگر حباب ہو شبنم شراب ہو
وہ رشک مہربانی جو دیا مین بات کو	ہر موج کھٹکان ہو ستار احباب ہو

بیگانه اک جهان اسی زنی کی کیا

ای سیل اشک تھکنی کل چشم زار سے

آنکھیں ہون بندہ نہ کھلا نہ ملین

پروردگار خائے افست خراب ہو

ایسا نہو کہ خانہ مردیم شراب ہو

کیا لطف وصل میں جو حب الیا حجاب ہو

دنیا کا عیش پھر بھی میسر ہو اسی صح

سن شباب پر نہ کہی دستیاب ہو

زلف دلدار میں شمشک ختن کی خوشبو

غیرت عطری دوست کی تن کی خوشبو

کاکلی شمشک شان آئی جو تربت میں

مرض حب میں بیمار تمنا کو سنگھا

ایک کھلی مین کبری شمشک گلاب کی گل

ہاتھ سی اپنی جو تو کاٹ کی سپینا کی گل

بوہکر اوس گل عنا کی صبا لانی

نازنین جسم سی آتی ہی سمن کی خوشبو

ناون میں نافہ آہوی ختن کی خوشبو

شک غنیمت ہوی کافور کفن کی خوشبو

بھر تقویت دل سیب فتن کی خوشبو

سارے دیا کو ترعی بہ ہن کی خوشبو

شمع کی گل غلی یان ہومن کی خوشبو

آج مہکی ہی جو گلہای چین کی خوشبو

زلف ساتی کا پری عکس ساغر میں صح

مئی گلفام میں ہو مشک غن کی خوشبو

چمن ہو بادہ ہو چھانی گشتا ہو

بتو بیرسم ہوا ور ہو فافا ہو

نہ کیوں نہ نخل خط کا مبتلا ہو

پھرون ہمراہ تو سایہ ہون آبتا

بھلا اوس لہ کا دل محبی پھیرا

جباب آسا دم آنکھوں میں گرہ

وہن میں آب حیوان آنکھ میں ہر

ہی ضعف اب سدا راہ کوی جانا

قد اوسکا ہی قیامت کا نمونہ

تصدق رخ پہ تیری شعلہ طور

محبت کی نظر سی دیکھ جاؤ

نہ لانی بوتن گل پہ ہن کی

بغل میں ساتی گلگون قہر با ہو

ہما سحر ادا کو قطر حشر دا ہو

نہیں نہ تا جو قسمت کا لکھا ہو

بلاتین لون تو کہتا ہے بلا ہو

رقیب و سید تیرا بُرا ہو

تو ای قابل مراعت رہ کشا ہو

جسلاؤ مار ڈالو جس کو چاہا ہو

تو ہی ای آہ دم بھر کو عصا ہو

چلی تو شورش محشر پہا ہو

یدر بیضا کھت پا پر وندا ہو

شفا ہو جامی لیکن تم جو چاہا ہو

صبا گھر سی ہمارے تو ہوا ہو

وہ بخ ہی غیرت نہ رشتہ بد محشر	قیامت کیونق قیامت پر خدا ہو
وہ دیوانہ ہون گرجاؤن سو باغ	تو موج رنگ گل خجیر پا ہو
جو کوئی غیب نساب عارض پار	گل خورشید مھر پر ضیا ہو
تخصیر کی طائرہ سیاحت بھی بخ	تم امی آنکھو مری حق میں بلا ہو
لبس سوچ جاؤن سچ سنو لدا کی پا	رسمانی پر اگر سخت رسا ہو
کھوین مین جھانگی گوشہ میں شمال	پین پانی تو شربت کا فرا ہو
پڑین کاٹی زبان مین وقت تقریر	تری مرقان اگر کاوشن فرا ہو
کبھی حسنی نہ روز بد ہو دیکھا	ہمارے غم کی پروا او سو کیا ہو
جدا و سکی کوچہ کامل مین ہوتا	تو عنبر نیز دامن صبا ہو
پیا تینکد سی و لگو مجب روح	نمک چھڑکی تو اک تازہ فرا ہو

بلاسی گر نہیں وہ صادق القول

سحر تم بات کو اپنی نسا ہو

عبد پر چین سنم سلسلہ پا پھر ہو

دل زلف کا سودا پھر

طائر جان گل خسار کاشید اچھر
 دل کدین آنکھوں پر اوس شیدا
 عشق چشم اوس تب سا کا جنون اچھر
 چھر وہ آئی وہیں صحبت ہی نقش اچھر
 غمزدہ خنجر ابرو خاشاں افزا اچھر
 تو خزان مین جو بہار گل عافیت کھلا
 صبح ہوتی جو ترنی لٹ مٹا لٹا
 اوکھ گئی آپ جو پہلو می ہی جان
 تو اگر قتل کری ہاتھ سی اپنی محبو
 دل مجروح کو ہی زخم دگر کی خواہش
 ہوں وہ پروانہ جان باز کہ گردن جو
 خود فروشی پہ جو وہ یوسف ہر شاہی
 پھر بہاری ہشت و بینان خلق سی م

مرغ دل قمری سر و قد رعنا پھر
 نہ جام می عشق کی دو بال اچھر
 پتھر سلسلہ زلف حلیا پھر
 می کشی بزم طرب بین لٹ لٹا پھر
 دل مین خار قرۃ یار کا کھسکا پھر
 فصل گل مین جو می پھل پھر
 روز و رسی مبدل شب پیدا پھر
 آپ پھر آنکھیں تو صنی کل سہارا پھر
 جیون سو بار تو مرنی کی تمنا پھر
 جان جان گوشہ ابرو سی شیدا پھر
 شمع ساحل سرتن پر نور سی پیدا پھر
 مشتری ایک جان مثل سی پھر
 بیکسی یار وطن گوشہ صحر اچھر

خا بستری چو اوس شک گل تیر کا نور

پھر ہر آبی گل داغ جنون متواز

پھر ہی تھو نا تھا خدا گر سان کچھ

لیچلی دشت دل چھت چوت پر

بابہ پر چہ ہتی او تری ہو بہت چھ

چشمہ آب میں پھر بخت بگڑت کر

خاک سی میری بنائی جو کوئی دشت

وہ میسحا نفس آجی جو پھر بالین

بلی وٹھون لائی جو پھر تو مرنی کا خوا

خوشی کا تری گرم ہوا پھر باز

شک شیریں نوشین کا جو پھر بوسہ

سحر صدف ای مخرج کو پھر اچھا کر

کما پھر دای مخرج کو پھر اچھا کر

ہی یقین جسم مرا سوکھ کی کاٹا پھر

کو کپہ شہر دین یوانو کا غوغا پھر

پانوں کہتی ہیں کہ چل باد یہ پیا پھر

خونفشان دیدہ ہر آبلہ پھر

خسرو پائی نہ عالم تہ و بالا پھر

عین دین چہ راغان کا تماشا پھر

دستر ملاتھہ تاک اس سست اپنا پھر

کشتہ تیغ تغافل بھی زندا پھر

قاصدا بہر خدا میرا سیحا پھر

ہی یقین اس نال شفتہ کو سوچا پھر

کام جان چاشنی وصل سیٹھا پھر

بوسہ لب ہن زخم کاٹا کا پھر

بوسہ لب ہن زخم کاٹا کا پھر

پڑہ تغافل نہ سحر کی تغافل تبیل

مفضل اہل سخن میں سخن آید پھر ہو

پھر بہار آتی جنوں کا سر زبان پھر ہو
 یاد دہانہیں ہی چشم جو گریان پھر ہو
 دستی ہی مست جنوں چاک گریبان پھر ہو
 پھر کھلی رہنی لگی سر سہمی کی ہل
 سوزِ فرقت سی ہو پھر ہر ہوشِ شفا
 چاک ہو مثل کتان پیر ہنستی غیر
 صاف انتو کی چمک ہنسکی دکھا پھر ہو
 تو کیا جیسے ہی حق سی تو کی نما
 تو جو آئی تو میری تن میں ابھی جان آجا
 فطرتِ عین بی رخ روشن ہی لایا تو

گل کی مانند مرا حاکم گریبان پھر ہو
 دامنِ بھر ہر اک گوشہ بہرِ امان پھر ہو
 مدد ہی نہ تھی پاسیر بایاں پھر ہو
 مثل سنبل دل آشفتمہ پریشان پھر ہو
 کثرتِ دلیق حق سر و چراغان پھر ہو
 جلوہ گر گھر میری گروہ تباہان پھر ہو
 برق غیرت سے دل صاعقہ سوان پھر ہو
 رونقِ باغ وہ شمشادِ خزان پھر ہو
 غمِ دل تو رہو پھر عیش کا سالار پھر ہو
 محروشی کی تو صبح شہیدِ بجران پھر ہو

پھر تمام آہِ شب وصل ہوئی یا چلا

صبح کی ساتھ سحر چاک گریبان پھر ہو

مهر و شنبی پوزه کوٹھی پچر و آباشام کو
 ہتی شہر و نی یہ سہی ساتی گلغام کو
 زردہین بی نور بدین بنوین گانہین
 مرغ دل چرخ کمال ہین جیبی سر
 کہیہ مونس نام ہمد سنج محرم غم فریق
 ہون و ہست سائگین چشم می ہر دور
 بنکی پروانہ فدا شمع قد موزون پو
 کیون و ہست ہی نہ و ہست ہی یارب
 شعلہ خسار آتشان کھلا بی قضا
 یا تو ہر دم کہیتی تھی سہرہ تھی کلام
 ہی بہار صحبت یارین ہمد نسیم
 ہر مین اسلم ہی ہر مرگش زندگی
 ہی نازک مین و ہی چشم سانی کا خیال

صبح کا دہو کا ہوا ہر ایک مرغ باہ کو
 جابی فی سر کی نئی تھرا ہی چاری جام کو
 کیا تری آنکھوں سے نسبت گس با دام کو
 آشیانہ جانتا ہی حلقہ نامی دام کو
 ہمرہ و لبہ کیا رخصت دل و آرام کو
 دور ساغر جانتا ہون گردن نام کو
 دیکھ لی قمری اگر اوس و سیم اندام کو
 شوق ہی تو قوس کے آواز ہی مہنام کو
 کردی شک طواری برق تجلی نام کو
 چشم و گوش اب تہن تہی نامہ پیغام کو
 دور جام آغاز کراتنی سوچ خجام کو
 خواب غوری کیا پورت عاشق نام کو
 کیا پری کے ساتھ شیشی مین و تارا جام کو

کیونچ زلف سیه دین جانشانکو فروغ
ساعتی لکپتی دین گمشاد گل
ترک چشم یاری کرنی لکاتھا ہری

آسمان پر جلوہ گریو تہی تہی می شام کو
درست نازک کلب لکھا سکتی ہن بیا جام کو
تیر شرکمان فی مشیک کرے یا بادام کو

سنخ چادرین چہ پانی یارنی زلف حاجی
گردیا پوشیدہ دامن شفق میں شام کو

کیونچ جانشین روح افزا فضا کی لکھنو
مکھڑوئی بوستان ہر چہ بامی لکھنو
شکھ بروغیرت غلمان دین گلنچ لکھنو
حور عین پر بعد مگر کی نہیں بڑنکی لکھنو
اوڑکی جانا کیا کروں کتانیسین دین لکھنو
مثل جنت دکنو فرقت ایدم ہی ناگو لکھنو
درد و لسی ہر گھڑی کیونکر نہ جالت بر لکھنو
جسطح مزہ چمن کو ہو قفس دین صطرا لکھنو

ریشک انفاس سچا ہی نہو اتی لکھنو
کیونچ دل مانندہ بلبل ہو فدا می لکھنو
صحن جنت کی روش ہر چہ بامی لکھنو
باغ جنت ہر کمان دین خوش ادا می لکھنو
ولمین جوش شوق ہی سرین لکھنو
کس قدر لچپت قلع ہی فضا کی لکھنو
ہی خیال لبران خوشی دای لکھنو
دل ہی دین بتاب سینی دین ہی لکھنو

عمر بھر کا فریون سب اگر ہو چکا
بانکپن شوخی کثر تہ ختم ہی شہ پر

اب کی باری گرجا اہلو دکھائی لکھنؤ
کیون نہی سنجو سی قربان لکھنؤ

ای سحر اس گلزمین میں رخ فرمہ پروازیا
کبر چکا ہی عند لیف غیش نوای لکھنؤ

لا اسی تہ تہ تہ تہ تہ

اوس حانڈ کی ٹکڑ کچا جو اک ات گذر
جب تک جدایتغ شہم کاری سر ہو
مضمون ہی انتونکا اگر پیش نظر ہو
استد کری ہی دل اوس ریت کا کستی
ہو ساری مضامین ہر تنگ کی عنقا
اشعار و محبتی ہین وہ کان لگا کر
اسد رجبی ہین ہی آنکھوں میں تر گا
وہ رشک اگر پس ہی پنی یہ عاہ
استد ری قاتل ترمی چکی کی صفائ

پر نور مر اگر صفت برج فستہ ہو
مکمل نہیں ہی ک محم عشق کی شہ
ہر کج کا دہن و شہوار سی بھر ہو
تب ہر غم حیر کی لذت سی خبر ہو
نایاب ہو جو بندش تعریف کر ہو
جو مصرعہ یکتا ہو وہ اک سلاک کر ہو
ناسفتہ نہ یکھا کوئی شکون کا کر ہو
یار تب شب وصل کی تاشہ سحر ہو
دل تیر سی چھد جانی سینی کو خبر ہو

بتیابی فرقت میں لکھوں کہ مودہ شہا
 فولاو کا دل لانی جو نازاوسکی خوشا
 سوئی جونہالی پہ کل اندام منہ
 اسی ماہ تری کان کی بجلی کی ترپ
 تعلیم ادا کرتا ہی جس گاہ
 دکھلا بھی اوس مہر جاتا کا جلو
 دل مجھ گیا یہ سر وہی گرجیست
 اسی غیرت یوسف می جانکی جا
 کیا رخت بدن پر ہی فقط زور نہا
 فرقت کی شب ہی کہ تار نہ باقی
 صحت سی غریزہ وہ آنا ہی محکو
 کیونکہ کی اوس کو دل بتیا نہ تری
 مشاطہ بھی خوف ہی کر دیکھی گنگی

جو مصرعہ برجستہ ہو بجلی ہوش راز ہو
 پتھر کا کلیجا ہو ہمارا سب گرو
 پیدا گل تصویر میں بوی گل تر ہو
 مثل مہ نور برق نہی مانج بگر ہو
 آئینہ نہ کس شکل سی منظور نظر ہو
 اسی آہ سحر تجہ میں اگر کہیہ پائی تر ہو
 کیا دور جو ہر سنگ میں فسرہ شر ہو
 بندہ میں نرا اور تو خریدار و گر ہو
 کچھ کام کرای دست جنون غیرت اگر
 ہوشام کا وہن کہ گریہاں سج ہو
 اوس غیرت یوسف کا جواز تو تہ ہو
 جسکی نگہ گرم سی بجلی کو حذر ہو
 مابو نہیں پچیدہ کہ میں موی کر ہو

خوش آئی نہ کیوں مجھ پر نہ تری نیکیت	وہ کون بشر ہی نہ جسی خواہش نہ رہو
گمیری ہی ہوسنی غیر نگیوں اشک ہوا	باش کی علامت ہی ہالی میں قہر ہو
دی دلیلی بوسہ فی شفق لب لباب کا	ای سرو عطا نخل تن کا ثمر ہو

وہ رشک قمر صبح مہیا می سفر ہی

نق کیون نہ بھلا رنگ سحر مثل سحر ہو

نہ دیکھو نہ کر عالم نہ گل شک قمر دیکھو	مری چشم تر دیکھو مری داغ جگر دیکھو
جلایا ہکوا اور مطلق نہ کی او کو خبر دیکھو	ہماری آہ سوزان کا ذرا یاد اور اثر دیکھو
بہا حسن کی کلاؤ نہ پہا عت اس کی یاد	نہ چشم غیر کی اب تم پہ ہو جائے نظر دیکھو
نہ ارون خم اب میں کجا رہا ہوں تیغ کی یاد	نہیں مع نہ رہتا ہوں چھ موم پر اجگر دیکھو
بھلا یا دلیلی ہکوا اور فی مطلق خبر نہی	یہی قرار تھا ہم فی صاحب دیکھو
ہماری اس دل سوزان کا عالم وہیں لاؤ	کسی محفل میں گرا ہی شمع و جلا اگر دیکھو

شب وصل اور سکا ہی ہی منہ میں کا دل اگر کہنا

اگر کچھ پیر و کی مجھ کو مار کھا و کی سحر دیکھو

عشق ہی لکڑی چم شکر کی تھا
 چشم ہی گرم ادا ابرو خدا کی تھا
 جسطح پھول ہوئی سی عبا ہوئی
 دل پر داغ مرا نکل گیسو کیوں ہو
 غل کی بیان تابین مجبو مسلسل
 ہند و زلف کو ہی عاشق رخ سی
 چرخ ہر چند چرخ ہا ہ مگر منہ کیا ہی
 دکن انجم کی ہی بند اکٹھے خوشید کی
 باتین کر یا ہون میں غافل سے صیا
 میری ان اشک مسلسل کا قرینہ ہی
 روح و قالب کی جدائی ہوئی اظہار
 عمر اپنی اسی حسرت میں بسر ہوئی
 پھول خیار سی شرمندہ ہر شبنم شاد

انس بیمار کو ہی مردم جابر کی تھا
 عشق ہی ترک شکر کو تلواری کی تھا
 لخت دل حاتی ہر یون کہ شیر بار کی تھا
 زبط طاؤس کو ہونیکا نہین کی تھا
 مین بکجاؤ گار ذخیر سی جھنکار کی تھا
 بغض کا فو کو نہ کسطح ہو دینار کی تھا
 کہ مقابل ہو تری چاندی خیار کی تھا
 کوئی جاگاہ مری دیدہ بیدار کی تھا
 گرم بازی ہی گرفتار گرفتار کی تھا
 یہ وہ سمجھ ہی جو وابستہ ہی نار کی تھا
 عاقبت موت ہی تانہی غبار کی تھا
 ایک شمع ہی کلی ملکی دلدار کی تھا
 نہیں تشبیہ ہی حسن کو گلزار کی تھا

شع کیونکر تری چہر کو کہوں ای ہوں
اہل غیرت کو مناسب نہ او کو پنا
آگیا دل بہت پر فن پہ خدا خیر کری

کو رہی نور کو تشبیہ جو دی نار کی سنا
جو جہت کو بھی گر انس و جان کی سنا
مست بخود کو ہوا سابقہ ہشیاری سنا

یا الہی اسی جلدی سی نخت مین پہونچا
عشق رکھتا ہی سحر حیدر کار کی سنا

گو ہاتھ بندھی پونٹ پی لکھاری تھے
کس آفتاب کے ہین پیاری تھے
مینی جولین بلائین تو بولی وہ ناز
ہم روبرو ہین اکپو ہی سو جہتی ہنسی
لا تا چرانہ نقد دل عاشقان ار
ہم کس سی ادخواہ ہوں نصیحت کیجے
سیار کافور غم حرمی ناخون پہ
ہیچہ ہی آفتاب بتیلی ہی سیاہی

وہ شوخ جیلہ ساز نہ آیا ہماری ہاتھ
مرجان کو و لوننجی ہین ہیر کی ہاتھ
لو خوبی ختلاط کی کہی کناری ہاتھ
بیوقت گدگداؤ نہ رکھو کناری ہاتھ
کرتی اگر نہ دزد خا کو اشاری ہاتھ
اس متبر دکا ہتی ارک تماری ہاتھ
لائی ہین توڑ عرش علی کی تری ہاتھ
ناخن کی بدلی یا رکھو آئی تری ہاتھ

پنچہ گرا آفتاب کی چنچی کو پیرد
 منہ دی گلا کی اور فزون کی آفتاب
 اوغنچہ کے چھٹی سی فی ہین اتنی
 ہی تجھی ہکانا جو ہونی کا اشتیاق
 کیا لہنی لہنی ہال ہین کیا صاف جان
 ہسی زبانی ہی نکری وعدہ وصال
 زنجیر کو سمجھتی تھی اکتا غنکبوت
 اسی غیرت سیج تری ہاتھ نہ لیتے

اسی شوخ ماہ فو کی کلانی اوتاری ہاتھ
 تا آبروی پنچہ مرجان اوتاری ہاتھ
 گلہ ستہ بنگی مری یکہ ستہ سی ہاتھ
 زہتی ہین جو دین ہی پہلی ہاتھ
 کیا اوچھری مجھ کی گت ہی کیا ہی ہاتھ
 تو ہاتھ پر رقیب کے ہیات مری ہاتھ
 اسی ضعف پیشان مین تھی اینی لاری ہاتھ
 بستر سی اتوا دھتی نہیں سہار ہاتھ

دشمن ہو ہی ہین شہ خون شل شل م
 عزت سحر کی ہی شہ مردان تھاری ہاتھ

دلو ہم سچتی ہین یار و فاداری ہاتھ
 صاف ہین قتل مدھیمی مدھ لاری ہاتھ
 کیا بلا قصہ ہی سہل ہونی ساری محفل

او کی بندھتی جو کجا خی یار کی ہاتھ
 کہہ ہی اس ہتے کلنتی نہیں لاری ہاتھ
 پڑتی ہین بانو تھی ہی لکہ ہین لاری ہاتھ

لعل
 لکھ کی زہر کا تریاق غیال لب
 برق و شمنستار ہی نسو جو ولان تی
 و لکھ کی ہر جان کنی خود بین
 لکھ کی دل بخت خسار و شتم کیو
 کیا بکین صبح شب محل کی سودا
 یانوں کا کبھی ہتھ پانہ میری گھر
 انہی بتو آج جو چاہو وہ ستم ہم پر
 لکھ کی سارے سارے دن جو رہو پنا
 لکھ کی چاند ہتیلی تو ستاری خن
 عکس گلان جڑی آئینہ عارض پہ
 کیون عاشق ہوئی بکلا تیرا کیون
 کشکش میں ہی محرم ہی ل ازاری
 میری بکھون نہیں ابرو خدا جھکی

طرفہ نسخہ ہی لگا آپ کی بیماری ہا
 آبرو ہی مری اب شتم گہ بار کی ہا
 بکی اک آئینہ کس طرح سی و چار کی ہا
 ایک یوسف مرا بیتا بکا چار کی ہا
 وہی جانی جو بکا ہو کسی عیار کی ہا
 سیکڑن وعدہ کی ہا تھ گہ مار کی ہا
 منصفے خسر کو ہی ایز وقت ار کی ہا
 شلخ گل و الحکمی لگی دلدار کی ہا
 اگیا نچی جو غور شد سی رخسار کی ہا
 دامن گل پہ درازانی نظر خار کی ہا
 ہو جو یوسف بھی تو بکا جاتا ہی ہا
 باز ہی جاتی ہیں پشت گنہگار کی ہا
 ساغرمی کی طوف پہیلی ہن بخوار کی ہا

جنس الفت ہی ہزار جہان کیا
خون عاشق جو بہا یا تو نہت کی
می پرستی میں یہ مجہذ کی کیفیت
کہ سرت سہو گردن مینا میں کہی

غیر غم کہہ نہیں آتا ہی خریدار کی
خاک آئینہ گاندہ سفاک شمع کار کی ہاتھ
پای خم چو متا ہو ساقی طرک کی ہاتھ
باز متا ہو نہیں کہی سامنی خار کی ہاتھ

ایک حیدر کی غلامی مجھی کا فی ہاتھ
بندہ کو رنگ ہی جو کی خار کی ہاتھ

پہلکی ہی بزم صورت متناہج گما
پیر می غفلت امی لانا داغ ہی
بی بوسہ کیا مہر ہی صبوحی کا کیا
پیر میں حرص ہتی ہی غفلت پسند
اوس مہروش کی گرمی باز روید کر
شبنم ہی بھر خط عرق چہرہ صبح
کیا لطف عیش میں وہ مہروش نہیں

ساقی شتاب ورمی ناب صبح گما
بہتر نہیں مداومت خواب صبح گما
بیشک شتاب رنہ ہی مضر آب صبح گما
شیرین ہی آدمی کی پی خواب صبح گما
ٹھنڈا ہوا ہے سرخ جہا تباہ صبح گما
لکھ اینک سبزہ شاداب صبح گما
اوڑتای نگ صورت متناہج صبح گما

بسمل بود ابرو بساطی کی تیار
 یاد بنم نماز ہی تعقیب کر یار
 کامل سے میر شام مقابل ہو کیا مجا
 لاکھی سہی پکن شفق شام رویا

خنجر بی ہی موج می تاب صبح گاہ
 اسی شیخ ہمسی سیکھ لی آداب صبح گاہ
 ہمسر گلی سی ہو یہ نہیں تاب صبح گاہ
 خط سی ہی زرد سبز شاداب صبح گاہ

چھپتا ہی روز آخر شب ہی سحر وہ
 مین ہون تیل و شنبہ بی آب صبح گاہ

دھجایہ آہ گرم جگر سی ہو ان سیا
 نسبت کہی نہ کی جو بینا ہرست پر
 قوت مین یاد رہی ہین کیسوی عنبر
 ہی روشنی دیدہ ایل زمانہ تو

گلخن صفت ہو ای رخ آسمان سیا
 نشان ہی تیری نانک خط اک نشان سیا
 کیونکہ نہ پیش چشم رہین دو جہان سیا
 مردم صفت لباس کو لہجہ جان سیا

طبع رسا کو ٹوک نہ لکٹی ای سحر
 ہی حاسد ان تیرہ درون کی زبان سیا

بیکر معراج دوش احمد مختار کی
 عرش سی ہی شان بلا حیدر کرار کی

ہی لاوت و در دست قدرت غفار کی
 بیخ و بن سی منہدم کم کو نیکو نہو بنیا
 کیون نہو دیار او کی شمشیر و کشتی
 پر بچھاتی ہر ایک رتی میں انکسین جور
 یوسف مصر خوف کی ہر باریت خوا
 متی ہریش شل جسم و جان محمد اور علی
 احمد و حیدر بن مہر ماہ چرخ دین حق
 شیر مادی کیا روز تو لدہت نہا
 ہی نبی شاہد مضائق کا ترمی قرآن
 کیون نگرانی کشت نبوت طالبان ملک
 ہی ضحیٰ صل بن مصطفیٰ زوج قبول
 عمرو و حرب کیا میدان میں ہویدین
 شاہ و یاد دل کی ہر جوت سنجائی

پشت ہوتی ہی قوی آج احمد مختار کی
 آب سپین فلشا ہا ترمی تلوار کی
 ضرب قہر حق ہی ضربت حیدر کی
 واہ کیا تو قیومیت ہی ہی ہوا کی
 آنسو یہ ہی ہماری دیدہ بدایا
 ہی دینی یان کفر گنجائش کمان ہی چا
 چشم احوال کو نظر آتی ہی صورت چار
 تازبان چوخی اوسنی احمد مختار کی
 دشمنوں تک میں مفرطت نہیں کیا
 ستی میان تو قیوم کیا مظلوم زور کی
 او سکی ہوتی کلا طاعت چاہی غیا
 خاک میں شوکت ملائی فروزہ کی
 مدح کی مصرع میں لڑیاں گو نہ ہو

انت منی کر حقیقت میں ہی قول
 قول احمدی ہی الفت پہلے خلد ہے
 بصرہ میں کسی بھی شہر میں رنگ تکرہ
 جس کی درود کا کلمہ جس حقیقت میں بدل
 واہ کیا پر نور میں کلمہ جو خلد کے تمام
 تجھے پوشیدہ میں باقی اضمیر میں جان

آب حیدر کی ولایت میں کسی انکار کی
 اور عداوت میں تکلف اہ سید ہی
 ہونہ جس میں مجتبیٰ حیدر کرار کی
 سیر و کھلائی ہی حالی خلد کی گزار کی
 خیرہ ہو جاتی ہیں انکس میں مردم ستار کی
 اسی شہ حاجت و حاجت کیا اظہار کی

دل کی جو مطلب سحر کی ہیں وہیں بڑا شہ
 تیکو ہی سو گند روح احمد مختار کی

پہلو ہی غیر میں سنم کا عدا ہے
 ہر دم خیال کا کل و خسار ہے
 گلشن ہی بزم عشق میں جو پیار ہے
 رنگ کی انکس میں ہی ہی لگی
 جس شہر و کا ذکر ہی روز بان ہوا

مجر و خار رشک و ان اعدا ہے
 دل مبتلا ہی گردش میں و شمار ہے
 ساقی ہی جام باوہ ہی میں کنا ہے
 کس رو قد کی آنکا آج انتظار ہے
 سوزان زبان میں میں زبان شہ ہے

روشن ہی کو ترک اثر عشق ماہرو
 رکھتا تھا ہمسری کج یاری خیال
 کیا سبز چوڑی پویشی ہی سہ سبز کشت
 کس طرح ہونہ سوکھ کی کاٹا تنہا
 گل بوچیاغ عقل ہمارا نہ کس طرح
 حاضر ہو لیکی آرسی کیونکر نہ ہر سحر
 کاٹا ہو جلد سوکھ کی ایسی جسم ناتوا
 دم آ رہا ہی آنکھوں میں ایسی غیرت سیج
 سیراب کیوں نہیں بہین کرتا شمع
 پہ پیتا کہیں چپانی سی ہی حشر شعلہ
 آئینہ فلک پہ ہی نگ کھک شفقت
 کیا خاک منہ مل ہون ل مضطرب کرم
 سودا ہوا ہی اس دل شفقت کا و چند

سینے پہ دماغ بوجھ چپانغ مزار کا
 شعلہ سی سی شمع کا بالاسی وار کا
 افزون کیوں جوان ہو کہ خوش بہار
 مرگان کی پلید میں مری خاکستان
 ہر وقت یاد رفت بت گلزار
 خورشید آسمان تر آئینہ وار کا
 منطوق چشم دشمن بدبین میں خلا
 تیرا ہی اہل تظار دم احتضار
 ہم تشنہ لب ہیں اور تری تیغ آباد
 فانوس نوشی کی کب پر وہ وار کا
 خورشید حکم کی کس زانوی یاد
 یان شکپاش نکست کف گاہر
 جسد چشم زلف و تواسی و چند

ہر مرغ دل تڑپتا ہی ناہک کی شون
 ہر سنگ سری سر کی کوئی ہی
 مائل سو خدا ہیں جو ہن سوختہ جگر
 پہ پہاڑ ہمکس ہی بلی کا پس بج پر
 کو چہ کچھ تیرا باغ مرغی مرغ تن ہین گل
 کلباگ ہی صر قلم مرغ خوش نوا

قاتل کی دلوں کو جب کہ ذوق شکار
 واماں کو ہمار نہیں لالہ زار ہے
 دست دعا چار کی ہر شاخا رہے
 پروین کا نوخیز تر آگوشوار ہے
 ہی آہ سر و و اشک وان جو بار
 دیوان ہمارا باغ ہمیشہ بہار ہے

پوشیدہ کیا گدڑ ہو سحر کوی دستین

دربان کی چشم روزن دیوار ہے

جان ہی ہی چ میٹ لٹ پٹھا کی
 مگر ہی یونانی جو کوی پت کیا کے
 کو مینی کو بام پر کیا دیر خوشیل
 لکی زیر دام پکا خاک پر صیاد نے
 آہی تھک سانی مچی کی محال

ذوق عاشق کو گر گلشن میں نچی پاک
 سیر گلزار ارم کرتی ہن نچی خاک کے
 ہم تو منت کش ہن اپنی بیڈنک
 کیا تن لاغرم اقبالن تنافراک
 ہون بون صید جو قابل منتراک

موج ہونیکا نہیں کچھ شے کا اندازم
 بعد مردن بھی ہم ستون پہونیکد
 وہ مسیح آتا ہی گوجہ غریبان کہ طین
 مرگتی پر بھی ہی گشتہ دور چرج
 طفت شمرن بوسہ لہیس سی کچھ تم
 بوسہ خطائی فی صحت دل بیمار کو
 خشر کی دن بھی ہو گی ہن ہن لال
 جاوہ قاتل تہ شمشیر و کیا خوب
 ضبط جوش اشک مکبوحی شمر گشتی
 خاک چھانی ریت بھر چپین رخاں
 نیک نیت تجھ کو فی تذکری گاہن
 عشق او غم رشید و کا بسکہ تربت

شکری سرفی ایسی بو ترنی قرار کے
 رہتی ہیں بھر بھی کا ہی رخاں کے
 سخت جاگی بعد گشت کا رخاں کے
 کیسے چکرین گبولی ہن رخاں کے
 سانچ پندیا ہو تھی شان زخمی کے
 نہ ہر سی ہنہی و مھانی فایدہ تراک
 گشتہ ہن غنچہ گلگت رہی شاں کے
 مرقی و ماران سبکے دل غناں کے
 سیل کی کیا ہی و کی سی خضشاں کے
 ہم کلی کی کیا کرین گشت فلاح کے
 محتسب مہنام گشت کا ذت زکوٰۃ کے
 رشک قریب کی ذری عاری غناں کے

ایسی بحرانی سبکدوشی کا سامان کرنا

ہاتھ میں تلوار ہی آج اوس بت نکال کی

جان ہی ہی عشق میں لک سر گل خسار کے
 خواہ میں جسے لپی بوسی رخ و لہر کے
 تیر ہر ہن ہاشی گال میں بت خوشنوار کے
 کشتہ تیغ نگہ میں تیرک چشم پیر کے
 شکاک ٹیغ کی پانی ہی تیغ تیز کا
 حق بجانب ہی ملین کہوں نہ ہر ہاتھ تم
 قد قیامت چشم آفت جنبش ابرو غضب
 یاد مہوش میں کی شکل کسان نہ تبار
 عکس می مہروش سی نگاہ پنجہ لہر
 کفر و ایمان ہر مہوش میں ہی ہندو
 آنکہ یہ بھی کی اشاری دل ہی سبکی ہینتا
 ماہ نو کی یاس حیران میں نہ سما ہی طوبہ

سہری لالکی چڑھاؤ قبر پر گلزار کے
 صدق ہوئی ہین ہم اپنی طالع بیدار کے
 باڑہ کی ڈوری ہین رسی چشم ستار کے
 پھول ہون پھولون میں اپنی کسب کار کے
 زندہ جاوید ہین کشتی تری تلوار کے
 جبکہ دیکھیں ہاتھ تیرا ہاتھ میں اغیار کے
 شور محشر زانی انداز ہین زقار کے
 رشتہ ہی بخیہ ہر اک خرم و دہشدار کے
 تار ہی ہین جو ہر مثال کھٹکان تلوار کے
 جمع کتب و نذر تہ تیغ بی زنار کے
 دلبر ہین تہکند فی کھوتو اوس عیار کے
 قل ہی یاسپو میں دیکھی برو خدا کے

خط کی آئی سی کیوں قدر افزون

حسرت یدار ہی جلد ہی شکایح

خواہمین ہستی شکل کہلا تا نہیں ^{جمال} سینہ

قبر میں آگاہ وی صنم کا جہاں

ایک بت کا و کیسا تو ہی محال میں تہ

زہر و تریاق کیجا کہتا ہی ہر مہر نما

ہی ہر نوش عطر لب ہی ہر نفی کئی چشم

ہیں بہت کا کہ جان میں تیغ جو ہر دار

زندہ کرا عجز عیسیٰ جس کو ٹھوکر مار

سو قی ہر طبع مانع ہمارے دیدہ بیدار

تختہ ہاں قہر سختی بگنی گلزار کے

لوگ کیوں قائل ہوئے اللہ کی دیدار

سانپ لہریں کانکی موتی ہیں مہر ہی

ہجر شہین و قہر ہیں مجھ کو کفھی مار

رشتہ اب تو رفتہ رفتہ یہاں تلک پہنچا

و کیہ کتا پاس نہ لہو لکھو نہیں بھڑکا

اسی دال کیا فائدہ بکا سے

کھل چلگئی رشتہ نقش پاس سے

تقوید مزار نقش پاس سے

خونی ہیں مری لہو کی پاس سے

وہ باز نہ آئیں گے جفا سے

گلشن میں جو وہ چلا او سے

پہاں سدا مہون بنانا

ہاں خور و وہ لب ہیں تشنہ خون

ہی پنی کیواسطی وہ سفاک
 ایجان نہ پوچھ بنکی انجان
 اسی بت یہ غرور و کبر چاہے
 کیون کرتی ہو دروس طیب
 لی پستای سوطح سی دل کو
 آئی مری گھر تو غیر کی ساتھ
 آگ کی مری منہ پہ بال چھوڑے
 گشتا ہوں تمام رات تارے
 بلوئی تری چوٹی ہی سرم
 اسی بحرِ جمال کیا غضب ہے
 بھوک کی ہین تری جفا کی قاتل
 تو دن کو ہی مھ سرات کوہ
 ہی بات یہ انتہائی تعتریر

کرتا ہی طلبہ بنکی کاس
 واقف ہی قبول کی مدعا
 کہ خلق ہی شدیم و نڈا
 اچھی حسم ہو چکی دوا
 غمزی سی کرشمی سی ادا
 کچھ کم نہیں یہ کرم جفا
 سودائی کیانئی ادا
 دور سی ہی جہاں رہ لقا
 جلتا ہوں میں شونی حنا
 کرتا ہی کسارہ آشنا
 آب دم تیغ کی ہین پیاس
 روشن ہی جہان تری ضیا
 ہم مرقی ہین تم پہ ابتدا

پیری امین ہی خال و خط کامل

سو پھرتی ہین ہمسی بنی سب

زلفین جو بہٹا کی منہ کو کھولا

اسی شیخ یہ بوڑھی منہ مہا

اوسکی پاپوش سی بلا سے

اک چاند نکل پڑا گھٹا سے

جاتی ہو سفر کو باگ رو کو

مل بوسہ شکستہ پا سے

جلوہ حسن خدا داد آتش کارا چا

چاندنی کی کفش شبکو ماہ پارا چا

تیری وری نی ہین پہنچا دیا تری کی

قتل کرتا ہی تو پہلی چھوڑے رنگین دکھا

وقت تسلیم و رضا ہی کفر ایدل خطا

مہ جبین نہا نہ نوی ہنی بجلی کان کی

قتل کو میری نہیں کچھ حاجت ^{نشان} تیغ

صحت طاق نہیں جانکی تا کوئی صنم

پردی سی ہی مھر ویش تج کو کنا را چا

نور کا سلما ستار کیا ستار اچا ہے

اتب حم صبی سنم ہم پر خدا را چا ہے

خونہا اتنا ہی اسی قاتل ہزارا چا

خنجر قاتل کی نیچی دم نہ مارا چا ہے

خوشہ پروین کا شبکو گوشوارا چا

ابرو و شکرگان کا اتنی قاتل شارا چا

اسی عصای ہ کچھ تیرا سہارا چا

جانی تک جانی تو جانی و منہ مارا چاہیے	ہی مزاج یا ناؤں ان شکر آہ و فغان
جای گل تربت چید برگل و نہرا چاہیے	ہا ہر اک پر ہودل مجروح کا حال انکا
رخ دکھا کر برق و شمسکو اوتا را چاہیے	چرخ فی سر پر چڑھایا ہی بہت شوریہ
بوجھ گردن کسی کی صورت اوتا را چاہیے	کدغم سی سری قاتل و بان جسم نہرا
زندگانی مجھ کو ای خالق دوبار چاہیے	آز روی سر کروان شمشیر پر چہر شا
ہاں دل جاننا بہت کونہ ہارا چاہیے	یا نہی خنجر کبھی ہی وقت تسلیم وضا
زرد جوڑا می گل عین اوتا را چاہیے	یو گیا یرقان جہان کو دیدہ گر کس طرح
تیر خنجر روی قاتل کا نظار چاہیے	وہ قاتلانی کھولنی دی آنکھ اسدم تو ذرا
سجہ پروین پہ مجھ کو استخار چاہیے	مستعد ہی وس مھر و شمس پارس جانیکا

دوست دشمن ہی صیبت میں ادا کروں
 ہی سحر مشکلات کو اب پکارا چاہیے

جسے مشک ختن کہنا خطا ہے	یوں وس کا کل کی نکست پڑھتا ہے
نہایت حسن کا مریع ہر اے	ہر بار سبز خط خوشنما ہے

دل شفتہ ہی خاطر ہی پریشان
 سوال و سئل پر ہونا مکدر
 بہت گل کہا کی اوس جس جھٹکے
 ترا ہنسنا بگڑنا منہ چپا نا
 جو آنا ہی تو اسی غنچہ پہ آ
 ہو ایہ زلف و کھلا فی سی ظاہر
 ویا دل جسکو وہ ہی دشمن جان
 کہی پوچھنا نہ حال دل ہمارا
 ہجو نہ تاکہ ہانی عاشقان سے
 تجلی طور کی ہی نور خالص
 لب جان بخش قاتل کی ہشت

مجھی کس کٹ کا سودا ہوا ہے
 جواب صاف کیا نام خدا ہے
 تن اب اغوشی گلہ ستہ بنا
 غضب ہی قہر ہی برقی بلا ہے
 ہمارا دم لیون پر آ رہا ہے
 کہ وعدہ شب کی آنکھ کا کیا ہے
 عجب نقشا ہی طرفہ ماجرا ہے
 یہی اوس بیروت سی گلا ہے
 قیامت کوئی جانان میں بیا ہے
 ید بیضا تھک از نقش پا ہے
 میحاسی ہمارا خون بہا ہے

اشاری کی سہی طاقت نہیں ہے

سحر یہ ضعف ہی نقشہ مرا ہے

بن تری آگ رنگ گلشن ہے
 غیرت شعلہ روی روشن ہے
 بی نشانوں کا بھی نشان سن لو
 بلبل باغ حسن یار ہون میں
 شعلہ گری ترانہ روشن
 جتنی چاندنی جو پہلی ہے
 کر دیے بندر ہستہ جسے
 کعبہ بار آزا چکا لیکن
 قہر عاشق پہنچ ہی بیجا
 لکشتہ زلف یار کی زیبا
 ہر سیلی تافت دم ہی جلوہ
 کعبہ و تہکدہ میں کب ہی خدا
 چشم انصاف سی جو غور کیا

ف

وزیر پیلوں کا مار گلشن ہے
 زلف یاد و دشت شعاع گردن ہے
 لامکان عاشقوں کا مسکن ہے
 کوچہ گلزار مسکن ہے
 زلف شب شعاع صاف گردن ہے
 یاد کس مہ کاروی روشن ہے
 ترک چشم صنم وہ رہزن ہے
 بد گمان اب بھی ہمسی بطن ہے
 بلبل باغ سودا پہنچ بلبل
 سنگ موسیٰ سی لوح مدفن ہے
 قدر ترا نخل دشت امین ہے
 ہر زہ ہر زاہد و برہمن ہے
 بخدا دل ہی او کا مسکن ہے

دل جلاتی ہی آتش فرقت

جب سے اوس بت سی کشانی کی

سینہ سوز و زون سی کلخن سے

اک خدائی بہاری دشمن سے

اسی سحر نام حبیب دیکھار

رو پر کیا رنج جو چین ہے

چمکی جو برق گوہر دیندین پائی

غیرت سے چرخ پر دل سپین چاک

وہ مہر چرخ حسن کمان اور پری کمان

بعد سیاہ ماری مہر ہی گوشوار

ظلم کی سحر مہر مدد

وحشی ہوا وہ کوی پریر دیندین گویا

مانند گل گرنگی گریبان کوتاڑتا

جوابت لعل لب میں یاقوت کمان

ختر نقاد ہن خط خط شعاع

خاک آب ہو گئی گہر آبدار کی

اندھری قبا تے ہی گوشوار کی

یکسان ہو قدر خاک بھلا نور و تاری

مویات نقرنی نہیں کھیل ہی ماری

چرخ شرفانی بار گہی شرف و تاری

تا شیر ہی یہ سایہ پویا زاری کی

تکستی ہین راہ آمد مسلسل بہار کی

قیمت دو چند ہی ہن سرخ زاری کی

تھر ہر دست جو رخ گلزار کی

شادی و غم جہانین ہم میں کل
 اسی باد تندرجم کراس خاکسار پر
 پہلی وہ صفحہ پر غمقا کی تلاش
 منظر دکھ کر باہوئیں گلہائی ان کا
 اوسن گل کا دیکھ پانی اگر قامت سے

جب تک رومی آنکھ سجھا سبار کی
 برباد کو خاک ہر ساری مزار کی
 تصویر کھینچے جو مری جسم نزار کی
 اسی عند لب سیر میں ہوں لالہ زار کی
 قہر کو قدر سوچی شکل دار کی

پھر میلی عیش باغ کی نزدیک چین
 چھگلشن جہانین ہی آمد بہار کی

جیسا تو ہی فریق میں اوجھال ہی
 ارمی ماہ ستارہ تیر اجسال ہی
 کیا خوشنما صنم تری چہر پہ حال ہی
 پیشانی زہرہ منہ ہی اماہ چارہ
 کنگا ہوا ہی کھل کی فرقت میں جسم زار
 روشن جہان سیاہ نظر میں جو ہو گیا

ای غیرت مسیح براپنا حال ہی
 بس حسن رضی ہی کج اکدن مال ہی
 پیدا جان میں تجبا حسین خال ہی
 وندان صاف تار ہی ہرین بوہال ہی
 خار مرہ کی کاوش پنهان مال ہی
 کس شکست کی زلف کا ہر خیال ہی

او کجا ہی جسے زلف تباعین دل
 وند اج صاف ہین ہن سرخ سی عیان
 کیا ہی مان سرخ و خط سبز کی بہا
 خوبان ہرین جو وہ مہوش ہی نے نظم
 کستی ہی تارسی کستی ہی گنتی تار
 دل زلف میں پھنسی شب وصل کس طرح
 ہر ہر قدم پہ ناز ہی ہر گام پر ادا
 قاتل کی تہطا رہین دیک گہو
 خالی زمانہ آیا ہی مردون ^{نظم}
 اسی بت قسم خدا کی جد آتری ہی شاق
 نیزنگی جہان کا تماشا ولا نہ کھو
 تو جانتا ہی جس لے آیا ہوں تیری پا
 کرتا ہی ایک بات میں تہ کی تمام تو

ہر ایک بال جسم کو اپنی وبال ہی
 یا وچ لعل ناب میں عقد لال ہی
 تلیک شاہ حسن پہ کیا مہر آل ہی
 بندہ بھی عاشقو غمیں عین المثل ہی
 سونامری فراق میں خوار و خیال ہی
 اس آستین کے سانسے پچھا محال ہی
 سبے نرالی اوکلی غرض چال ہی
 سر بار دوش جان میں کو ویاں ہی
 عین عصر وہ ہی حسین کھ خط الرجال ہی
 فرقت میں یکدم چھو چھیا محال ہی
 یہ وہر فی ثبات طلسم خیال ہی
 ایجان جان فقیر کی صورت سوال ہی
 ہو تجھی ہر کلام یہ کسکی محال ہی

لب پر ہی آکھھی غم ہی ہین گم

نایاب ہی کم و ہین تنگ لا جواب

مرغ نگاہ مردم وانا اسپرین

پہونچا ہی رنج ساعد نازک کو قوت

کاندھی پہ اوئی تیغ ہلالی نہری

دل مضطرب ہی ہنی ہونجی ہال

قد ہی نظیر کما ت عایم الماں ہی

جنجال جالی لوٹ کی کرتی جالی

قاتل سیانی سخت مجھی انفعال

پہونچا ہی مقاب میں نشان ہلال

کسطح ہونہ آفت جان ای سحر و ہت

بارہ بریں کا نام خدا سن سال ہی

دل بلا کش غم ہمال ہتا ہی

اسیر حلقہ داعم لال ہتا ہی

قریب محمدر نشان ہلال ہتا ہی

تری فراق میں اپنا یہ حال ہتا ہی

کہ ماہتاب کو اکثر زوال ہتا ہی

حواس خمسہ میں ہلال ہلال ہتا ہی

خیر از مہاز کا کھلی خیال ہتا ہی

تری فراق میں دل کا یہ حال ہتا ہی

کلیں ہلق نہیں میں پری جلو

ہی مرد و زار بدن اشک و غم میں

کہان تراخ روشن کہان یہ بدخبر

جو خیم وایرو وکیسو وخال کی ہو

یہ ربط عاشق و معشوق مدین بہت کرم
خطا معاف ہو اب ہم صحت ہو جاؤ

اوسے مر محبتی اوس کا خیال تہا ہی
سنا ہی دل میں تمھاری ملال بہتا ہی

شب فراق میں جیتا رہا نہ موت
سحر ہی مجھ ہی بس انفعال رہتا ہے

جان باریجوں کی بڑائی اعجاز
حشر برپا ہی سہی قدم کی خراہ نماز
دل گئی پاپاں تو غنی قص کی انداز
کیا تماشا ہی جلاوا عوہی میں تو خوش ہوا
وائی کامی تب کی باغ میں چھل ہوا
طرز تیری چشم صید افکن کا کیا کوئی ^{اور}
تو نہیں تو بزم عشرت ہی مجھ ہی نام سرا
پاہتہ گہرین پنجہ خورشید ای رشک قمر
دکر کیا افشای درو عشق ہو غیا پر

کبھی مرو کیو زندہ حسن کی اعجاز
مردی جی دھٹی لب جان بخش کی اعجاز
جان شستا فان جلائی شعلہ آواز
حلال پناکم نہیں جلاؤں اس شہناز
بی پرواہی سی جب ہم گہی پرواز
سکار شاہین کھلی کبرت کلنگ قاز
طبع یہاں ناساز ہوتی ہی اسی ساز
نقش پاشک ید برضیا ہوا اعجاز
کان تک اپنی جوت قفس ہوئی لاکر

چو پروا پنا سایه اپنی پائس کنی بڑی

شربت دیدار اس جا یافت کو پلا

ہی حصول مطلب دل و راوس طلبا

اس قدر پرہیز کیا ہی عاشق جاننا

جلوہ گرفتاروس میں ہی شمع کا نور سج

یا عیان ہی ساعدیہ آستین ناز

بنگنی ہی تابش خوشید محشر چاندنی

اوڑ گئی کا فور کی مانند کیسے چاندنی

چنگ مطرب نغمہ ساقی بادہ غر چاندنی

کیون نہو پامال غیرت آج کیسے چاندنی

طلبت تربت میں بھیلی ہی سر اچاندنی

ہو گئی شفاف مثل آب گوہر چاندنی

ڈہری پڑ چابی کہیں مجھ پر چھنک چاندنی

سو وہ الماس سی محو ہی بدتر چاندنی

وہو کیا ہی کام کرتی شکو اکثر چاندنی

بن تری جانسوز ہی مایہ پیکر چاندنی

مخوش فی جبکہ اوٹا روی خوشی نقاب

ایک ہفتہ کا محبت تھی حیلان صہلین

چاندنی کی کفش اپنی محوش کر پیا

کو کب داغ فراق ماہر دسی و زو شوب

انجم دندان سی چمکا شکو ہنسی بین

زخمی شمع نگہ ہون ہی شہت باب ہجر

یا گوند انیس شہت بار بن ہی جانگزا

روشن ہر میں شک شہت سو ہی

گزینین ہی جستجو میں تیری ہی پروردہ
 تیری ہی گماہ کی منہ پر ہوائی چھٹکنے
 اوس میں یوسف لقا کی ہجر میں آئی
 زور کو سی ہی فی اوشوش کی سنہ
 ہی نقاب سونی سچی یں عیان نور
 خنجر غمسی بربنگ غنچہ ہو صد پاد
 سجایا دیکھنا اندری نور لطیف
 شبکو گلشن میں جہانی سیر کو وہ ضرور
 سبزہ ہو زین گیا عکس طلائف نگہ
 عکس شان کا ستاری یہ قامت شہا
 چاندنی کی سیر کرای حمن میں چلتی
 دن کو خاک آستان پر چہ بہائی قنار
 شمعہ کی قصر کا ہی مہر اور کلجام نا

شام سی صاحب کیوں پھرتی ہی گھر کر چاندنی
 جلوہ متا بسان نق ہو نیکو کر چاندنی
 جاہاری کلبہ اخزان سی باہر چاندنی
 پھر دکھانا منہ نہ تو ہی باجا کر چاندنی
 جلوہ گر ہو ابرسی جسطح چھنکر چاندنی
 بن ترمی کیوں جہاں شک گل تیر چاندنی
 گھر میں بیٹھا ہی وہ تھیلی ہی باہر چاندنی
 مہ بچھانی بہر پا انداز کیسے چاندنی
 نقش پسی غیرت فرش مشجر چاندنی
 بدر چھو جلوہ رخسار انور چاندنی
 چاندنی کی پیر کی خچی بچھا کر چاندنی
 چومتی ہی شب کو اسکی در کا پھر چاندنی
 صحن خانہ میں ہی فرش سنگ مرمر چاندنی

شب تصویریں لی لہای شیریں کجی	نقل تری جام شربت ماہ شکر چاندنی
چو دہویں شب جلا متا کوئی محرو	سیکشی کر اہتانی پچھپا کر چاندنی
ماں سیر شبت ہی دہ شاک مہراج	شکر کر چمکا تری طالع کا اختر چاندنی

ای سحر شبام کو آیا وہ مہ وہ بام پہ
 نورخ سی ہر طرف پھیلی سراسر چاندنی

زیب جسم نازنین نخت سبکتر چایا	پیر ہن شبنم کا بجکوا ای گل تر چایا
منہ چہانا وصل کی شکوہ و لہر تیا	چاند کو بی پروہ حسن ایماہ پیکر چایا
تین سی ملالت نہا ہی کو حق تر چایا	صاحب جوہر کو قدر اہل جوہر چایا
خوبیا ای یاد جسم نازنین مجکو گھلا	عشق بین تلی کر کی جسم لاغر چایا
جانب ہی ہی عشق میں اک ماہ کلر چایا	چادر متاب کی تربت پہ چادر چایا
تو ہی سوچ مجکو زیبا جوہنی ہو چایا	چاند ہی تو گوہر انجم کا دیور چایا
بوسہ نامی لعل لب ہون شہید شہتیا	سناکت بیت کی لپی یا قوت احمر چایا
منہ دکھانی کی عوض کر تا ہی قاتل فوج کین	تشنہ دیدار کو کیا آب غنجر چایا

پہلو خوشیدین تہا ہی راج کا
 ابرو و فخر کان اشاریدین عالم کو
 تازی لازم ہر کج ہی ہا سپھر تو
 سبزہ و گل ہولب جو ہر شب ہست
 لعل کفش گلبدین کے ہونشان بالاقبی
 غنچہ آسا تجکو زیبا ہی لالتنگ ہست
 کیون زیبا ہو سی وس سر و گلستا

کان کی باہمی میں موش کی کو
 فی نسان در کار ہی تھو نہ خنجر چاہیے
 تیری پیشانی پر افشان ہی مقرر چاہیے
 ساقیا اسدم می گلگون کا سا عجب
 تربت عاشق کو ان بھو لو کی چاہیے
 رخت تن صد چاک ہو اوی گل تر چاہیے
 لالی کی بھو لو نہیں نافرمان مقرر چاہیے

خواہش جاہ سلیمان شکوہ جسم نکمہ
 اسی سحر ہمتاشی سلمان قنبر چاہیے

اپنی بگانی سبے رشک چمن گل
 چشم وحشی کی جو شوخی تہ گیسو بھی
 ویکھ کر پھول سمان ہی امی سرو چان
 جو تجو یہ ہو ہی دیدہ نقاش ہما

دشت غربت یہ خوش آیا کہ وطن بھول
 چو کر می ساری غزالان غنچ بھول
 بلبل خستہ کو گلہامی چمن بھول
 جوش حیرت سی کی عضو بھول

کھدیا موی قلم بای کھنجر نشان
 پھر کئی آنکھ ہرین بنیں چپا پتی
 ایک دم چھپ گیا پتھر وہ جت جا
 عہد میں اک صنم عشوہ گریندی
 چسپہ نار صفا ہانی وسیب حنت
 ٹھوکر کچا یزید کی آل کی اسی
 وشت وشت میں جنوں یہ بجا رہی
 آہٹ نہ لای اب با رکھ دیکھا جوی
 جلوہ تار شعاعی کو ہم اسی مھر جال

نقطہ رس ہو دیا جبکہ دہن بھول
 چارہ نین میں نرس ای غنچہ ہن بھول
 سالہا ساک سب بچ و محن بھول
 برہمن بت کی ستیش کا چلن بھول
 جب دیکھی لب پستان و دھن بھول
 روشن ناز کا طاؤس حل بھول
 کہ مرئی کل بھی یاران وطن بھول
 ہما کو در عدن لعل میں بھول
 دیکھا تیری دوپٹی کی کرن بھول

اندھون لبکہ تر و دہی بہت دلوں سے
 طبع موزون نہ رہی طرز سخن بھول

رنم کھانی ہین یہ معجزہ ناشیہ سے
 اسی مہوس میں ہن کشتہ اک طلافی کا

ہین جو لبہای جبرجت آشنا تکبیر سے
 مرتبہ علی ہی مری خال کا اکسیر سے

مہر کو تیری رخ پر نور سی نسبت

شعلہ رویوں کو ہی اکثر تیرے پنجوئی

فاتحہ تربت پر میری گڑھی عسی

روحی روشن کی تجا کی لکھا مینی جو

خاکسار فی بس و لکونیا یون طلا

خوب کھیا روحی قاتل کا تاشا شکر

ہم سمجھتی تھی عیاران ای حلیہ

جوش حیرت تھی اک آئینہ رو عشق

شرم سی ماہ دو ہفتہ کسکی بجائی طلا

روشنی شمع ہوتی ہی دن گلگیر سے

زندہ ہو جاؤں غمخیز بخش کی تاثیر

صفحہ کاغذ پر ضیا ہو اتنور سے

سونہ ہو جا تا ہتی بنا جسطح اکسیر

خاندہ پایا یہ مینی قتل کی تاجر سے

بات سیدھی بھی کوئی خالی نہیں تیزویر

صورت تصویر طوطی ہون بھی تقریر

دون اوسی نسبت جو تیری گڑھ تصویر

طور کی سرمہ کی تجکو ہی عبث خوشی سحر

چاہی کحل لصر خاک و ریشمیر سے

وست مشاطہ بعینہ یدر ضیا ہو جا

چشم ہر رخ فلک دیدہ موسیٰ ہو جا

چشم آئینہ جو پر نور تجلا ہو جا

شکوہی پردہ جو وہ طور کا شعلہ ہو جا

زینما سومی جنوں کو پیتر سا ہو جا
 خضر دیکھی لبیا بخش تو مرد ہو جا
 پرتو نکلے جو ترا چاند سا کمر ہو جا
 پگنی بالاتو ترا حسن و بال ہو جا
 خضر سان مذہ جاوید ہو جو بوسہ کا
 ستیرہ خطاسی بڑھارو مصلی کا جا
 حکمران کی کل مشکیں جو دریائیں پر
 بنی و شکیں جو تیرے شادابی تو نقا
 چاند ہو پر تو رخ سی گل متاب ہو کر
 پادشاهان میں گہرا ہو گرا بر مرہ
 چشم تیری ہو گر جو شش طوفان شک
 آسمان باہر ہو متابی بنی منزل باہ
 برق ہو کان کی بجلی تہا بر کا کل

سلسلہ سلسلہ کو پتیا ہو جا
 باد و سامری عجاوین ہو جا
 جو ہر آئینہ ہر ایک ستار ہو جا
 جلوۂ برق طیلن چاند کا بال ہو جا
 آب حیوان لبیا ہو کاپسینا ہو جا
 سیم کی قدر فر و تری جو مینا ہو جا
 کف دریا صفت عنبر سارا ہو جا
 صحن گلزار فلک نجم شکوفا ہو جا
 کہکشان تاک ہر اک خوشہ ثریا ہو جا
 قطرۂ اشک جو کلی در کیا ہو جا
 پاٹ دھن کامری دھن دریا ہو جا
 شب کی بی پردہ جو چاند سا کمر ہو جا
 عقد در پر تو عارض سی ثریا ہو جا

و ام شی کی اگر کی کر دل چپو بھی جا
 تو جودی بو غناب لب سب قن
 کیا نزاکت ہی جو بوسی کا تصور
 خود فروشی پہ جو وہ یوسف غنیمت
 پڑی زاہد جو اوس ساقی میکش کی گھا
 آئینہ ہی نہیں کچھ سکتہ حیرت فقط
 مکی بل شمس پیاں کا جو دیکھی خمر
 طالب بوسن گالی ہی خفا ہو کر
 روندی کیا سبز گلزار وہ ناز اندام
 محکومتی ملک سلیمان ہاتھ

حلقہ زلفیہ نم لک کا چھندا ہو جا
 بار و یار مر آئین تننا ہو جا
 نیکم آسالب لعین تننا ہو جا
 ہی یقین مردم بازار کو سودا ہو جا
 نذر زشت سر خم شیشہ تقویٰ ہو جا
 دیکھ لی جو تری تصویر مجھ سا ہو جا
 کجروی قدسی کرمی کو تو سید ہو جا
 تم بے انتہی میں مر جا چھا ہو جا
 برگ گل جب تیرا ریزہ مہنا ہو جا
 دستیاب سے نشانی کا جو چھلا ہو جا

بوسہ زلف جو مانگون تو وہ کتا ہی

و شمنون کونہ کہیں آپ کی سودا ہو جا

صاف سورتی قوت میں لب پیرا

وانغ دل غر رشیدی اختر ہر اک تجا

چو زمین چرخ کی طرح گشتی و در چرخ
یاد زلف و رخ مدین کیا سو رو گذارو
لب صیقل نکند بدین دماغ تیر حسی
عین قوت بین حکمی سر و دم کانی
کیست و تاب رخ احرسی جلایا حسی
ماه نو ابرو کج بین برق خشان جلایا
آنکھ بر تنی ہی ل مردم پرو جاتا ہی
تو بین عالم قیامت چو کجای چشم کے
کیا یل سوز و رن کیا تماشا گاہ خلق
یاد زمین زلف سیاہ و رو آتش کی
سخت با توں نہ اسی بت شیشہ دل
ابر ہی ٹھنڈی ہو کر باغ مدین چین
چاہ بابل تھی سی چاہ ذوقن سی آب

دماغ سر کی نظر کی شکل جو آب
شام ہی تا صبح شک آنکھو زمین لب پر آب
پیش ازین جو گل تھا باغ و دھریا لب آب
سجھا آنسو کا ہر قطرہ ہر گٹا آب
قطرہ شبنم لب گلبرگ پر تجا آب
منہ زمین ہی چاند بالا زمین ہی آب
نیزہ بھلی ہی یا اوس سر مکا آب
پنجہ ٹرکان میں خنجر سر مہ کا دبا آب
تیر آتشبارسان اغلہ نشان ہر آب
ابر و دواہ برق شعلہ نشان آب
ریزہ مینا سی نازک کلا ہر پر کا آب
چاروہ سالہ صنم ہی بادہ مکیا آب
چشم جادوسی نخل ہر ساحر کا آب

دو لون افشین چرخ کی نہیں چلتی
چلتی ہے چرخ کی نہیں چلتی

چاند کو گویہ چرخ کی نہیں چلتی
چلتی ہے چرخ کی نہیں چلتی

گرم بازار فریب دلربائی ہی ملام

زال دنیا بھی سحر کوئی زن دلاک

نازک ہی جسم زیت گل تر کز دست ہے

تیغ نگام و مخبر ابروی یار سے

کیا منہ ہی بد کا جوڑی آئی و بڑ

گلگشت کو نہ جا کہ وہاں جو گا بڑ

کوچہ ہی تیر سلطنت فانسی پر

یوسف ہی چہر اور لب جانشین

تشبیہ نگ لب ہی شمال قدر

بن یار باغ غمکہ بلبل ہی فوجہ گر

بلقیس عصر آپ ہین پر یان کہار

ہو سوز آہ گرم سی میری مہ خاک نرم

مخل بھی گلبدن چمنی تی کا دست

دل چاک چاک ہی تو جگر بخت کشت

ایاہ چاندنی تری جوتی کا دست

ای گل صد آنالہ بلبل کز دست ہے

نگی دل ہی گل کو سیل کز دست ہے

آغاز سبزہ مثل خضر سبز بخت ہے

پتھر ہی لعل سروسی کز دست ہے

شبم بھی اشک چشم گل ہر دست ہے

ایجان تاجان سلیمان کا دست ہے

پتھر ہی پتھر یار دل و دست کشت

کیا انقلاب طالع در چشم بجزین

زرجسته ہی وہ مصرعہ بالا قویا

ہیاد چشم زار ہی کو ابیدہ بخت

موزون ہج سہ ساتھ تو مصرعہ و بخت

جانسوز آفتاب سی متاب ہی تھر

فرقت کی آت وز قیامت سحبت

بلغ میخ نایب مست بلبل ہے

دل اسیر کند کا کل ہے

سہ روی قدیا رنج گل ہے

شیشے ریتی ہیں شور قافل ہے

حیرت افزا وہ روی کا کل ہے

شر ہو او اس گل خندان

و درین چشم مست ساتی کے

وعدہ وصل کی فراموشے

بھولنا جان چھب کمر بکو

گل و شبنم پیالہ بل ہے

ششہ عمر تار سنبل ہے

چشم ز گس تو زلف سنبل ہے

کیا تری مست عشق کا قل ہے

سحر و شام کا تقابل ہے

شبنم تر سر شک بلبل ہے

می کی حرمت میں کیا تامل ہے

جہل کب ہی فقط تجاہل ہے

عارفانہ ترا تجاہل ہے

یاریا نہ عذر لائے سے

اشک و ران ہرین جاری ہیں

منہ جو ساحل پہ پہنچا ہی وہ گل

گل کھلایا ہی عکس عارض نے

پانی پانی صفائی نہ کی کیا

شیشہ میں راجی دار کلا

کیون مٹول نہوشہ فبقت

جان جاتی ہی قاصدا آجا

ہو ملاقات دیکھیے کیونکر

عارضی ہی بہار عارض گل

فوج دروالم علم نالے

راکب دوش شہسوار براق

آنکھیں روشن ہیں عشق حیدر سے

راہیگان ہلکے کا تسلسل ہے

یہ نیا دور اور تسلسل ہے

آبِ شکِ گلابِ اکل ہے

نہلہون پر ہجومِ جہل ہے

آبِ آئینہ کو تو زلزل ہے

چشمِ مخمور سا غزل ہے

کا کل یاری سی تو سل ہے

میرا دشمن مرا آئینا ہے

یہاں ہی غفلت و ہانغافل ہے

بینچران کفش یار کا گل ہے

اپنا وحشت میں بھی تحمل ہے

ہی وہ جس سی بھی تو سل ہے

تو تیا خاک پای می دل ہے

بین سحر خواجه تاش گاشی ہوں

ہند ففیض قدم ہی مل ہے

خطا او کھا مقابل مشک چین ہو جا

توسیل اشک نقاب رخ زمین ہو جا

توسم و خشک ہوا در زوہا میں ہو جا

رگ سحاب ہر اک تار آستین ہو جا

شب باق کی پیدا سحر کہیں ہو جا

نظر کند گوی غزال چن ہو جا

عجب نہیں جو خون شک مشک چین ہو جا

کروں وہ سچ کہ زائل خط جبین ہو جا

یقین ہی شک گلستان گلزمین ہو جا

صدت میں پانی کا قطرہ دہن ہو جا

چو بی نقاب رخ مایہ جبین ہو جا

شمیم زلف معبوس شکر مکن ہو جا

خدا جو دیدہ گریں ہی تین ہو جا

جو زیب باغ وہ شمشاد و نازنین ہو جا

بہر آئینہ چو چنی کو چشم کی قرین ہو جا

نقاب موسیٰ عیان وہی شکر مکن ہو جا

جو غم صید کبری چشم وحشی صیاد

سوا زلف کا ساری گونہیں سودا

مٹاؤں باریکی و پر نوشتہ قسمت

لکھی ہیں صف سہی قاتمان گلرخسا

خدا کی شان ہی ہیرا ہو کافسی پدا

سہاسی گٹ کی ہو کم چاند چو دہن

جو بوسہ می بت شیریں اتو آب بان
 حضو کی لب شیریں کے قرب ہی ہی یقین
 اگر تری لب شیریں کی ہوں تم آوق
 دوات کو زہ مصری قلم پر شاخ نبات

حلاوت لب شیریں سی انکبین ہو جا
 پسینا چاہ زرخندان کا انکبین ہو جا
 ہر ایک نقطہ شکر پارہ امی حسین ہو جا
 مد او شیرہ جان کاغذ انکبین ہو جا

سحر کو آنی غشا و رہون قیب جلکریا
 جوبی نقابہ رخسار آتشین ہو جا

ہجرین دل زندگی سی سیر ہے
 راست بازی ہم کرین وہ کجروی
 منہ و کلمات ہی نہیں وہ رشک مھر
 جابی گل تیوری چڑھانی چاہیے
 ول مشبک ہی جگر ہی چاک چاک
 باغ ہی ساتی ہی می ہی ابر ہے

گل منو شمع حیات اندا ہیر ہے
 یہ مقدار کا ہماری پیر ہے
 اب جہان پیش نظر اندا ہیر ہے
 عاشق شوریدہ سر کا ڈھیر ہے
 تیر بہن مرگان نگہ شمشیر ہے
 اک فقط آنی کی تیری دیر ہے

ای سحر کیا خوف رو بہ خصلتان

دستگیر اپنا خدا کا شیر ہے

میرے جبین کے رخ روشن کا نظر اگر کرتی
 اسی فلک ست جہنم کو یہ اشارا کرتی
 گر تری کیسے شکوے کا نظارا کرتی
 زلف کے شانہ تر کا نسی سنوارا کرتی
 پیاس گریہ بت ہمیر ہمارا کرتی
 یہ پرزوا اگر پیاس ہمارا کرتی
 ترسہ خولان فصاحت جو گوارا کرتی
 آرزویہ ہی تہ خاک تری کشتوں کی
 قتل غلامین ہر سرودہ سفاک جہاں
 تھوس ابروی جو پیہم ہی ان ناو کا
 ہوتی تسکین نبی لطیف دل حیدم
 شعلہ رویار مہوش می عاشق اکثر

انگہ کی تکیوں کو عرش کا تارا کرتی
 صبح محشر کی گریبان کو پارا کرتی
 سنبل شکستہ صدین تارا کرتی
 راست بازیسی سر ہونہ کنارا کرتی
 ہم مسلمان تو ایمان بھی پیدا کرتی
 جان تی کہی ورنی گوارا کرتی
 مہر انبان سلیمان کنارا کرتی
 سر خدا پاونپہ قاتل کی دوبارا کرتی
 جان تی ہینج ہینج کا نظارا کرتی
 مردم انگشت ترہ سی ہینج راکرتی
 خط سنبولہ علیہ کا نظارا کرتی
 قائم النارین اس مٹی سی پارا کرتی

جوش حیرت جھپکتی نہیں تپاؤں کی
 یا وہ بی جلوہ مستانہ ساقی ہی
 ہر لبِ غم سی کشتوں کی دعا ہی قاتل
 تہ چھڑکتا تم ایسا جہنم کی
 بحرِ رستی سی کیا تیغ جہازی فی
 و الہی عکسِ ابرو کا تم اسی بحرِ جا
 شیخ جی پھینک کے سبھی کو پینٹنا
 بوسہ بازیمین جو بدتا وہ کسی کی
 آبِ حیات نہ انفاشِ حاسی ہی
 جان کو جاتی مگر آپ کی عشاقِ غیور

رات بھر ہر تہی موت کا نظارہ کر
 عینِ دوس میں کوششیں کیا کرتے
 لاکھ جانیں تہی ہر ارپہ ارا کرتے
 غنیمت کی ہاتھ سی ہنم گوارا کرتے
 آشنا کو ہنسی گھاٹ تارا کرتے
 بارہ تلوار کی دیا کا کنارہ کرتے
 اوس بتِ بہرین کا جو نظارہ کرتے
 جیت اپنی ہی تھی نہ اوجو ہار کرتے
 تم جو بوسہ لبِ جان بخش کا پیا کرتے
 خضرِ عیسیٰ کا نہ حسان ارا کرتے

کیا سحرِ عقدہ کشا نام ہی ہو لاکھ
 سے مصیبت میں علی کو ہن کپا کرتے

اچھوہ زنائی کی لگی جان مٹنے
 بیعت تری تلوار سی کی سوت اجل

دل خون کیا عہد شکن لب لعل نے
 لعل کی وہ مسند جو لگی چھائے
 محفل میں جواو لٹا رخ پر نور سی پڑ
 قد بڑا سا دُر کا ندین مر ہاتھ میں گری
 دیکھی ہو تری چہرہ پر نور کا جلوہ
 کی غیر فی کنگھی جو تری لبت میں قاتل
 رخ لبت کی سہراں کا شانی نئی نکالا
 ہی خست کی حلقی میں جا ہوا لچ و داغ
 دل داغ ہوا شعلہ رخ پر جو نظر کی
 جی ہجر کی دن لگیا حوال شرفقت
 یہ شمع جلی شک سی کا نور ہوا نور
 کیا خون کی پیا سی کچ و کیا مجھی جسم
 گلزار گل زخم سی ہی گنج شہید

مار تری ہر دھڑکی اس گج فی کل
 دل خون ہو سینو نہیں کلمی لکی
 آگ تری پروا لگی شمع سی جلنے
 ای غنچہ زمین سر د لگی پھولنی چلنے
 غیرت سی رخ مھر لگی ناک بلند
 یان ارہ بیدا لگی فرق پہ چلنے
 مشاطہ عجب دیکھا پنچہ شل نے
 طاؤس کو حیرت ہی لگا سا پنگلنے
 آنکھیں بھی سینکین تہیں کلیجا لگا
 وٹ بیتی ہی عشاق کی منگی لگی ڈونے
 ہر چند چپایا اوسی پروہیں کل
 قاتل کی لگی میان سی تلوار او گلنے
 کیا کل بہر کھلائی تری ابر کی پل نے

ہی عیسیٰ دورانِ ہم اعجازِ نمائی
یہ محفلِ سندان ہی نہیں سہرا اہد

دروغِ غمِ فرقت نہیں تیاری
مارا ہمیں دیوہ تری و و بدل

دہتا ہوں ہم آغوشِ سحرِ شام سی شہر
تا صبحِ لہو کی کوٹ نہیں تیاری ہوں

ہی سحابتِ یابِ مہرِ دشتِ تمثال سے
ماہِ نوگستا ہی تیغِ پنجہ قتال سے
ہی بالِ جانِ او بھنا کیسو و جال سے
خاکِ مینِ ہنسی ہن ہن بد تیرِ حال سے
واہ کیا پر نور ہی چہرہ ترِ اخورشید سے
ہو مقابل کیا سمندرِ دیدہ ترسی سے
کیونکہ ایفونگی گولی مجھ کو سانی می کی
زلف ہی سہل ہے چین گلِ ہر خوش رنگ
وہ خبرِ بقیس کے لایا یہ اوس پہ خط

ہی صلِ خورشیدِ نور کو کس قتال سے
بد رکا ہیدہ ہی تیری قبا ہی ہال سے
دیکھی کب منع دل چاہتا ہی چال سے
ہر قدم ہی لہجہ انی کی خال سے
بنگیا ہی چاند ہر گل گئیہ ملکر کال سے
پانی پانی ابر تر ہی گوشہ روال سے
آکھو نکو ہی عشقِ چشمِ او ز کلوشت خال سے
تنگ غنچی سی ہن باز ک کمر ہی بال سے
ہی خجل منع سلیمان یک فتح خال سے

کھڑے کھڑے ہنسی و دود و غبر می ہوا
 ساقیا ہی عالم ستی میں سوؤ نشا تین
 عمل ہو کیا نوک بان سی عقدہ و
 منکلی تیری گفتگو یوں سرج کو ہوتا
 ناخاکت پر شکنا و اہ این پیش
 ہر سری لعل گو باسی تیری ہی حال
 کرتی ہی دیکھو زندہ شوخی رفتارنا

عطر کی شیشی مچل ہی تھی کی ہنساں
 نقد عیش نہ مگی ہی جام مالامال
 ہی گرہ کا کوئی شکل نہایت بال
 جیسے یہ صوفی کو حالت نغمہ قوال
 بن گیا نقال صوفی نغمہ قوال
 کیا کریگا لاف بر گل زبان لال
 معجزہ اولٹا ہی وں نگین الکی چال

ناتوان بینی فی کھور کی ہی قدر پہلوا
 اسی سحر اس دور میں بدتر ہی شتم نال

کلمہ ازین نظارہ شمشاد کرینگے
 اب عشق تصور سی دل آزاد کرینگے
 دل بند علائق سی آپ اکو کرینگے
 وہ کعبہ ابرو کا دکھائیگا جو جلو ق

یاد اب کسی کا قد آزاد کرینگے
 کعبہ کو بتوں سنی ہم آباد کرینگے
 زنجیر نرا وں گیسو ونکی یاد کرینگے
 نامی نہ موزوں ہی کچھ ایسا کرینگے

۱۱۱
پہوڑنگی پر تار سی ہنساں ہر
حور و عین کہاں نا زوا و اصوات ہنساں
توبہ کہاں کعبہ کہاں لبروی بہت
چھوٹنگے چو پاندی گسیسی تہاں
نفسکین کی یہی پھنگی زگر عو ض چشم
وہ غیرت شیریں نہ کر گیا کہتی تیر
ساقی نہ رکی دور یہ موسم ہی غنیمت
بکھر کینگی حسین ہوش میں آید لالہ دان
ہم لاشک ہمت سی بجا دینگی جہنم
دل قوس سی پال کر نیکی جو اوٹھا ہا
گر قاتل مردم ہوئیں شہر آشوب
ہم خاک نشینوں کا ستا نا نہیں اچھا
گوئندہ سی کالینگی نہ ہم حرف شکایت

۱۱۱
نا قوس صفت تار و فریاد کرینگی
جنت میں بھی نیا کی فریاد کرینگی
اب ترک یہ رسم و رواج کرینگی
بندی رہ خالق میں ہم آزاد کرینگی
نظارہ گل بادشاہ شاد کرینگی
گو گو کہنی صوت فریاد کرینگی
پیری میں جوانی کی فریاد کرینگی
دیوانی سی وحشت پر پناہ کرینگی
محشر میں گناہوں کو اگر یاد کرینگی
دامن جو ہلا ہوش کو یاد کرینگی
رم ہوونکی سایہ سی صیاد کرینگی
ہل جاتینگی افلاک فریاد کرینگی
ضبط آہ و فغان ای تمام جاد کرینگی

نہاں زبیرہ زنناک و لب خشاک رخ زرد

کھایا مین نہیں ز تو محشر دین تگر

مانو گمانہ ایما و اشارت پیرین عد

تو ہی کہ عیان عشق کی دوا دکرینگے

اللہ کی آگے تری فریاد کرینگے

جبکہ نہ زبان مٹی وہ کچھ ارشاد کرینگے

لکھینگے سراپا سحر اوس لعبت چمن کا

سراپا قلم مانی و بھنرا دکرینگے

چراغ چشم روشن ہی چراغ طو سینا

جنون مین بھی چوٹی سلسلہ زلف پیا

ارادت مجکو ہی جامی سی بہت شاہ مینا

ہمین کیا کام اہد طاق محراب و بصلہ

وہ ارباب قبا عت کو ہی بہتر من و سلوا

سفر و پیش ہی جانا خالی ہاتھ دنیا

محبت ہی کی نیند دو تا و رو ہی کھنا

نکا کوں کانٹے شست و شست کھینکا

لگی ہی مثل موسیٰ جو ان برق تجلی

پینا تو ہتھکڑی زنجیر و ہاں کلیسا

پیا لہجہ شاہی پیغیان فی بھر کی صہبا

غرض ہی لڑکی ابروی مطلب کی زیبا

اگر بی منت مخلوق ہونان جوین حال

روان زاورہ گر ہو کی پہلی سی ای غافل

پریشانی ہی سنبل کی طرح آئینہ سان حیر

تو تو مگر کانٹے چشم تکا کی بدنامی ہے

کنارہ جوہین ساغل و غالی طرف دنیا
 سیاح ایک ساغر غیب کے مضمون کا
 لبون پر جان کی تیرج ختمی نہیں جاتی
 ہنر ازک دست قاتل تو کمی کننا یہ اسی خنجر
 کیمی زون جو واک طور کی علی کی گنہگار
 فرغ مہ عارض سہارا نہ گنہگار

بلین جہان ہمایہ لب یاہین
 کیا کار خطو طاجم ہم ہر موج صبر
 خدا کی وسطی ظالم اوٹھا ہاتھ اتوا
 دہم شکلا شانی ہی چھڑادی قید اینا
 ہوا ہر صفحہ روشن کف پر نور موسیٰ
 نہیں کم و کدہ گی ای حبیب عقیق شریا

سحر کیا کیا بہار عیش باغ آنکھوں نہیں چپتی
 وہ گل سی گل و ہر گیس سی آنکھیں قند وہ بوٹا

بلا سو و ازلفت یار کیا سر پہ دانی
 کیون بسایہ ہو قدرا حمد سے عانی
 بہار آئی ہی چھوٹا چوٹا نہ ہو دم آئی
 او واپس پر کسی پانکھی کی لائی
 پیاپی کی غرض بھی نہیں بھی کی پائی
 پریشانی ہی چچ و تاب ہی شہتہ حالی
 بدن پر ٹھیک مثل حق قبایہ پیشانی
 غل و زنجیر کی غل فی ہری او بھائی
 لبون نہ شاخ مر جان آن خلیم ہی کائی
 غنا کی بعد بھی شوق شراب پہ کائی

[illegible]

تیری تقریر ہی بہت عالم سی نرانی
 کہاں پہنچے ہیں اس اپنی ہر نفس کی
 نہیں ہے یہی کوئی بات کہ خلق سے خالی
 کہاں آنسو ہی ہم بھر چشم دریا بے خالی
 اسی جو شک کی ہی کش سکا لاتی ہے
 ہلال عید امی قاتل مجھ ہی تیغ ہلائی ہے
 کرشمہ ہی جد ہے اور ہے نرانی
 بیان طرہش ناسی خاک جاوہر کا
 و فوراً وہی جبر کی شب بیتی کا
 جڑ او گوش بحرین میں نی کی بائی ہے
 یہ ہی سنگ سب کی شپاک کا
 ہر اک ضمیر تو اینہی ہر چہائی
 کہ قاتل میں تیغ نقوش ہو پوری

فراق با هر دین سینه ساعد پر گل کسا
 خاکیطح عشق فخرخان بین گدا دل خون
 هواهی سیکده و شن فرغ حسن سبقتی
 تشون شته قمرکان پی تاراج دل آیا
 هری هی یو خط سبزین کشت دل گریا
 لگی هی بر قمرگانی جھری شکست دم
 و فو شک سی هی بر چشمان عشق کی
 سحر پیری آمد کاکیو نکر منتظر دل هو
 ربا اس نام سی مرگ مرغ دل نہیں ہوتا
 خطیرہ میری بت کاکیو نکر آشیانہ
 کہنچی بہن سر کی شاہی و بیگانی کہنچی
 ہو چاٹا ہزار و کاتری تلوار فی قاتل

جو وہ لالی کا تختہ ہی یہ چو کوئی
 بسان سبزہ نورستہ صرف پایا
 کٹورا سونیکا خوشید جانہ کی تھالی
 ہمارا مرغ امید نذر پایا لی ہے
 نہ خون پایا لی ہی نیم شکسالی ہے
 مری ہون دین تیر ہوا ہی بر کالی
 کمی بارہن جنت کی نشان شکسالی ہے
 قیامت اکیدان سی جتنہ انکیز انولی
 بلا سی جان جنجال آپ کی کرتی جالی
 ہمای مغفرت کا دامین مونی کی جالی
 سیتھی مین المون پھر چہر سہیلی
 سنہین پر خیر خوار سی ایک پیٹ غالی

سحر اعدای حیدر کا ہی سکن شاد مرغ

فضای صحنِ جنت بہر گلشتِ موالی

کلماتِ حدیثِ مخبرِ صادقِ سی صفا
 ظاہرِ سی خود نماؤں کا باطنِ بخلاف
 باریک مثلِ مووہ کمرِ بخلاف
 صورتِ ناما تراشِ شفافِ صاف
 تو چاندِ سی و و چند حسینِ بخلاف
 روشنِ آفتابِ سی بیِ اختلاف
 کس شکلِ منہ چسپا این پرانِ حجاز
 حسنِ لڑائی آنکھ وہ دیوانہ ہو گیا
 ابرویِ مہین چہ افشانی کی تباہ
 صحبتِ مقدسوں کی بربادیِ عیش و شاد
 ہر تہی و فورِ عبادتِ پیرِ غرور
 قیامِ شربتِ میضیانِ ہی تو کیا

کافرِ ہی و علی سی جیِ اخلاف
 بی نورِ شہتِ ہی رخِ آئینہ صاف
 اک بال کی گرہ ہی جو شہوان
 پیٹِ آئینہ ہی جو ہر آئینہ ناف
 سیلی ہی چاندنی تری پوشاکِ صاف
 وہی بین چاندینِ رخِ محبوبِ صاف
 تو بمثالِ قاف سی لی تاباقِ صاف
 شورِ اوس پر کیا قاف سی تاباقِ صاف
 تیغِ ہلالِ پرچیِ رخشانِ غلاف
 قرآن کی فیضِ قربِ سہیِ غلاف
 عاصیِ ہین ہمِ قصورِ پیرِ دہرِ صاف
 بیارِ چشمِ ہونِ محبیِ وزرہ صاف

مثل قلم بود جانی دم سر کی بجل سون
 منہ آنسو و نمنی ہوئی طہارت کیوا
 رکھتی نہیں ہرین لہین کسی کسی کی غیا
 پتھر زہین سی چشمہ معنی آوان کیا
 آوارگی میں صاحب جہ ہرین دل نکا
 و شوار کیا ہی و سکی زبان کمر کاو
 اسی کو کہن مجھی مدد غیر سی ہی تنگ
 مضمون ہر ایک لے کینانی ہی عز
 دیوانگان عشق کی سایہ سی بجانا
 کیا عہد ست یاسی دل شاد و شہ
 خون شوق سنی نہ دیت ہی خونہا
 تیری سی چشم و لہان نطق نکا

گرد و حریم یار جو غم نرم طواو
 مخصوص صلا من ضو کو یہ آئینہ کار
 سینہ ہمارا صورت آئینہ صاف
 خامہ عصای موسی دریا شکاف
 روزن گہرین بطن صد و شش کا
 مین نکستہ چین و ن طبع سدا موشکا
 ناخن ہر ایک تیشہ خارا شکاف
 دریای مصرانی قلم کاشکا
 ایجان رسم و راہ و فاسکی خلافت
 پیمان شکن وہ شوخ ہی عذ خلافت
 سفاکی تجکو خون مجبان معاف
 کس نہ سی شمع ہزمین سر گرم کا

کیا در سحر کو دشمن و بخصال سے

مداح شیریشیه عبد مناف

چمنی بی پایان شکایت میر کوثر
 گدازی بی چشم حیران عارض گلستان کبر
 گنجیا طوفان جوش اشک فی پیدانی
 هین بی صند و گزند ارباب هر اوج کبر
 ته و بالا به اول جلوه دندان و کبر
 و کما می لب که لپنی خساری گل
 بهی تشکین جنگی بوسه لبهای کبر
 نخل و زقیامت ہی شب بحر ان کبر
 گملا هر استخوان سوز و گداز خوش کبر
 کیون بچین و نه زنین هو پوئی ز یو
 قتلان سگدل پر اکیا میر اول نادر
 تصور بحرین ہی برو و خسار و دندان کما

بجیسکی آتش و فتنه فشار و من تر
 نکیون که جای شک برقره غمی ن تر
 مقابل برتر کیا هو هاری دیده تر
 بهم هین آب آتش بی ضرر و قوت کبر
 بنای صبری بر باد سیل کج بهر
 یہ دیدی هین بت تر سارتری بدلی
 تب و فرقت هوئی کم شربت و دندان کبر
 که بدتر چاندنی ہی لبش خورشید محشر
 هین مثل شمع اشک کم حار بی دیده تر
 ته پہلو ہی اک کاوش گ بر گل تر
 آلمی خیر کنز شیشی کو صحبت ہی تیر
 شب تار یک و شن ہی ان ماه اختر

جواب سننگ کا لیکر ہی مجروح کیا لٹا با مجبور انکار و نپہ اس وعدہ خلافی صداع عشق کا کل نکلنے ہی کم نہیں ہوتا تجلی ہی شکست زمیندہ ہی سطر حکما گھنا لگا ہی یاد کی قدموشی عباد میسما ہلال ناخن جوشن نویں ہیں اعلیٰ کھلین جہر و بند نہی تیری مقابل ہوں	پکنا ہی لہو ہر دم پر وبال کہو تر سے جلا کیا کیا دل ہی گل سپرین پونکی ہاؤر سے سو نگما مویا ب عیسیٰ کھو لکر جہد معتبہ منکمل ہو ملامی مہر اگر درہا ہی اختر سے جلا تا مردہ صدا کہ کو ہی ایک کھو کر سے خانی سنجہ روشن سنجہ جوشید افور سے اوڑی با قوت کارنگا رہو اہو آگ بھر سے
--	--

کیا ہی پان لاکھی فی دل غن انی سحر اپنا
جلا ہی گھر ہمارا آتش با قوت احمر سے

ہی جو بہر کا ابرو دین و ن تیغ و خنجر تن قد و ہاں چشم عارضو سکی بہرین خط و قطرات رخ و دندان کتیرہ ترین رخ و ابرو نگہ عقد و نشان ہی شرت	قرہ خونیز تر ہی تری بر چھی ہی نشتر سمن ہی وی غنچی ہی گس سے گل تر زمر دی گہری بہری ہی با قوت ہر قرسی ماہ نویں ہی یون ہی اختر سے
--	---

ہی موزوں سایہ ہی شکستہ نور قدس کا
 اور اواز و غمزہ اور وہ شکر گان میں با
 تنفر ہو گیا ہی قوت ساقی ہوش میں
 گلاب شیریں کو جب چو طبیعت کو
 دماغ و دل نشان بدین ای نہ لفت پر
 تری مخمور تکھونے ایتار ہی شہی

نور و ترناروں سے سروی طوبی ہی عرصہ
 کٹا لٹھی چھلری تیغ سے پرچی ہی خنجر سے
 گزگ سے طربوں سے نغمہ شیشی ہی ساغر
 رطب سے نگہیں قند سے مہر شکی سے
 خیال شکست سے عود سے سہل سے عطر
 گل بادام سے ہو ہی جام ہی سے عہر

سحر ہی چشم پر آب دل سوزش طلب بہتر

سدا بکس سے بکلی سے سمنہ سے سمنہ سے

جان آئی تن میں جے عیسیٰ بابت
 تلخی نزع سے نہ عنایت نجات کی
 کیا بات آپ کی لب شیریں کی بات کی
 کیا بھی تو کلمی میں دبیر ہی ات کی
 پتہ پتہ نمود خط سے نشان ہاں تنگ

ہر لب ہی موج چشمہ آب حیات کی
 کہنی کو بات رگہی تمنی نہ بات کی
 میٹھی جو بات ہی ٹٹولی ہی بات کی
 عیار میری ساتھ عجب تو فی گہات کی
 بتلائی راہ خضر فی آب حیات کی

کیا نوکر خواب دیده بسم گو ادهین
 ہی خطِ سر نوشت و لای اوتو رب
 اوں پر یون کیا ہین دیوانہ چشم کا
 ہر گل ہی خار خارِ زان سی حکم کا
 شیرین ہی بوسہ لبِ شین سی کام جان
 طالعِ بخش دولت دیدار گنج حسن
 ظلم و جناسی اکو معشوق سمجھی
 دندانِ مصرعِ انت ہین آبلانِ شہد
 تا چندانِ تبان ترم پیشہ چشمِ چشم
 بخود ہون یا و عارض کا کل میں چوم
 آیا نہ گھر تلک مریہ غیرت پری
 مستی عشق چشم و لب خط و خال سے
 زاد نہ منع کر ہین شربِ مدام سے

رور و کی صبحِ فرقت مہوشِ مدین کی
 یہاں ساتھ ہی براتِ نزلِ سنجائی کی
 امیدِ جنسی تھی نگہِ التفات کی
 ویکھی بہار اس چمن بی ثبات کی
 نوزِ زبان فی پائیِ حلاوتِ نبات کی
 کب سیتن معانِ خدائیِ حرکات کی
 کیفیتِ جنفات سی ظاہرِ ہر فن کی
 گو یازبانِ بنائی ہی شاخِ نبات کی
 حسرتِ ہی لہن اک نگہِ التفات کی
 دن کا نہ ہوش ہی خبرِ مجاہدات کی
 پھونکی فستلی نقشِ بھرِ حاضرات کی
 اوڑتی ہی خاک کو ٹھیندیں سیرات کی
 پانی سی زندگی ہی ہر اکِ حیات کی

ہاں ابھی آسمان پہ چمکتا نہیں کوئی
 لکھون دین صفت لہو خط خال غنبر
 ہسی ہی جلوہ گر لب بخشش یار

کیا خوفناک آج سیاہی ہی رات کی
 ہو مشک سی او مگر ب دوات کی
 ظلمت نقاب ہی رخ آبجائ کی

اوس مھر چرخ شمع کا ملاح ہوں سحر
 خلقت ہوئی کہی جکی سب کائنات کی

زروچی سمنہ لب پہ آہ سرد ہے
 مطلع پیوستہ ابرو ہی لب
 ساقیا آئی بہار میکشے
 جو مصائب میں رہی ثابت قدم
 یار جانی ہی جی کتے ہیں دل
 اسی جنون بخشا عجب ملبوس خاص
 شمع کہتا ہوں ہوا می یار میں
 خاک چکی پیش روی یار چاند

تو نہیں پہلو میں لین دروہ ہے
 مصرعہ برجستہ قد فرور ہے
 ابر چھپا یاہی ہوا می سرد ہے
 پیش ارباب حسنہ دروہ سرد ہے
 مونہ غنچواری ہمدرد ہے
 رخت عریانی بدن پر گروہ ہے
 جو ہی مضمون گنج بادا وروہ ہے
 چاندنی افشان کی آگی کروہ ہے

حق فی سخن تہی تجھ کو کیانی کی شان

مصر خوبی میں صنوبر حسن گرم

گرم تر ہے حسن و زافزون با

بلبلین کہتی ہیں بابانگ خاک

سیوتی پہکی ہی لالہ دہند

رحم کیا عشاق پر آئی اوسے

ق

دقت خوبی میں چہرہ فردوس ہے

گرمی باز اریوسف سرد ہے

باغ میں ٹھنڈی بہار و رو ہے

آتش گل لعل لب ہی سرد ہے

نیلگون سوسن ہی نرگس سرد ہے

بیمروت بیوفا بیدار ہے

دھنگ بگڑا رفتہ رفتہ امی سحر

پیش ازین آمدتی اب آسرد ہے

ہنسی بابر و ہنسی رخ بیشال کی

آنکھوں میں جان تہی ہی آشفہ حال کی

افزون ہی محروم تہی قوی جمال کی

الفت و بال جان تہی ہی بال بال کی

اسد رجبہ لالی شوخ ہی محل سگیال کی

اک بدر پر ہی جلوہ گرمی ہلال کی

صورت کوئی نظر نہیں آتی صبا کی

دولت تہی خدائی عطا بیزوال کی

حالت ہی غیر اس دل آشفہ حال کی

رنگت ہی پہکی سرتپہ ہی سرخ شال کی

شمعونی ہی برق ہوش سہمہ جال کی
 دھیمی پہ کنبے و سیاہی ہی خال کی
 حشت کیون نہی ل شویہ جال کی
 لکڑی میری جال طلب ہی صبا کی
 سوز و غم ہر وصال و فراق کی
 کیا حاجت و سکی مصیبت کو خال کی
 چھوڑنا بعد قتل بھی قاتل تر ہنگام
 یوسف ہی حسن تو ہی تیرے تو کیم
 بی سائے کیون نہی قد مجبور و اجلال
 و صحت کمرین کی لگی شو گمان
 ہوتی اگر نہ دافع تو دیتی مسابقت
 ہی لیدن و ضبط فغان کیا ہونہیں
 خیارہ فراق فی توڑ ہی بند بند

کشت حیات اہل نظر پامیال کی
 گلہ سستہ حرم پہ ہوتی جابلال کی
 چشم سیاہ شوخ مین مہی غزال کی
 و لکڑی تہی تہا ہی لال کی
 کہانی ہین و قد کی قسم و چال کی
 تفسیر فی نقطہ ہی خط ہمیشال کی
 ہر پورا و گلیون کی مری نسلیال کی
 جابجہ ہی تیرنی ات جال جلال کی
 ممکن نہیں نظیر عظیم الممال کی
 باریک بین بین کیچتی ہین لال کی
 کب بھی صفائی بدین و گوس گمال کی
 تکلیف کیا ضرور ہی ام محال کی
 مستی تہی شیر خاں شراب وصال کی

نیز نگ کارخانہ دنیا ہی بی ثبات
 حطلب اپنی خموشی بھی دلیل
 رنگین اکی دست خانی کی فیضی
 آباد مہنی وادی مجنون کو پھر کیا
 جس لڑی می آنکھ چنسا او مرغ
 ہی گرم خندہ میری م سر پر وہ گل
 آنکھیں خانی دی ہین پی نیکو
 دیوانہ عضو عضو ہون غیرت پر
 محشر میں خرویدیں ٹھونکا وہ روڑ
 فالوس سی ہوشم کی افزو درو
 درتی نہیں اسی تباہ تم شعا
 توبہ یہ توبہ ہی تو گنہ پر گناہ ہے
 گو ہون فقیر پر یہ کھلی لب پنی طلب

ہستی ہی اک منو طلسم خیال
 اشیاء حسن یہ بھی ہی صوت ال
 پیدا ہوئی عبیر میں نکت کلال کی
 جاگیر پھر جنون فی ہاری جلال
 کہتی ہین ری چشم کی تکریم جلال
 تاثیر آہ میں ہی صبا و شمال کی
 تقصیر کیا ہی مہنی اگر دیکھ بجال کی
 کیونکر بلائیں لوانہ تعری لال کی
 گواج میری خون کی دیت پایاں کی
 پردی سی قدر بڑھتی ہی صاحب جلال کی
 ان غافلون کو فکر نہیں کہ پائ کی
 قوت ہوئی ہی سلب مگر انفعال کی
 مٹھی مدام بند ہی دست سوال کی

آگاہ کب ہی جز دل تو بشکون کنی

لذت پس گناہ جو ہی انفعال کی

صبح وطن سیاہ ہی غربت کی شام
یا دایہ سحر بلا ہی خط و زلف خال کی

ترکیب بشر کی عین شر ہے

منظرِ حواوس صنم کو شر ہے

دل ٹکڑی پُر آبلہ جگر ہے

کیا غم ہی صنم اگر ہی غافل

بیتابی دل کا کیا بیان ہو

شرکان ابرو سیاہی چشم

بیشملی ہی روی روشن یا

سنگ مرہ حال دل وہ بولے

سیاب کی طرح دل ہی بیتاب

چھپک کی نہیں ہین داغ مند پر

شر جزوِ اعظم بشر ہے

اپنی اللہ پر ظن ہے

نخل الفت کا یہ ثمر ہے

اللہ تو حال سی خبر ہے

سیاب ہی برق ہی شر ہے

خنجر ہی تیغ ہی سپر ہے

نایاب وہ نازنین کمر ہے

بیہودہ بکونہ درد سر ہے

کیا سوزش ہجر سیمبر ہے

تارون کا ہجوم چاند پر ہے

افشان نہیں ابرو و جبین پر
 گردِ پس کا روانِ بَنِ ای موج
 مستیِ شبابِ امی گل اندام
 یادِ رخ و زلفِ مینِ ہون بخود
 دن کی ہی خبرِ رات کا ہوش
 اوٹھتی کس سی ہین نازِ حیا
 وحشتِ مین بہانی ہین یہ آنسو
 بیٹھا ہون مین فقیر ہو کر
 رکھ یادِ نیکیتِ ای دل زار
 اور کا دل سخت نرم کر دے
 کس مرتبہ شوخ ہی و عیت سار
 رخصتِ کاکھڑی گھڑی ہی طاب
 کہتا ہی کڑی چھڑی لڑا کر

تاری ہین ہلال ہی قمر ہے
 دلبرِ آمادہ سفر ہے
 مانند نسیم پرودہ در ہے
 کیسانِ محبی شام اور سحر ہے
 وہ غیرتِ مہر و مہ کدھر ہے
 ایجانِ مراہی یہ جگہ ہے
 کو سون داماں دشت تر ہے
 تکیہ اوس بت کا سنگِ در ہے
 بی یار سفر نہیں سقر ہے
 ای آہ جو تجمہ مین کچھ شہ ہے
 آیا شربِ ہاری گھر ہے
 ہر دم سو آسمان نظر ہے
 جانی دو کو کنج رہا گھر ہے

معنی کی سحر بادی چلتی

بارش یہ سحاب طبع گری

دل ہی جس آہ راہبر ہے
چھپکا ماتھی پہ جلوہ گر ہے
ہر مہرِ حلیہ جامی صد ضرر ہے
دیوانہ ترا ہوں ای پریر و
سوزان ہی یہ آہ شعلہ افشان
اوڑھا ہی دوپٹے اوسنی اودا
ساغر ساقی کی عکس رخ سی
التدزیٰ شروع مھر عارض
خاک تیرا سپیدہ صبح
اہل جوہری ہو مت ابل
بجلی ہوں رقیب و سید کو

ق

اور از خود فرستگی سفر ہے
پروین تاج سرفر ہے
کیا عشق کی راہ پر خطر ہے
کیون مجھی گریز ہستدر ہے
بجلی کی زبان پہ الحذر ہے
بدلی میں چاند جلوہ گر ہے
چشمک زن آفتاب پر ہے
پر نور فضا می رنگہ زہر ہے
ہر ذرہ ستارہ سحر ہے
کیا مال رقیب بد گھر ہے
لازم مری آہ سی حذر ہے

اللہ ری بو سے کی حلاوت

ہر بو سے لب ہی روح پرور

ادنی ہی شکار طائر جان

مفلس کوئی گلبدن بکریا

راحت وہ موزیان چین ہین

سرونی مین کب ہی دیر قاتل

اللہ اللہ تجلے حسن

کو کبے یواریون کی ہین وزن

آنکھوں سی وان ہین اشک حشر

اب تک لذت زبان پر ہے

مصری ہی قند ہی شکر ہے

شاہین نگاہ تیر پر ہے

غمن خون کی گرہ مین شیت بڑ ہے

گل خار کی سر پہ چتر ہے

اک وای مین یہ محم بھی سر ہے

پر نور سر و رخ سی گھر ہے

بجلی ہی جوشگاف در ہے

ہر دم اعمال پر نظر ہے

ق

ہی دشمن جان سیج اپنا

جینی کی امید کب سحر ہے

خاک سر پہی وڑا تاپس دیوار کوئی

کہی دم توڑ رہا تازہ گرفتار کوئی

حال کرتا نہیں ظالم سی یا خطار کوئی

کر دی صیا کووند خبر دار کوئی

نہین کہتا مری عیسیٰ سی نہ ہمار کوئی
 آشتاب ہر ہی نہیں پیدا کوئی
 گرم بازاری عشق آج کل اسی ہی
 صدمہ درد جدائی سی ہی لب پر بجا
 اپنی قابو میں اگر ہو تو نصیحت کا
 بخود دھین بھی ہی ہسبان کی ہوا
 دہنی قتل ہین مرگان و نگاہ ابرو
 یوسف آج تو یہ مان کوں ٹیونکی مومن کے
 لوگ مشتاق ہو ہی اپنی نظر بازی
 ایدل ہر ہی دس گل کی شکایت بجا
 دم ہی نکھو نہیں کامنہ نہ چہرہ اشک
 دیکھی ال دس غارتگر دین کوں جمل
 نہر ہی غائدہ تریاق کا حاصل کہ ہو

جان بلے و جدائی سی ہی پیار کوئی
 کھولی آنکھ آج نہیں ثابت و پیار کوئی
 جنس دل کا نہیں خواہان خریدار کوئی
 اور اسی ہی و ران نہیں آزار کوئی
 خاک سمجھاؤں سمجھتا ہی آل آزار کوئی
 راز دل غیر سی کرتا نہیں اظہار کوئی
 لی بنجر کوئی برچی کوئی تلوار کوئی
 سر دہوتی ہی تری گری بازار کوئی
 پیشانین تھانہ ترا طالب پیدار کوئی
 نظر آیا ہی گل اندام و فادار کوئی
 ولین جاتا ہی لی حسرت پیدار کوئی
 کسی کافر کو مسلمان نہ کری پیار کوئی
 تجھ سے کیا محروم و فاکا ہو طلبگار کوئی

تم ستانی ہو کر حاتی ہو جلائی تہو
 پیچ میں نہ لبت تان کے نہو شومن بھی
 کہیو قاصد کسی پر دیہین کیوں غلام
 نہ دل لیر میں جا کی نہ جلا غیر کا گھر
 کیا اوکھتی ہو ہاری مل سودا کی

یون بھی ہوتا ہی بھلا دہنی آزار کوئی
 اس بلا میں ہو الہی نہ گرفتار کوئی
 طالب عفو کسی سی ہی گنہگار کوئی
 کرتی تاثیر نہیں آہ شہر بار کوئی
 جاو دیوانی کی منہ لگتا ہی شیا کوئی

یارنی قول کا چپلا ہنچ بھیجا ہی سحر
 یعنی اب وصل میں باقی نہیں بکرا کوئی

منج سی پردہ ہوا وٹھا تو قیامت ہو جا
 ہو وصال آ علیج تپے قوت ہو جا
 قتل عاشق ہو سزاوار شہادت ہو جا
 مدح ہی صحف ناطق کی شفاعت ہو جا
 جی اوٹھوں آئی منج جو وہ شہادت ہو جا
 کب ہی آرائش ظاہر کا وہ گلہ و محال

جلوہ گر سامنی اللہ کی قدرت ہو جا
 روز کی جان کنی سعی ثمرت ہو جا
 جب علم تیغ ہوا گشت شہادت ہو جا
 شعر ہر ایک مرآۃ رحمت ہو جا
 صورت یار مجبی آیت رحمت ہو جا
 جسکی انعام سی شاک کی نیت ہو جا

جان بلب و جدائی سی ہی بجایز فرما
 گر سنگا آپ کرین خلق کو محبت ہو
 ہو کر رخصت نہیں پیغام اجل سی کہیں
 نام جانیکا نہ لو موت نہ آجاسی مجھے
 تیری یوانی کی سایہ سی ہی عالم کو گزیر
 ہی خط مصحف عارض کا نظارہ جائز
 سانس لیتی نہیں آرزوہ ہی وہ آئینہ
 حسن ہی غیرت شیریں کا حلاوت افزا
 خنجر عشوہ آروان گرد علی شوق کپڑو
 گرتہ خاک حسینونکا تصور آئے
 وہ دکھائی رخ رنگین تو اڑی ہو گئیں
 لعل سر سبز نہون دیون باقیوت و عقیق
 طول بجایز فیقت سی نہیں بیست محال

منہ دکھاؤ تو ابھی نیست کی صورت ہو جا
 آئینہ و نگ ہو تصویر کو حیرت ہو جا
 اوٹھ کھڑی ہو تو بیا ایک قیامت ہو جا
 آپ سی پہلی مرعیان رخصت ہو جا
 جو سہمی نالہ زربخیر اوسی محبت ہو جا
 کھو لو منہ سوزہ یوسف کی تلاوت ہو جا
 صاف کھسکا ہی یادہ کدورت ہو جا
 نقل ہر نرم نہ کیوں اوکی حکایت ہو جا
 گوشہ چشم سی ابرو کو اشارت ہو جا
 روح کو بزم طرب گشتہ تربت ہو جا
 پھیکے بلی سی گل سرخ کی نکلت ہو جا
 لب پہ گر جلوہ نمایان کی نکلت ہو جا
 زہر کرتا نہیں تاثیر جو عادت ہو جا

کیا نزاکت ہی اگر قصد ہو گلاباز کا	بی خاسخ کف دست کی زکات ہو جا
کسطح حال دل اربیان باریسی	لب اگر واپوئی باکو ویر گنت ہو جا
شان خالق تہی می حسن بی ظاہر ہو	قد صانع سبب بی زینت ہو جا
کیون نہ انسان کو مسخر کر ہی حاضر با	طول صحبت سی تو حیوان کو محبت ہو جا
مثل ساغر بھی چکر ہی مداہن می بند	دست رتاک یہ پڑ مجا ہی تو رحمت ہو جا

کیا عجیب آنخ سی و نغ کی بچالی وہ
جبکی ارشاد سی غور شد کو رحمت ہو جا

کسبیا کرین جو رخ بی نقاب سے	دوری لڑائیں آنکھ نہ آفتاب سے
چمکی جو صبح چہرہ انور نقاب سے	صورت نہ آفتاب کھانی حجاب سے
نکلی جو منہ وہ چاند سا از نقاب سے	صورت چہ پای مہر دای حجاب سے
محفوظ کر ہی ستہ سنگ عتاب سے	نازک ترا پنا شیشہ دل ہی حجاب سے
ہی جوش اشک چشمہ چشم پر آب سے	اک بحر موج زن ہی ہائے حجاب سے
قاصد جو کامیاب ہو خط کی جواب سے	ہمچشم ہو پیمبر صاحب کتاب سے

قاصد جو خوش کری مخبجی کی جواب ہے
 دل کیون پر ضیا ہوئی سینہ تاب ہے
 دوش ہی میری عکس نہ جام آفتاب ہے
 خوشبو فزون ہی جسم گل اندام کاغذ
 وہ مہر گلزار جو ہوسج بی حجاب ہے
 جو ہر اگر نہ تو شرافت ہی بی فروغ
 ہی آب تلخ و شوری بقید تراگر
 آئی جو قبر عاشق بیتاب پر وہ شوخ
 آسودگان خاک کی رحمت میں ہو خل
 گرد آلود ہنسکی خندہ دندان باسی قتل
 گرم ادا ہو گروہ قدر ستخیز خیر
 یسان چھوٹی کب ہی گیرین کی دھان
 وہ مہر دوش نہ چوڑا ہی بال بعد غل

تشبیہ بین ہمیر صاحب کتاب سے
 ہوتی ہی کتاب میں ضو آفتاب سے
 بجلی ہی منفعل خط موج شراب سے
 کیوڑی سی بیشک سی عطر و کلاب سے
 اور کجای سنگ وی گل آفتاب سے
 ظاہر ترا و عاہی مرا آفتاب سے
 زائل ہو بو کلاب می تھی شراب سے
 چونکائیں خفتہ فتنہ محشر کو خواب سے
 بھونچال لای دل ظہین اضطراب سے
 لو کام آبتیغ کاموتی کی آبت سے
 بیدار فتنہ ہای قیامت ہو جہاب سے
 ممکن نہیں نجات سوال جواب سے
 برسا رہا ہی چاند تار سی سحاب سے

زادہ بہشت میں بھی بہن شین کی
 زقار کیوں نہوتری شانہ کسی پر
 پہ تو ننگن جواو سکارخ لالہ فام
 شیطان کی طرح مجھی قیو نکوی گریز
 ہی بی ثبات ننگن الخی ہمارو
 اس ناز کی سی میر شرب وصل ہوش اور
 جان بخش ہی بہا خط سب شپ لب
 ای سر و قدہین غنچہ گل کہ ننگ
 مصرع قد و مطلع ابرو ہی لاجواب
 جانسوز تری و ز قیامت سی و زجر
 جھڑتی ہیں بھیل منہ سی مسلسل ہی گشتگو

کب کسر شان می ہو تری اجنباب
 مستی میں کب شرب ہی فائق شباب
 رنگین ہی آب خضر فرشتہ شہاب
 آہو نکی شعلی کم نہیں تیر شہاب
 انگبین دہن سیر سیر جہان خراب
 جب نکی نینا اور گئی مغل کی خواب
 شرمای آب خضر دہن کی لکاب
 نسبت ہی کیا تری ہن لاجواب
 خال و سپہ کم نہیں نقطا سحاب
 داغ آفتاب حشر بنا الہاب
 اک پھلچھڑی ہی چھوٹ ہی تباب

یار نے مین نجف کی سحر کو نصیب ہو

لمجای خاک خاک در بو تراب سے

مصحف ہی نہ وہ آیت کہ ہم
شعلہ ہر ایک پھول ہی گشتن جیم
سہ شفتہ کسکی کا کل غنیمت
اوسکا خیال کعبہ ولین مقیم
فرقت میں نیم مرگ ہی حالت مقیم
حالت کرب ہی بحر بیان کلویم
شیر گمہ و خنجر مرگان کی یادین
مقبول خاکساری ہی مرد و سر
فسوہ جفای جدائی ہی جسم زار
کہ امتحان معجزہ اسی غیرت سراج
فرقت میں غنچہ دل عاشق کیا
ای برق طور تار کیا لجن تران
کیونکہ نہ روون ہاتھ سی خاتما ہی

قد ہی الفت تو زلف و ہن لامیم
ساقی بغیر لہو گلگون جیم
نکست نشان جودا من بادیم
اعلیٰ جکی زیور عرش عظیم
مکعبہ خیر وہ بت ہی خدا و عظیم
معجز بیان ہون مرہ عصای کلیم
سوراخ ہین جگر مین پرنی ل و نم
آدم کو قرب حق سی ہی شیطاں جیم
گویا کہ ایک مشت عظام ریم
مردہ سی سو برس کفر و ستم
ای گل دم سحیح بھی باد عقیقہ
ہر داغ سینہ روکش چشم کلیم
آماوہ و ذراع رفیق قدیم

پہلوسی اوٹھ گیا ہی وہ سڑیہ سڑو
 ثابت قدم ہی سو محبت میں باغ
 اک شعلہ روسی ہی لبتا گزرتا
 اک بوسہ مٹی کو تو میں مسکین ہوں سچا
 اعمال گرچہ بدین نہیں مغفرت ہی
 خالی مکان کو ششہ و فوخ سی کم
 ادنی کا بھی وقار بڑھاتا ہی تیر
 روتا ہوں کسی گوہر زندان کی یاد
 سودا ہی لہنا بدین شاد و ہی کھش
 کیونکہ نہ دل ہو سنی دنیا لاجر کس
 کیا خاک سروس ہو پری پکڑو گوا
 ہر دم ہی مستعد فی تاراج ملک دل

مونس قلیق ایس الم غم ندیم ہے
 آتش سی کب خلیل الہی کو بیم ہے
 رای عشق کیونکر آگ میں پڑا تھا ہے
 دولت یہ حسن کی ہی مال کیم ہے
 حاصی ہو نہیں خدا تو غفور الرحیم ہے
 سوز فراق یار عذاب الیم ہے
 سیاق قائم آگ پر ہو تو سمجھ کے
 ہر طفل اشک و کس و دریم ہے
 فرقت کی کالی رات بلا می عظیم ہے
 درپیش مجھ کو منزل امید و بیم ہے
 خاکی سی آتشی کو عداوت قدیم ہے
 مرگان یار دستہ فوج غنیم ہے

مطلع پڑ ہو بل کی توانی وہ ای سحر

اس بحر بیکران کا جو درتیم ہے

ابرو ہلال منہ ترا مہ تمام ہے
 سست منج لای غلی دل مدام ہے
 عجبہ ہی نصیرا میر اول مقام ہے
 وہ محرابی نقاب بالای کام ہے
 دل سے سدا لقا ہے رخ لالہ کام ہے
 لب بچر کی مرضی در کج کام ہے
 آلودہ مسی وہ لب لعل فام ہے
 تجھ بن حرام تین دن کی فطعام ہے
 گردن پر او کی حدیہ کام مقام ہے
 زنجیر کو زبر جہان ہو وہ طرہ حرام ہے
 پر یون کا صاوشیشہ دل میں مقام ہے
 کندہ نگین صاف عیان یہ کلام ہے

گردن ہی صبح کیسے شبنم شام ہے
 چشم پر آب بادہ کوثر کا جام ہے
 چشم پر آب زمزم بیت الحرام ہے
 دستا صاف مہو ہے اور صبح شام ہے
 خورشید جلوہ گرہ دامان شام ہے
 رخصت ہو ای سیح ہمارا اسلام ہے
 یا جلوہ کشفق تہ دامان شام ہے
 بارہ مہینی گھر مری ماہ صیام ہے
 حیرت فرامقابلہ صبح و شام ہے
 فتنہ ہی قدیار قیامت قیام ہے
 کندہ مری نگین سپیان کا نام ہے
 دلریش ہی جو دہرین پابند نام ہے

عاشق کشتی تری کھنچی ابرو کا کام
 تیغ قضا تمھاری سرور کا نام
 نشان جبین یار پر افشان تمام
 ناجی ہی جو وصی نبی کا علام
 ہی تیرا چشم کو پر کین ہر کشت
 مجھ کو جلا رہی ہیں قیساں و سیا
 جہکتی ہیں گاہ نشہ میں گہ رشت بہت
 رکھتا ہوں میں یہ مردم و اناسی التماس
 پوچھو تو منکرین امامت سی اک ذرا
 مجمع مکلفین کا بی پیشوا رہے
 نص سول و حکم خدا سی میان خلق
 او کی سوا جو شوری کا مصنوعی ہوا
 اسی مرغ صبح ہجر کی شب میں کی ہوا

ق

یہ وہ برہنہ تیغ ہی خوبی نیام
 برق اجل سی ٹہن با فزون نیام
 دھندلے کا آفتاب کی گروانہ و سہ
 حورین حلال اوس سپہ میں فزون حرام
 غم ہی کی تیغ تیر کا لبر و جہم ہے
 اسی برق آہ کرشمہ من کا نام
 ہر دم لبان شیشہ رکوع و غلیظ
 پوشیدہ حق کری میا فوق کا کام
 انصاف کا خدا کی لپی یہ مقام
 تسبیح تک تو ایک مقرر امام ہے
 واجب ہو سب پہ علی طاہر ہے
 تسبیح کی امام سی تشبیہ تمام ہے
 آخر تو کی رات کہ عاشق تمام ہے

ساقی کی گھنٹہ گئی سی نہیں ہلائی
 کاہش سی بدروار ملا رتہ کمال
 ہونے سے ہوتے قاتل عت میں گونجے
 آواز میں رشتہ کی شہت پیر زول
 کوچی میں میری پیٹ شیریں کام
 ہی وصف حال ناگہ کاکل دراز
 خاموشی ملت سی بت غنچ لب ہی
 زلفوں کی حلقی مرغ نگہ کی ہیں کشیا
 مقبول بارگاہ خدا خاکسازین
 بہت لہضم خیال تباہ نکسی اسے
 زلفوں میں لکھی ہیں انچہوان شہ قان
 چمکی چمکی رخ روشن سی لہ یا
 رخ سی لہ لہ رشتہ دیدار مجھ لہ

جام لہر میں می یا قوت نام ہے
 مثل ہلال محب کو ترقی درام ہے
 پنہان ہو چشم خلق سی گرفتار نام ہے
 سچ سا لکھو کا قول ہی سی حرام ہے
 بازار مصر میں بھی زواریں حرام ہے
 یہ قصہ مختصر وہ مطول کلام ہے
 ہی تنگ تر دہن میں جامی کلام ہے
 صیا و لاکھ اسیر ہیں در ایک ام ہے
 انسان کا ملک سی فخر و نترام ہے
 دل خانہ خدا ہی ادب کا مقام ہے
 روشن ہیں چراغ دوالی کی شام ہے
 روشن چراغ طور غیبت کی شام ہے
 صائم کو صبح سی کمین محبوب شام ہے

ہر تیغ میں یہ جو ہر قطب و برش کما
کلب گری لبونہ ہی نگت می سی گئی
دعویٰ آویس سوئے سرچرین کو کیا
گرمی تو ہی نہک نہین باز وادین
ہمیں ہر بیا کو شوق سر بیا بی فخر
ہر رو بہ و شغال سمجھ کر و حرقی دم
پتلی کا عکس نان صنم میں ہی جلوہ
افشان فی حسن لبت کو چمکا یا تم

ایرووہ ذوالفقار کا قاتم مقام
قدر ستخیز خیر قیامت قیام ہے
تجربہ کردہ ایک کنیز اک غلام
کب تجبی آفتاب کو تشبیہ نام ہے
یہ پیر و ان شب اک مقام
اس تیان میں شیر سار کی قیام ہے
تصویر چاہے نجیبہ سیام ہے
پُر نور ان کو اک بوشن شام ہے

جو رقص و حصہ میں اپنی ہین ای سحر

مولانا ہار آقا سم وارا سلام ہے

پاگل ہین محو حسن بایر کے
کشتہ ہین عیسیٰ نگاہ بایر کے
قرب و لبر تک ہین جورا غبار کے

نقش گویا بنگلی دیوار کے
دیکھ پتلی تیرنی سو فار کے
گل کی پہلو میں ہین گلکاری کے

کوئی قاتل مسلخ قصاب ہے

تو مری پھولونین گرا آتا نہیں

پتہ تا کی بندھی ہین بت پر

شیخ تو ایسا ہی پروانہ ہین

دکھائی پیچ میں چوٹی تری

چکپان لین لین ڈی الی سب

ہو جو گرم فی نوازی وہ پری

شعلہ آواز دی سوز و گداز

پانی پانی سخت جانی سی ہونین

سج غری باغ محبت کاش

خارسی کہتی ہین گل ہوتی نہیں

فصل گل آتی ہی افزون ہوئے

مٹھکے لو خاک کی کھوتی ہین نیند

روز کہتی ہین گلی دو چار کے

بیج پھول اپنی گلی کی ہار کے

چھنگتے دوڑیمین یہ زار کے

صدقی تیری شعلہ رخسار کے

بل اوٹھائی طرہ طار کے

گھل گئی عقدی تمھاری پیار کے

دل جلائی عاشقان ہزار کے

فی کو موسیقار کی منتقار کے

آبرو ہی ہاتھ تیغ یار کے

چھالی ہین انکوار اس گلزار کے

قد رفلس و بروز دار کے

ولولہ سودا منی لٹ یار کے

غافل زنجیر کی جھنکار کے

ایک عالم کو پریشان کر دیا

رحم آئی یار کو یا جان سجاے

پھر نکالی پانوں وحشت زنی مرا

شاخسافی ہین یز لفت یار کے

برطرت ہون وغدغی ہر بار کے

پھر ہوی مشتاق تلیسی بھار کے

ہاں سحر اس بجز سی غواض نہ کر

او بھوتی لانی غوطی مار کے

شیفتہ ہین ہم انہین دو چار کے

لطف ہین انکار میں با قرار کے

پھول ہین دون پرور اس گلزار کے

ٹھہری قاتل سی صفائی بعد قتل

حسن ابروی کج نشان سی بڑھا

کیجی لعل و سکی ہونٹوں پر شا

چمن گیا دل ہگنی منہ دیکھ کے

تھا سواد وشت و حشت مہربا

چشم و لب کی کا کل و رخسار کے

دل اوٹھاتا ہی سی تکرار کے

دامن گل ہاتھ مین ہی خار کے

فیصلہ اب ہاتھ ہی تلوار کے

ہین طلائی جو ہر اس تلوار کے

پہنکیے دانستونہ موتی وار کے

حیرتی آئینہ رخسار کے

رہ گیا سایہ بھی ہمت کے

کیون پریشان ہون اجڑای حوا
 مین کہاں تو پترا شکوہ کہاں
 اُگ دیوان مین لگی گریہون قم
 لعل کلاک آتش فشانی مین کے
 کی سچا لیلین اب نظر بازی کی را
 شجہ گلچینی مبارک مصفیہ
 واصل جانان ہو گیا خوابِ خیال
 نزع مین بھی ٹٹکی ہی سوی در
 کہتی ہی قاتل کی وزیدہ گنا
 گرتی ہین قص پری کو منفعل
 ریح کو لاتی ہین ہر دم وچدن
 بار خاطر وادی وحشت مین تھے
 بیستہ ہی دست جنون کی پیش

ق

ق

ق

دل شکنی مین ہی زلف یار کے
 اقترے باور نگرا غیار کے
 ماجرے سوز فراق یار کے
 کام موسیقار کی منقار کے
 بندر بن تک ہوئی دیوار کے
 تنکی چٹا محبو کو یار کے
 سخت سوی دیدہ بیدار کے
 ہین یہ معنی حسرت دیدار کے
 سینے چھانے عاشقان زار کے
 ناز تیری شوخی زقار کے
 زفر می پازیب کی جھنکار کے
 بوجھ دوہری جُتہ دو ستار کے
 کردنی دہن حوالی خار کے

ہجر کی شب بے ل کو بہلاتا ہوں یوں
میری قاتل کا لڑکپن دیکھنا

دن پھر آئینگی وصال یاد
آپ سہا تیر محب کو مار کے

خون کی پیاسی ہوئی وہ اسی سحر
پانی ہم مٹی تھی جنہر وار کے

اوس شمع رخ پہ کامل غنبرستان
آشفتم رخ پہ کامل غنبرستان ہے
کرتی وہ بزم غیر پیش گریبان
کیا صد ہا ہی سحر میں جی شادمان ہے
پرویدین جن نور مجسم نہان ہے
بس ہی گروہ رشک قمر مرہبان ہے
رکھو دن ہنسی خمشی میں گل تیغ تیر پر
مثل جبر ہمارے خموشی محال ہے
دلو خیال ہوئی کمر میں ہی بیج و تاب

شعلے سی لوگ کافی ہمیشہ دھو گئے
شعلے کی گرد پیش پریشان ہواں ہے
ہم شمع سان جلا کئی آفتو واں ہے
پڑمردہ دل جو ہو وہ شگفتہ کمان ہے
پہنان گاہ سی ہر پریشاں جان ہے
پروانہ میں بلاسی پھر آسمان ہے
قاتل کی لہو میں کھوین س امتحان ہے
جنش میں تلک کہ دہن میں بیان ہے
کاہش میں کس طرح نہ تن ناتوان ہے

پیر حرمین کو حسرت عہد شباب
 اندری سوز آتش فرقت کہ بعد
 مثل نسیم پانچ مین صحرا میں دشت
 یوسف کہی کہی مہ مخشب کیا خیال
 ہی پہنچ ہ بحر حسن بنی آسمان
 راحت کم اس چمن میں کاشت
 بازار روزگار میں ای شتر جمال
 میزان امتحان میں لچا کری جوڑ
 کاہیدگی پہ بنی گئیں کاوشیں تیری
 دیکھا جو نیز تنیز گاہوں سی پارسے
 دل کیوں چاک چاک ہوا دوس کو پہرے
 عشق قرہ میں بکہرے دلوں کو خار
 پستان کا محروم بڑھا جو بن اور کپہ

طفلی کو یاد کرتی تھی جب جوان
 سوز ان زبان شمع مری اتھوان
 اوس گل کی جستجو میں ہی ہم جہان
 چاہہ دقن کی خال پہ کیا کیا گمان
 کیونکر نہ اپنی شک کا دریا روان
 دس دن ہی بہار مینوں خزان
 یوسف سی ہی سوا ترقی قیمت کران
 یوسف سی حسن یا کاپہ گران
 جتنی سبک ہوئی نل پر کران
 دوترک مجھ پہ تھی ہوی بر چپان
 محفوظ ماہتاب سی کیونکر گمان
 کانٹوں پہ لٹتی رہی گن جہان
 حیرت ہی شعلی سی بزم آب روان

کانتون پر ہم فراق میں یوں طین نصیب
لاکھ امتحان پہی ہی طین فشی
اس حسن بی ثبات پر غنچہ لبت چھو ل

مصرفت سیر باغ وہ سرور و احسان
کتنی گمان بدسی بہن بد گمان
دو چاروں بہار گل و ارغوان

یارب سحر کی سر پہ سلامت ہیں

فرما زواجہان میں ہین تاجہان

سیر کو آپ جو کھولی ہوئی گیسو نکلا
تہ تما کیا فقط آئینہ زانو نکلا
زرد مہون گل پی گلگشت اگر تو نکلا
مار بہن سی سوا یار کی گیسو نکلا
تالیان پر گنین خساروں پر پتی نکلا
تیری آنکھوں کی طرح گردش مستی ہی نکلا
کون رویانہ شب بھر مجی حالت پر نکلا
واہ کیا لطف ہی افشاں تیری لفتی نکلا

کیسی بل سنبلی چان کی لب جو نکلا
صاف تر آئینہ مئی نون ہ ہلو نکلا
سرور گرجائین اگر ہو کی لب جو نکلا
جنکو ابرو و شہرہ سمجھی وہ بچو نکلا
شمع کی طرح مری گرم یہ آنسو نکلا
کسی طرح دیدہ آہو میں نہ آہو نکلا
دیدہ بدوزن دیواری آنسو نکلا
ای ہی ہین شہنشاہ کی نکلا

اشتیاقِ کجِ جان بخش فی مارِ کج
 سوزِ فرقت سی ہی جوشِ شبن و پیتا
 نہیں جو بہرہ فرغِ رخ روشن سی
 تجلک لبِ کملینِ حسنِ تکلم نہ کھلے
 بالہ منہ کا گمانِ حلقہٴ خفا مالِ پچ
 آج کی رات مری گھڑن ہی وہ رشکِ تم
 کہ کیا بلا آتشِ سوزِ ان تو امی شغلہٴ عشق
 سر و مہرنی تبان کا جو تصور آیا
 دیکھ کر حالِ مرا اپنی پرائی روئے
 جانِ مئی لعل کی سودِ عینِ تعجب کیا
 مثلِ قمری مین کہ من رو پرتی لک

جنکو سمجھی تھی میسا وہ ہلا کو نکلا
 دل کا گر زو چلی چیر کی پہلو نکلا
 چشمِ آئینہٴ فولاد سی آنسو نکلا
 تاشکفتہ نہو غنچہ نہ کہی بوہر نکلا
 رشکِ اختر تری پازیب کے گھنڈہ نکلا
 مجہدِ احسان ہی امی مھر اگر تو نکلا
 جلکے ہو خاک ہو اتیر ہی جی چھو نکلا
 بنگلے اولی دم گریہ جو آنسو نکلا
 سنگدل پر نہ تری آنکھ سی آنسو نکلا
 مشکِ عنبر کی اگر قبر سی خوشبو نکلا
 دلی ہی کاش خیالِ قدو جو نکلا

عمر بھر کہ رمیدہ رہی خوشِ چشمِ سحر
 سیرۂ قبر کی جانب سی نہ آہو نکلا

بچہ مین اور یار مین لڑائی ہے
 آنکھ کیا باری لگائی ہے
 کس طرح آستین کا بوجھ اٹھاتا
 خود بخود دل جو ہی پا جاتا
 ناکہ شش زیر خاک رہتا ہوں
 روز و راک کا خون کرتے ہو
 سری پاتک نگہ پھسلتی ہے
 چلوۃ رخ دکھا دی سی یوسف
 جب سی یہ دل صنم پرست ہوا
 دل پہنسا دام زلف جانان مین
 یار بیگانہ وار رہتا ہے
 دل لگا یا ہی اوس سی اب ہمنے
 تیری در کی گدائی امی شہن

آج اغیار کی بن آئی ہے
 جسم و جان مین بھم لڑائی ہے
 نازنین یار کی کلائی ہے
 کسکی رفت سار یاد آئی ہے
 مینی سر پر زمین اٹھاتی ہے
 اب تو منہدی ہی رہی رنگ لائی ہے
 واہ کیا جسم مین صفائی ہے
 دل و دین نذر روٹائی ہے
 روز و شب شغل حبیبائی ہے
 صدقی اس قید پر رہائی ہے
 پینیا طرز آشنائی ہے
 جسکی مشہور بیوفائی ہے
 میری نظر و عین پاوشائی ہے

پنچہ عشق لبش میں سمجھ

مجھ پہ کیسا زور آزمائی ہے

اسی سحر کج یار آیا ہے

جان میں میری جان کی ہے

بہلا کیا دردِ سر کا آج ہی کرتا بہانا
وہاں غیرِ دہلی کی دلی و سنسنالوٹا
نہ بازی لے کر کسی نازنینِ شمعِ گر کی
وٹھاتی ہو جو کوچی سی تپاؤ پھر کھان
خدا سو جان ہم حسنِ بے پیکر کی ہین
یو یا دل خلو اور سو ایساں لہنِ خنکی با
پس نکسیرِ جھوٹے شبنمِ آبِ چانی ہین
عیانِ تاپ ہو کہ بچھڑاؤ میں جان ہی

خدا را آئی صاحب اگر منظور آنا
یہاں جلنا سلگنا ہی ٹپا بہلا نا
لگانا زلفِ سنّی لکوی کالی کا کھانا
کہیں بھی غیرِ کویِ یار عاشق کا ٹھکانا
خبر او سکونہیں اٹھی پتی کیا دل کھانا
وہ اسپر بھی خفا رہی ہین کیا اولٹا زانا
کوئی منظور شاید اور تازہ گل کھانا
جنازی پر ہار ہی ہو لازم شامیانا

رقیبِ سہ سی لای سحر پہ ہیز بہتر

کہ اس کالی بلا سی آپ کو لازم سچا نا

چمن اور ساقی و جامِ مجھی ترکِ شربِ حرام ہے

کسے خشکِ توبہ سی کام ہی مرا ز ابدون کو سلام ہے

تری چشمِ مست سی کام ہی کسی خواہش می وجام ہے

مرا عاقبت لائے کلام ہی یہ حلال ہی وہ حرام ہے

جسے حق سی الفت تمام ہی دم و روح خیرِ انام ہے

وہ شفیعِ روزِ قیام ہی وہ علیٰ عرشِ مقام ہے

مرا یارِ پیشِ نظرِ نہیں مجھی ہوش آٹھ پہرِ نہیں

سروِ پاکِ اپنی خبرِ نہیں کہاں سچ ہی کہاں شام ہے

سخِ بی نقاب ہی جلوہ گر ہوئی خیرہ دیدہ ہر بشر

یہ تجلی ہی ہے طور پر کہ وہ برق و شلبِ بام ہے

کہیں بغضِ کینہ سی اہل کین کہ نبی کا کوئی وصی نہیں

جو ہی نفسِ افضلِ مرسلین وہ امام ہی وہ امام ہے

تری ابرو و مژدہ دیکھ کر ہوں نگار کیوں نہ دل و ہجر

وہ ہی دشمن گر تو یہ بیشتر یہ خدنگ ہی وہ حسام ہے
 جسے نامہ تو فی رستم کیا وہ عتاب قہر سی مرگیا
 ترا لطف و قہر ہی جانگزا ترا خطا جہل کا پیام ہے
 کہتے جی سی عاشق لب گداز نہ لی ای مسیح نفس خنجر
 دم معجزہ وہ گیا کہ ہر جند اعجب کا مقام ہے
 ہوئی نیکد بین نماز واکہ ہی شیشے سی مجھی قاتل
 مرا کرنا اوٹھنا بھی نشہ کا یہ سجود ہی وہ قیام ہے
 دل خون شدہ پہ جھانکر اسے پایمال حنا نکر
 اس ادا سی شوخ چلا نکر ترافت نہ خیر خرام ہے
 نہ وہ فوج ہی نہ وہ کرم نہ وہ ملک ہی نہ وہ مال و زر
 نہ سکندرا یا نہ جم نظر نہ وہ آیت نہ وہ جام ہے
 مکی بہت نگاہ فی جستجو نہ شان پرانکا ملا کہو
 ہی دہن کی ہوئی مین گشتگو تو کمر مین صاف کلام ہے

جسے بخود اپنا بنائی نہ شراب وصل پلائیے

وہ منع منہ نہ چڑائی تیپ غم سی کام تمام ہے

لڑین آپ ہمسی نہ ہر گھڑی کہ جواب ہم بھی دین کوئی

ہی زبان منہ میں ہماری بھی مریجان غصہ حرام ہے

نہیں خوب آٹھ پہر کا شر نہ حلال تیغ زبان سی کر

کہیں زہر کہا کی نہ جائیں مر ہی بجا کہ غصہ حرام ہے

کوئی مرغ دل جو کہیں پہنسا وہ غضب میں ہو گیا مبتلا

وہ مرگ تک ہنوار ہا ہی بلا کہ زلف کا دام ہے

یہ جنون عشق مجاہزی یہ بتوں سی راز و نیاز ہے

کہ نہ روزہ ہی نہ نماز ہی نہ درود ہی نہ سلام ہے

یہاں بادہ عشق آٹھ کل ہی ازل سی آب خمیہ کا

می پاک حُسن غمیر کا مچھی جوش نشہ دہام ہے

کیا خطانی چہرہ سپہ ترا ہو اول نہ حُسن آشنا

ترا حسنِ ظنِ عالمِ پر دینِ مری حق میں حاکمِ شام ہے
 نہیں غمِ جی کوئی خاک ہو نہیں رحمِ سینہ جو چاک ہو
 ملے دل جی کہ ہلاک ہو تجھی اپنی کام سی کام ہے
 شفقِ آن ہو دل کو نکو نکو اب ننگی ہی دم کو پھر آئی شب
 کہ صبحِ حشر سی پر تعب کہیں روزِ ہجر کی شام ہے
 مژدہ دستہ دستہ پھری او دھم جھکی فوجِ ناز و ادا او

مری ایک جانِ ضعیف پر یہ ہجومِ بلوہ عام ہے
 میں وہ پختہ کار ہوں شیخِ جی کہ کرو گاتوبہ نہ جیتی جی
 نہ چھٹی گی بنتِ عنب کہی یہ خیالِ آپ کا خام ہے

یہ نیا الفونین ہی مشورہ کہ بلا میں بندہ ہو بہ تمل
 لو خبرِ شتاب سی مرضی کہ سحرِ تمھارا غلام ہے

جنانِ کا حق سی سوال بھی ہی بتوں کا ولین خیال بھی ہے
 نگاہِ سوی مال بھی ہی سحرِ تمہیں انفعال بھی ہے

بلا وہ شوخی کی چال بھی ہی وبال کا کل کا جال بھی ہے

او اسی دل پایمال بھی ہی قلق سی آشفته حال بھی ہے

نگہ فسون چشم عین جادو وبال حسن کم گیسو

خندنگ شرکان کمان ابرو بلا می دل خط و خال بھی ہے

ہر ن ہین صیا و چشم جادو قضا کی پھندی ہین دام گیسو

شکار گاہ آئینہ کو کر تو کمٹ رہی ہی غزال بھی ہے

یہ راگ کیسا ہی زہرہ سیا جو ہسی سا زخلاف کو کا

وہ قول اقرار ہو گئی کیا سخن کا اپنے خیال بھی ہے

کھلی پیشی کی رمز قتل نہ جوش مستی سی کرتے نفل

کہ آب انگور بی تامل حرام بھی ہی حلال بھی ہے

نہ کیون ہو ہر بات میں دورنگی و مانع رہتا ہی آسمان پر

وہ شوخ مست شباب بھی ہی غرور حسن و جمال بھی ہے

پس بد آموز فی سکھایا ابھی سی میکش تھیں بنایا

جو رنگ منہ کا ہی تھمایا تو آنکھ ہر ایک لال بھی ہے
 بھلا کہیں مشک و منی ہی چپتی ہزار مکرو کھلی ہیستی
 جو باتیں کرتی ہو بسکی بسکی تو صاف متوالی چال بھی ہے
 فراق اس کج ادا کیو چھایا ہزار وعدی کیئے آیا
 بڑا ہواس نل کی ساوگی کا ابھی اہیہ وصال بھی ہے
 دیار قینون کو تھنی بوسہ لحاظ جاتا رہا ہمارا
 یہ کون عاشق ہی پاس بیٹھا کسیکا تلمو خیال بھی ہے
 وہ خط جو پڑھتا نہیں تو قاصد یہ چند اشعار ہی سناوی
 فراق کا روز نامہ ہی غزل ہی ہی حساب بھی ہے
 وہ گورا گورا ہی منہ تھارا ہر ایک ہی گال ماہ پارا
 قمر کی تیلی کا ہی وہ تارا سیاہ جو رخ پہ خال بھی ہے

غزل پڑھو دوسری صبح منوڈ کا ہی سحر یہ موقع

یہ بہم ہی شاعر و کا مجمع ہجوم اہل کمال بھی ہے

عروج جسکو ہی اس جہان میں اویسی کی دنیا ال بھی

کہ مہر و مہ کو سپہر انضر پر اوج بھی ہی وبال بھی ہے

خیال دلبر میں حجر کی شب سرور بھی ہی ملال بھی ہے

بناتی ہیں آپ دل سی باتیں جو پھیلتی ہی سیال بھی ہے

جو تیغ خدا رہا تھہ میں ہی تو دوش قاتل پہ ڈھال بھی ہے

ادھر او دھر آفتاب محشر کی بدر بھی ہی ہلال بھی ہے

وہ رنگ ہو لی میں کھیلتی ہیں گلہیں پوشاک لال بھی ہے

ہوا کی بدلی ہی رنگت اوڑتا جویر بھی ہی گلال بھی ہے

فراق میں یاس نیست سی ہی مگر امید وصال بھی ہے

اسی سہاری فی ہلکو اس دم ملک تو رکھا سنبھال بھی ہے

سچر کی کجروی تو دیکھو کہ مہر انور کو ایک دن میں

طلوع بھی ہی غروب بھی ہی عروج بھی ہی زوال بھی ہے

اری و غما پیشہ بمرات ستم کی آخر ہی کچھ نہایت

بُرا لگی کہنی ساری خلقت بھلا تجھی انفسال بھی ہے
 نغزال شبنمی مین دین چکاری ہی زرد زنگس خیا کی مارے
 ملائی جو آنکھ تجھی پیاری کیکی اتنی مجال بھی ہے
 دھام دھول کو ہی یاد جب کی کیا فراموش خواب و خور کو
 غضب ہی اوسس ہو فنا کو مطلق نہیں ہمارا خیال بھی ہے
 فریب ہی بول چال ساری نہیں کوئی حرفت نہ سی خاکے
 دغا بھری بات بات مین ہی چلن دین چکاری چال بھی ہے
 کمر کی الفت ہی کاہش جان تو چشم کا عشق عین جساؤ
 دل آہ زار و زار بھی ہی ضعیف بھی ہی نہ ڈھال بھی ہے
 پری کو تجھی نہیں ہی نسبت کہان یہ خوبی کہان جلاحت
 نہ یہ مروت نہ آدمیت اگرچہ صاحب جمال بھی ہے
 بہار پر باغِ نوجوانی منہ و غ پر نازلن ترانے
 اُمنگ پر کیوں نہ وہ جانی شباب کا سنِ سال بھی ہے

کمون مین اوس گل کی ناز کی کیا ہوا سی ہوتا ہی رنگ میلا

معاملہ گل ہوا یہ تازہ قلق بھی ہی انفصال بھی ہے

میان سستی شوق ہمینی لپی جو بوسے وہاں رخ کے

سواب تلک لعل لب ہین نیلہ کبود ہر ایک گل بھی ہے

بہائے خون جب آئی حیمین مزہ نہیں ایسی زندگی مین

خوشی تمہاری بھی ہی آسین حیات محکو وبال بھی ہے

سحر ہی کیسا مزاج عالی کہ آنکھ ہی آنسوؤں سی خالی

خوشی سی رنگت پہ بھی ہی لالی کچھ آج چہرہ حال بھی ہے

قداوسکا طوباوی دلنشین ہی تو سلسبیل خان جبین ہے

جو زیر لب خال عنبرین ہی سو مردم چشم حور عین ہے

قداوسکا شمشاد دلنشین ہی وہ آنکھ نرگس سی شریکین ہے

کمر رگ گل سی نازنین ہی بدن سی شرمندہ یاسمین ہے

وہ رشک خوبان جوان عاشق ہوا جو ہی مہیاں عاشق

فضائی صحن مکان عاشقِ مجمل کن چرخ چارمین ہے
 نہیں وہ نورِ شید چہرہ برینِ جہان تار یک ہی نظرین
 جنون ہی سر میں طیشِ جگر میں امید اب نیست کی نہیں ہے
 ہی چشمِ جلو کی پاؤں آفتِ خیالِ قامت کا ہی قیامت
 تصورِ زلفِ پر شرارتِ بلا سی جان و دل خزین ہے
 تو ہی سلیمانِ پر ہی سریت ہی ملکِ خوبی کو تجسی نیت
 جمال کی تجسی شان و شوکت تو خاتمِ حسن کا لکین ہے
 ہی عینِ نشہ وہ چشمِ قمانِ صفین اولٹے ہیں تیرِ ثرگان
 وہ صاف ابرو ہیں تیغِ برانِ کند وہ زلفِ عنبرین ہے
 مجل ہی آنکھوں سی ابرو بارانِ بھرا ہی دامنِ مینِ جوشِ طغیان
 رگِ سحابِ الم ہیں ثرگانِ نہان تیرا شکِ سببِ مین ہے
 پر ہی سی ہی حسنِ مین زیادہ بشر کا تجہ تک نہیں گذارا
 ہی باغِ فرورس تیرا کوچہ تو فی الحقیقت کہ حورِ عین ہے

چہا ہی وہ نمکسار عاشق بلا مین ہی جان زار عاشق
 گیا ہی دل سی قرار عاشق ہمیشہ آنکھوں پہ آستین ہے
 ہین رشک مشک ختن وہ کیسو ہی ناف مین لطفِ ناف آہو
 جو جسم گلزنگ مین ہی خوشبو گلون مین بوباس وہ کہیں ہے
 خداسی ڈرامی صنم حنار اکیسے ہی اپنا گھر بگاڑا
 خراب کیون قصر دل ہی کرتا کہ اس مکان کا تو ہی مکیں ہے
 کروغین توران کا کیون ارادہ عرب کے جانی سی فائدہ کیا
 وہ زلف و عارض ہون دیکھ آتا ختن یہیں جلب بہین ہے
 ہین کسکو کہتے نماز روزہ کہاں کا کلمہ درود کیسا +
 ہوا ہون اب ایک بت کا بندانہ فکر ایمان نہ پاس مین ہے
 وہ مانگ کا خط ہی کہکشان سان گھر مین مثلِ نجومِ نشان
 وہ چہرہ ہی ماہتاب تابان سپہر افشان چنی جبین ہے
 پری کا کیا منہ جو ہو برابر کہ حسن مین عوری ہی بہتر

سہ جہان ہی پہ تو سی تیری انور تو میری وہ سی کہیں حسین ہے

وہ نہ لہٹ سچاں ہی ماز بہن ہی گوہر گوش سانپ کاہن

وہ خال مشکین ہی دل کا دشمن بلائی جان خطا عنبرین ہے

پیر ہی ہوش اپنا ہی کہ سن آنا کہ اپنی سایہ سی ہی جھپکتا

حجاب ہی آئینہ سی کرتا زبسکہ ناوان و شرکین ہے

مسح لکھی وہ غزل مسج کہ لکھی مطلع سی تا بہ مقطع

تمام اشعار میں مرصع ہر ایک مضمون و دشمن ہے

داع حسرت لکھی شکست مہت لکھی

لالہ آسا اس چین سی داع حسرت لکھی

سب سے اپنی ہی حشوت سی سبقت لکھی

ہاں سربہ مغر پر بار بلاست لکھی

بیقراری دیکھی آرام و رحمت لکھی

لاکھ قاصد یا تکت خط و کتابت لکھی

کرنے کو ہر زبان سی ہل و حرکت لکھی

درہم و دینار کسب اتھ اہل شہوت لکھی

چو کڑی بھولی ہر ان چڑ گیا صرصر لکھی

بجلی سی مانند قارون کیا لکھی

جان کی گاہک حسین باز افست میں لکھی

ایک بھی جیتا نہ اپنی گھر چھو گیا خوا لکھی

کیسی کیسی چٹکی ہر سی حسین کلام	شکریں لب گانی کی حلاوت لیکن
رہبری دین تیرہن کہ مرتبہ اپنی قدم	طرفہ مضربین فی قطع سعادت لیکن
گر گنتی کیا کیا سلوک لایا طفلی شہا	اکن تقاہت دیکھی برسوں کی طاقت لیکن
رابطہ اول بڑا آخر نہ پوچھی ہا	دل ہمارا ایسی ایسی بیروت لیکن
جوش شریقت مضرب فی وقت محبوب	دیدہ یعقوب کی آنسو بصارت لیکن
زندگی بھر دل جلایا دماغ شہوت	بعد مردن شمع مگل وہ سوئی بت لیکن
گوہر دندان فی موتی کو کیا بی آبر	لعل لب یاقوت سانی کی عزت لیکن
دیکھتی ہی مصحف ہی صنم کو جان	مرقی مرقی ہم ثواب ختم سورت لیکن

آزرو ہی ہر طرف ہو عرصہ محشر شہر
حیدر صدق رحم کو سوی جنت لیکن

تم اگر بیٹھیہ کی گلشن دین تم کرتے	تورہ زفر نہ مرغان چن کم کرتے
مردی جی اٹھتی ہیں جہدم ہو چکا کرتے	زندہ اعجاز سیما کو ہو چکر کرتے
پان لکڑ کھاتی تو لاکھوں کا خون کرتے	نیز چو کی لہو تیغ تیسر کرتے

چرخین اشک کی ریاحو تلاطم کرتی
 مھر خضر کو بنی پرودہ اگر تم کرتے
 موج زن آہنی دم ہی دن شکر
 آہنی ادا نل سی ہنسی ہی کا حیر
 آسیا وار زرتی ہمیں دشن پی رزق
 بات و ہن سونگنی رگ گل نازک کہان
 دل بھولا شکر کل مین ہی ناگ کا
 اسی تو عاشق محزون کی کرو دلدار
 اپنی دیوانی کو نہان اگر جاتی آپ
 داورس کوئی نہیں اور محشر کی سوا
 کلا عمارت ہی قارب کی صفت میں
 قصہ عاشقی و عشق ہوا تھا معدوم
 خاک میں نرطادیتی ہو مل مل کی

سطح روی زمین و کش قلم کرتے
 بام کو شک و چرخ چارم کرتے
 باد کی جھوکی ہریں یا تلاطم کرتے
 کیون نہ آدم طمع دانہ گندم کرتے
 گر نہ آدم ہوس دانہ گندم کرتے
 غنچے دلتنگ ہیں کینس سنی حکم کرتے
 راہ ظلمات کی سطح خضر کرتے
 لوگ ہیں اہل مصیبت یہ ترحم کرتے
 میری سایہ سی پریش تو ہم کرتے
 کس سی ہی بت تری مظلوم نظم کرتے
 پھر نکمیں نشانی صوت دوم کرتے
 از سر نو جو نہ پیدا اسی ہم کرتے
 پان کہا کہا کی ہو پر خون مل کرتے

بیوفانی تری ہوتی نہ اگر پیش نظر
 آپا ہلکو مجھتی ہون اللہ کی شان
 می ہی ہست کشتی مشرب این جام
 بیخودی قبلہ میخانہ میں ہی جامناز
 شیشے کستی ہین ہین مسکدہ جامی عطا
 چنتی نشان جو پیشانی نوشاں
 آپ کلماتی جو سلاک و زبان کتی حکم
 اپنی جوتی کی ستاروں کا کلماتی جرم
 منحرف ہین فلک میں کچے ہر اک کو کربا

انکسہ کی چلی کا تارا تجوی مجھ
 ہمسایہ پاشکنی کا مدیہ ہم کرتے
 نوشجان تاکہ نہ میں دتہ رحم کرتے
 سجدہ گہ مست نکبو از خشت سر کرتے
 ہین واپردہ قتل میں قیام کرتے
 صدقی گردون طبق گوہر نجم کرتے
 پھر نہ چشمک فی افلاک اپنے نجم کرتے
 آپ پال حسد جلوہ انجم کرتے
 کیون نوصبتہ شرع ہی یکم کرتے

سحر انکسوں پہ بھاتی ہین اب کیا
 ترک خود بینی اگر صورت مر دم کرتی

گر تری چاندی چہر کی مقابل ہو جا
 می تو ہی تلخ بین جہرین گہا جیا

آینہ جوش ضیاسی مکمل ہو جا
 کام ناکام محبت میں لایں ہو جا

کند به ضعف دلبری دای قانر شک

تجربہ ہو چو ہونا قہ لیلی کا گدڑ

عشق کامل تو ہوا وٹھ جا دوی کا پڑ

بہر آنا ہو جو اک سات مل شک قہ

زلزل ہاروت ہی چٹان ٹوٹنا زین

کہ لب بام مری یار کا ساحل ہو جا

خاک کیا روح ہی گردیں محل ہو جا

عین مریا ہی جو قطرہ کوئی مغل ہو جا

ماہتابی سی خجل ماہ کی منزل ہو جا

کیا عجب چاہہ رخسار ان چہا بل ہو جا

ولمیں بدت سی سحر شوق شہادت ہی

ناخن عقدہ کشا خنجر قاتل ہو جا

پروہ ہی آنکھوں کی فانوس نگر پڑا

گنبد مرقوم اگر کیا کہ آتش خانہ

نیندا وڑجانی وہ خانہ خراب آہ

آدمی کی کاسہ سر کا یہاں چاہے

ماہ نو بجلی تارہ کان کا دروازہ

صبح تسی شام بلبلات بھر پڑا

نور بخش چشم جو شمع رخ جانانہ

قہرین جو شعلہ سوز غم جانانہ

وہ زینت مہرانی سی جلی ہو جا

سکھین ہر کی ہر شخص ہی ہوت

موی شہر شہر یا سلک زہرہ جبین

روز و شب ان سوان دل ہی جہا

ہی مرا پروانہ دل بقیرا رہی چہ چاہی
 کار آئینہ ہماری میدہ حیران سی
 ہو گیا بچو و ہمارا حال دل حبیبی
 دن کو بیل ہی اگر او سکی گل خیز
 آدمی تو کیا ملک دیوانہ ہین ای ہر
 پاس اگر تو ہو تو صحرا ہی ہین ای

جب پروین لبت شمع رخ چاہی
 پنجہ مرگان ترسی تھکنہ و کاشانہ
 کم نہیں فسون سی اپنی عشق کا فسانہ
 شمع ساق شعلہ و کاشت کو بل پروانہ
 دل رہا سہرہ تیرا ناز محبوبانہ
 باغ جنت ترنہ نظر و نمین ویرانہ

کس سیجاسی بھلا دروہ سحر کا ہو سلاج
 مبتلا می عشق زلف یار وہ دیوانہ

ستاروں سے تنہی کی نسبت تار و کوب
 بھلا ہر بی سزا کو غلی سی ہر سی
 بلای جان خیال و دوا برو سحر کی شب
 مکان سخن غم آرا مگاہ یار شہر
 سپہ حسن و ہوشن زلف شیبہ

زین فنیق مہریت چرخ مکیو کس
 وہ بازوی ہمہ جہ و سقارت کس
 ستاری سانی کی چھانہ نویش غم
 غصہ تیس دن بانی نزل مہر
 ہلال بروی کہ ہین مانہ چرخ کس

برین پایه مقنع جلوه افراغال غنچه ای
 وادی توحید و قوت انوار نه ای
 سبب بحر صدور کار حاسد کو بجلای
 نقاب لغوین نهیلین تر اچهره بجلای
 حسینو کی ترقی و دیرین منم کی ای
 جگر می آری نسوونکی برعدنا ابرودر
 و ده می جنب نقاب آبا نهی کوبه شایسته
 خدا حافظ نهی ابر مع دل ظاهر پران کا
 بجای می آید نهی و تیر کی تسبیح دلانی
 تصور می آید کیون چشم مست کا دین
 بختی می آید می و شن کان کامونی
 خطا پر چاهی هوما مگر آرمیت ہو
 سبک بار و لرون اسمی تیری تیر

ق

فروغ حسن سی چاه زرخندان چاه شیب
 میسما نوشدارو کاتری نسخہ مجرب
 سحر طینت کج دیوانه نشی عترب
 ہی بجلی ابرین مایه دیر دهن شیب
 نظر میں مک شتاب سے کم ہی جو کو
 شتاب کیفی قوت سی سخن رسات کی
 فروغ مهر عارض سی چمکی شیم کو کب
 بطون ابدان خشک کا اندازید مرید
 بزرگ نام نگین شمع کی ریش مخضب
 شراب عوانی سی مر اساغ کباب
 تیکر کوین نهی خورشید کی پہلوین
 خمیرین آرم آب نسیان می کب
 بزرگ می گل می نسیم صبح کب

خوشی بی سوال وصل گوی خندان
 گستاخا تا همی مالد ری افراط تار
 مرادست جنون پیوچی گریبان
 ز بس صفت لب ندان جانان چون رقم
 می و جام و صراحی هو مبارک تنگویی
 جنم می محبای شعله و تجمه بن خانی

تسلی کیا دل مضطرب کو بفرست
 شب ز قیامت که پیوچی گریبان
 که چرخه مهر کا جنب سا تا دهن شب
 قلم می شایه مر جاکلی تو آب مرکب
 همین پریشان کام می ساقی می
 گستاخا تا همی مالد ری افراط تار

سحر بعد بنی فضل بن مخلوقات حمید

یمنی یمنی ای میان هی یلت نهی یمنی

دل عشاق کو تلویون ملا کرتا ہی
 خون عاشق وہ حنائی کھنپا کرتا ہی
 سنج رحمت ہی مجھی کون کلا کرتا ہی
 دل کو آشفته نہ لفت و تا کرتا ہی
 وعدہ جو میری خواہی نہی کرتا ہی

دیکھو ای ظالم ہرچم یہ کیا کرتا ہی
 یہ چلن آخرت انگشت نکالتا ہی
 تو جو کرتا ہی بُرائی تو بھلا کرتا ہی
 یہی سودا تو گرفتار بلا کرتا ہی
 یار کیا حق محبت کو ادا کرتا ہی

شکرِ خموشی و مرغِ شبنمِ نهدی کی کرتا
 مجھ سے اپنی پند کی ٹکڑی کو جد کرتا
 شامِ درویش کو شاہِ ہونو کو کہا کرتا
 دروغِ عشق پہ قربانِ شفا کرتا
 کب صنمِ حاجتِ عشاق واکرتا
 دامنِ ہر ایک کی بنیج چل گیا جیاد
 جان ہی فدا کی گشتِ صنم پر جاتے
 اہلِ خیال نہی دل لکھتے پسندینا
 نیچان پہ چڑھ کر پیہر ہی نگاہِ ستارے
 چہینے پھر پاد کی ویدی کی ولایت ہی
 ہم ہر حقِ بے ملاقات میں جی توڑی
 او کی ہٹ ہتی ہی یابا کی ہی ہتی
 خوش و احوال کی کنال بے تیغ تار

شمع چمکی کو اکب سی حیا کرتا ہے
 ڈور خدا سی فلکات ہیرہ کیا کرتا ہے
 پلڑے گریوشت فلک ہرزہ دراکرتا ہے
 کب تری چشم کا بیارو واکرتا ہے
 حق یہ ہی بت بھی کہیں کا خدا کرتا ہے
 فوج کرتا ہی شکر نہ رہا کرتا ہے
 دلوگو گویا کوئی چمکی سی ملا کرتا ہے
 مرغ کو داغ گرفتار بلا کرتا ہے
 دیکھی کب تلک انصاف خدا کرتا ہے
 شجر خشک محبت کو ہر کرتا ہے
 نہ ملو گانہ ملو گانہ وہ کہا کرتا ہے
 دیکھیں سر سبز سخن کس کا خدا کرتا ہے
 عمر بھر ہر دہن زخم ہنسا کرتا ہے

شمع و دلی ہی لوجہنی لکھانی تجھے
 پہلی دیوانہ کیا ابنہیں لپٹی ہو خبر
 آہِ مظلوم سی کر ظالم ہر جسم
 سخت و آرون فی مکھایا نہ مانا او
 جلوہ حسن تہ امر و شسرخ نقاب
 جانفزا آکپی زلفونکی ہی جبینی خوشبو
 حال دل کیا کہون پاناہیتینا او
 اثرِ صحبت بدہی وہ عیسافا با
 دور ظاہر ہرین باطن میں تصویر
 پروہ تاچند و کھا جلوہ روتی بان
 روشناس سے ہون کیا دیدہ حیران
 غنچہ آغوش میں مبتا ہی شکر و گل
 و شگاہ اسکو ہی کیا تفرقہ اندازین

مثل پروانہ وہی جان فنی اگر
 یوں کسی سی کوئی ایسا ہی عا کرتا
 عرش سی پار گذر تیر دعا کرتا
 جس سی کتر یا ہون فانی و جفا کرتا
 شفقتی شام و سحر رومی اگر کرتا
 مشک چین انکو جو کتا ہی عطا کرتا
 ملکیا ہی تو نہیں وقت وفا کرتا
 کہ و شتو نکو ہی نائل بختا کرتا
 کہی ملین کہی آنکھیں چین بھرا کرتا
 کہیں مین سنی اچانچہ جفا کرتا
 چشم آئینہ سی ہی یا رخیا کر ہلکے
 ساتھ سو فی مین اسد رجا کرتا
 آسمان گوشت کو ناخن ہی جھاکرتا

جستی او کی لبان بخش کو چوسا نخی
 ذائقہ چاشنی شوق کا دیتا نہیں
 حس نہیں ہی دال و سی بیابانی
 گو گو پیرین ہی ہی کہ بہ لب و کی
 بی اثر آہ ہونی وصل کی تدبیر غلط
 کیا و غلٹ ہم ہوتا کی شوقی
 نہ تسلی نہ دلاسانہ ہسم نہ کلام

کب نظر کوہ طرف اب بقا کرتا ہے
 خوار اٹھان کو طبیعت کا مرا کرتا ہے
 بجایا ہی جو کرتا ہی بجا کرتا ہے
 قدیم شہ کو محراب عا کرتا ہے
 اب تو ہر تر نشانہ سی خطا کرتا ہے
 و انہ پھر مین کہین نشوونما کرتا ہے
 یہی دستور محبت میں کرتا ہے

آج پھولا نہیں جامی میں جانا ہی
 واجو نہیں منسکی ترا بند قبا کرتا ہے

جنا ہی کام ہی کو چہ طلب و غلمان
 بیابان بیخیزان ہی و خزان کام گلستان
 گھلا میثع سان جل حلی سوز داغ پنا
 جمل سلک کہ ہی تیری سلک بند

ترا کو چہ ہی بہتر محبو جان باغ صفا
 نہیں گلین اگر کو نسبت لعلی راق میوان
 گریبان تک جلا اپنا چراغ زیر آمان
 بجایا ہی باج لکین لعل ملک بخشا

نمایان نہیں میں صحت کی اور
 نظر آتی ہیں خوشقداری میں
 عجب کیا ہی جہان کے واسطے پرست
 اثر بعد از فنا بھی تیرے سبھی کا نمایان
 لب شاکل کیا چشمہ یوسفی
 کہو گینگینہ کی قتل کر نیکا تاسف
 بست ہنسنا جہان میں کوئی خون لانا

کسی شمس کی تفسیری بہ خط راقی
 کسینے تہی پھیل پایا کبھی ہر وقت
 مری حال پریشان تیرے نام پر
 قدم ملین شمع کا کوتاہی زغریاں
 شاکل کبھی کیوں کر بھلا انسان کیوں
 تیرے رخسار کی ہاتھ بیٹھی ہو جو میرا
 کھلا یہ فردا پر کرے ہائی فرخندان

سحر اب شعر کہنی سی وٹھانا ہاتھ بہتر
 دماغ گنگو کسکو ہی ہر طفل بستان

اسی ہو ظلم تمہاری نہیں کیا کیا
 گرتی حیرت اور او کا جلو آدھے
 خوش نہو تا کوئی لاشہ نہ تر پتا
 فوج کرتا ہی داسی یہ کہی جاتا

سچ ہی اللہ جو دکھائی ہے
 خواب میں صورت یوسف میں لیگا
 کوئی او س قاتل عالم کا کلیجا
 دم تیرے جو ماری مر مر واد

پیشتی بہت ہر دل خالق نہیں جو
محسوس ہو سچا بند کی ٹانگیو چھڑا
یہ منسا ہی مری آہ شرفشان
غیر غفلت میں بکثرت لمی طفا و شباب
غنی تھو کہ اب یہ عشا کی دل
انکھیں تھرا گئیں ایسی نگاہ تو

کیسے بھر میں کوئی انکا کلیجا وہ
منہ تو اپنا یہ سپہر ستم آرا وہ
بے غصہ کوئی جلی کوئی تماشا وہ
وہ بیان کہتا ہوں کہ خواب ہی گویا
کسی سہم میں عقیدہ نہ کہی اور
کب ملک آہ تری مجھ تو

تنگ جینی دنی کسطح سحر ہو ہیات
غیر کی ہاتھ میں جو آپکا چھلا وہ

کلمہ یار نہ ہی شکوہ اغیار مجھے
داغ دہی لگی کیفیت گلزار مجھے
دل پہ جیسی وسینی دیا ازار مجھے
انکھ دکھلا کی کیا یارنی بیار مجھے
حسن اور عشق پر دست کیسیان میں

کر دیا دل فی مصیبت میں گرفتار مجھے
بی رخ یار ہی فطارت گل خار مجھے
ہنشین آہ نہیں عشق سزاوار مجھے
میر میسی نی دیا موت کا آزار مجھے
گل بنایا تجھی اللہ فی اور خار مجھے

تب عیادت کو قدم نہ بکھیا سنا
 اک نظر دیکھتی ہی تلخ ہو شہد حیات
 پڑ گیا پیچ مقدمین پریشانی
 آنکھ قاتل سی لڑا کرتی ہی سب کا
 مایوسی کی تصویریں بوجھتا ہی م
 دل نہیں صیانت تو مٹی سی ملنا اچھا
 خط میں اوشن کو مضمون کی مٹی ق
 سامنا جان شکنی کا ہی سی حالت
 پڑہ کی خط ہنسکی یہ قاصد سی کہا کشتا
 نہ کیا جوش جنونین طبیعت کا
 زندگی شمع صفت اپنی ہی سو گدا
 پا بگل ہون جانان پہ کھڑا ہون شد
 ایک یوسف پہ یہ انبوه خریداروں کا

کھو لانا آنکھ ہی جنت ہی شہوار
 ہو گیا زہر تراش شربت دیدار مجھے
 و ام کاکل میں ہونا تھا کہ قتل مجھے
 تیا کتی مہتی ہرین دوست کماندار
 کاٹنی کمانی ہی جدائی کی شہوار
 ہی کہدورت کی ملاقات ہی نکار
 زندگی صف فرقت سی ہی شہوار
 اب تو اچھی نظر آتی نہیں آئینہ
 گر نہ تھا صبر تو کس شخص کی کیا یار
 وجد میں لاتی ہی زنجیر کی چنگار
 عین صحت ہی غم غم کا آزار
 جوش حیرت نی کیا صوت دیوار
 کیا جلاتی ہی گرمی گرمی بازار

شوق دید آنکو نو کو کا نو کو بی تو قمر
 بوی خون آبی کلام لب پان خورده
 به گیتی دشمن جان سارخی آبی آبی
 بان دل ارد گھاوی شر جذبه عشق
 او گئی نیند جہ پستی نہیں قہین چلک
 کشتن غاشق ابرو کو سمجھ کر ہر بار
 آبدار الفت ندان مین کا امی مضمون
 جلوہ مہ فی شب ہجر جلا یاول کو

چند لبی نہیں بی تی ہن یہ دو چار
 ہوئی اوتہ نیز زبان خنجر خوش چار
 تیری الفت فی کیا سب کا لنگار
 یار بھی میری طرح کرنی لگی پیار
 سخت خفتہ فی وینی ویدہ بیدار
 مہ نو چرخ سی دکھلاتا ہی تلوار
 ملی اس بحر میں کیا کیا ڈر شہوار
 آگے یاد تری چاند سی خسار

ہی سحر کی یہ دعا حق سی کہ حاصل ہو
 صدقہ کیسے عسا بد پیار مجھے

جب سب کی تری کلائی ہے
 آئینہ ہاتھ سی نہیں چھپتا
 بندگی بھی میری باعث عار

مجبور اب تک نہیں کل آئی ہے
 خود نمائی سی خود نمائی ہے
 اسی بتوشان کبر بانی ہے

وان کھلی بالون ہی وہ چھل مٹھیا
طائر جان کو دوام کا کل سے
مھر ڈوبا ہی شیفق میں سفل
دیکھ کر یار تیری رخ کی صفا
کھل گیا پیچ و تاب لسی مجھ
دل دین لکی رنسانی میں
خون بہاؤن کیونکر آنکھوں سے
آہ اوس تک نہیں پہنچ سکتے
دل فرامیگی بت نہ منکر ہو
حیرتی ہو گیا جو آئینہ
سب کو بھولا ہوں اور زخو فرشتہ
کیا تحمل ہی آف نہیں کرتے
عشق فی ملک دل کو لوٹا ہے

یان گھٹا غم کی ولیہ چھاتی ہے
بی اجل ملتی کب رہائی ہے
یا ترا پنجہ حسانی ہے
آئینہ کو بھی حیرت آتی ہے
زلزلت دس شوخ فی بنائی ہے
آنکھ بھر ہسی کیون چرائی ہے
یا وہ پنجہ حسانی ہے
اپنی طالع کی نارسانی ہے
اس سی آگاہ اک خدائی ہے
کسکی تصویر دیکھ پائی ہے
کسکی رفت را یاد آئی ہے
شاق کو یار کی جدائی ہے
خسرو حسن کی دوہائی ہے

مے کشی کی بہار ہے ساقی
گیا گھٹا سیکڑے پہ چپائی ہے

زلف چوتما ہوں میں تو کہتی ہیں

کچھ سحر تیری شامت آئی ہے

رفت نہیں گاہ میں تاج و سریر کی

سایہ نہیں شان ہی جسم حقیر کی

الفت ہی آئے گل میں خباب ایر کی

بارش جو دیکھی دیدہ دریا نظیر کی

نکبت سخی لفت حور و شبنم نظیر کی

ابرو کمان ہی سرمہ زہ ملکین ہین کی

ساقی بغیر بگیا تیز اب می کا گنوٹ

ہی یاد چشم و زلف رخ و خط سرو

زنگس ہی سنبھل و گل و ریحان و سرو

بھی نیت لباس پہ اہل و مل کو فخر

ہمت بہت بلند ہی تیری فقیر کی

ایسی فراق یارنی حالت تغیر کی

کوثر سی حق نی ہی مٹی خمیر کی

مٹی میں آبر و ملی امطر سیر کی

گر و قدم میں بو ہی جنان کی عیر کی

وہابی سیر کی نہیں بیان تیر کی

تانا و تالیک حلق سی سیدی لکیر کی

تصویر پیش چشم ہی وس فی نظیر کی

کر تار ہوں سیر اک چمن و لیدر کی

یان قدر پر نیاں ہی غرت حریر کی

رخت بر تنگی تپ کلفت کلامی
 عالم کا دل نظارہ ابروی ہی
 سیر چمن سی ہجر ہون تا ہی دل ننگا
 ابرو کمان سی ہجر چمن کھنگا ہی
 کیا رہتی بی وزیر شہنشاہ مرسلین
 جب تک ہا وہ قاسم زرق جانا
 پھرتی ہی شکل یار کی نگھونکی سنا
 نوک قلم ہی غیرت نقار عند لب
 کیونکر سبکسرون کو نصیحت اثر کر ہی
 قید فرنگ ہی بت ترسا کند لاف
 دندان صفا یارین یارونکی چک
 بی عشق و عاشقی نہیں ہوتا نہیں ہی

وچپ ہی بہار نقوش حصیر کی
 قاتل تری کمان نہیں محتاج تری
 شاخین کمان ہین غنچی ہین پکان تری
 پہلو میں دل ہی یاکونی پکان تری
 موسیٰ فی حق سی کی تھی وزیر کی
 حاجت رہی بند تیم و اسیر کی
 دور چین کو نہیں مجھ حاجت نصیر کی
 دلکش ہین غری سی صنیر کی
 نادان ہی جسنی پانی کی اوپر لکیر کی
 تارک ہی محال ہانی اسیر کی
 چہری پہ آہ تاب ہی بد نصیر کی
 امی شاہ حسن مجکو دعا ہی فقیر کی

احمد سی پوچہ قدر جناب امیر کی

جو مہر رخ سی لری نو گسری ہو جا
 محیط اشک دین شان وری ہو جا
 ہر شک رہی تو جلوہ گاہ عالمین
 جو بنی نقاب ہو شب کوہ غمی ہر
 ہلال کھن کی ہون بجلیان تو بالی بد
 وہ خوش گلو ہی پر پوش کمز گاتی
 پر کشتی رہی ہین لعل لب دُر وند
 جہان غلام ہو اپار کی گاہوں
 چنی جبین پہ جو نشان و غیرت خود
 رکھی جو پھی نگارین و چاند کا لگا
 وہ عورتیں دم رقص گرم نازاگر
 گاہ و نہالہ دارا نکون

سہاسی بدر گشتی ذرہ شتری ہو جا
 بزنک گاہ اگر تن کی لاغری ہو جا
 پڑی جو دیو پہ سایہ ترا پری ہو جا
 ضیاسی چار طرف نو گسری ہو جا
 گہر ہونہرہ کوئی کوئی شتری ہو جا
 یقین ہی فی قلیان ہی ناسری ہو جا
 یقین ہی مردم ہریدہ جو ہری ہو جا
 ادھر ہی اک نظر بندہ پروری ہو جا
 ہر اکینہ کو آخر سی ہسری ہو جا
 رکاب بالہ خورشید خاوری ہو جا
 تو پانیال حسد جلوہ پری ہو جا
 خنک نازنگہ کی لپی سری ہو جا

گمرائی رہتی ہی ہم قسیمی شین و ریز
 بہار حسن سی صحن چین ہو سطلی آب
 جناب غنچہ گل ہون تو شاخ گل چین
 جلاوی نزع میں رت کہا کی انظالم
 ہوائی ریت ہی سازای میح نفس
 نکالی سبزہ خط کاش میر اسروردان

ق

بہی قیب سی بھی جنات گری ہو جا
 وہ گل جو نظر میں گرہم شنوری ہو جا
 بھنوز گاہ میں پھولوں کی ٹوکری ہو جا
 دم مسیح ہر اک ناز و لبرنی ہو جو جا
 مین جی او ٹھون جو ملاقات سر سخی ہو جا
 ابھی تو کشتِ نای ل ہری ہو جا

سحر ہو طی رہ ظلمات سحر رشک قمر
 جو خضر راہ مقدر کی یاوری ہو جا

تو نہ آئینہ گاتو ہم جی سی گزر جائے ننگ
 ای سیج تری کو چہ سی گر جائے ننگ
 خار صحرانی تو عظیم کھڑی ہو جائے ننگ
 ابھی کی ہو نہیں دیکھا ہی بھری ننگ
 قتل کا اپنی نہیں غم مجھ ہی سواست ننگ

ایک دن حسرت دیدار میں مر جائے ننگ
 دیکھ لینا کہ تپ سحر سی مر جائے ننگ
 پابرہ نہ طوط شت اگر جائے ننگ
 ہی تم آپکا کہنا یہ کہ گھر جائے ننگ
 آپکی ہاتھ مری خون سی بھر جائے ننگ

گر و باد آئینگی یعنی کوہین کی محل
 دل تو دونوں کو مگر یہ خیال آتا
 سپاس ساتھ چھوٹا نہی چھوٹا نہی
 چھوٹا نہی دنیا کی ڈوبنی کو

دشت کی سمت جو ہم خاک بسر جا
 بڑی عیار ہیں وہ صان مگر جا
 ہم ہی جانگی اوہ ہر آپ جد ہر جا
 شجوبہی ساتھ لپی دیدہ تر جا

ہجر جانان کی مصیبت کو کہانتا جھلین
 اسی سحر ہی جو کچھ ہو گا وہ کر جائے

شمع سان پہلی دل گداز کرے
 بی نیازی پہ یار ناز کرے
 کیا صباحت پہ شمع ناز کرے
 کب ہوا چھامرضیافت چشم
 مثل طنبور کو تسمائی پاسے
 کی بہت کم تو جی ای بیت
 حسن تر ای غیرت یوسف

تب بیاں سخن دراز کرے
 قابل ناز بی نیاز کرے
 سرکٹی جب بیاں دراز کرے
 لاکھ تدبیر چارہ ساز کرے
 تجسی ای ہر ہوش بوز کرے
 عمر تیری خدا دراز کرے
 ہر صحن کیون تجھ پہ ناز کرے

خطا تو لکھا ہی پر یہ خوف بھی ہے
حال محمود و کھیل الفت میں
اپنے پر غریب کعبہ جودی ترنج

ق

نامہ برسی کوئی نہ ساز کرے
عشق او نہی بند کیا کرے
عقل کیونکر نہ او نہی کرے

ایسا منصف کہاں سحر کہ جو وہ

حق و باطل میں امتیاز کرے

جدا کیا ہی جو او میں سی حرنج ظلم
سرور و صل بڑا یا فراق کس نے
سچی دلی جو الفت میں جان ہی ہم
یہ بجز اشک سائی ہرین چشم پر ہم
لبوں کے حسن کی مہی فی قد کی از تو
کیا ہی شاہ غمخسار کی نشانی
جان سی و اند گندم کی جہم پر
بھائی شکل ہی آئینہ سی کندہ

جھکا دیا مہ نوا و از کثرت غم
دکھایا رنگ نیا انقلاب عالم
کیا ہی سایہ سر قبر نخل ماتم
دکھایا نوح کا طوفان جان پھر ہم
دو چند لعل سی قیمت بڑائی نسیم
بنایا رشک سلیمان پتی کی خاتم
بڑا گناہ نہ ایسا کیا تھا آدم
بنائی جام کی نام و بہر من ہم

سیر ملاوی یاد ہم آغوشی صدم بکو

نہ کہ سحر و کما کی بہا یا پنی نخل تو م

چاند ہی چہ تر لا و چاندنی باوے

یہ دل پر داغ تیرنی لفت مانی نوس

تھل صد اپنا کوئی جانان پھر لانا نوس

دل جی تابی نہیں وصل حسنین کا نرا

ایسی فلک ز جدائی تو نہ دیکھ لانا یہ

ہجر کی شب میں ہم تہا ہی مان کونچا

محرش غیر یہ و کو نہ ٹھلا اپنی

ہر کلانی شمع ہی ہر تین فانوس

جای حیرت ہی شہنشاہ طائر نوس

پانوں کی آہٹ بھی وار کھٹا فوس

ہو گیا ہون پیر پر شوق کنار و بوس

دل ہمارا ان حسنین سے بہت مانوس

شور ماتم آہ ہنی لہ صدای کوس

آفران شمس زحل کا سنتی ہیں نوس

ای سحر مدت سی میری اس مثل شاکو

شوق ویدار مزار بادشاہ طوس

جو ہم یہ ہی گدزنی اللہ جانتا

انسان ہی کر گدزنا جو دلہ ٹھاننا

وہ بت نہیں ہماری بات اتنا

ختم تم پہ جان ونگی شکل اپنی مجھ

مجنون کی خاک سنی اوڑھتی ہیں
 زہد ریائی تیرا تجکو رہی مبارک
 کچھ فکر سائبان تبت بھی نئی کی
 کرتی ہی قتل قاتل سبکو حسام ابرو

کیلی کی جستجو میں نیچا چلتا
 کیوں اپنی ساتھ نہ لے تو محکوم سائیا
 منعم جو شامیہ تو گھر میں تاشا
 لوہا ترا زمانہ اسی ترک مانتا

افت میں ہی سیت او س چشم سڑکی
 دل اسی سحر کی کبات مانتا

شعلہ رخ دکھا دیا کسے
 یہ پیامِ قضا دیا کسے
 ہموں رستہ بنا دیا کسے
 پان مجھ کو کھلا دیا کسے
 نام قاتل سنا دیا کسے
 سرنج جوڑا پنچا دیا کسے
 دام کا کل دکھا دیا کسے

دل ہمارا جلا دیا کسے
 حرفِ رخصت سنا دیا کسے
 اپنی درسی اوٹھا دیا کسے
 یہ مرا خون بہا دیا کسے
 دکھتی نل کو دکھا دیا کسے
 شجگو خونی بنا دیا کسے
 قدمِ غم میں پہنسا دیا کسے

ز انشت کر چکی ہر تہ بند
ہم سے اتنی کلبند پر واری
مست آنکھوں کو اپنی دکھلا کر
نورِ بخ فی جلا دیا دل کو
خطِ مرا لیکھی کیون نہیں جاتا
کل تک تو میں اپنی ہوش میں تھا
کیا کہوں ہامی عشقِ بازی کا

چکیوں پر اوڑا دیا کئے
تجکواڑا سکا دیا کئے
مجبور وحشی بنا دیا کئے
پرودہ دراوڑا دیا کئے
تجکوتا صد پڑا دیا کئے
آج بھوڑا بنا دیا کئے
روگ محکوکا دیا کئے

ای سحر آج ہی سحر سی خوشی
منہ سحر کو دکھا دیا کئے

دلین و لاسی سچی کوثر کا نور ہے
ملتی فراق سنگدل پر غور ہے
اوڑا پری کا رنگتہاری حسن ہے
کافور سجود میں لبین نفور ہے

شیشے میں اپنی جوش شراب طور ہے
صد می سہی ہیں شیشہ دل جو چور ہے
تلوون کا خال مردک چشم حور ہے
اللہ کس قدر وہ صنم پر غور ہے

ہر دم عتاب سم مروت سی دور
 ہر دم خیال یار نگہ کی حضور
 شمس و قمر چراغ حرم شمع طور
 ہون محو یاد چشم غم ہجر دور
 حسن بشیر کو رتبہ کہ آب سکی حضور
 کب نقش پاپین کم دید بیضی سی نور
 اوس محض روشن کاسیہ دیوار نور
 جو دل ہی دماغ عشق سی لہر ز نور
 کیا جسم ہی لطیف فدا جان دور
 کسکو فروغ حسن میں تیری حضور
 دماغ دل آفتاب ہی ہر نامہ حضور
 وندان یار صاف شہین و گنگن جسم
 دل کی مول لیتی ہر الفت کدور

انصاف کی سی کہ مر کیا قصور
 دل سی کہی جدا بنی نکون سی دور
 اسما جدا جدا ہیں ہی ایک نور
 عین خمار میں محبی اطف سہ دور
 صورت میں گہری تو سرت میں نور
 بی سایہ سر قدر صفت نخل طور
 جاوے شمع دستہ شہ کاں عور
 سینے میں جلوہ گاہ تجلی طور
 اسی غیرت پر تھی سایہ ہی نور
 ہر ذرہ آفتاب سی تلخ نور
 فرقت کی رات طول میں نور
 موتی وہ آب میر صفایہ میں بلور
 ہمنہ نہادہ کو ان جلالی شعور

سکیت شرح کی بھلا کیا ضرور
 کم سن ہی پر بہت ہر پیرزا و دور
 جو بات ہی فریب ہی فقرہ ہی زور
 کہتی ہیں سکر کی اوسی کیا شعور

آنی جب کچھ تیرا لہما فی غیر کو
 گر پاس رہی پیدل نازن پاس جا
 عیاں سید سازم عا باز ہی شوخ
 سنتی کسی سی شعر مرا ہن تو ناز

ہین منتشر حواس غزل کیا کہون سحر

افراط فکر ہی حقان کا وفور ہے

نینا اڑ جاتی ہی شہر نالہ سرخاب
 ربط پہونچا ہی بھم کیا آگ کو سیاب
 قلزم و عمان وان ہین کہینا گرداب
 دین کجرت غمی ضنی شکو مطلب
 بحث پیل سی ہی من بہر خبر
 ول کیا بپنا ہوا نام شراب
 دیدہ آنجم کو شرب بطاہی کجواب

القصہ ہمہ مدین آئینہ کنین اب
 گرم صحبت عشق ہی میری دل بتا گیا
 موج زن ہی لشک جوشان فیروز اب
 جان کا جھگڑا اپنی شوق لہو وی
 چشمش سوا ہی یکسان بسکہ چوں سحر
 ہر سالہ کا اوں ہی بس جانفور ہی کر
 اترے مجلس کا مغل ساون

خاک دیکھوں چاندنی اولہ شمس کے چہرے
 جرعه جرعه ہجرین مجھ کو لگا گھونٹے
 ناکہ کش کمون یاد مگر کانین تاسا نہ
 سوزش دل بوسہ دندان زائل خاک
 آبِ مزمزم ہی حیا زرخندان کا عرق
 بوسہ لب مجھ کو ڈالو زکوۃ بانجن
 آفتابِ سامانِ حسن ہی سفاک تو
 ہی یہ تاثیر سیہ سختی شبِ رفاق
 شمع پر پروانہ عاشق گلِ بلبلیں چھپے
 مہروشِ بی پردہ ہو تہی شہِ ہو گیا
 دوبرہی خارِ ضرسی دامنِ لبت گزین

فراغ ہو جاتا ہے مزا فرشتہ شباب سے
 ساقیا خوناب ہوتا ہے شراب سے
 رابطہ تارِ گلابی کو ہوا سفر سے
 اگل کتبِ محنتی جلیب کو ہر خوشی سے
 کم نہیں طلاقِ بروعبہ کی محراب سے
 ایک شفقِ اکو کھڑا دود و عتاب سے
 تجھ کو ہی نہیں دہا لہ حلقہ ہوتا ہے
 روشنی مارو نہیں کم ہی کماںِ شباب سے
 مہر سی حرا کو الفت کبک کو شباب سے
 چاند تارہ تارہ کتر کرکٹ شباب سے
 باہی تصویر کو کھٹکا نہیں قلاب سے

اسی سحر ہر مصرعہ نوز و انہی تہی کی لڑکی
 بی بہا تر ہی صفائیں گوہرِ نایاب سے

مغیا میر

سنخ اوس کچھ جینے پر نقاب
 ساتی کی مہکتا زمین جام شراب
 لہر ایک لعل تے پایا قوت ناب
 زیبا ہی مہر کر ترچی چھی مڑا جہ
 ساتی بغیر کس کو خیال شراب ہے
 شہد زیر سو کار جو وہ ماہتاب
 گر نہ ہوتا ہنسی مری چشم شراب ہے
 زینہ با عرق مئی سنخ بابے تاج
 موسیٰ کو ایک جلوہ فی بیوش کوئی
 چمنی سی تنگتہ ہی گل سی سنخ
 بھر لا کی اشک آنکھ میں پی جا پونام
 پٹھے کا اسی چوٹی میں اب ہی
 تنویر فراق ہی روتا ہوں باقی

پیمان شفق بین شرم سی آج آفتاب
 مایوسی ہنسہ نظر آفتاب ہے
 ہر دانت صاف غیر ترغوش کباب
 تو آفتاب و روہ کل آفتاب ہے
 سوز فراق سی دل سوزان کباب
 نور قدم سی شک مہ نور کباب
 جسم نزار خاک در بو تراب ہے
 لبر نریارون سی طبق ماہتاب
 ویکھی فروغ حسن تر کس میں تاب
 بیشل مایہ کا دہن لا جواب ہے
 حیرت ہی مان کہ جاؤں یا حباب
 یاد و زنب میں جلوہ تیر شہاب
 ہر اشک گرم روکش اشک کباب ہے

رتبه ملایه عشق ملین پیش حسن کے
 وقت میندگی کا سب سے خیال یا
 برسوں فراق میں مئی نہیں ہم
 کیا نشہ شراب کی پروا بھلا اوست

دیوانہ گر لطف ہی تو وحشی خطاب کے
 تنہائی میں اوسے ہی ال و جواب کے
 اسی بیوفا تو وہ کل کی شے ہے
 مخمور کیفیت سن مہست شباب کے

موزون کر اس میں سحر دوسری غزل
 ہر چند یہ غزل ہی تری لا جواب ہے

زنگس ہی آنکھ سر و قد لا جواب ہے
 روشن عروج حسن سی جام شراب ہے
 قلزمِ مثال چشمہ چشم پراب ہے
 صبح بہار گردن جانان ہی چہرہ
 سودا کی لفتا جو ساری ہی ہو ہو
 بحرِ جانین عینِ عداوت ہی تھا
 ان زہدان خشک کا تقویٰ سمجھنا

ہرین بھول تیوہ کا لپٹنا کلاچے
 کیفیت قران مہ و آفتاب ہے
 حیرت یہ ہی کہ منبع دیا حباب ہے
 بجلی ہی برق بھول کل مشکین سحاب ہے
 سنبل صفت گونگو مری پتہ تاب ہے
 ہر جمل موج دشمن جہاں ہم حباب ہے
 ماطن مثال ظالمیہ زہدان خراب ہے

کیا بات خوبی لب و دندان یاری ق
 دریا میں پانی پانی ہی تھی تو سنگت
 دہی ال ہوئے لہجہ بخش وقت نزع
 اتہ کیا فروغ ہی ساقی کی حسن کا ق
 ہر موج ہی خلوط شاعی کی برق ہو
 کیا دست کش ہی ساقی مہوش مہربا
 نشو و نما پہ سبزہ او کھل ہی گل ق
 می ہی طرب فرافروغ بخش دل چم
 اک تو نہیں جو پس تھی اپنی نگاہن
 دریا میں آنسکی بیک طلائی کی عکس
 کس پرہ تہذیبی غضبناک دیکھے
 کاکل کی گھٹ ہی صفحہ عارضہ جلو
 وہ رشک ماہ بالہ غبار میں رہے
 وہ رنگ لہریں ہی مہ آفت تابا
 غیرت صحت خون دل باقی تابا
 بر لامر او مندی حاجت ثواب ہے
 پر تو فغن جو چھوڑا آب و تاب ہے ق
 چشمک ن آفتاب پہ جام شراب ہے
 ہو و و آفتاب شب باہتاب ہے
 بلب صغیر سنج ہی سر پر تابا ق
 دلکش ہی نغمہ صحبت چاک و تابا
 گل خار نغمہ نوجہ گلستان خراب ہے
 سوچ بھنور میں برق ہر اک موج آبا
 چھین بین یا ہر جام عتاب ہے
 گلبرگ تریہ طرفہ خط مشکنا ہے
 ای حرم سفلی طرفہ ترا انقلاب ہے

آپسین اتحاد مقرر ازل سے ہے
مین ہوں سحر وہ شوخ اگر آفتاب

ابر ہی غمہ و مطرب ہی می و ساقی ہے
غمزہ و ناز میں اوس شوخ کو شاقی ہے
شیب مین ہی ہی ہی غفلت ایام ہے
ملک تا سراج کی ہزن ایمان تو ہے
خوشنما حاشیہ روی کتابی نہیں
آفتاب رخ روشن ہی جو پر توان
محبسا دنیا میں نہیں بی ہنر و ناکار ہے
ہی قیامت سحر و جادو ہر کا شہب و صل
ملکہ خاک مین پر سادگی دلخ گئی
زندگی حسرت دیدار مین نہ نقش بر آب
وہ دھوکا چٹ گئی گرچہ یغان دیدیم

آمری جان مہجی ملین ہوں باقی ہے
کج ادائی ہی ستم قہر بد اخلاقی ہے
ہو چکی صبح مگر نشہ شب باقی ہے
ختم آنکھو نہ تری پیشہ تو آتی ہے
خط کی شیریں ہی عبارت مگر الحاقی ہے
باج لیتا یہ بیضی سی کف باقی ہے
رزق دیتا ہی تو اللہ کی رزاقی ہے
رات او دہر کرم ہی دہر جان نہیں باقی ہے
اب تک یاری سی ملنی کی ہوں باقی ہے
متمی مثل حساب آنکھو نہ جان باقی ہے
خاک میخا یہ مضمون مین نہیں باقی ہے

آسرا پر مغان ہی تری تروستی کا نظر اپنی سو دریا دلی ساقی ہے

تلخ ہی عیش فراق لب شیرین میں سحر
زندگانی کی حلاوت نہیں اب باقی ہے

<p>بامِ جانان رشک کوہِ طور ہے دیکھیں کیا اللہ کو منظور ہے چاند گویا ابر میں مستور ہے پاسِ باطن میں بظاہر دور ہے یہ تو افسانہ بہت مشہور ہے چاند منہ کا کل شبِ بچور ہے شیشہ دلی صاف چکنا چور ہے صاف کہہ دیجو کچھ منظور ہے جو بیانِ حلاج ہی منصور ہے جو ہی چھپا لہ دانیہ انکور ہے</p>	<p>غش بہن عاشق جلوہ گاہِ نور ہے ہم بہن عاجز اور وہ بتِ مغرور ہے زیرِ کاگل چھپ رہا پر نور ہے چشمِ دل کو ہے تصویر یار کا کون میری عشق سی آگہ نہیں تاری او سکی دانت ہیں ابرو ہلال صدیمہ ہامی بھر ساقی کیا کون پہ کدورتِ روز کی اچھی نہیں حق پرست اس عصر میں اجلاؤں ملوئے عشق چشم کا دیکھو اثر</p>
--	--

آعیادت کو خدا را می سیج

غیر حال عاشق رنجور ہے

تیر شرکان سی مشک ہی تمام

دل ہمارا خانہ زنبور ہے

دل نہ دو پچھتاؤ کی بانو کس

بیوفا وہ امی سحر مشہور ہے

دل ہوا تائب تباہ نگدل کی چاہ

اہل الفت کو خدہ بھی ن خلق اللہ

رعد کا دل ہی ہلانا لہ جائیگا

جلوہ رخ سی یہ چکی چاندنی کفشت

آبرو روی حسینان کی نکیوں پر ہو

تازہ عاشق ہوں اگر کچھ خطا کرنا

تو نکل کر گھری اپنی قدر امی لہر کھو

گراوٹھالی کہہ با مجھ کو تو کیا اس کا

کہہ گیا ہی مار نوحیدی میں ستہ مکی

اوٹھ گیا باری صنم کا دخل بیت اللہ

جلتی پروانی نہیں مئی چرائیگا

برق کا اندام تھرتا ہی میری آہ

آنکھ نہخوت سلیاتی ہین ستاریگا

ابتدا ہوتی ہی ہر سورتہ کی بسم اللہ

میں ابھی وقف نہیں الفت کی رسم راہ

بیک گئی ہین حضرت یوسف بھگت چاہ

جسم کا ہمدہ زیادہ ہو گیا ہی گا

کہہ گیا ہی مار نوحیدی میں ستہ مکی

ای سحر گزیری پھر کر آئینگی در گاہ

چراغ طور برق جلوہ رخسار تو ہی	قد و منہ کن کاتیری سایہ نخل شبت امین
قد و وسوسہ سہیاست کا منہ و چہرہ و	تجلی طور کی بالائی نخل شبت امین
نکینہ بیکر حسن جلوہ سراپا و نکی بی	کہ مبع ہر نگ گل بنجیری مرغ گلشن
ہرین میا کا کل و ایر و شمرگان چشم و	کمند و ناوک و خنجر سلاح شرک ہرین
بہار سینہ سوادان تہی باغ عالم	مراہر و باغ دل گاہا تر پر زگرہ ن
و فوہرا شک سی یان گل سینی میں کتی	کہ امت عشق کی ہی بتاں شیر و
بھنا جاتا ہی جسم نارسوز و باغ و	جاہانگر چمن شعلہ ہی سیدہ شک گلشن
نہایت ناتوان من چمن تانہ لڑم	کہ اطلوق گریبان مجکو مثل طوق تانہ
خیال اوس گل کی باغ حسن ہی اکھن	کہ اپنا و ہر نظر اب گلچین کا دہن
ہرین اک طور کی شعلی فی و ذرکت	بجای سنگ موسیٰ جوی اپنی لوح و
ہماری چشم ترا و کہ سر و دواغ و	بہار ان راہی ٹھنڈی ہو ای گری گلشن
سحاب چشم گوہر راہی گوہر شان و	نخل و مہن مری بر نیانی کا دہن

فروغ قیوس ہوا و زمین ہی شمس کی تاب
 چنی افشان جبین پڑیکہ کدول ہو گیا
 نہیں آتا ہی مطلق رحم حال عاشق
 بغل بدین لکھو پالا ایک تے امی ناول
 ہوا مجروح ناز ابرو و شمر کا نسلی کیا کیا
 بہار و انعامی دل عیاں سار عالم
 بہن جیاسمین چہرہ گل و زلف سنبھل
 شبنم و اپنی فرقت میں غمت سی گزرتی
 وہ فتادہ ہوں جس سرکشی مکین نہیں گزرتی
 وہ شوخی کم سنی کی اور چین شپاک و زیور
 گزروہن کشان بایں نہ امی ست غرور
 نمایان نگہ سی کا بیٹن ہو ہوا و گل کی
 نزاکت کیوہنیا جو گلی مدین و منت کا

بجھی شمع حیات او کی ولیکی نام روشن
 نیکہ بن حیرت ہو زور و کاغذ شمشید
 بتوں کا دل نہیں معلوم پتھر ہی آہن
 جسی ہم دست سمجھی تھی ہاں سخت دشمن
 کہ ہر دم زخم پر پی خرم اور وزن پڑن
 مرا ہر زخم سینہ و وزن یواہر کشن
 وہاں تنگ غنچہ قد بالاسر و کاشن
 تصویر تیری کہ چہ کار بس ایماہ پر فن
 میں شک نقش پا ہوں کہ چہ ولد ارکھن
 جبکہ کوی چھلا وہ ہی نہی عالم کا جو بن
 قاتیل ناز جو تیرا تھا اس جا و سکا ورن
 کہ گویا غنچہ گل میں نہاں کن رگ سون
 جھکا جاتا ہی سرو ناز نہیں کا بار کردن

جہان پروانہ کو سطح آتش شمع عارض کا

کہ اوس کا حسن پر دین چرخ زیندہ اس

سحر کی کجی مشکلائی جلدیائے در

کہ حال اس بندہ درگاہ کاموئی پر پیش

چہرہ دکھلا کی مار ڈالا ہے

عرش کی پار آہ تما لا ہے

حور سی رخ حسین یاد ہے

نتجہ سے ایجان ہجر رہتا ہے

تیری آنکھیں جھپکنا امتی تامل

کیون نہو خط استوا وہ کمر

ہنجر میں اک مسج دور ان کے

بنو امیری حال کا پرسان

نہ اشارت بہات ہی نہ ہنسی

لیلاہ القدر گر ہی لکھ سیاہ

آپ کا لطف بھی نرالا ہے

تیری عاشق کا بول بالا ہے

سرو فردوس قدر عنا ہے

اب کسی زلیست کی تمنا ہے

ملک الموت کا طمانچا ہے

فلک حسن ماہ پارا ہے

وہم نکلتا ہی وہم نکلتا ہے

یہی اوس یو فاسی شکوہ ہے

اس ملاقات میں مزا کیا ہے

صبح نور و زرخ تمہارا ہے

تیری دوری میں بحرِ حُسنِ جمال
چہرہ کعبہ ہی ابرو و شکرگان
جلوہ ماہر و فی قتل کیا
اللہ اللہ صفای عارضِ حُسن

جوشِ زنِ آنسوؤں کا دریا ہے
طاقِ محراب ہی مصدا ہے
زخمی کو چاندنی فی مارا ہے
رخ پہ پاپی نگہ بھپساتا ہے

دیگا ساقی مجھی شرابِ سحر
خوابِ مینِ آفتابِ یکسا ہے

خیالِ گر و ششِ چشمِ تباں ہے
دماغِ سیرِ باغِ اب کسکویاں ہے
جہان کو ابر کا جپر گمان ہے
ستارہ وار کفشِ مہِ رخاں ہے
قدم پر نورِ مہِ جلوہ کنان ہے
خیالِ عارضِ مہر و سی ٹکڑے
تمہیں کیا مطلبِ دلِ مینِ تباؤ

نصیبوں کی جو گردشِ بے عیاں ہے
ہمین گلزارِ کویِ گلِ رخاں ہے
ہماری آہِ سوزان کا وہواں ہے
زمینِ تہِ مینِ شکِ آبِ سلاخان ہے
بہارِ ماہِ پامالِ خزان ہے
قبایِ جسمِ مانہ کُتھان ہے
جو دل کا حالِ رہی تہِ بے عیاں ہے

فقط اک بات ہی موهوم و نہ
 جلائی آکی اوس کا و کھکشتہ
 ہوا ہی زلف مشکین سنمین
 عرق آلودہ رخ پر بہر قربان
 اوٹھالی رخ سی پردہ ہو ہم آغوش
 رہا و ز زبان افسانہ حسن
 گلشن کرتی ہی لہجہ جاسد و ک
 مرقع سنی نہ وہو تصویر مجنون
 بسان شمع گوہی بی زبانی
 لگا لیتا ہی وہ باتون میں گل کو
 ہماری دیدہ تر پر ہمیشہ
 نہیں افشلا چین باہر و پر
 نگہ بھی ہی تیر ہی قیامت

مگر کیا چیز ہی کیسا دوان ہے
 کمان ہی عیسی مریم کمان ہے
 زمین و آسمان عینہ نشان ہے
 طبق آخسہ کالایا آسمان ہے
 نہیں یہ لہجہ ترانی کا مکان ہے
 دہن مین طور کا شعلہ زبان ہے
 بنی نوک قلم نوک سنان ہے
 یہ نقشہ بی نشانوں کا نشان ہے
 مگر سوز و رن منہ سی عیان ہے
 زبان مین سحر ہی معجز بیان ہے
 سمندر کا زمانی کو گمان ہے
 عیان گویا فلک کپکپشان ہے
 مژہ ہی تیر تو ابرو کمان ہے

سحر فردوس میں دیگاتجھی قصر
ترا مجروح قسام جنان ہے

بیا محبت کی دو اکیون نہیں کرتے
دل قیدی جوڑ کی ہا اکیون نہیں کرتے
آئینہ کو زانو سی ہا اکیون نہیں کرتے
راضین رخ پر نور پہ اکیون نہیں کرتے
انکار جہا ہی تو وفا کیون نہیں کرتے
انے عدۂ دیدار وفا کیون نہیں کرتے
تم غنچہ دہن ہو تو مناسب تمہیں
اثباتِ وجود دہن اکبات سی کر دے
دل لیکھی مکر جاتی ہو اللہ ٹمی ہٹانی
کیون جو نہر اتی کو دکھاتی نہیں ہو
بیا محبت تو نہیں ہونی کا چھپا

عسی لب جان بخش کو اکیون نہیں کرتے
اغصاۃ سر مست کو اکیون نہیں کرتے
اسن بدہ حیران کیا کیون نہیں کرتے
نازل عاشق پہ بلا کیون نہیں کرتے
اقرار ملاقات بھلا کیون نہیں کرتے
چہرہ سی نقاب آج اکیون نہیں کرتے
گر ہو گل شاداب منسا کیون نہیں کرتے
صاحبِ تمیزی کو اکیون نہیں کرتے
عیار بتو خوف خدا کیون نہیں کرتے
قاتل ہو تو سترن چھ اکیون نہیں کرتے
پھر مرنی کی احباب کیون نہیں کرتے

گر آنگتا ہوں لفت کا بوسہ ہین کہتے
کہتا نہیں خلعت میں کیا سہم کا با
کیا دخل گئی اُن نبی بانی میں لو

سو دہی تو سو د کی وا کیوں نہیں کہتے
وا وصل کی شب بند کیا کیوں نہیں کہتے
تم ظلم و ستم جو رہا کیوں نہیں کہتے

تا نب ہین اگر عشق و محبت سی سحر آپ
بیٹھی ہوئی قرآن پڑھا کیوں نہیں کہتے

عشق گلہ و دین مست کچھ کرے
اب محم وفا کو سر کر دے
گردش چشم پستی ہی حبس لا
تلخی مرگ سی بچون دم نزع
بہن دین فرط خوشی سی شادی مرگ
سنگدل کچھ نہیں خیال تجھے
رخ سی گلہ بہ اوٹھا نمی نقاب
غیر سی رو کیا کچھ کو گرم سخن

ساغر لالہ سا قیا بھر دے
ای سحر راہ عشق میں سر دے
کوئی چہاتی پہ کیونکہ تھرو
ایک بوسہ جو مجھ کو دلبر دے
گر جواب سخن وہ ہنس کر دے
جان کو تجھ پہ کوئی مر دے
ماہ کامل کو منفضل کر دے
پڑ گئی آنکھ پر مری پر دے

یا تو وہ گریبانِ دہ صحبت تھی
 زندگی بھر تو ہم سے تو نہ ملا
 کشتہ اوس رہ کا ہون بجا ہی اگر
 کشور عشق میں مین کہتا ہوں
 یوں پسینا و قرن میں ہی طرح
 تشہ رہتا ہوں آبِ خنجر کا

یا تو اب یہ حجاب یہ پردے
 آنکھیں تھم گئی پردے
 چاندنی سی مرا کفن کر دے
 دل پر حسرتی رخ زردے
 شیشہ کوئی گلاب سی بھر دے
 محکمہ سیراب دلر با کر دے

ای سحر شمع رویِ جانان پر

شکل پروانہ جانِ فدا کر دے

سمن بھی شمعِ صباحت میں تن برابر
 اگر صفائیں تن و نستین برابر
 وہ گل جو پائینینِ خارِ جوشِ
 کھلائی نقشِ کھنڈی بایں گیل
 تمھاری نہ انتوں فی بی آبرو کیا کیا

کلی سی تنگی میں رنگین دھن برابر
 تو غنچہ نگلِ سخن اور دھن برابر
 مری نگاہ میں دشتِ وچمن برابر
 فضا خانی و صحرا چمن برابر
 بہا میں شہرِ قمرِ عدل برابر

فروغ رخ سی ہونی تابناک گوہر گشت
 حضور رنگ لب لیک لفظ سنی
 طلانی پر تو غور شب رخ ہو گئی بال
 قراحت میں یہ مانہ ہی پیش چشم سیاہ
 یہ لاغری کا ہی عالم نظر نہیں آتا
 فرشتی تک کی تو گہری بیج سکی اشہی
 مساوی تیغ شکر فی کی قہمی شخم
 زبان ہی موجہ آب حیات و افرا
 کہان کی شک نہی نسبت و نلف پرت
 یہ کیسی آنکھ کا مژدہ چمن میں لانی نسیم
 کلی کلی یہ عجیب طرح کی ہی گلکاری
 فنا ہو پہلی قدم سچی اہ فقر میں
 جو فرق ہی تو نہ ہو سنی ہر گلی کا

کہ شتری کی سہیل میں برابر ہے
 کہ سنگریزہ و لعل میں برابر ہے
 کہ ہالہ خط سبز اور کرن برابر ہے
 کہ شام غربت و صبح وطن برابر ہے
 میان یاری سی میسر ابدن برابر ہے
 یہ رست ہی کہ نازک راہن برابر ہے
 کہ ہر حراحت تن خندہ ن برابر ہے
 مسیح سی ترا ادنی سخن برابر ہے
 بہت تار و خطا و حقن برابر ہے
 ہر ایک غنچہ و گل خندہ دن برابر ہے
 بہار ہی چمن و پیر ہن برابر ہے
 کہ شکل میں کفنی و کفن برابر ہے
 و گرنہ مرتبہ پنجتن برابر ہے

سحر ہین پنجہ قدرت کی اذگلیان پانچو

ہر اک پہ لطف خدائی سخن جہاں ہے

ہم غفل اور ہوشی ہر شب بت خود کام

یا رب خلی پس یار و خوشا اونکی نصیب

کیونچہ غایب و غمی سکھلائی ہوئی ہیں

دل کی لگتی ہوئی عالم ہمارے دل کا

کون ہی عاشق کمان ق کیسی شفق

کچھ نہیں مانع ہی مانی سائی کی دہان

سو گیا کس نیندیر سخت نافر جام

چنین سہمی تی ہرین ہلکو کمان احرام

میرے جانب کیسی یہ کیا خیال تمام

عاشقی کا کچھ نہیں معلوم کیا انجام

رہ گیا اغیار کا باقی جہان مین نام

خاک کوئی دست مجھ کو جائزہ احرام

غیر مرقد جہاں آسائش کمان او سکوت

جس سے کھواس جہان مین خوشتر آرام

وید کی اوس گل کی خوشتر بہتر پیدا

عشق مازدلف مہ آشفہ بہتر پیدا

بانع ہو پال غیرت دیکھ کر طر و غرام

مثل گسار نکھ جو بالائی سر پیدا

جو ہر افسانہ مین افسون کا اثر پیدا

شوق کھلے سر پہ تو اگر پیدا

طائر زنگ چمن حشت سہمی کر مضطرب
 سراو چلی پھلو سنگا کجراتو جو پہنی ہاتھ
 گر کروں سوز و گداز ہجری گلرو بیابان
 وہ کہی موزون گمر کی قد بالاکا و صفت
 ہمسرہ بیکاری ہماری چشم گریان سہی خیال
 ای تو تھی محبت سخت شکل امرا
 یار کو محبت ہی طاعت کے سبب
 ہجر کی شکست کی صبح صہل ہوشی ^{لغضب}
 سوئی دونوں دیکھ کر پینچوں اگر ز قوت
 صندلی زینوں کی الفت ایسی کہ نہیں

برگ گلبن سی پی پرواز پر پیدائے
 طائر زنگ خا بھی بال پر پیدائے
 شمع سان نوک بان و جگر پیدائے
 جو زبان مثل سنان بالی سر پیدائے
 آبرو کھونیکا منہ تو ابر تر پیدائے
 وہ کریم الفت جو تھکر کا جگر پیدائے
 ہی وہ نہان جو دل انسان چن پیدائے
 آسمان ایسی بھی نیامین سحر پیدائے
 نالہ میرا گنبدی درین در پیدائے
 آدمی اچھا بھلا کیون در دوسر پیدائے

ای سحر یہ تین مفلس کے ہاتھ آتی نہیں
 بہر عشق انسان کو لازم ہی کہ ز پیدائے

مطلوبہ باقی ہی مچی باگ نشانوش
 فصل گل ہی چمن کشن ہی کا پو

ہر طرف شور بہاراں جنو نکا جوشی
 اوس پر کو تنگ لٹایا جو جی تپ سی
 وہ سہی قامت لب جمع ہی کھڑا سی
 جانِ ستان می الفت کا حافظہ خیا
 ہجر صوری ہی تصور ہی صال معنو
 بلبل و گل کی سی صحبت مجھ میں دگر
 نیمچہ زیب کمر حدیسی ہی اوس سے
 پیش شیم مست تپ ہی جو می بی آرز
 آگی اوس شیدو کی گیا ہی گنفت
 جلوہ متاب پال حسد کیونکر نہ ہو
 نازنینوں کا حقیقت سین کم کوئی شعا
 سنبہ خطا اور لب شیریں سی ثابت ہوا
 عکس نگاہ سی ہی ویزہ یا قوت

آمد آمد جیودی کی ہی دواع ہوش ہے
 ہالہ مد ہاتھ میں فانیوش آغوش ہے
 سرو سی باسی جنت آج شہادوش ہے
 زیر خطا چاہہ رخندان صدمہ خوں پش ہے
 یار ظاہر میں جدا باطن میں ہم آغوش ہے
 ناکش محفل میں غلیظ وہ بخت خوں ہے
 جسم میں مثل شراب خم لہو کا جوش ہے
 پردہ مینا میں جس شرم سی وپوش ہے
 شمع روشن پردہ فانوس میں پوش ہے
 چاندنی کی پانوں میں اوس کا پوش ہے
 برگ گل کو ہی ان کی کھل چل پوش ہے
 ایکجا نخل قد جانا میں نشی و نوش ہے
 گوہر عطران جو بھی ٹھانم گیوش ہے

ہجرین او بن ہر و کا جلوہ رخ می
سوزش عکس می کہ یونکہ ہو جگر کبا
وہ چلی ہی رخ پر نور پری برق
جوین عالی ظرف کب ہیں گونہ گونہ
ندیون میں شور ہی کیو سودا شی
دل کی ہی جب غزال چشم ساقی پر گنا
کسکی آمد کی خبر گلشن میں لانی ہی ہم

خاک بستر چادر متاب لا پوش
شمع بزم غیر روحی ساقی می نوش
سانی جسکی چراغ محترک خاموش
برو باسی بزرگی صاحبان ہوش
گو محیط ربع مسکون مگر خاموش
دشت اگین سست مدہوش ہوش
چشم زکس می ہی کل سر لا پوش

ناتوان ہوں ای سحر اکنا زمین کی عشق میں
رخت ہستی جسم لاغر پر وبال نوش ہے

روح بچپن ہی آرام نہیں آتا
خار خار غم فرقت سیلابی شین
کیونہ سو کہہ کی کائناتیں لاغراپنا
اوج پر اختر طالع کا ہی سدرجہ موط

جب تلک نامہ پیغام نہیں آتا
خوش کنی سر و گل اندام نہیں آتا
نظر او سکارخ کلام نہیں آتا
خواہیں بھی وہ لب بام نہیں آتا

یاد آتی ہی تری یا کہ ہی رونما آتا
 رات بھر میرا خیال نہ ہی بہا بی نو
 کینچ لاتا دل مضطرب ہی کچھ پین
 عشق پڑی وزیر و زاری میں نور فزون
 دل کا آغاز محبت میں برانقشہ ہے
 دور میں تیری نہیں کیا مرانہ نشین

اور ایسا جان کوئی کام نہیں آتا
 شمع و تلو جو سر شام چنان آتا
 آپ سی عاشق ناکام نہیں آتا
 سب میں بکھا کوئی کام نہیں آتا
 نظر اچھا نہیں انجام نہیں آتا
 ساقیا میری طرف جام نہیں آتا

بد مرنی کی سحر اپنی بھی بیگانی ہیں

غیر اعمال کوئی کام نہیں آتا

دیکھو نزاکت اور صنم جابنہ کی
 دریا دلوں کی کیونش تعلی سی ہو گریز
 کہنے یور و لباس کی ہی محترمہ کو فکر
 سوئی نہیں قریب جو درستی م رت
 دامن کھلیج ہو مہ کنعان کا حبیب خاک

نازک شکم میں خچہ پتی ہی کتنی کریب کی
 مدنگاہ بحر ہی جانب شیب کی
 صورت جو اچھی ہی نہیں محتاج کی
 تاثیر کیا ہی میری نغان کی نہیں کی
 دیکھی جو شکل و حسن جان نہیں کی

بیدار و بخت گشته فرقت کی لی خبر
 کیا جھوٹا کھنڈہ کرتی ہو کھیا پیر بجان
 دل عاشقوں کی چھینتا ہی کیا
 بعد فنا بھی قبر مرخی از لہ سینا
 بوی کلابہ ہی جوبل لعل سنگین

ہوٹو پیہ جان کی ترغی شکیب کی
 تقریری ہی صاب عیان بونریب کی
 تاثیر دیکھنا سخن لعل سرب کی
 کیا بقیہ ریان ہین لاشکیب کی
 خوشبو و قن سی لری کی آتی ہی سب کی

اک جامہ سیلہ کاشتہ ہون ای سحر
 چادر چڑھی مزار پہ میری کرب کی

ہر عضو خیم سوز محبت سی داغ
 جوش جنون ہی سینہ پہ گلزار داغ
 جلتا نی طرحی مر دل کا داغ
 اک حوروش غزل چین دل بانغ داغ
 کس سے رگھو دار کا غریب بین ہی خیال
 ای داغ عشق شعلہ رخان ہی گرم

یان زور و شب عقوبت شمع و چراغ
 فصل ہمار ہی مراول بانغ داغ
 بی رو غم و فتنیلہ یہ روشن چراغ
 رشک شستلج مرا خانہ بانغ
 کوشہی موج ریگ و اظہ داغ
 مدت ہوئی کہ خانہ دل پیر داغ

وہ گل چمن میں آیا تھا گلگشت کو کسی
 کیا کچھی شکایت بہر ہی سہم
 شور و فغان سہی ہی کیونکر ہو سکے
 کیونکر نہ زلف نہیکہ کی ہومجوداع
 گماں کن تنہا نرسی کشتہ و کی
 ساقی بن اشک سحر بھرتی ہر آنکھ
 اسی عندلیب کہ ہی گلریز آب کی فصل
 میری چلن پہ غیر قدم مارنی لگا
 ٹھنڈا دے کس طرحی سپرین دماغ عشق
 تنہا میں قمری قدس و سہی نہیں
 اسی چشم طفل اشک رکھنا نگاہ میں

غیرت سی بات تک جگر لالہ دماغ
 بچکی بندہ ہی ہی ہی سی لکھا بفرغ
 بیل کی زفر نہ سنی گل بدو مانع
 کالکی سامنی کہیں جلتا چراغ
 ہر زخم دل جو رشک ان اوج مانع
 لہر زخون ل سی ہمارا لینع
 نخوت سی باغبان کا فلک دماغ
 کبک سی کی چال وڑا تا کلاغ
 ہوتی ہی جیکہ صبح تو بوجھا چراغ
 پروانہ شمع حسن کا ہر مرغ مانع
 مردم کی دو دمان کا چشم و چراغ

آدم کی طرح خلد سی نکلا ہوں اسی سحر

اب کہنو کمان ہی کمان عیش مانع

حسن افزای رخ مکان کی بانی ہو
 غارتگر کان کی تصادفین ہو صحرانوں
 اشک غنچن و میا چمن میں بادنگ سبز
 بخور رخ سحری مثل تجم ہو گئی خشان گہر
 میری آنکھوں میں ہو ایہ جوش طغیان
 چھلچھلایں مذہب میں قرب اب جان بخش
 بام پر اولی جو قونی و می دشمن نقاب
 حکم آتش قوت ساتی میں کتبی ہر باب
 پھر بہار آنی جنون عشق پھر تازہ ہوا
 اس قدر سوز فراق یارنی دمی لکھو
 چھلچھلایں سی چوٹی ہی آنکھ میں روئی
 زلف کھلا کی کیا آشفستہ سحر فی ہین
 کوہ ہو جاتی ہی تیری سامنی عین کمال

ایک ماہ چاروہ کی گرد و وہالی ہو
 دیدہ خونبار میری پانوں کی چھالی ہو
 خونی لبریز سب شجر کی تھالی ہو
 غیرت عقد شریا مکان کے جہالی ہو
 غیرت جیون عمان شہر کی نالی ہو
 آب حیوان کے بھنور اوس کانکی بانی ہو
 مثل موسیٰ غش ہزاروں مکین والی ہو
 جام حبیب سی لگا ہونٹوں میں تنجالی ہو
 زخم ہاں داغ کنہ یک بیک کی ہو
 تیرا تشہار سان اخگر نشان نالی ہو
 قطر ہاں اشک گرم نش کی کارنی ہو
 دن پریشانی کی ہمہ پرتی ٹیالی ہو
 میل بھر حشریم بدسرسہ کی منبالی ہو

لکہ گئی تقدیر میں دل بوزی تیر نگاہ
جای خون شہر شہر گنجی وقت
اگیا مردوں کی بھلی خواب راحت میں
ہجر میں ہی بسکہ یاد کا کل مشکین پا
جاگزا ہی بسکہ کالی ات ہجر پا

نیزہ خطی تری سر نہ کی و بنا کی ہو
بدلی جو ہر کی طینتوں اور چلی ہو
شوہر شہر زاتری عشاق کی نالی ہو
رات سی فزون می نظر و نیند کی کو
میری نظر و نیند سی سانپ کے چا ہو

جرم الفت پر کیا جہنم اک عالم کو قتل
ای سحر اب ہم ہی وہی چاہنی والی ہو

افت لب قامت کے زب و لہجہ میں ہے
افسون جن ای یتری جلوہ گری ہے
ہیں اختر تابان عیان کا کھشان ہے
شاو اب ہی ہر زخم مہل گل تر
ای غیرت خورشید تر حسن ہی ہمیش
دو دو دل عشاق کیوں عود کی بود

پتھر مری مرقد کا عقیقہ شجر ہی ہے
آئینہ میں ہی عکس ک شیشہ میں پر ہی
یا گوہر غلطان تھی ہی مانگ بھر ہی ہے
کینتی مری آ ب ہم خجری ہر ہی ہے
جنت میں خجل حد پرستان پر ہی ہے
زینت بدن یاد لباس لکری ہے

تو راخ ہی نال غاؤ ز بندہ کی صورت
فرقت میں نیق نہ لگے ہی عانیہ
یہ عاجز کلرنگ کی سرخی کا ہی عالم
نہوی گل بادِ سحر اب ہی سحر دم

زہنور ہر اک تیر شکر کی سری ہے
ہر چند کہ بل صبر کی چھاتی پہ دہری
گویا کہ گلابی مین می ناب بھری ہے
اک خلق جہان گذر نہی سفری

گردش سی فلک کی ہین سحر ازل سنو
اس عصر میں عزت کا سبب نہری ہے

جو فکر خود فروشی بجو اسی شک پہ ہوتی
تجہ کی چاہی تھی کی لڑائی قاتل عالم
میر جی عاشق تر اسی آفتابِ حُسنِ بیبا
بہ مثلِ بادِ صحر خال اور تار سر پہ چھتا
ولا خوش ہو نہ گروہِ سیر غیر نوی ہی چھا
اگر دل میں خیال اور غیرت باقیں کا ستا
خرام ناز جان سہی اویسی شبیہ ہم دیتے

زہنور شید لا کر زہر تیری شہری ہوتی
دل و نسی عاشقوں کے تو فی مانگ اپنی بھری ہوتی
نہ او کو دیکھتا ہر گز جو قابو میں ہی ہوتی
ملاقات اور سمنبری جو حاصل سر سہری ہوتی
قیس با یارین با ہم ہی جنگ کر ہی ہوتی
سلیمان کی قسم ہی بدیشہ میں ہی ہوتی
ترے حال اویسی ستا نہ جوی کبک نہ ہوتی

سحر اوس غیرت گلزار کی صولت سی چکر
اگر شلخ نہالِ رزوی لہری ہو گئی

قاتل مری سچ کی تقریر ہو گئی
دریا مدین کس باریسی تنویر ہو گئی
سودانِ ریحِ نغمہ مطرب ہی ہجر
ہم تو اونچین بچارین اغیار کی
قاصد پھر انہ لیکلی مری نامہ کا جوا
رسوا کیا خراب کیا اسی ستم شعا
پہنان ہوا ہی نہ نقابِ مین
خط ہی نمود مصحفِ رخسار پر
بر ہم مین آپ بوسہ کیسویہ کیون
کیونکر مین یا بحر شہادت کو پیر تا
قاتل سی ایک دن مری حبیب نے کہا

ق

آبِ بقا مین زہری ڈالیں ہو گئی
بجلی ہر ایک موج کی تخریر ہو گئی
اک دردِ صدایِ مرامیہ ہو گئی
اولیٰ ہمارے نال کی تاشیر ہو گئی
برگشتہ کی قلم مری تفتیر ہو گئی
لے اب تو جرمِ عشق کی تخریر ہو گئی
بی پردہ کسکی چاند سی تصویر ہو گئی
مردومِ حاشیے پہ یہ تفسیر ہو گئی
اچھا معاف کیجی قصہ ہو گئی
بہر عبورِ پل تری شمشیر ہو گئی
عاشق کی تیری موت گلو گئی

تم آیا و سکی و کیسے کی آوازی ہی رہے

یاں قبر بھی غریب کی تعمیر ہو گئی

سے لے اسی سحر وہ زلف مسلسل کھلی ہاں

اب تیری قید ہوئی کی تدبیر ہو گئی

بیوقوف شجھسا جہا نہیں بنیں پیدا کوئی

سوی جو تشبیہ پرسی تو بڑا مان گئے

یہ چہرہ ہی کہو نہ کچھ چرانا کتب

یار اتا ہی تری کلبہ احزان کی پٹ

جھوٹ ہی لاں محبت نہیں تیا کوئی سا

ہونہ آرزوہ اگر سرو سی قید کو مشا

اطمیں بیہوش ہو کر بیکار و واکرتی ہو

مر گیا یوں تپ فخت سی میں اچھا ہو

ایسا اعجب نہ توجہ ابھی خریدار نوکا

سی پر خیاں ہر اک شے کے چاہیے

با وفا مجھسا نہو گا ترا شید اکوئی

لو مر حیاں نہیں آپ سے اچھا کوئی

ننگہ لطف کی رکھتا ہی تنہا کوئی

جھوٹوں اتنا نہیں دیتا ہی لاسا کوئی

سچ تو یہ ہی نہیں دنیا میں کسی کا کوئی

سیدھی سی بات پہ ہو جاتا ہی ٹھیک کوئی

مرض عشق سی ہوا نہیں اچھا کوئی

جس طرح لیتا ہو بیمار سنبھالا کوئی

مفت دل جیتا نہیں نہیں لیتا کوئی

تیری دیوانہ سی چھوٹا نہیں صحیح کوئی

ای سحر شکری اتنا تو وہ فرماتی ہے

تم سے اچھا ہی مرا چاہئے والا کوئی

جیمین آتا ہی واندہ چشم سی خون کچھ
نجد سونا ایک ت سی ٹی اہی سجون
سیر گراب وان کی ہی صنم نہ نظر
گرنہ تھا منظور ملنا تو ادایہ کون بھی
بہر شبیہ قد و لہا چکر چھپائیے
غش چشم یارین برکایوں بیہی

سنگ کو ہستان و خالیست گلگون کچھ
جنین ہی آباد چکر جابی خون کچھ
دیکھی رونامرایا سیر جیون کچھ
چہرہ دکھلا کر ہمیں باقی کو مفتون کچھ
سرو کی مصراع ناموں و نمونوں کچھ
جیمین آتا ہی کہ وروسورہ خون کچھ

ای نگار شوخ کیسے کہا تھا آپ

دل سحر کا ملکہ ہاتھوین خاتون کچھ

صاف نگار کدورت سی سینا ہو جا
کری گلشت چمن گروہ مر گل اندام
پونجی ای کاش مے عرش معلیٰ پناغ

دل سلیمان کی انگوٹھی کل نیکند ہو جا
برگ گل نیر قدم ریزہ بینا ہو جا
مجھ کو معراج مری بام کا زینا ہو جا

بوسه ملجای تو کچھ غصہ سی مخم نہیں کم
 نہ ملی اکی کلی سی ہلال بروگر
 اوس سیکو نیامہ میں لکھا ہی
 پھر وہ کافورہ کہی صاف ہو جی کر
 ترست بل نفا ہو جو خدا ناکر وہ

آب حیوان لب جان کا پسینا ہو جا
 عید کا چاند بھی خالی کا مینا ہو جا
 تم جو آجا تو جسے کا قرینا ہو جا
 او سکی دل میں جو مری ہمت کینا ہو جا
 سسل مر جانا ہو مشکل محبی جینا ہو جا

اثر سرمہ ہی خاک در جان میں تھر
 دیدہ کو میں پڑ جائی تو بینا ہو جا

غصہ ہی بہت بوسہ ابرو جو کیا
 جلا دون میں قاتل بڑی شرم کی جا
 دل پھر منہ ہی کی طرح جوتی
 ہم غوف ہی چپ بھی ہیں نچو تسکیت
 نہ وصل میری نہ اب لمین ہانوں
 خطایار کو کیا لکھوں کہ نایاب قاصد

کتے ہیں مری ہاتھ سی آج قضا
 تسمہ تو ابھی گردن بجل میں لگا
 امی بت تیری قمار ہی باقی خدا
 ہی بزم خوشان صد ہی نہ خدا
 شدت ہی مرض کی شو واپنی غذا
 ان وزون کہو تر بھی غم قاسی سوا

عارض کی تشریح کان کا موتی ہی چمکتا
 مدت سے دکھاتا نہیں وہ گل رخ نگین
 جاو نہ ابھی پاس بیٹھو کوئی دم
 مرقی ہی سی یادنی سب باتوں کو چھوڑا
 کرتا ہی تھم عاشق ناشاد و خیرین پر
 بیجا نہیں ہم صفتِ فرقت کو اوٹھا

دل پار کو دیتی ہو جس پر یہ سجدہ

بتن می گلشن میں ہر گل شعلہ بی دوہا
 آتش نگاہ ہر دم ہی گرم و ستبر
 دیکھتی ہوئی کیا اوس صفائی کی سیل
 جھک کی چلنا کیونہ مخلوق و خالق کو

کچھ کوئی فی مراد مہربانی ہی

یا جاو نہ نما بدھ کی پہلو میں سہا
 اک خون کا کیا مری نگاہوں میں سہا
 تھم جاو ذرا درویش جین لہ لٹکا
 غمزدہ ہی غمزدہ نہ کر شمع ادا
 اوست تجھی مطلق نہیں کہہ سکتا
 جو کچھ ہی یہ پہلو کی لگائی سہا

خالی لگا وٹا نہیں ہو گا ہی غما

وہ یہ جو پھولوں کا ہی سوا آتش غمزدہ
 صاف ساعش مع چہ شعلہ بی دوہا
 اب تو رہا نام نہ پڑھ سہا
 کشی کی جھٹی شیطانی طرح مہر و

جو عجبید کا ہی ناموں مہر و

تمام شد

رباعیات

ہی بختِ بدست کا غصہ جھڑے	دستِ حق و بازوی پیمبرِ عید
ہی دل میں تمنا کہ قیامت کیوں	کہتا میں اٹھوں قبرِ سی حیدرِ عید

ایضاً

احمد کی جو بستر پہ بستر ات کے	یوں کون ادھاق ہوا خات کے
اللہ رحی مواہبات کے جسکے اوپر	اللہ ملائک سی مباحات کے

ایضاً

گو بجائیں سی سندن تھی حیدر چھوٹے	رتبی میں بڑی تھی ہین لکھر چھوٹے
کو عمر میں تھی خروپہ تھی سب بزرگ	نبیوں سی تھی جسطح پیمبر چھوٹے

ایضاً

ہی عبد خدا جہان کا معبود علیہ

خود سا جہ حق خلق کا مسجود علیہ

ہی ذات ید اللہ سی اہلام کا

کعبہ صدف و گوہر مقصود علیہ

ایضاً

کیا اور میں وقت میں بھلا کرتا ہوں

ہر دم کہنا افسوس ملا کرتا ہوں

سوز غم فرقت سی جو ہی سوز و گداز

ہر شب صفت شمع عجب کیا کرتا ہوں

ایضاً

بن آپ کی بیوہ شہر با کرتا ہوں

ہوں نزع میں جیتا ہوں میں متا ہوں

آنکھوں میں ہی دم جسم ہی بی تاب تھا

ایجان میں اب بے سکتہ دن بھر تھا

ایضاً

ہر وقت نگر چاک گریبان بس کر

بیہودہ نگر ناکہ کو افغان بس کر

عالم تری آہوں سخی جلجلی کہیں

بس کر سحر فی سر و سامان بس کر

ایضاً

ای هرزه درانی قیضلت چپ
آفتاب که بین از بهر تو تمام انی بن

اس شور و فغان سی که نه آفت چپ
چپ چپ نه کر قیامت چپ

ایضاً

آه پرانه هو عشق من مسکن این
بهرین شمع خون اینی بچه او بیگانه

کاهید ه هوا کاه صفت تن این
الفت میتنی جهان ہی دشمن این

ایضاً

تا چندیه راز عشق پنهان کیج
یه رویی یاد کر کی دندان ستم

کب تک بجلا چاک کریان کیج
لبز زور اشک سی دامن کیج

ایضاً

کیون شق محبی ضعیف کمزور کی
هی کرد و غبار سین امان جسم مرا

کاهید ه مثال کمزور کی
ای خانه خراب نده در گور کی

ایضاً

خود دل که اسیر بجز ولد از نهو

آگاه مری حال نمی خوار نهو

کیا جانی وہ لذت پریشان کا

جو زلف کی دامن گرفت از نو

ایضاً

افسوس کہ تقدیر فی ناسازی کی

بیزنگی عالم فی دغنا بازی کی

اوسنہ لقا سی کرو یا مجھ کو جدا

ای چرخ عجب سنہ تو پروازی کا

ایضاً

ای عشق مرا چین نہ بھایا تجھ کو

کچھ میرا ستا نا ہی خوشی تجھ کو

دیکھی تری دوستی بس اینجا نہ خراب

جیسا کہ سنا تھا ویسا پایا تجھ کو

مخمس

لذتِ پنج سفر کرنا کہیں ہے	سرسی اس وہ دینِ قیوم مراد نہ مارا چاہے
جلالتِ چلندر و ضلہ اقدس چہ وارا چاہے	سرورِ عالم کی مرقد کا نظار اچاہے
خاکِ پلکونشی مدینی کی بہار اچاہے	
یتیمِ بیمبرسی اسی قاتل نہ مارا چاہے	قلبِ عاشق تیغِ عشوہ سی دوپارا چاہے
تیرِ شکرگان سی مشکِ دل ہمارا چاہے	دو نوں ابرو کا تری ہلکواشار اچاہے
قتلِ کہو عشاق کی خنجر دو دہارا چاہے	
یا دحق دل میں نہان و آشکارا چاہے	ماسویٰ المحبوب عالم سی کنار اچاہے
کبر سی نفرتِ فقیرون سی مدارا چاہے	پشتِ پاہر دم سرِ نخوت پہ مارا چاہے
بھوتِ نفس کشتنی کا یون اوتا چاہے	

دل کی صورت ہو اور جس پر ہر
چیز رستم دیو اگوان و غنی و غنیمین

وہم کوئی مرضی ہو و ہا گنیا نہیں
نفس کشش تیغ الا اللہ بن مرتا

اک سکندر بھر سر کو بی دارا چاہے

پیش نہ ہر عاشقی تریاک بی تاثیر
کامرو کی ساحرون کی مہسی یہ تقریب

عقل جالینوس ہی یاقین قابل تقصیر
ہا زلفی ہا کچھ کاٹی کی کیا بھیر

چشم افنون گری اسکا استشارا چاہے

رات دن کھیلی جہان کی قصہ انی کچھ
الغرض سب عشرت نیافانی کچھ

لذت بزم وصال یار جانی دیکھ
لطیف طفلی ہو چکا سیر جوانی دیکھ

اب تو پیر مین دلا سبے کنار چاہے

بسکہ طفلی سی تپنے قوت کا ہوسن
کیونکہ اوں کو حسین جاوے اوں ٹھکی بستر

کہ دیا بار محبت فی مرا تامل و تما
آہ ہوا اک توجہ انکی عشق مین شعل

صنف پیری کی لی کی چوہ سہارا چاہے

وصل و فرقت مین کہی جیتی کہی مہین

صورت پروانہ جاننا نہ کجا دم بھر ہم

او کھلی مین سر دیا دنگلوی کشتی بی مری	ارو عشق سحر پرینان کجی کجی برین
---------------------------------------	---------------------------------

عشق اوس پریشین کا آشکارا چاچا	
-------------------------------	--

کیا دکھاتا ہی بھلا شمشیر تامل مہم	جلد اس ناخن سی کر عقدہ کشانی ہنم
وکیسا سفاک کیا ہی جلد گردن کج کلم	سر مرادت سی تیری تیغ کی لگی ہی خم

خونچو گھر سی مری اب تو اقرار چاچا	
-----------------------------------	--

خوب سمجھتا ہی سحر تحصیل دنیا کفر ہی	غیر حق کرنا طلب مطلب ہر اک کافر ہی
ہاتھ دامان توکل سی وٹھانا کفر ہی	عرض حاجت اپنی مہصورت گویا کفر ہی

ہر مصیبت مین خدا ہی کو پکارا چاچا	
-----------------------------------	--

مخمس برغزل شیخ امام خمیسا سنخ مرحوم	
-------------------------------------	--

مین سخت دل قطرہ خون چکیدہ ہوں	خشک تر زمانہ سی مہم کشتی ہوں
ہستی عذاب نزع ہی وہ آفریدہ ہوں	ہوش میدہ ہوں حق جواس پیدہ ہوں

وحشت مین مہم جدای گلوی پیدہ ہوں	
---------------------------------	--

مثل شراب سنخ بہا کر لہو مرا	بی اختیار ساقی سفاک ہنرچا
-----------------------------	---------------------------

حیرت ی کچھ رحم مر حال پر کیا
کیون میرا سرتا کی موت خوش ہوا

کیا مین ہی مثل شیشہ می سر بریدہ ہوں

کیون مکر ہوا جناب خرابات ہرین
لاؤن کمان تہی بخرابات ہرین
ہوں سرخوش و خراب خرابات ہرین
مثل خم شراب خرابات ہرین

زاہد برای بادہ کشی است سبیل

یہ ضعف ہی سبک تن لاغری اتبواہ
مرکب ہی دوشن باد و مثل بر بگا
بانگ جرس کی طرح بلا شک و شبہ
لنگامین سبکو چوڑکی ملک عم کی

ہر چند قافلے میں ہیں لیکن جبریدہ ہوں

دل اسپگیا ہی شوخی رفت اریا پر
ہو تیا ہوں چان نرگس بیاریا پر
قدخمر ہی شاخ کیسوی طراپاڑ
طاقت ہی طاق ابروی خدا ریاڑ

محراب کعبہ حاج کہین وہ خمیدہ ہوں

بندہ ہی تیری حسن کا آفاق باورین
نہرہ جبین سی ماہ ہی چہرشی شکرین
ہر دل عزیز خاتم خوبی کا ہی نگین
تیرا غلام کچھ مہ کنعان فطین

کستاری شتری ہی مین تیرا خرید ہوں

بی صبح آفتاب ہی کھلا نہیں

سہر و سحر میں بطور کچہری سوئی

او آفتاب نہ افق باہمی دکھا

خوہی طلوع صبح کیا ہوتا ہی رہا

مانند صبح میں بھی گریبان دیدہ ہوں

ہر شب سیاہی مجھ کو باقی ہی نہ ہو

عاشق سیاہ کا دین نہ لہن سپہ کا ہو

تھا چاک حبیب صبح تو شہواری جو

ہی بچ منقلب میں مرا اختر زبو

میں تیرہ بخت شام گریبان دیدہ ہوں

ہی دخت زکی ویدی کا منہ نصیب

ساتھی کی ہجر میں ہی ل مضطرب

کسکو خبر کہ شیشہ کمان ہی قلع کمان

چہرہ سی نگ سری وڑی جوں سی

فی یار بزم بادہ میں ہوش پریدہ ہوں

ہی رشتہ گستہ بیان تار و پود غیر

وحدت کی مائلوئی ہی مخفی نمود غیر

ہرگز نظر نہ دین مجھی آتا وجود غیر

چہا یا ہو نہیں نہا نہیں نہین ہٹ بود غیر

عالم تمام ایک بدن ہی میں دیدہ ہوں

تار نفس بنی لون سی وابسته بند
امحسال کی محبتی تکلیف نابند

قالب تہی کروں جو رہوں چپ پائین کو
ممکن نہیں ہی ضبط فغانِ حشر ہو

بی ہستیا صورت عبور میدہ ہوں

نازان ہین گلرخان جہان اسنو پر
یہاں ہی نظر دورنگی چرخ کبود پر

کب انکوی وقوف میان اور سو پر
ہنستا ہوں نہیں کمال کی نسبت اپنی بو پر

باغ جہانین مثل انار رسیدہ ہوں

لازم ہی آدمی کو دمی چال کو اوٹھا
اوستا کی یہ بات نہ کیونکر کھر کھوٹھا

جس سی وقار دیدہ اہل جہانین پا
گوجان جابی غم نہیں لیکن نہ بات جا

ناسخ وہ کچھ رہا ہی تو میں بھی کشیدہ ہوں

مخمس بر غزل مرزا سنخ صاحب مرحوم

تصویر ہی جو ہر دم لالہ رخسار خود بین کا
چمن امی عنایت لیکھ میں بھولا ہی نہ بین کا

تو داغ غنسی ہی سینہ شک گلہا ہستی کا
گل دیدار پایا ہی جو باغ حسن بنگین کا

مرا نظارہ دامن ہی تو کمان بخت گلین کا

یہ حشمتِ اہی گنگا کل اوس بندہ دیکھ
لگ پپی میں سی ساری ہی ہوا سیوی

ہی گنگا چشم آہو دماغ عشق حیرت گیر
تصور ہی ہو بہر دم گنگا بونی لطف پرین

سیریاں سرخون ہی اب پہلو میں نافہ آہو چین کا

کشمیری دماغ سینہ حلقہ اوس خلیان میں
رخ جگر کے پیر پید میں شش شام کو

جگر کرتا ہی گنگی گنگی عالم لعل نوشین کا
روا تا ہی جو خون دل خیال اوس گنگین کا

مرا داماں پخت جگر دہن ہی گلچین کا

سر شام گیا جب ساین لطف عجب گنگی کا
زبس محو تصور تھا میں حسن خود میں کا

ہر اک اختر ہو معلوم نافہ آہو چین کا
خیال آیا جو روی روشن قطرات میں کا

تہا شاکو دیکھنا صبح تک متا بہرین کا

نظر بھر کر جو دیکھیں وہی روشن کی صفائی کو
شعل مہر ہوتا نظر ساری خدائی کو

مثال آریہ حیرت ہو عشاق اتنی کو
دکھائی مہراج حسن اگر رنگ طلائی کو

تو عالم ہو ہر اک مرغ نغمہ میں غزین کا

لال نمی نہیں دل مجروح تیری شمع میں کاف

کیا عالم کو مینی اضطرابِ نالہ سی ماہر

ہوا ہوں سبے اولیٰ وک بیدار دسی خبر

تیر پنا خاک منو نہیں مجھ سی کچا ہی اک طائر

میں پہل ہوں شکار افکن ترے پیچھے کجا

ہی رہے غنیمت قلیہ چاندنی آؤ گد ہوں

ہوا ہو گا پیا کیک مسکاتا ہی کسان

زمین ہی شک خیز اور آسمان غنیمت نشا

بنای غنیمت ترا سی صبا مغر ہوا

کھلا ہی آج جوڑا کسی جو غنیمت گن کا

جلایا خرم ہوش و خرد کا نوکلی جلی

جگر کڑی ہی تیغ سا پھین صفائی

نکیو نگر گرم تر ہوا آتش بار بجلی

طلائی رنگ فی مارا جی برق بجلی

میں یار و کشتہ ہوں اک دھڑکے کی

نہیں آرام کی جادو ہر سونا عین جامی ہی

تلاش عیش یان تضییع اوقات گرامی

رہ بیدار مغر پین محال نیک نامی

شب ہستی کی غفلت میں جتنا حکامی

صبح حشر کو دیکھ لطف اخلاقی

بیان ہو صفت کیا او غنیمت گل کی

چہ بین کانی سو تنہا فرشتہ مخم

پنی گلگشت لگے مسکیش گل سپرین

کہی پال کیا مینا می لکھا پنی

که خارستان ہی آؤ زیر پا گلزار تالین کا

ہی لک بقی تجالیں ہی چشمیں سے محکم
جبین عارض عقد و قطراتِ خیز

نمشاہدہ آؤں گری می خور و آدم
کہوں کیا جلوہ نہ باؤں سپہر حسن کا

تماشا ہی مہ و مہر و نبات اللہش و سون کا

ہی خوت باغبان و دشت صیاد ائی بلبل
ہنسے کیونکر نکل سکر تری فریاد ائی بلبل

ہوا کی باغین ہی آشیان بر باد ائی بلبل
بختی ہی آہ پر درواثر کب یاد ائی بلبل

سناؤ سنی نہیں نا دل عشاق غمگین کا

ہی ال چنگ فی مویہ کرا ویدہ اشخو
صرحی چکیان لیتی ہی چشم جام ہی پر خون

ہوئی بزم طرب اتم سر سر خوش مین محزون
سر جم کاسہ ہی خشت سر خم خا کا افاطون

گمراہ کیا ہی دور سخوارانِ شین کا

کہ دو و آتش یا قوت ہوتا ہی مرد کرب
جلای کیونق مہر ایشمع کا فور کور و زرب

نکسین حیرت فراہو خطابہ نشیت لعل
ہوئی وی وشن بد جیش ل شب

دکھو رسوخ اوس تیجہ مر جانی و ساق بلورین کا

بندین محتاج زیبائی کا تھوڑی سی طلعت
بتان آوری کی واسطی درکار ہی نہ

ترا حسن جهان افروز ہی اللہ کی قدرت
جو ہی حسن بنیاد او اسکو شاطی کی

کہ بی ست عروس نہ کر محتاج تشریف کا

جوانی کی توشب بخود بڑا ہی مست و دامن
ہی کیا کیفیت اب کہ ہنسی و شبنم

ہوا کا فور شکست کی براق موی
سیکھ لسی پیر میں تو چکا لیں موم

کہ صبح کوچ کو غافل نہیں خطن خوانش کا

نہ پوچھا ہی بت تو اپنی بربکشتی کا عالم
پڑی کر کوہ پاریہ تو قارون کا وہ ہونہم

اوٹھا اوٹھو سکین کیا تا بسا م طوق تسم
زمین پر ٹیک ہی سنی کو پیل آسمان کا

جو حامل ہو ترخی لیت گزین کی بار تملین کا

اجل بھی آب سایش مجھی ہی دست پرین
اثر شد لب شیرین کا ہی ہی شمع دروین

جنازہ تخت گہ عشرت کدہ ہی گوشہ فتن
مجھی ہی شربت آئینہ کی کا تلمی

مرا ہی کام جان میں سوہا ہی لعل نوشین کا

بجای گزراں اس دھین تن کو خوش کنی

میری پامال کیا مینا ہی لکھا ہی

تبی جیسی جانغز پیر اهرین یو دین بوی	گل مضمون بازک مین بو اوسل ازین تن کی
نکبدین بو شوق کدر و کومری شانزگین کا	
کمون کر مطلع وید اهرین برنی کور	تو سمجھون و مطلع مطلع خوشید انور کو
خواش موزونی خوشین کرونور کو	کرون ضم باهم آه و شر و شاد و صنوبر کو
اگر بقصد مصراع قد موزون کی تضمین کا	
فلک حکبر شر نشان بنین کرب سوزن	کہ ہی طاووس آتش بار ہر شب آہ سوزن
عیان لاجل کا ہوتا ہی مطلب آہ سوزن	نہ بجا گین کیونکہ اغیار شر آہ سوزن
کہ یہ تیر شہا آب ساری ہلک شیا طین کا	
ہی کیا شرم نام و رنگ می خاکستار	ملین حب سلطنت کی نہ جنگ کو خیاستار
ہی ناچا تم ہر اک رنگ کو خیاستار	ہی تخت و بلج خاک و سنگ کو خیاستار
ترا کو چہ ہی اتکا ہ شاہی تیر می سکین کا	
لعل و غوغا تن افروز ہی خلعت های مجید	ہی قدیر سایہ دیوار برتر چتر مجید
دلکو سویش مشجر	نہین ہی مسند مغل ہی خار او کی تیر

نصیبی بالش بال بها کوشت بالین کا

شہید تاج جان خندہ جاہ پیدی کو
کفن کو چادر سج او پی غسل آب جفا

جنارہ ہی رنات لاشیں مراک نخل تامل
لب چلن مشو منظر روح انور اکا جوتہ

میج و خصر فی سامان کیا تہنہ تکفین کا

سحر ہی ست صہبایان حسن کا فرخ
اثر و یکہ وس گل نازک مانع حسن کا فرخ

دل بیتاب پروانہ چراغ حسن کا فرخ
لکھا ہی مصف نگین حسن کا فرخ

قلم ہی بلبل خوش لہجہ گلزار مضامین کا



پامال کیا مینا می لکھا ہی

جگر و اسوخت

یا وایام که کچر غمسی سر و کار تها	دل کسی زلف پریشان کا گرفتار تها
غمزہ نرگس بیار کا بیار نہ تها	روکش سلک گہر آنسو و کھار نہ تها

روز و شب شام و سحر عیش و طرب ہوتا تھا
اسطرح بیخیز و بخواب میں کب ہوتا تھا

میں اشک سی آنکھوں کو نہ آگا ہی تھی	نالہ کیا چیز ہی کا خون نے سنا تھا نہ کبھی
میں کہہ جاتی تھی عشق کو ورنی کو	کچر نہ واقف تھی کہ ہوتی ہی محبت

ہنگ و ناموس کا اک پاس با کرتا تھا
دلکو رسوائی کا وسوساں با کرتا تھا

خود فراموش کہتی تھی کسی شخص کی طبع تھی بند تعلق سی ہمیشہ آزاد	عشق کو جانتی تھی فتنہ و شہوتِ فنا سر سری جانتی تھی قصہ قیس و فریاد
	آشنا ہوٹو نسلی فغانِ کبھی تھی صحبتِ دستِ گریبانِ کبھی تھی
گر کسی شخص کو سنتی تھی کسی پرشیدا ولیمین کہتی تھی الہی یہ محبت ہی کیا	خوب ہنستی تھی کہ سو جانی بھی دینا ننگِ رسوائی کا جسدِ نہیں ہے اصلا
	رونا اور نالہ و فریاد کا کرنا کیسا زندگی بہر لبِ جبِ بخشِ یہ مڑا کیسا
دیکھ کر ہلکو کوئی منہ چھپا لیتا تھا نازیبا سی طبیعت کو تفر تھا سا	آنکھ اوٹھا کر نہ او نہر کہتی تھی صلا خوش آتی تھی کسی شخص کے بیہوش اولہ
	ٹیر می رہتی کسی خنجر ابرو کی تھسا بل کیا کرتی تھی چچ و خم کیسویں سا
لال آنکھیں تھیں تب غشی چہر تہا زو اسطح کا ہیکو رہتا تھا دلِ ابرو	

ہر نفس لب پہ ہا کرتا نہتا یون نہ مگر
ہر زہ گردی سی جی تھی نہ سراپا گرد

کہ اشک دہن پہ کہی کرتی تھے
دشت مین یون شگولی کی طرح پھرتی تھے

رابطہ کو تھی تھی لب شی کہی وہ تھا
چشم حیران تھی نہ آئینہ تصویر بنا
نالہ گرم نہ تھا غلغلہ فشان صبا عین
تھا رگ ابر بہاری نہ سر ہر قرگان

حال آشفستہ نہ تھا کاکل و سنبل کی طرح
جامہ صد چاک نہ تھا پیرہن گل کی طرح

اول مین غار قرہ رہتا تھا غلغلہ انور
آشنا نالہ و فریاد سی مطلق تھی لب
متر و دہشتی روزا و متفکر تھی شب
جیکو غم جسم کو کاہش تھی تھا دل کو

کو بگو پھرتی نہ تھی کثرت بیابی سے
رات بھر تری نہ ہم گنتی تھی بیجا بی

و مبدم رہتا تھا کثرت کر صنم و روزگار
برق سان تھا دل پر سوز نہ سینی مین
بات دن مگر خوشی تھی یون فصل و بار
چہرہ فوق شی ظاہر تھا و نور خفقاں

رنگ رخ صدمہ دل سی نہ اوڑا کرتا تھا

اشک خونیں ہنسی دہن کہی یوں بھرتا تھا

چین سی سوتی تھی آگہ نہ تھی چو آبی

خلد تھی بزمِ طرب عیش کی شاو آبی

اشک مثلِ درنا بار بقی نایابی

دل تھا آرام میں موقوف نہ تھی بیا بی

اشک گل رنگ سی دہن مرا گلگون کب تھا

لا لہ سان و باغ انیس دل پر خون کب تھا

پامی پُر آئینہ سی خار نہ کیس تھی بسم

دشت پامی مصیبت تھی ہر روز قدم

اپنی ہر سایہ سی شست میں کون تھی کما

ننگی سر کوہ و بیابان میں بھرتی تھی

ہم کو دیوانہ نہ انبای زمان کہتی تھے

لڑکی تھری گھیر سی نہ ہمیں تھی

دوری راحت جان و ح کو تڑپا

یہ نہ سمجھی تھی کہ ہم پر یہ بلا آئیگی

جیتی جی عیسیٰ بخش سی چھوڑا

رنگ یہ گردشِ افلاک نیا لائیگی

دشت مجنون دل شوریدہ گو و کھلائیگی

عشق دیوانہ بنائے گا غضب لائے گا

اب جو دیکھا تو بلا عشق کو پایا ہنسنے
گل یہ کہانی کہ چمن تازہ کھلایا ہنسنے

دماغ پر دماغ دل زار پہ کھایا ہنسنے
نالہ گرم سی جھلسی کو جلایا ہنسنے

عشقم ششم سہم اک جوش جنوں لے آیا
وہ مرض جس سی کہ پرہیز تھا اگلی آیا

مضطرب معن کہوں کیا حال دل خارجہ آیا
جالی اشک آنکھوں سی پٹہ ہی جانچی بنا

سینے میں پارہ سیا بفت ہی بتایا
زندگی بحر فنا میں ہی نئی نقش براب

جوش گریہ جو ہی کہ تانہیں خج آب نکھوین
دم ہی کاکوئی دم مثل حباب آنکھوین

پہونکی دیتی ہی بد کو تپ زان فرق
دل ہی سینی میں طپان وصل صنم شمشاق

بیشے میں ہی قلع صفت گھٹنا ہو
دفعہ عقل کی ہرین ہم و بر ہم اور

یاد و قمار میں دل غم سی ہی پاپاں اپنا
عشق کامل میں پریشان بہت جان اپنا

صح کرتی ہین ہر اکرات کو لنگر تار تاری خجاتی ہین سب پیش نظر آکا	ننڈا آتی نہیں فرقت میں قلق کی صاف یاد آتی ہین دانت جو پیا پیا
شعلہ رخ کی تصویر میں جلا کرتا ہوں رات دن میں کت فوس ملا کرتا ہوں	
جان کیوں اپنی میسر کی نہ اندازہ دو دیکھو یوں سو کو تو کیا نام با نسی بھی کو	اپنی محبوب پر سطح زمین شیدا ہوں حسن میں مثل ہی کو ان سکا نہیں چاہوں
غم جبر اوس میں خوبی سی کنار انکرو حور بھی سامنی آئی تو نظار انکرو	
اپنی عاشق کی خوشی میں جو ہر صبر کج ادائی کو سمجھتا ہو بد اور زاریا	ایسا محبوب فاکیش ہی کسکو ملتا بازی جاسی نہ آگاہ ہو وہ صلا
زنگ عاشق کا جو فوق کوئی حیران ہو جا پانی آشفستہ سر مو تو پریشان ہو جا	
منہ پہ منہ رکھ لی گئی لکھی کی فہم ہو چکی	چشم عاشق کو جو مناک کسیدن کیجی

زنگ بن چہر کا ہر چہرہ سبایت ہے
سج میں کیوں چٹا کوئی ہوئی کیا

دونا موقوف کروں کو مری کی قسم
تھنڈی آہیں بھر توں کو مری کی قسم

سج عشق کو نہ ہی ہر گوارا نکریں
یہ جیا ہو کہ کسی نہ نظر انکریں
کوئی مانع ہو محبت ہی کنارا نکریں
مرین حسرت ہی قیاب و شہار انکریں

شہر گردی نہ اوس میں جہانی ہو
نہ تو خود کام ہو نہ محو خود آرائی ہو

پارسا ہو نہ مناہی کی طرف نائل ہو
رحم ہو شرم مروت ہو نہ شکیں دل ہو
ایک بیل کی سو سب دھگل غافل ہو
ذمی لیاقت ہو وفا دار ہوا غافل ہو

خود سر و منو ذمی شفاک و ستم گاہ ہو
دلریا دلبر و دلکش ہو دل آزار ہو

ہم جو ان ات نہ سوئیں نہ سوئی دو
نہ گوارا کر می عاشق کا غم و رنج خوب
تسخ کا منشی شرم و ہنر و شیریں لب
دلہین ہو مہر طبیعت میں تو غم و غضب

جلوہ حسن میں ہو بدر نہ فائق اوس
منہ او تر جانی آزرده ہو عشق اوس

حسن الیسا کہ زمانی میں پیدا ہو نظیر
ہی جہن نصیف نہ اور بدر ہی خیاں
مہر کو زرد کمری چاند سی اوسکی تصویر
ستون چرخ ابرو کج اوس قرہ غریب تیر

شمع گردن کا دھوان ہی چلیا کاکل
گو شواہی ہین شیا شب یلدا کاکل

کان اوس کا صبا حاکم ہین شک گل تر
ہی ہر اک چین چین کو کش خط محو
لب علیہ ہین جو یاقوت تو دندان گوہر
چشم شہلا وہ کہ شرمندہ ہو جس چشم

سر سیا چشم بلای لجان عاشق
لب جان بخش مسیحا ہی ان عاشق

غنجی سی تنگ ہین غیرت گلبرگ لب
دیکھا جلوہ زلف لب رخ ہی عجیب
غیرت کو لب نشان ہین دندان
حسن آباد ہین کیا چین منہ چلے

مشک و یاقوت و قمر سی کہین ہین بند ہین

سنبل و غنچہ و گل باغ میں شرمین

ہو بہو ابرو رخسار ہے بد آہو
بالون میں عنبر ساراسی باوہ خوشبو

آنکڑہ ویدہ آہونی جو دیکھی نہ کہو
غیرت سنبل ترگوں گر ووالی گپو

بہکے مویات سی پھی کی ہی سیاچہ
دوونب سی فروزندہ دو بالہ چوٹ

صدمہ رشک سی صبح کی جہانی سچا
نور سی چشم تاشائی میں پانی بھرا

گورا گورا وہ کلاصاف اگر دیکھنی پا
شمع کا فور کھلی جلیکی یہاں تک شہر کا

مہر شرمندہ ہی فوق روی مہر شہنشاہ
واہ کیا چہرہ پر فوری کیا کروں ہے

شاخہای شجر طور میں و نیز قربان
منفعل دست جنائی سی ہی شاخ مرجان

ہاتھ وہ ہاتھ فدا جن چہ یک دست جہا
پنچے فی پھیر دیا پنچہ مہر تابا

مرتبہ طالب دیدار کو ہی سہی کا
نور پید اہی ہتھیلے سی ید بضا کا

لوح سینک حبت مینون سینه صفا
سخت حیرت کمون چہا نیو کیا آؤ

بہتر آئینہ سی بلور سی افرون شفا
دل پھر کتا ہی جسمی کیکی تقصیر معاف

فلک حسن کے ہین کو کب نشان فون
نخل قامت سی ہین سیابان فون

شکم نرم کی خوبی کا کمون کیا عالم
انکھ پڑجای تو حیران ہو سارا عالم

دیکھا نخل مینون آئینہ مینون سی عالم
ایک نظاری کی رکتا ہی تنہا عالم

ناز کی شکم صاف کی دل شیدا
پای نظارہ پہلستا ہی نشان پیدا

ناف آہو سی ہی وہ ناف کہیں خوشبو
ودیدہ جو حبتان ناف کمر ناظر

اوز تراکت مین کمر ہی گبرگ گل
یا کمر بال گرہ بال کی ہے ناف کمر

گل نش گفتہ فردوس یا ناف آؤ
سنبل خلد کا ہی تار کمر صاف آؤ

کنبہ اکت سی کمر او کی نظر آتی ہی

مثل مویجہ معنہ مین لپٹ جاتی ہی

لکھ باریک ہی وہ بال کو شرتانی ہو
جنبش ناز سی قمارین بل کھاتی ہو

باؤ کی جھوکی سی ہر گام چک جاتی
چشم عشاق میں بجلی سی چک جاتی

بائیں ایسی کئی صفائی میں نخل بنی ہو
اونکی نرمی و لطافت کا کروں کیا ہو
خارجہ کو صبا میں ہی کم کروں جو
ہی شب وصل عمودِ بحر میں پڑو

زانا کو چشمِ قصور سی جدا ہوتی ہیں
مہر و مہ کاسہ زانو پہ فدا ہوتی ہیں

ساقِ پاشمع کہ شاخِ شجرِ امین ہے
صورتِ مدِ شہاب ایک اسی روشن ہے
پشتِ پاسرخِ یاقوتِ چشماں ہے
کفِ ناز کے خجلِ برگ گل کا شن ہے

سرورِ عنا کو کیا سید ہا قد با لائے
پیسے دل کبک کی قیامت لائے

نہر سی آبی تا بقدم نور کا پتلا ہی ہو
سر بسر حسنِ مجسم ہی تماشا ہی ہو
شعلہِ طور ہی یا آتشِ موسیٰ ہی ہو
قدرتِ خالقِ انوارِ سراپا ہی ہو

گو یا سانچی مین ہی ڈھلا ہوا تن او مین کا

کوئی بی رو نہیں بنو بدن اس کا

نصیب
وقت وصل سی رہو جامی اوق آؤ کو
جیتی جی مرو سی بدتر ہو کیونکر وہ

جای انصاف جس شخص کا ایسا ہو
کیونکہ دو پریمین ہونا کام ہو ہر نکی تر

ایسی محبوب کا بخیر صدیہ فرقت تھے
ناکر وہ شادی مخ آرام کی صحت د

ہو گیا ہر گ و پی مین اثر زہر فرشت
مبتلا طرفہ بلاؤ نہیں ہی عاشق شاق

تلخی مرگ جدائی ہو نہ کس طرح سی شاق
وارو وصل سوا اسکا نہیں ہی یا

اک طرف صفت ہی اور حیرت سکینا ہو
شوق دیکھ کر طرف حشرت و سودا ہو

کثرت آہ و فغان شام و سحر ہوتی ہے
دل کی حالت مری ہر ذریعہ ہوتی ہے

ہر شب اس رخ کی تصویر بن ہوتی ہے
استین آٹھ پہر شکوہ نسی تر ہوتی ہے

زیست کی اس ہی ہر وقت بکا کرتا ہو

طلب وصل کی خالق ہی عاکر تارہوں

کیا کروں طاقوت پرواز اگر میں پاتا
تیزی میں مرغ سلیمان کو بھی میں پاتا

اپنی بلقیس کے میں شہر کو اوڑھ کر جاتا
ساری عالم میں سلیمان جان کہلاتا

روز اوٹھکر نہ اوٹھتا میں جفا وقت کی
سر شوریدہ پراتی نہ بلا وقت کی

الغرض وقت و لدا قیامت بھی مجھے
ناتوان ہوں نہیں قنار کی طاقوت بھی

دوری اہت جان قمر ہی آفت بھی مجھے
سد یا جوج غرض بعد مسافت بھی مجھے

کوئی صورت نہیں جو وصل کا سامان ہو جا
ہاں خدا چاہی تو مشکل مر آسان ہو جا

ای سحر شکوہ ہمہ ی گردون کتب
راز مکنون کی تجھ پہ نگاہ ہر یک

عرض کر حق سہی کہ امی خاتون انسان و ملک
تجھ سے انجاء مطاہ بلا شبہ و شک

مرض حسرت اب جلد شفا دی مجھ کو
پھر مری رشک میحاسی ملا دی مجھ کو

تاریخ بنامی مسجد جامع مصطفیٰ آباد

مسجد جامع بنا فرمود سلطان بن
گنبد او همسراه از کمال ارتفاع
طاق هر محرابش از جوش صفایش^{طال}
تجه گنبد مد از تیرگی^{آسمان}
هست صحن با فضایش شک^{صفای} افرا
صحن او چون صحن گلزار جهان بنوشت
در حریش وز شب غول طاعت^{سیا}
میشود هر دم گمان صبح از جوش صفا
قبه او شعله طور است که ز نظاره اش
نخم محرابش مثال بر وجود جهان
طاق
هست هر طاق بلند شکبه و آفاق

و دیده حق بین ندیده ثانی او در تمام
پای بنیان یافته از پشت پاهای انضمام
هر ستون پر ضیائیش شمع نبره مرام
بر مناره هاش قطبین سماوی اقیام
هر ستون و هر مصلار کوش کن مقام
حوض پر آبش مثال مزین بیت الحرام
در رکوع و در سجود و در قعود و در قیام
مرد شب بیدار از شام آغاز بام
میشود بخود ملک چون موسی عالمقام
عارض غلمان صفا از مراد و کرم
از نظیرش عقل عاجز شد بوقت اتمام

نکته تاریخ پیمایش ششم و نهم
ناگهان ملهم شدم از فیض نوبت اکرم

پای محرابش گزیدم از برای عینک
گفتش اینست پیشکشانی بیت الحرم
۱۲۵۵

تاریخ عروسی حضرت سلطان عالم محمد واجد علی شاه

صاحبقران عظم سلطان خلیف عالم	کز صولتش بلرزوار و مهابه
اسفندیار حرات نوشیوران	در حسن شکوایست عالم مثل آریس
گرد و فلک بجایش محکوم حکم عالم	تیر و زحل مد و خور بهرام زهره بر
عهد سعید او کرد احکام مل مل	شد هم خواص حیایان شیر شکل نکس
خاصیت کو اکشید پاک از سحوت	ترنج منجم هم جمان هد به تیس
در ساعت هایون آهنگ عقد فرو	ناهید شد مشرف از اقتران بریا
در وجود پیر گزودن از نغمه عوا	زهره بر قصص مدبر چرخ لیل آریس
گلزار بخیران شد مهر از خلع گلگون	بانع جهان فزیش شد غیرت آریس

خالی بخرش او کردند کان و دریا

سائل لعل و گوهر پیاوست کاس و غم

فلک سحر صنعت بنوشت سال تاریخ

درست که سلیمان آید مهد بلقیس

۱۲۶۷

تاریخ شادی مرزا ولیعهد کج در

شاه کشور به سلطان عالم سکندرشکوه و سلیمان عالم

بعدل و سیاست نگهبان عالم جهان بان و خاقان و قآن عالم

فلک تبه و احد علی شاه عادل و کل ہی الی فریش عنوان

جهان گریهی قالبی ہی بادشاهان سجاہی و سی گریدین جان عالم

پی وصلت و ذرة التاج شاہی جناب علیہ صلوات

بیابان ہی ماهی تا بہا ہی چراغان و فضا شی شبستان عالم

سلیمان کو وصلت ہوئی ہی پری سی قمر متصل ہی شمع خاوی

قران ہرہ کو ہو گیا مشتری سی سعادت سی مملوئی مان عالم

بنای و پیکر خوشید سیما بنا باشکوه نردیون مجازا
 کرن کاہلی سہری کی لڑیوں پہ جلو انخ پر ضیا مہربان عالم
 طرب خیز از پس ہوا می جہان ہی جہان عشرت گلشن بجزان
 لکھن خان سی ہری باغ ہندوستان ہی فضا پر نہا گلستان عالم
 پری جن ملک حور النساء و غلمان لگی کہنی یون شمع بت باج
 ہمیشہ رہی عیش و عشرت کا سامان سلامت ہی شاہ شاہان عالم
 ہزاروں کی برین ہن ملبوس گلگون ہوا رخوان خاہی نیر گرد
 چمن ہی شقائق کا بزم ہمایون گل عیش ہی نیرب مان عالم
 حجب لگا کر فی تاریخ موزون عایہ ہاتھ فی بتلایا مضمون
 یہ عید تیران حرم خیم چالیس المی مہرک سلطان عالم
 ۱۲۶۶

تاریخ ولادت یکی از شہزادگان عظیم الشان

حضرت سلطان عالم کل شاداب باغ نوجوانی

کند رشوک و در اسیر
 بآئین تازه ساز سم پوشنگ
 خدا او شن من چنانست سعد
 خجسته بخت و فرخنده نژاد
 هاپون فطرتی یوسف جلال
 شهنشاه جهان گردید سرور
 متاع کان و دریا کرد ایشان
 بصنعت بست کلام نقش تاریخ
 بزبر و بنیات آنگاه گردید
 سحر ملهم شد ماز عالم غیب
 بشه باد و امباران گفت باق
 هزار و دوصد و هفتاد و یک

سلیمان چشمت چو شبنم شاد
 شعاش و نصفت نوشیروانی
 گزین و سپهر زکریا و قریبانی
 چو سراج و دو دمان کامرانی
 بلال ابروی ماه مصر شانی
 ز نو آراست چشمت خسرو انوشیروانی
 دم زرباشی و گوهر فشان
 محمود صفی را از رنگ مان
 طبیعت و نمون نکته دانی
 بتعالیم و بغیض خسروانی
 طلوع گوید صبا حقیقانی
 علم شد رایت کشور ستانی

شب یکشنبه سیزدهم شعبان

منو داین ماه نور تو قشای

قطعه

تایخ ولادت با سعادت شاهزاده عالم مرزا قمر قدیر باد

تولد شایسته و سعادت چون شاهزاده عالم
ز فیض تقدیر سر نیز شکست می آید
فی تایخ هر کرم شهسوار فکرت شایسته
بطین و خیر چه بر خواند با تافت مطلع روشن

بفر و شوکت جبهه قیام قبال سلیمان
جهان از جلوه نورالش گشت نورانی
بضمار بلاغت مینمود آهنگان
کز یو کمر و اختر سال ولادت نورشانی

بذولتخا و سلطان عالم ظل سبحانی

برامد ماه نواز مطلع فضال رحمانی

ایضا

فرزند جوان بخت طفیل حسنین

بر طالع آری بخت کفنان و علین

شیرین بخت کرد علی اعلی

شیرین بخت جهان جوان لیون لعل

اقطار ممالک از قدوش آ باد
و نکر تارنج همچو مو کبود

مصر اقبال یافتند نیت زین
ورند مهبب بنگوی بود فرضین

هاتف سحر از سر شربت گفتار

مه پاره تحب قران سمدین

۱۲۶۸ م

ایضا

فرقدان جاده شهنشاه سکنه آیین

نیز برج شرف یوسف مصر قبال

دور کند رجشید سلیمان بگذشت

گوی عشرت بر بود دست بستار

داو خلاق دو عالم کمال حمت

نور اقبال اطراف جنبش ساطع

چشم بدو ورندیدستی گوی خفا

آسمان کو کبه جم قد سلیمان تکلیف

احترام سعادت قمر منزل دین

بسر وند با دایه و جام نگیلین

سینه شش خرم و پر و زو کیش شین

پسر مهر و شوی ناه رخ نه خفا

چون ضو از جرم نجوم نهم نفع

بهم هر و له شنه اوده چنان شین

گشتیای زین و ده جانش جانی مسر

عالمی نرسد زوایفته زیر زمین

یا اکتی شده و شش دهم سلامت بنا

یکت عاز من از روح این صلیب

فکر تاریخ و ملاک و چار خوش شایط

گوهر مقصدم آمد کفین زمین

بلبل کلک سحر غنی منقار کشان

کر و کلبانگ طرب تاز بجن شیرین

و اوقاف

پس باین نغمه رنگین تر نم گردید

نوک گلشن اقبال شده و منی مین

۱۲۶۸

ایضا

زمین لادش هزاره ماطلعت

هم آغوش عشرت شده جان عالم

دوم سکر تاریخ گفته دل من

سحر و خوسل

۱۲۶۸

ایضا

سپهر سما به زاده والا تبار

آمد کف ز بحر شرف گوهر آید

تقویم نو بهر من سکر بحر کفیت

تاریخ تازہ گفت بود اختر امید

ایضا

کیا سلطان عالم کو عنایت
 سکندر طالع و بشید شوکت
 ہمایون درۃ المستاج خلعت
 سراوان اختر اوج سعادت
 فروغ نیسہ راہ چشم سے
 لگے دتے ملا فی مہر سی آنکھ

خدا نے شاہزادہ پیارا پیارا
 بخت بہ بہمن وقت بہر سال وارا
 عروس سلطنت تمسکین
 پدر کی آنکھ کی ہستی کا تر
 منور ہو گیا آفاق سہارا
 زمین کے بخت کا چمکا ستار

کہا ہاتھ و وقت فکر تاریخ

شعاع آفتاب عالم آرا

ایضا

از فضل خدا چو یافت تشریف جو

شہزادہ خورشید نوح سلطان

تاریخ نذر زب و نبی شہن جستم

ول گفت زهری زهری سیلیمان ^{۱۱۶۶} بکین

ایضا

چو گشت زهری زهری زهری ولادت شاهزاده عالم
همای اقبال شاه ز اوج مرادش پیکر کشاده آمد

و افضال جمیع نواح این ولادت زهری و هم بنیات جستم
برون ز بطن حروف لفظ ولادت شاهزاده آمد ^{۱۱۶۶}

ایضا

عنایات حق سی هوا جب تولد
پهونے شاد و مسرور سلطان عالم

کما شمع شایر لکھنوی زهری زهری
نکالی غلامون فی بهی لکی حشر

بسا زهری زهری زهری زهری
زهری زهری زهری زهری

زهری زهری زهری زهری
زهری زهری زهری زهری

زهری زهری زهری زهری
زهری زهری زهری زهری

بهم زیرا و رینیات آکے جب

کماول فی ہی بزم جشن ولادت

تایخ ولادت فرزند نواب الدولہ سید علی نقی خان بہادر نواب جنگ

یافت نواب الدولہ سال دارا

نوکھل شاخ تنہا میو خوشتر

نوحیایع دو دمان تانہ بجان

گوہر دریای شوکت لعل کان

از عنایات خدا خرم کیوان

جہذا مولو و مسعود و ہایون

شمع مشکوی وزارت نو چشم والدین

آفتاب برج دولت شتری و عقل

میشود پیدانیک صرع و تاسیج سعید

اختراع ایسہ آبادی بانعمر او

اصطلاح

خلف صاحب کل سعادت

ماہ رخصا رثیا خشم و خشم

سہمہ کان شرافت و یایم

حق عطا کرو پنجاب ارالدو

شتری جاہ فلک تہ عطار تو میر

مہر برج شرف و اختراع و قبال

روح دوید و ذوق رقم او شد

صفحه بر خورش بنامید و بالید سلم

مشقب کلک سحر کوهر تاریخ بهفت

کوکب کوکب ایچ حضور عالم

ایضا

د او خدا نمرند حسین نج ارباب الدود

کلک سحر تاریخ تولد کرد بطر تازده

یافت ز این دو چار شرفین چار شرفین پنججو

حسن یوسف ملک سلیمان عمر خضر شمت جم

ایضا

حق فی نواکب جب چاند سا بیجا

یوسف کشور اقبال عزیز دل خلق

سیر هر سی کی تار امارت و شن

جسطح آینه ماه مین هی جلوه مهر

روشن تکمیلین هوید آفتاب کی و دل

مصر دولت بدین کیا پیر کینان بی

جلوه گر صاف و شینا سی این اشعور

یون حسین هی عیان کوکب اقبال کانور

فکر تاریخ دم صبح جو کی مینی تهر

تایخ عروسی فرزند نواب ارالدوله بھادر وزیر اعظم

امیر سرفراز و دستور عظم

مدار الملک و وزیر الممالک

وزیر شہنشاہ عاقل که دار

بتدبیر آصف بدش ارسطو

سجرات زبون ساز سہرا پی رستم

جوان سجت فرزند اقبال مند

چو ابر بہار ان شب روز بارو

بسال ہمایون و تاریخ حسن

بہ کدبانو حسن کہ ان شرافت

بیانغ تمنابر افراخت قامت

بسک شریعت بحرم عقد بستند

شجاعت جسم سخاوت مصور

مخاطب بسہراب جنگ آن دلاور

شکوہ سیمان و جاہ کند

ز تیغش تن شیر گردون و پیکر

سبق بروہ و چو دار معنی و جعفر

باوج وزارت فرزند اختر

ز سر کار دولت مدارش فرور

یہ نیروی اقبال متا ئید و اوس

شدہ کہ خدا باشکوہ و کبر و فر

چو شمشاد پہلوی سر و صنوبر

دو لعل درخشان و پاکیزہ گوہر

فلک شادمانین قرآن مبارک
 سخن خواست تاینخ انجری و فصله
 ز روی طرب و ادوات بشار
 چینی تمیبه گیری اعدا و مصرغ

جهان خوش ازین جشن عشرت اسرار
 زمصرع و حد چو قند دگر
 قرآن همسر فرمود با سعید
 شود سال فضلی بودی اسرار

تاینخ وفات دختر جناب سید علما بر مولوی سیدین صاحب محبت

جناب سید امام سوم
 وحید زمانه بعلم و عمل
 اکنون نائب صاحب العصر است
 گزین دختر دشت مریم صفات
 چهارم ز ماه صفر و جمعه
 سر و ش مقدس بگوشش نشاء
 ازین خاکدان نعت بیرون کشید
 نمود خور و ملک و سرین

که هم مجتهد است و هم متقی
 خلیق و صبور و شکور و سخا
 بترویج دین سبب و علی
 گلی بود از گلشن جعفر
 دو ساعت چو از صبح شد منقضی
 ندای ای سید ربان ارجمند
 شده بر سینه چنان مشک
 خوشامر حبا گفت بنت بنی

بشارت رسیدن ز پیش خدا

که اینک بنمای گوشت

باینسان کامل چو کروی بر جوع
قطوب لک و او غلی جسته

۱۲۷۱ هـ

از جهان کرد سفر سیده پاک نزا
حضرت مجتهد العصر ستمی شیر
و من افشاند ازین غمگده در عین شب
گشت ازین واقعه مخزون دل ای یار
گفت ضحوان پی تاریخ که بجهان

و حضرت فضل احفاد علی و

مقتدای علما کامل میان و خرد
سر کشید از سر غنبت بگریبان
نیست چشمی که از و شک عارض نخک
نوبت بگشتن بجان سون

۱۲۷۱ هـ

تاسخ و فات شیخ امام نجف تاسخ محرم

ژولید موین نبل و سون سایه پر
هر نخل نخل ماتم و از آن بین آبشار
شبنم سی اشکیا بین استجار بوستان
از پس وفات حضرت تاسخ هی جانگزا

ماتم لایع بین بین وایع وایع گل
مرغ چین بین یه گرویدایع گل
دلنگ مثل غنچه بین بین وایع گل
کسایع بین هی تاسخ وایع گل

بجولای و ندیب کو اب نغمه طرب

بیل کی زمری سی ہی بیدار گل

مع یہ اب مرغ چین کربان

قلیم شاعری کلم ہو ای حرائع گل

تاریخ وفات جناب یسین مکان سید علما مولوی سید حسین صاحب مجتهد الزما

قبلہ و کعبہ ابراہیم بن علی

کہ نظیرش نتوان یافت بیستی ایوا

اندین غیبت کبری امام رشاد

آیتی بود ز آیات الهی ایوا

رفت از عالم وزیر عالمان برقرار

ما تم رحلت آن عالم حاوی ایوا

زینت منبر و محراب مصلی برجا

جایی کرد دست بلبها می مصلی ایوا

نحوست تاریخ وفاتش جو پسر گفت

شرف المجتهدین نام مہدی ایوا

صالح آل مصطفیٰ صاحب الزما

سید علما حسین شہ زندگی

ما تم او گران گذشت ببول حرم مرسلین

عیسی آسمان نشین خاک غراب فرق

سال چنین مصیبت نحوست سرش گفت

چون بود دوست زو پسر رخ ز چشم آب بخت

دین رفت ز عالم بسوی غلامین
 بحسن سابق بسان حسن بن خلق
 نقاب چهره آفاق گشت خلعت جمل
 لوا می شوکت اسلام سرنگون گردید
 بصدق زهد و تقاوت بفضل علم
 بنوک کلمک پی حل مشکلات علوم
 غزای او زده آتش بجان نیندازد
 سحر چو چوخت دل ضبط سال تار

مکن رای غل علی سر و گشتن هرا
 بصبر شهره عالم چو پای
 فروغ علم نماند و گرفت بدر و
 نقاد رکن کین شریعت غرا
 دین زمانه چو آبای خویش بی همتا
 بسان حیدر کرار بود عقده کشا
 فراق او شده سوبان روح و فضا
 رساند طعم غمی بگوش هوش ندا

اضافه کن عدد نام او حسین بن نجوان
 جناب مجتهد العصر سید العلماء
 ۱۲۴۳ هـ

تلمیخ بنهای کوتهی خان نظام علی بن ارضا

مکانی بنا گشت در سپینه پور
 از و کما گیتی گنج و اتم و طهر

ز چو شبنم صفا عکس آید نظر
 سپهر مگوک بنقشش و نگار
 قصور بهشت اندکاشانه باش
 یکسایان است آنحضرت سپهر
 زار رنگ مانی بهارش فزون
 نظیرش محال است زیر فلک
 چه از طاق کس اش نسبت کنم
 بآنندک زمان طاق او شد خراب
 چو دیدم من آن بقعه و لکشا
 بگو شمع خور و آواز غیب

در و بام او هست آئینه فام
 مه و نور و و گلجام او هست نام
 ز جنت مرا و هست تشبیه نام
 جلو خانه اش شک و السلام
 نقش مقرر مصور تمام
 ز تعمیر نعمان فزونش احترام
 که از ذره و محضر فرقیست تمام
 مرا این را بود تا قیامت قیام
 پی سال تاریخ شد اهتمام
 چه زمینه قصر فلک احترام

تاریخ بنای باغ

یکستان باغ خلد صفت با بهشت پاک
 تاریخ آن نباشد شک و شک

و بهشت نظام علی بن پتی
 تاریخ آن نباشد شک و شک

تاریخ تفویض نظامت خیر اباد فیقیر محمد خان گویا

جا پرا دائرۂ ابج ترکیب نہ ہیا

منتقل اب سے عناصر جو کبی ابج کے

۱۱۱۱۱

قرعۂ تاریخ کل جب مل میں مینی

صاف پانی عدد سال قدوم گویا

قطعات تاریخ فی تعمیدہ وفات مصنف مغفور از فکر وارث علیخان رحم
شاگرد جناب بحر سبلہ اللہ تعالیٰ

بود تاریخ نهم چونکہ فرماہ رمضان

گفت ای فہم چنین سال و فالتش ضو

روح پاکش ملک الموت سو خلد

راجہ نواب علیخان بعد م کوچ نمود

ولہ

نهم تاریخ از ماہ صیام آنروز چون

نماز و درشین اتقا لش فہم این ہا

فغان بہر سحر و خلق از تہ بہا ہشی

سو فردوس پانیدہ مقیم الاولہ ہشی

ولہ

پیمان تاسعہ سبک فرغ آمد

نین فوت صدوی معنوا این فہم ہا

سحر فرمود چون حلت دنیا آہ

ہزار و دویست و ہشتاد و چہار

از جهان رفت چو دغله مقیم الدولہ	بود تاریخ نهم از رمضان بہر طلال
فہم ششام غم آنروز چو فہم این سال	بود نواب علیخان صبح جمال

۱۱۶۴ھ

پنچہ مہر دید از دانش خب سحر	شام پوشید یہ خست پی ماتم شان
گفتم این سال فنا فہم دم فوت سحر	آہ ای آہ نهم بود زماہ رمضان

۱۱۶۴ھ

آئی اپریل کی بست و دوم ایسی جا بکاہ + ہوی بجایان سحر آہ
 بادۂ اشک سی ہر آنکہ کا چھلکا دولہ غم پایہ موج
 عیسوی سال تحسیر ہوا رحلت کا + فہم ہنگام بکا
 راجہ نواب علیخان مقیم الدولہ + سوی جنت گئے آج

۱۱۵۸ھ

شر بلا غنت شاخسرو اقلیم مضامین و معانی منشی محمد انوار حسین
 سلسوانی مع وائزہ عجیب و غریب نسخہ بہت اعداد و

بعد خالق که باو شاه بحر و برست و مهین صانع و اعدل و اورست
 ۶۳۱ ۶۳۱ ۱۰۵ ۲۱ ۱۰۵ ۲۱۱

شب را از نور ماه منور ساخت و روز را از پر تو مهر از مهر + عدد و استیلا
 ۳۰۲ ۲۱۳ ۲۱۳ ۵۳۰

و یگانه نادانی تسلیم سه سوانی + حرف جوهر و از بهشت شامی نگار و
 ۱۹۲ ۵۳۰ ۱۹۲ ۴۰۰ ۴۰۰ ۲۰۰

نشان نمایش کار نوزبان آوری بدست می آرد و پیشی این مقدمه و امر
 ۲۰۱ ۲۰۱ ۲۰۱ ۲۰۰ ۲۰۰ ۱۸۹

بحرث یوان پسند زبان تر نماید و زمره و بحسب آهنگ و دیده شنید
 ۹۹ ۹۹ ۴۹

میسر اید که درین فصل نفع سیان و زمانه طرب بیان و یوان کان فکرت
 ۲۰۰ ۲۰۰ ۱۰۳ ۱۰۳ ۴۱ ۴۰۰

کلام کمال مسرت ریزش قلم معنی نگار جوش بهار طبع امید گاه روزگار
 ۹۱ ۹۱ ۴۰۰ ۵۱۴ ۱۴۰ ۱۴۰ ۵۱۴ ۵۱ ۵۱ ۵۱

طلاقت زمان و فطانت دل مزه دار یک قلم کلام موزون مهر بجا
 ۵۳۰ ۵۳۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰ ۲۰۰

شاعر پیشال عطیات و تنگناه ناظم رنگین خیال مسیح اعجاز سلیمان جابه
 ۵۴۱ ۵۴۱ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۹۹۱ ۹۹۱ ۲۰۰

گلبن وفا معنی چیا روح کالبد گویانی + زیب ساد و دانانی + تمیمه بر
 ۱۸۹ ۱۸۹ ۵۴ ۵۴ ۴۹ ۴۹ ۲۹۵ ۲۹۵

صمیمه فیروزی + شمع انجمن دولت + نور با صره صولت + زبده الصالحین
 ۲۹۵ ۵۵۲ ۵۵۲ ۴۳۳

و شیرین بیان دوستدار هوا خواهان طمطراق عتلا طنطنه استیلا + باو شاه
 ۶۴۵ ۶۴۵ ۵۰۲ ۵۰۲ ۴۳۳

کشور صولت که یوربایتین عز و دولت شکوه خاوندی شان برست
 ۵۲۶ ۵۲۶ ۲۲۲ ۲۲۲ ۶۴۱ ۶۴۱

جلوه عنایت نشان سیاست سر پائے نفس قوت کرو و فر کام همت امام
 ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱ ۵۳۱

هوا جوان نامه نکونی زمان قوت بازوی اعانت احتشام رفعت
 ۹۶ ۹۶ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲

بازخاندان سترگ جاه مخلصان نیر و آبر و اوج خیر قبله وفا امان
 ۸۲۰ ۸۲۰ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶

مقیم الدو که طبع نفیج حیا جان بهادر قیام جنگ که نیک دار و چون
 ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶ ۲۶۶

بود پسندیده اخلاق و فلاطون فطرت اوج تمکین بهرکت دان بود
 ۸۶۵ ۸۶۵ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰ ۵۳۰

وقبله ایمان جمله فصیحان امیر شهرستان دلاوری بود بلکه ریس
 ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹ ۲۳۹

جهان دلاوری استان او قبله مقصد عالم بود نیر تابان فلک کرم
 ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰ ۲۸۰

آب رنگ یاحین باغ سخن کلام او بود دیده عروج سپهر فن نام او
 ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹ ۲۴۹

آن صبح نفس و گردون اوج که یگانه آفاق بود در غزل سحر خلص آمد
 ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰ ۲۹۰

وسینه فم هر پره در او شام طبع را ازین و انغ و انغ میگرد چون روان
 ۱۲۵ ۱۲۵ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲ ۵۲۲

پاکش روح ببل و پیرانه گل باغ ارم شد و جسد مطهرش سندیستی عدم
 ۲۴۸ ۲۴۸ ۲۴۸ ۲۴۸ ۲۴۸ ۲۴۸ ۲۴۸ ۲۴۸ ۲۴۸ ۲۴۸

فرزند دلاور صفا جلوه هنر خدیو کرم شکینی شیم و سنخ تبار فخر و یا
 ۲۳۱ ۲۳۱ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵ ۲۵۵

نک سیر کرم خود را ز می عمر گفت و گو پیرایه صواب منهل علم امان دهر
 ۲۴۰ ۲۴۰ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲ ۵۳۲

افج عظیم نمودن بعلی جناب فرزند امیر الدوله سعید الملک حاجه محمد امیر

سپاه ممتاز جنگ با آنکه خود در کشور متنان کار فرماست و نیکوکاری ناموری

ازوش و نشو و نماست الا چون ذوق خاطر شورش کرد و جوش دل آشوب

در میان آورد و تعمیل ارشاد وقت بانهایت حسن و خوشی خواش بر خست

و بانگاه مصلح طبع طلسم طبع دیوان سودا سواد انداخت

چار جاز بهجست تاریخی و عسا

خوشه و غیره و رسم خوان و چکا

رود و ساز و مند و قش و غنا

صبا پر و حیران و غلطان و نوکا

و شمنش را جین و غم لیت و ظما

این مربع روست خود را و نمود

با و در تیش همیشه نغمه ریز

با و در بزم دل فروزش مدام

با و در درگاه او مدحت طرا

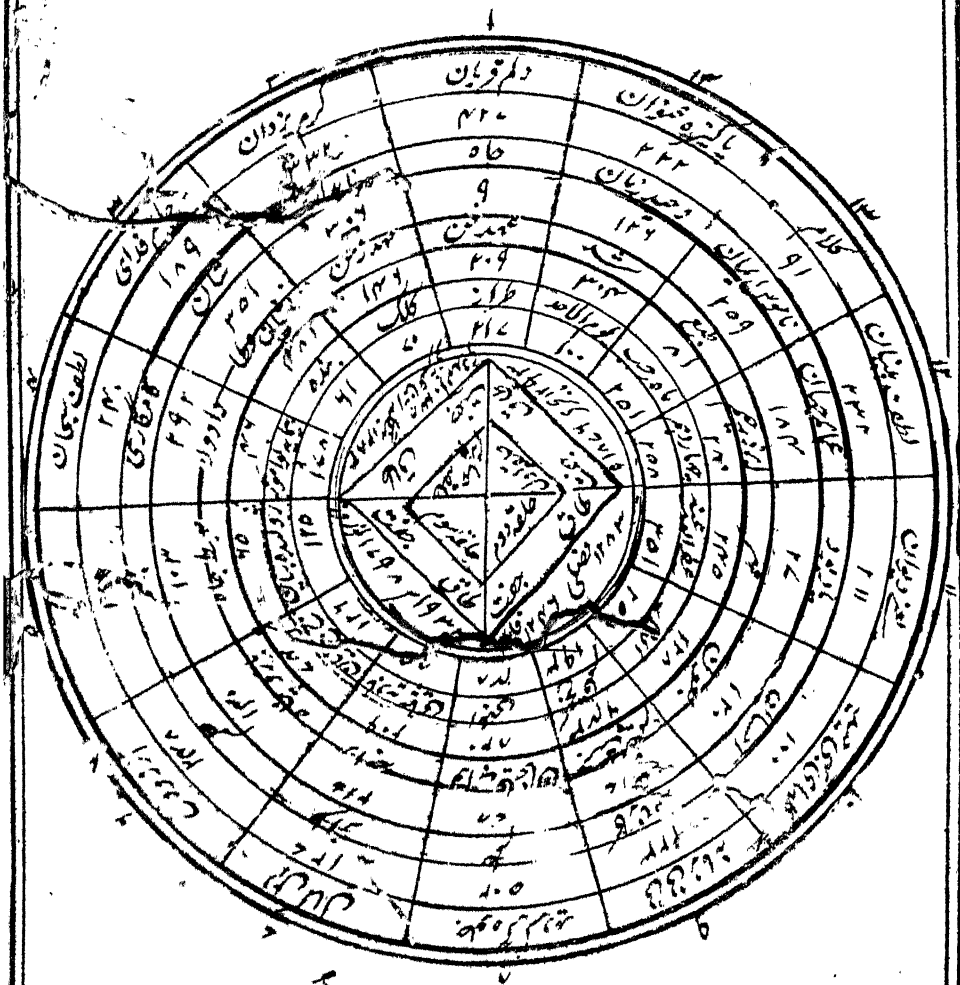
با و یارب و زو شب شام و سحر

المختصر در مطبع و لکیزین که بصورت معنی مسکن است و نام آن سرسبز

چمن سخن او و پیرس انجمن است صنعت گرمی مشقت و بالادست

جسم صلاحیت و جان فطرت دوست صادق لازم الامر

چمن باغ
تسکین
لست از دور
که حصول آن
کن با شد
و شمنش را



خاتمه الطبع منظوم من کلام فصاحت نظام نشیانی حبیب

بنام خالق لفظ و معانی

کیا جسے سخور ہر بشر کو

عطا فرمائی گنج نکتہ و اسرار

مکالاد من شب سے سحر کو

کیا ہے مطلع کو نین موزون	یہ ظاہر ہے نہیں باریک مضمون
مخمس یا قصیدہ یا غزل ہو	یہ کئی اور خطبہ مضامین شاعر و نکو
اوسے نے عشق گل ببل کو بخشا	دیا بھی حسن کا عاشق کو سودا
فراق و وصل کی لذت سی گاہ	کیا کس کو با مالہ و آہ
ہوئی جیسے زلیخا دل سے شیدا	وہ یوسف کو حسن پاک ایسا
اوسے کا عشق کو عاشق بنایا	جہان بین حسن کا جاوہ کیا
سچا ہو کو ہما می سنخ و خضر	کریل کو چھوٹا مان و گاہ حسن تر
عدم سے جان بستی یہ آئے	بشیرین و ملک اوسے بنائے

نعت حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ احمد سدا دیا ہو پیوید	نیر اران حمد و شکر رب اکبر
شہنشاہ رسولان مجنبد	حبیب رب سب جان ہیں محمد
کبھی پیدا ہو توئی ہفت افلاک	شاہ لولاک
وہی ہیں باعث اسجا و عالم	آدم

شفیع المذنبین ختم الرسل ہیں
 نہ ہی اسد از شاہنشاہ کونین
 ہوئی معراج جسمانی نبی کی
 نہ ذرہ بھی گئی گرمی بستر
 نہ ہی عجاز شاہ انبیاء کے
 علی سے لیکے سبب نبی تک

محمد باوی کل سبیل ہیں
 گئے معراجین باقار
 رہی دروازہ رکبہ ہوا
 رہا اب جو حجابیں بین
 گئے گئے تھے تھے مہمان خدا
 ائمہ حجت حق ہن نہیں شک

سبب نظم خاتمہ الطبع

مجھے پیری میں پہنچا پیش جو
 کروں تحسیر حال طبع و یوں
 مقیم الدولہ ہیں جسکی مصنف
 سحر اوں کا تخلص بلیقین ہے
 امیر الدولہ جلالہ کی خلف ہیں
 اوں نہیں کے حکم سے چہا گیا ہی

پلا ساقی شہر آباد ہوا
 وہ دیوان ہی منصاحت حسین
 عدد دوست اوں کے معرفت
 کوئی استاد ایسا اب نہیں
 عیان آفاق چمکتے و افنی
 مرقع مایہ نے وہ ہزار سحر کو

۵ همیشه بین رضا جوی آ
 ح حمایت خلق کی بپتی ہی منظور
 و در دولت ہی مرجع اک جهان
 م معین اہل عالم بین مشوکت
 ر رہن جاوید دنیا میں باقبا
 س سخی وصاحب شہمت ہی
 خ خدیو کشور زہد و عبادت
 ن نہیں ایسا سخنور فی الحقیقت
 ۵ ہمیشہ سی رہیں شکر و خوش
 و ویا حق فی نہیں ذہن عالم
 م معین ہر شریف ذوی ہر
 ت تخلص سحر ہی معجز بیان
 ز زہی عرب ہی سطوت ہی جا

م مکین سند عالم پاسبان
 م محامد انکی مساعدا
 ا ادب ہی شک مسلم
 ح حسن خرمی و بیرون حن جلد فعل
 ن نکین خاتم دولت ہی بین
 ا امین دراز دار سہ
 ب بلا کی عاشقانہ ہی طبیعت
 ا اسیر و صبا ہی سحر
 ر ریری جسر تصدق روح عالم
 م مقیم الدولہ کی نخت حکم
 ا امیر الدولہ کی نخت حکم
 ج جملہ وافی

ان بنو خالی زمانہ انکی دم

کے ہر پہلو میں کج صنعت سی ماہر

نہا چہر تو براج کو اکدن بلا کر

ماہن کی بیکار سے نہ کچھ دیوان

ہیقیم الدہلوی فرید کا حسن منزل

امیر غلام ہندوستان تھے

خداوند ہی تھے وہ طبع گرامی

بلاغت عاشق طبع روان تھے

ہمین کہیں طبع و جنک حد

عجب دیوان کہا ہی حشیم بدو

عیان جوش بلاغت ہر غزل

ضمیمہ کی خوش بختی جہت

طبع کی ایسی تہ

گ اگدا ہون بادشاہ کی کرم سے

خطاب نام ہو گا اونپہ ظاہر

کیا ارشاد با صد شوکت و فر

فراہم تم کرو چھپنے کا سامان

تھے فن شعر میں استاد کامل

وہی فخر رئیسان جہان تھے

کہ تھے استاد سعدی و نظا

فصاحت و انکی قربان زبان تھے

تخلص ہی اس طرح ازل سے

مضامین بہن کہ بہن درہامی

پلکتی ہی فصاحت ہر غزل

خزانے سے اسیدم جاکی لی

کہ جسے عقل گردوں کھامی

اشاری سی پھری ہر کل ہر اک
مرا فرمان او نہیں جا کر سنا
ہو کا تب مثل نور اللہ اسکا
ورق کا غنڈکا ہو چاندیکا تر
سیاہی طبع ہونی کی روان ہو
معطر پڑہ کی مغز دوستان ہو
بہم ہوں مصلحان سنگ استا
نہ بھولی تلمو یہ فرمان چہ ہے یاد
قلم ہو بہر حسامہ شاخ طو
بہت عمدہ ہو خوش خط ہو جی ہو
وہ دیوان پیر صد سالہ جو دیکھ
بزرگ چہرہ آئینہ رویان
سنا یہ حکم جب او نکی زبان سے

بزرگ گردش چشم حسینان
جوا چھا چھا جھٹھ جھٹھ
ہر اک صفحہ ہو رشک ملکہ
بیاض کا ہر لہرہ ہے بہتر
سواد و دید پھر حور حستان ہو
نقطہ پرشکنا فون کا گمان ہو
وہ ہوں خاں خاں بستان
ہر اک نقاشی ہو اتا و ہزار
نیاسا مان کی جاکر مہیا
ہر اک غم جی سی دیوان سلی ہو
تو فر فرشتہ کو بی صحت کہ
کینین جہاں میں جہاں میں
ہو ہی ہو ہو ہو ہو ہو

او دہر نکلا زبان سی نام سامان
 زبان و منشی کی منستی ہوئی آ
 چھر تو برابر چھپنے دیوان
 اس کی کل سے بہت چپا
 جو کوئی دیکھتا کہتا یہ کیا ہے
 حقیقت میں نہایت خوب چپا
 یہ کافی کہنا حدی میں فقط ہے
 حضور راجہ صاحب جو کہ
 زمانہ کیوں نہوا سکا شاخون
 خموش اب ہیان ہی تیرا کہہ رہی

اوہر گویا چہار گہا تہ دیوان
 مکان پر شب کو دیوان سحر کا
 او سی صورت ملا ج طرح فرمان
 باقبال ایسا لکھو لہ چپا
 یہ دیوان ہی کہ آئینہ رکھا ہے
 اب اچھا نام آگئی ہے خدا کا
 کہ نقطہ تک نہیں اس میں غلط ہے
 زبان پر کلمہ احسن آئے
 پسند طبع اللہ میں ہی یہ دیوان
 دعا پر خاب تے کو ختم کر عیش

الہی یہ کلام پاک استاد

متبدل خاطر اہل سخن باد

خاتمہ الطبع چمیدہ ابر قلم مشکین رقم ویر عطار و نظیر شاعر سحر پیا
 سخنور بہرہ دان نشی فد علی صاحب و اچھی صاحب کتابت و تصنیف

بیاض سحر کے مطالعہ سے صادق طبعان صبح نفس اکاہ بین کہ خدائوں
 ماہ و ہور جاعل الطلمات والنور انسان ضعیف و مجتہد

چھوٹا منہ بڑی بات ہی الرحمن علی العرش استوی کے مضمون فیض مشن
 سے صاف روشن و ہویا ہی کہ ذات فائق الاصباح رفیع الدرجات

مقربان بساط احدیت جس مقام پر اب بیٹھے ہوں کہ کسی مجال
 کہ لب محمد الہی کہیں ہے استاد گان پایہ سر پر صمدیت جس جگہ پر دستاویز

بستہ سر جہان کے گھرے ہوں وہاں کسی کتاب و طاقیت ہی کہ اظہار
 مقولہ کم و کیف میں کہ چمنہ سی بولے اگر قیامت تک طائر وہم اور اک

اڈرا کرے کنکبرہ کاخ عظمت و مجلال تک پہنچے سب سے بہتر یہ
 کہ ہر فرد بشر صنائع بدائع خداوند ہجڑہ ہزار عالم کو غلام و شمس سہا ہوا

دیکھا کرے کہ خاصان دین رہ فرس اندہ اندہ بلا اچھی نگاہ مازندہ

مفت حبیب خدا اشرف انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کما ہی
 مثل حمد الہی سخت مشکل و دشواری آئی ہے کہ نہیں پہچانا محکمہ کیسے مگر
 خدا نے اور علی نے ارشاد پاک رسول مختار ہی جب اس طرح حدیث صاحب
 لہ لاک میں یہ کیا ہوا ہے قرآن مجید و فرقان حمید میں خداوند عالم نے
 ایک لعلی خلق عظیم اس شان سے فرمایا ہو تو اب فرمائیے کہ ہم کس منہ
 سے رسول مقبول کی نعمت کا دعویٰ کریں سوا اسکے کہ اوس رتہ التاج
 فرق نبوت اور یتیم بحر مواج رسالت کی مدح مبارک میں یہ شعر پڑھا کر

محمد حامد محمد اہلس	ع خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس
---------------------	---------------------------

اب منقبت زبدۂ اولیاء سر دفتر اصفا نوح بتول عذرا وصی بدافضل احمد
 امیر المومنین عیوب الدین انزع البطین قائد غر الجلیلین غالب کل غالب
 علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی کیا کریں جسکو بیخ خدا اور رسول کسی نے
 نہ پہچانا ہوا و سکی تعریف کس دست و قلم سے ادا کریں شعر

علی کے رتبہ اعلیٰ کو کوئی کیا جائے	خدا کے بعد رسالت اب سمجھیں
------------------------------------	----------------------------

اسی طرح گیارہ فرزند ارجمند او کے یکے بعد دیگرے سب حجت خدا ہیں
 کل مخلوق خدا کے امام و پیشوا ہیں بقول مرزا محمد رفیع باؤل علیہ الرحمہ

بسم و سخاوت ہمہ متلا
 ہمہ چون محمد ہر چون

اما بعد ننگ نام خدا علی معروف بہ اچھی صاحب کتاب سہ ماہی الامم عیش
 برای نام خدمت ارباب سخن مین گزارش پرواز ہی صنوبر چنوبت نواز
 ملک معانی بصند سرت و سرور مد عاطر از ہے کہ قبل ازین دیوان فصاحت
 بنیان بلاغت عنوان انقلاب آسمان سخنمدانی شہنشاہ کشور مضامین
 معانی خدیو اقلیم سحر بانی یکیتہ تازہ عرصہ فصاحت فارس مضمار بلاغت
 درۃ التاج فرق سخنوری استاد فردوسی والنوری سرآمد شعرائی ہجرت
 سخیل سخن سخنان زبان غیرت امیر امیر حسن رشک جریر و سحران
 خلاق معانی و سخن تازہ فرامی مضامین نو و کونن ہمپایہ سعدی و صاحب
 صاحب فکر صاحب ذی المجد والکرم ملک الشعرائی عرب و عجم
 رئیس اولو العزم و عالیجاہ امیر ذی توقیر خورشید کلامہ شریخی خصال

میخ جلال کیوان علم حبیب شیم گوهر موج مروت و سخا آفتاب برج محب
 و عتلا کان کرم ابر عطاء عالت شعار شجاعت و تمار حق ثرود و اشک
 نسکند رنجت سپهر سخت اعی جناب مستطاب معالی القاب مقیم الاولیاء
 ثواب علیحان صائب بہادر قیام جنگ متخلص سحر برداشتہ مجموعہ
 ہمایون بنیاد محمود آباد جو ہوم بہ بیان سحر ہی محض بی ترتیب پریشان
 پڑا اتساق تو یہی کہ ایسا دیوان لا جواب کہ جسکی ہر غزل عید المشا
 و ہر شعر انتخاب ہی ظہیر فریاد بی جسکا معروف نظیری بی نظیر جسکا معروف
 کمال اسماعیل جسکے جمال عروسان مضامین پر قربان و شیدا آتش
 آتش بیان شعلہ زبان ناسخ اعجاز فکر سحر لسان فی جسکی مضاحت و
 بلاغت کالو ہا مانا انسان تو کیا آج تک چشم و گوش فلک فی دیکھا نہ تھا
 ہر چند جناب مرحوم و معذور کو خود منظور تھا کہ میں اسکو مرتب کر کے
 چھپوا دوں مگر معذور تھے اذاجار حلیم لای تاخرون ساعۃ و لا تقدر
 کے مضمون سے مجبور تھے ایام غدر میں یہ سانچہ جا بگزا حادثہ روح فرسا

نوین رمضان المبارک سال ۱۳۸۷ هجری کو مقام سیو تہ پیش آیا جا کہ یوم کلمہ
 سلطان آیت فتح فی الصور فی لبثوق ملاقات حوران عین بہشت برین
 یاد فرمایا آخر محمود آباد خاص میں اپنی کر بلائی تعمیر کردہ مین مدفون ہو
 عزیز واقارب ملازمین و متوسلین معنوم و مخزن ہوسے حکم آنکا اگر
 پذیر نتواند سپر تمام کند ایک زمانہ دراز سے عالیجناب مستغنی عن الملج
 والاوصاف المشہور فی الآفاق والاکناف غرہ ناصیہ دولت اقبال
 قوہ باصرہ شوکت واجلال نہنگ سحر شہامت و بسالت ہنر آجام
 سطوت و ایالت نور حدقہ ابہت و کامکاری نور حدیقہ شمت و بختیا
 گوہر مرج سخا و کرم نیز برج اقبال حشم صاحب حلم و جفا مخزن قوت
 و اتقا حامی دین مبین مرج شہریت ختم المسلمین پیر و ائمہ اطہار
 شیعہ حیدر کرا رشاع طلیق اللسان سخنور فصیح زبان بلبشیا زبان
 گلزار فصاحت طوطی شکرین مقال بوستان بلاغت و برعت استاد
 ہمہ دان سحر کلام اعجاز بیان صائب فکر نظیری نظیر امیر کبریا فی تعمیر

امیر الدولہ سعید الملک اجمہ محمد امیر حسن خان بہادر ممتاز جنگ تخلص سحر
وام اقبالہ کو منظور تھا کہ عروس دیوان والد زویشان زیور طبع سے
ہر ہفت ہو کر مقبول خاطر عاشق طبعان انام ہو پند طبع وقاد و نفاذ
شعرا می یزدی الاحترام ہو باوصف تشیت امور ریاست و کثرت کار ہا
سترگ حکومت خود بنفس نفیس فراہمی و ترتیب دیوان میں توجہ تبلیغ
فرماتے رہے جو غزلین اور قصائد کم تھے ان کو جاہ بجائے منکوات
رہے با اینہمہ دلسوزی و عرق ریزی پھر بھی بہت کلام مجرب نظام
مثل ثنویات وغیرہ ہاتھ نہ آیا جب کسی طرح تصانیف باقی ماندہ کا نسخہ
و نشان نہ پایا اسکو بحسن ترتیب مرتب فرما کر منشی کشوری لال شتر ^{انجمن} دہلی
و منشی چند لال مہتمم مطبع او دہ پریس واقع بمیں لکھ کو طلب کیے حکم مطبع صادر
فرمایا ان دونوں خیر خواہان دولت نے تھوڑے زمانے میں چھاپکر
گلدستے کی صورت حضور راجہ صاحب بہادر متشمم الیہ رکھ دیا خدام
عالی مقام نے پسند فرما کر ہر ایک کو خلعت فراخ و حال عنایت کیا

نہایت مسرور ہوئے بہت تعریف فرمائی کہ تم نے اس قدر جلد پہنچائی پرست
 جانی سبحان اللہ و بحمدہ عجب حسن کا دیوان چھپا ہے ہر حرف سے عشق
 طرہ کا جو بن چکا ہے یہی جو لفظ ہی خاتم حسن و جمال کا نگین ہی جو حرف
 وہ ایک محبوب کرسی نشین ہی نوک پلک حرفوں کی تیر و تار گان بار گمان
 کی صورت دل عاشق کے پار ہی ملک دل پر لشکر زنگ شجوں مارنے کو
 طیارے سیاہی مین سواد ویدہ حور جل ہے یا سیہ چشمان مست بادہ حسن
 شبیلی آنکھ یون کا کا جل ہے دلربا بیان الفاظ سے ایک شب کی دھن کا
 حجاب پیدا ہی مداد تحریر میں شاید پانی کے بدلے عطر عروس بلا ہی
 نقطے سویدا ہی دل عاشق یا عنبرین خال رخسار پر پرویاں مہوشان مین
 چمکے مک میں آسمان حسن و جمال کے نجوم زرخشان ہین دو آنر بیضا و
 تفسیر آفتاب فلک حسن و صورت ہین نہیں نہیں حلقہا ہی کسند
 زلف عنبرین مویان جان نراکت ہین خطوط جدول کو موٹنگا فان
 باریک ہین تارنگاہ شاہان خلج و شکول سے باریک تر جانے ہین

بین اسطور کو کمیشان سپہر عز و شرف انہار کو شرو تینم سے بھی صفائی
 و شغافی میں بہتر جانتے ہیں خطوط باریک مسطر پر تار شعاع مہر کا یقین ہے
 ہر صفحہ کا غذبایں سحر اقبال یا عارض صاف سیمران ماہ جمال سے
 زیادہ دلکش و دلنشیں ہے ہنگام تحریر کا تب نے بہر قلم یک قلم شاخ
 طوبائی جنت قلم کی ہے جس نے تیزی قوط سے سر میدان نیزہ خطی شعاع
 آفتاب عالم تاب سے بھی نوک کی ملی ہے کاغذ خوب تقطیع خوش اسلوب
 خطاط غیرت حداد خوشنویس رشک میر عمار نے اس حسن سے لکھا ہی کہ
 سواد خط اور قلم مشکین رقم کی لاگ پر یاقوت رقم خان فی ہیر اکھا کیا
 مصلح سنگ فرما دچنگ شیخ محمد عسکری شاگرد و حیرت سے بے صفحہ جملہ
 عیوب سے برے جو تقدیر معکوس حروف کو سید ہا بناتے ہیں او وضوح
 بہتر ایسا عمدہ و صاف بنایا کہ تان شکل نے منہ دیکھنے کی واسطے
 حیران ہو کر آئینہ سکنہ کو دیکھ کر کلاہا نقاش لاثانی غیرت ہند
 رشک لانی نے لوح چین بوان میں وہ زور قلم دکھایا کہ کبھی موشگان

باریک بین کے وہم و خیال میں ہی نہ آیا بل بڑا پھل تپا ایسا نازک
 بنایا کہ خطرِ یحان و قطعہ گلزار کو بھی شرمایا ہر چید عیب جوئی کی مگر ستر
 نظر نہ آیا پسیمینوں فی احسن سی کاپنی جانی کہ تھر پر وصلی وار وصال
 عاشق و معشوق کی صورت نظر آئی جب پروت اوٹھانہ چھنا نہ بھرا
 ہر نقص و عیب مہر کوئی حرون اپنے خدا اعتبار سے سرور زیادہ نہ بڑا
 جب تھر پر سیاہی دی بیلن نے بے لن ترانی بات نہ کی جو فرمان کل
 نکلا آج تک و سکا ہمسر و کیا نہ سنا آئینہ حلیت عذار ماہر و یان کو شہ
 چمک مک میں مہر ہاں تاباب نظارہ نہ لایا آخر گوشہ مغرب میں چسپایا
 صحت فی اپنا وہ جلوہ دکھایا کہ حرون و لفظ تو کیا کہیں نقطہ کا غلط
 نظر نہ آیا الہی جب تک چرخ دوار کے کل جی بیکل کرنے والی طہی ہی
 یہ کارخانہ پایدار ہے ایسا امیر کبیر میں عالی حوصلہ تا قیامت برتر ارکا
 قطعات تواریخ طبع دیوان لایا تصانیف شعرا می شرف
 و نازک خیال و سخنوران زوی فہم و زوی کمال الی

تایخ طبع من تصنیف عالیجناب مستطاب معالی القاب سید الدوله
سعید الملک اجه محمد امیر سنان صاحب بدو متنازجات و ام قباله
والی ریاست بهایون بنیاد محمود آبا و خلف الرشید جناب مصنف حرم و

راجہ نواب علیخان مقیم الدوله
آفرین باد بامیان مقیم الدوله
ای خوشا و صف زبانی مقیم الدوله
خلق بین جو و فراوان مقیم الدوله
ہین جو و کردہ احسان مقیم الدوله
ابر جو و گہرا نشان مقیم الدوله
ہمہ تن تابع فرمان مقیم الدوله
واہری مرتبہ و شان مقیم الدوله
ہین ملک حاجب و ربان مقیم الدوله
ای زہی طبع ہمہ دان مقیم الدوله

ناظم ملک سخن خسرو تسلیم کمال
تھی محمد سی محبت تو علی سی لعل
عادل باذل و ذی فہم و سخن سنج
بخشش حاتم طائی سی یادہ مشہور
عارضت کشی اہل دول سی ہی او نہیں
ابر نیان سی زیادہ تہاسد اگو ہر
ننگی بین ہی اقران و امثال ہر دم
دہرین صاحب ملک و علم و فوج
پہن خدمت ملی فردوس میں جو علم
نامہ ہر فی و دانندہ ہر علم و ہنر

چہرہ فروختی از بسکہ فن شعرین
 ناطقہ بیل شیراز کا کرتا تہبہ
 شاخ طوبی کی قلم ہو تو رقم ہو شاید
 اونکی شاگردوں اب عوی ستاوی
 مصرعہ قامت شمشاد چمن کے قبا
 کچنہ کچنہ منی مزہ شعر میں اوسکی پایا
 جنکو اللہ فی دی جودت طبع فیض
 شکر صد شکر کانی لگی محنت کہ ہو

اہل جوہرین شہنا خان مقیم الدولہ
 عندلیب چمنستان مقیم الدولہ
 صفت کلاک قلمدان مقیم الدولہ
 پیرہن طفل بستان مقیم الدولہ
 مصرعہ دست گریبان مقیم الدولہ
 جوہر اذلہ برخوان مقیم الدولہ
 ہین وہ سب امل فضاں مقیم الدولہ
 جمع اوراق پریشان مقیم الدولہ

سحر تاریخ لکھی از سر جودت عینے

خوب نگین ہی دیوان مقیم الدولہ
 ۱۲۹۳ھ

از جناب نواب احمد حسن خان صاحب خوش صنعت و خوش

مطبع باوقار میں دیوان قاعدی سی بفضل رب جهان

یادگار زمانہ مطبع ہوا

میں تو کیا خوش تمام ہیں شعرا

اوسمین ہی حسن بھی فصاحت کجا
 دل کی آنکھوں سی نیکی کرشاعر
 ملو لو شاہوار نقطے ہیں
 روشن از آفتاب لوح مبین
 جو ہی مضمون وہ عاشقانہ ہے
 نام اس نظم کا بیاض سحر
 اب مصنف کی ہوصفت مسطور
 عابد و ہر زاہد عالم
 یاور دین احمد محنت سار
 ابراہان گلشن عالم
 صاحب جود و ہرین ممتاز
 حاتم وقت رتبہ دان ذی قدر
 بادشاہ و پارٹرز سخن

لطف کی ساتھ ہی بلاغت بھی
 والدہ شفیقتہ ہو ہر شاعر
 ہیری کی ٹکڑی حروف ساری ہیں
 اور جدول شعاع نور آگین
 ہر سخن گوہر گمانہ ہے
 ویراہل زبان کو ستر سار
 بندہ پرور جوتی بہت مشہور
 لطف فرمایا بکیان ہر دم
 خادم خاص خیر گزار
 نیر اتہا جان خلق و کرم
 اہل دل باحتدا غریب نوا
 بانی جود خوش بیان ذی قدر
 ہفت کشور میں شہرہ نادر فن

افضل و اکرم و رئیس و امیر

رہبر راہ حق خدا دان تھے

یم مواج بخش و الطاف

سبج جوہر و معدن شفاق

نکست گلشن ریاست تھے

بیس اشعار یہ جوہرین مرقوم

سر مصرع سی لی جو حرف انکا

فلک شاعری کی اختر تھے

حیف صد حیف جا کی دنیا سے

ہو یہ تقریر مختصر اب جوش

حسب ارشاد راجہ فی جاہ

من شعر و سخن وہ پایا ہے

سحر ہے جو تحنص نایاب

داورس فنیش بخش و خوش تقریر

قاسم روزی ہر انسان تھے

آبرو بخش گوہر انصاف

جامع جملہ علم و ذوق اسلاق

گوہر بحر فیض و مہمت تھے

اسمیں صنعت ہی ایک کر معلوم

نام ممدوح صاف ہو پیدا

کیون تخلص سحر نہ وہ رکھتے

بادشہ کشور عدم کے بنے

رقم احوال اور کرا ب جوش

ہین جو مشہور شکل مہر و ماہ

شاعری میں بلند پایا ہے

ہی وہ پر نور صورت مہتاب

حاکم اوسجا کے ہین فیض نہاد
 تمام مین اوسکی مجکو خوب ہی نا
 فکر تارینچ کی جو مینے جوش

خاص علم و ہنر کا ہے جو بلاد
 لفظ محمود اور ہے آباد
 آتی گردون سی یہ صدای سرو

طبع کا سال لکھ یہ خوش اہلوب

شاعر لا جواب دیوان خوب
 ۱۲۹۳ھ

نشتی اشرف علی صاحب شرف

مقیم الدولہ کا دیوان چہا خوب
 اگر اشرف ہی تملو فکر تارینچ

بہار آگین و رشک صدچین ہے
 لکھو گلہ سہتم بزم سخن ہے
 ۱۲۹۳ھ

از جناب نشتی سید اختر علی صاحب اصغر

بفضل خداوند لوح و قلم
 قلم نے دم نہ کر اصغر لکھا

چہا خوب دیوان بلطف و صفا
 سراپای خوبان و لکشن ادا
 ۱۲۹۳ھ

از جناب نشتی سید باقر علی صاحب تحصیلدار بہر و ضلع الود

کجائی اسی سامن یرین بار بہر شہر تیرین

کہ کلیات لکھا اگلی طبع آمد و رفت

بجای این سخن دشمن بیا چشم نظار
چو بیتاب و ماه سیاه بشمار
دیکه بنیز گاه ز فرشتک پیکار
ز فضل آن استاد و دوان صورت شده
همین نوعی زور داشت قبول لباس از
بختم آموختن مرقع ز روی کشاد

که جود گریست چرخان مہر صبح بیکان
بیا که خال رخ پر می انمایم سپید چشم بدین
تو گوئی آمدی ز فرشتان شیرین بیان
سخوان غش نیر ارمغان بیان نظم سخن از این
صدای تحسین بود بهر لب من و عا و خلق
نوشت چار کن مطلع چہ تار رخ گلک

ز شوق ممنون بطبق تحسین کلام و رشک نظم پروین
۱۲۹۳ ۶۱۸۷۶

محیط مضمون شگرت نگین بیان شیرین مضامین
۱۲۹۳ ۱۲۹۳

جناب سید تجل حسین صاحب تجل تخلص استاد جناب جہ صبا و قلم

عجب شاعر تھایہ دیوان ہی جسکا
مقیم الدولہ نواب علیخان
سحر مروج ناسخ سے تلمذ
رہا آخوندی نسخ سی بھی شوره

بس اوسکی وصف میں قاضی بان
خطاب و نام نامی کا نشان ہے
کہ جہاں سکون و اوجہاں ہے
اب و کی روح ہی خلد آشیان ہے

رئیس قصبہ مسود آباد
 فنا خود اور کلام نظم باقی
 تقاطع کی بندش سی ظاہر
 مزہ اسمین زبان مافی کا یہ ہے
 نکیوں مطبوع ہو دیوان مطبوع
 بحر جس شعر کو سوز درون سے
 مضامین درو کی جس عارفہ میں
 جنون کی جس جگہ مضمون لکھے
 طریق نظم ناسخ ہے جو اسمین
 کہلاوا سوخت کی بندش سی مجہر
 تجل فی سر بدین کو توڑا

مضافات او وہ سی یہ مکان ہے
 یہی لطیف حیات جاودان ہے
 زمین شعر ہفتہ آسمان ہے
 کہ بالکل میر کی گویا زبان ہے
 کلام نکتہ پرور نکتہ دان ہے
 طریق سوز سی غالی گمان ہے
 مذاق درو کا دل کو گسا ہے
 طرازش نظم سودا کی عیان ہے
 تلمذ کی رعایت بی گمان ہے
 طریق حضرت آتش نہان ہے
 مسلم اب تیشہ فرا دیان ہے

سینین ہجرت احمد کی تاریخ

بتدا ۱۲

کلام شاعر شیرین بیان ہے

۱۶۹۳

از جناب نشی جو اہر سنگ صاحب متخلص بہ جوہر

مخزن لطف یو ان پیاپی ہر
روی انصاف نور انجمن کی کجی

جو غزل آہین ہی اک سلک کمر چھپی
دل فی میری یہ کہا نظم سحر چھپی

از جناب سید حسن صاحب متخلص بہ لطافت خلف یل انست

راجہ نواب علیخان سحر
نسل نواب باقران مہشال
شیعہ خاص و عہد ادارین
عابد وقت سحر شب بیدار
صوت تملیل و قیام آن مرحوم
شد مخاطب ببقیم الدولہ
شاعر کامل و خوش فکر و فصیح
منتشر بود کلامش رنگین
پیر صاحب اقبالش سحر

دین و دنیا پی ان شد مجموع
عرب و جاہ و شمع آمد بوقوع
زاجہ و متقی و اہل نضوع
این تخلص پی ذاتش موضوع
محمود و سحر و تسبیح و رکوع
عزت افزو و عبادات و نشوع
طبع عالمی و کلامش مطبوع
در گلستان جہان مثل فروغ
ہر صفت نیک بنداشن مجموع

خوش خطاب ست امیر الدولہ
 جمع دیوان پدر راسد بود
 کہ مسمیہ بیاض سحرست
 خوش خط و خوش روش و خوش تقطیع
 چومہ و محسوس و وائری پر نور
 مادہ یافت لطافت فوراً
 مصرعہ روشن تاریخ نوشت

صاحب خلق و مروت ز شرف
 بہر اعلان فی طبع و شیوع
 طرفہ نام ست برائش موضوع
 جامہ حسن فی آن مقطوع
 چو شب قدر سوادش مصنوع
 شد طبیعت چو فی سال رجوع
 چہ بیاض سحر از طبع طلوع
 ۱۱۶۹ھ

از جناب میر سعادت علی صاحب رئیس سید شاہ پور متعلق دہلی

سید آمد بعد رنگین سخنما
 و لم یبکفہ سال طبع و تصنیف

بہارین کلیات فیض آگین
 چو گل بر بوزہ ہی رنگین مضامین
 ۱۱۶۹ھ

از جناب مولوی سید صادق علی صاحب بہادر سید صغریٰ علی صاحب

خوب دیوان سحر کا طبع ہوا
 بولہ لاف جو بد رنگ کر ہوئی

جسکے مشتاق ناظرین تہی تمام
 سخن میں بیشال کر ارقام
 ۱۱۶۹ھ

از جناب مولوی سید روق علی صاحب خلیف مولوی سید باقر علی صاحب

چو دیدم کلیات شک آتش	بحسن بندش و الفاظ نازنین
موشتم بدر این تاریخ طبعش	ز سه گلزار و گلهای مضاین

از جناب حکیم سید عطار الله صاحب حکیم

صد شکر چپا سحر کا دیوان	بمیشل تمام یہ سخن ہے
تاریخ لکھی حکیم مینے	دیر یا مضمون کا موعج زان ہے

از جناب مولوی عبدالوہاب صاحب تائب

راجہ راجگی نظم مقیم الدولہ	آن فلک مرتبہ نواب علیخان سحر
بایہ اہل نو کا قوت روان بلغا	رشیہ کلاک بنان گہ افشان سحر
راجگی باعث قدش بچان بود	شاعری ہم سبب فعت ایوان سحر
لوحش اند کہ شد از جودت طبع پاکش	ہمہ تسلیم سخن تلخ فرمان سحر
گر دیدی غزلیات و قصائد کردی	حافظ و عرفی او ادب حنیوان سحر
مشنونی کہ بود علم کلاش موعج	منہ مرتبہ قوت ایمان سحر

طرز شیرین همه الفاظ و معانی
 طرفه انداز فصاحت عجیبش لطف کلام
 حمد حق لغت نبی منقبت مر تاضی
 خوان الموان بغیم سخنش دیوانست
 وادش از طبع و دین عهد صفا و کرد
 و وجه گشت اقبال مہر لعل و
 والدش بہت تخلص سحر و سحر و سحر

جان فرادش از وجد بقران سحر
 جملہ عشاق سخنش شہ سنا خوان سحر
 بہست از حسن تولد انک خوان سحر
 ہمہ ارباب مذاق آئندہ مہمان سحر
 خلف نامور ارشد و نشان سحر
 شاعر سحر باین نسل بدیشان سحر
 اوست الحق بجان کلین بستان سحر

سال آن طبع طرب خیر رقم زد تا
 عجب این طبع ز سحر ست بدیوان سحر

۱۲۹۵

از جناب نشی فداعلی صابون اچھی صاحب تخلص

سحر کا جو دیوان چہا نو نشان
 نقطہ پر نجوم فلک کا ہی دہو کلام
 ہر اک شعر خوبش شمش و قمر
 ہر اک دائرہ مہر کا تاج سہر
 ہر اک لفظ خورشید سان جلوہ گر
 صفائی میں ہر صفحہ ہی صیقل

خطا نو خطان خط جدول ہی گویا	نشان تار مسطر کا سلاک گہرا ہے
ہر اک مد پہ قوس قزح کا لکنا ہے	ہر اک حرف مردم کا نور لکڑا ہے
سیاہی مین ہی ظلمت لکھ حورا	سفیدی نہیں ہے شب طالع سحر ہے
لکھو عیش چہنپے کی تاریخ یونقم	یہ دیوان عالی بایض سحر ہے ۱۲۹۳ھ

ولہ

ہوا کلیات سحر چپ کے عیش	پستند دل ہر وضع و شریف
لکھی طبع کی ہمئی تاریخ صفا	ہی اچھا کلام بلنغ و لطیف ۱۲۹۳ھ

ایضاً

چپ گیا جب سحر کا یہ دیوان	دل شگفتہ ہوا برنگ چمن
بے سرو ہم عیش تم لکھ دو	عیسوی سال فی ظلیہ سحر ۱۸۰۶ھ

ایضاً

لکھا چہنپے جب کلیات سحر	ملی مثل اعجاز تاریخ طبع
نہیں کم ہی اسی عیش الکاسم	ہی تاریخ آغاز تاریخ طبع ۱۸۰۶ھ

کمال نوبی و حسن خط سی سحر کا دیوان چہ چکا جب

نیم گلشن شگفتہ ہو کر نوید تازہ چین سے لائی

اوٹھا کے تب دفتر مضامین جو دہو ہو تھی تاریخ عیش

... بیاض عاشق ہی سال فصل عجیب تاریخ ہاتھ آئی

از جناب نشی فضل رسول صاحب تعلقہ ارجال پور ضلع دہر وئی مخصوص

ہست ہر نقطہ اش حکایت عشق

جب نذا نظم شاعر خوشگو

گفتم اسی واسطی کتابت عشق
۱۲۹۳

پتی تاریخ سال طبع او

ایضاً

درون فرش بہار باغ بنان

صبح شد نظم تازہ و نگین

گفت دل بے نظیر گل دیوان
۱۲۹۳

ونکر کردم چو بہتر تاریخش

ایضاً

ہوا قلع دل سے جسے دیکھا

عجب دیوان یہ چہ پاکیا ہے

ہوئی تاریخ کی جہاں کی
کہا یہ دل نے نطفہ موج افرا

ایضاً

کیونکہ اس نظم کو ہونست سبب
تاریخ کی طبع کی یہ دل فی مر

جو دائرہ اسکا ہی وہ ہی صاعن
اشعار سحر سحر ہین گویا باکل

از جناب منشی کشوری لال صاحب رشتہ دار آجین منہ

واہل علی بیاض سحر
بولا از روی واد ہاتھ غیب

دلکش و دلپزیر دیوان
لکھ دو کیا ہے نظیر دیوان

از جناب منشی گو بند پر شا و فضا

چہا سحر کا یہ خوب دیوان کہ دل ہی شتاق جان ہی تو
ہین شعر سب بیل غزل خوان کہ جنکے ہین یہ ترانے رنگین

کمال شیرین جو یہ زبان ہی کہ پُر حلاوت مذاق جان

فضایہ لکھ سال طبع ہجری زبان ہی شیرین بیان ہی شیرین

ایضاً

سحر لے یا سحر کا دیوان ہے

لکھ فضا سال بی سر اداو

ہر منزل جسکی نیت و بگو

کہ یہ لے بلبل سحر خوشگو

۱۲۹۳ھ

ایضاً

دیوان چوبیچ شذیہ سحر تازہ آباد

بات گفت بی سر اداوی فضا

طرز فضا شش شدہ مطبوع و روزگار

تاریخ ختم طبع بیاض سحر بار

۱۲۹۳ھ

از جناب شیخ محمد حسن صاحب تصانیف تخلص

دیوانی طبع دیوان نواب علیخان کا

سر اداوی چوبیچ ہی گئے کلازم رضائین

گلو زمین نہ اکت ہی کیفیت گلستان

زمین کاتب فی کہیں کا غد گلزار سپر

پیشانی سال طبع دیوانی حیرت ہی

سن چوبیچ بلبل لکھی فضلی ہر گویا

لکھا یہ طبع دیوان سحر کا مضر نگین

تصدق کعبی ہر شعر پر سدا غلط

فدا زمین یاس جان بلبل بن قربان

مضربو عیان وہ طبع علی جوتی ہن

نہ محبوب پر کبری ہی ہیں گیسو چان

صدای غیب آئی ہقدر بلبل ہی ان حیران

ہر وقت نہ استخراج میں جسکی کعبی ان

بہا نظمی ہی شگفتہ گلشن دیوان

۱۲۹۳ھ

۱۲۸۳ھ

ایضاً

عجب با جبهتی نواب علیخان سحر ایل
 امیر اکرمیت فیض مین جاتم سی فروز تر
 سخن فہم و سخن دان شاہ عربیل و میکشا
 مزبسی عشق کی کوئی عز خالی نہیں کرے
 نیکہا لیلی و محبوب کی قصہ پراثر لیا
 ہوا ہی طبع ہو کر انجمن افروز دیوان
 پنی تاریخ و سن حیرت محفل نارتھی ناگ

لسان مہر روشن شش بہت میں ان کی
 تہمتن سی سوا آفاق میں شہر و بات
 جمل سبحان ہوا و کا وہ کلام چست
 اوٹھاتا ہی ہ لذت گلہ خوشی کی بولت
 عیان نام خدا اشعار سی حلیط افشا
 کہ اک مدت سی جکی دید کی ششاق
 کہ اول تے زمانہ میں اب اس دیوانی شہر

۱۲۹۳ھ

ایضاً

چہا ہی وہ دیوان رنگین سحر کا
 ورق رشک و راق گل میں سراپا
 غزل جو ہی خوبی میں نہیں شے وہ
 ہوا می مضامین رنگین بھی سحر

لطافت میں فوق و سکو گلہ آریہ
 ہر اک صفحہ سخن گلستان گریہ
 ہر اک شعر روشن لسان قہر ہے
 شگفتہ گل نظم اب سر سبز

عقیدہ الی بن و ش کا سن طبع لکھا

ولامام دیوان بیاض سحر ہے
۱۲۹۳ھ

از جناب میر محمد علی عرف میر برم اصدا شاعر تخلص

واد کیا شیرین کلامی ہی سحر کی

طبع روشن سہی او کی منفعل ماہ منیر

مختار تاریخ خیامہ فی فصلی دین لکھا

کم ہی شاعر ایسا دیوان فصیح و لہجہ

نکاح سال طبع ہجر دین فی جہدم

آئی ہاتھ کی صد ہی کلام فی نظیر
۱۲۹۳ھ

از جناب شیخ محمد جان صاحب شاد پیر ویر

راجہ محمد روح تخلص ہے

گوہر کیتا ی بیاض ہے

ہر سخن زینت در گوش او

زیور سیما ی بیاض ہے

معنی رنگین ہر خورشید تاب

چون گل عینا ی بیاض ہے

طبع بگشت آن سخن فی نظیر

رونق آب زندای بیاض ہے

باہر و پا آمدہ فصلی سنین

دفتر زیبای بیاض ہے
۱۲۸۳ھ

از جناب نواب محمد مرزا خان صاحب عیش

آپ کے حکم سی دیوان سحر طبع ہوا

خط و تقطیع سی ہی نسخہ فرغوا

غیب گنج سرایاویہ آگنی واز

چپ چکا چپ چکا دیوان سخن خراب

از جناب میر وزیر علی صاحب خنجر

رینے مجھ سو دآباد بود

امیر اولوالمسلمین عالمی کبر

تخلص سحر و شست و زفن شعر

شرف بہر خواش شمشیر و قمر

رباعی قصیدہ غزلما شت

بد مینان تو کوئی کہ سلک کمر

چورفت جهان سوی خلد برین

امیر ریاست شد اور پاپ

تخلص منودہ بہ سحر این رئیس

کہ تجنیس بود ست خط

عجب معدن جود و بحر سخا

خذف پیش و سکہ بر سرم

باز و ز سام و ز میان قوی

نزد بر دست از رستم و زال زر

دراوازہ ز نور سبب خجہ اش

نہد شیر در غار و بابہ سر

ہلال فلک گردہ آفتاب

خدا شن عطا کرد تیغ و سپر

ملقب شد از زاجگی در جهان

باقیان و دولت پدہ ہم پر

عجب ترک تقوی و زہد و ورع

باین مال و دولت باین کروش

عبدل وزیر شنیدم کہ	بصوم چو سلوۃ و بعلم و بند
چہ یار امی تحریر اوصاف	سخن را درینجا کلمہ مختصر
بہم کرد تصنیف مرحوم را	کہ صناع نگرد و کلام پدر
چو دیوان شدہ بعد ترتیب طبع	نہ سال تمنائش رہ بارور
سن طبع اخگر چو من خواہم	بگو شمر رسیدہ زجن و بشر
کہ فی تہیتہ خبر جب کہ رسم	زہے عمدہ دیوان بیاض تحر

از جناب میر وزیر علی صاحب

عزیز محبت بیاض سحر	نہ کس طرح ہر بیت محبوب دل ہو
ندای خردنی چہ چاہب دیوان	کہ نور کی تاسیج مرغوب دل ہو

از جناب ارث علیخان صاحب مخم

فہم فی مشترج خوش چین	نور کا پھل لایا ریاض حسن
طبع کا کما گیا روشن پہل	مطلع کو کب ہی بیاض حسن

ایضا

چست بندش نمی مضمون فصاحت افزون کیا عمده موزون
 حرف زن وقت رقم یون هوا کلک دوزبان بهوشناکس
 سال مطبع بین میصرع جربسته کہا ختم کا فکر کیا
 فہم نواب علیخان حیر کا دیوان بی بہا طبع ہوا
 ۱۲۹۳ھ

ایضاً

بی مثل و لا جواب چو روشن کلام ہو
 گفت این سر و ش فہم چنین بیان انطباع

نشان تہ سپہ شد صورت قمر
 شد طبع کلیات سیحان زبان بحر
 ۱۲۹۳ھ

ایضاً

قرطاب نو یافت نجم حروف نظم
 مطبوع دل شورش چنین سال فہم گفت

تار شعل مہر چو شد سطر وقت دید
 از جود امر طبع باض بحر دید
 ۱۲۹۳ھ

از جناب سید واجد علی جہاوردی پیر بہادر سالا نمبر شتخص واجد
 سنطبع گردید یوناشک یون کلیم
 ای زہنی لطف خد او نذرین کور سما
 طبعین اجرا شد مطبوع طبع جہا
 ۱۲۹۳ھ

از جناب بنتی باوی حسن صاحب مختار عالم ریت محمود آباد

سخن سنج نامی جناب سحر
 سخن آفرینے دقالتی سے
 منہ از منہ رایت شاعری
 چه معجز بیاں کہ بر نظم او
 چو فرودوسی و عسکری عنصری
 زہی لفظ ثواب پیش علی
 بدل حامی دین و مخدوم خلق
 شمس الملک خود ملک اقتدار
 کہیں کہ ہر دم کفشت ریختے
 جگر حنہ گاہ را از دم ہے
 منور شجاعی از روزانکہ جود
 شجاع و جگر عاقل و دادگر

کہ بود آفتاب سپہر سخن
 سخن را در آئندہ جان بہن
 ہلک سخن گستر ہی سکے زن
 نظامی کند و جب زیر کفن
 بزیر نگین و شست ملک سخن
 بنامش ز روی ادب سرنگن
 بجان خاوم و عاشق بچین
 کہ بود از قنار سردان زمین
 بر اہل جہان لعل فردوس
 علاج مرصیان درد محن
 ز حرف رام سلطان خیر شکن
 شد ہی بہتیش مرگ جو رفتن

بدانش فلان طوطی که دانا نشد
 بهمه دان و سلامنه روزگار
 سخن را نم از داور یگانه او
 که محمود آباد محمود و جاس
 در دولتش آنکه قبال و جابه
 بملک بقارفت او برگزید
 نه مر و امیکه نندمست دانش بهر
 زهی نیک پوشش که دزنام او
 خدا ترین و دین پرور و حق شناس
 رئیس معتمد امیر کبیر
 بشوکت و جلال و بجاه و حشم
 به توفیر و رفعت بلند اخترش
 چو خواهی باز خوانش نشان

پیشش پی دانش آموختن
 که بودش تبحر بهر علم و فن
 ارم را به یاری دهم زان چمن
 ریاست که خاص مدوح من
 بدر بانش داد پیوسته تن
 بخلد برین جان پاش و وطن
 بر رحمت ایزد و ذوالمنن
 نخستین امیرست و آخر حسن
 پرستنده خالق جان و تن
 عظمت و آفاق شهر فکین
 نباشد چو او ستم و بی نمن
 سبق بر دهر و چرخ کهن
 شتابند اقبال و دولت که من

گفت اوزن میان گنج را برتر
 به چشمش چو مردم چو ایمان بدل
 سطرش کلاه عسلو هستی
 دلیر و بهادر در پیش و جبری
 سر لشکرش فتح و بهنگام جنگ
 سلطان عبدانش اسکندر بهرغم
 سخنور سخن سنج جاد و بیان
 فصیح که ناز و فصاحت برو
 ریاض کلامش به از بوستان
 نوازنده اهل معنی به خود
 سخن آفریننده باین نو
 گرانسان گنج کلام پور
 یاز باب معنی بهر بود و قوت

دلش بهر چو دو کرم منوج زن
 گزیدند محسوس و مروت وطن
 ز اخلاق بر قاتمش پیرهن
 دم رزم شیر افکن به صف شکن
 ستور گویید گیسو و وزن
 چو نوشیر و امن ظلم را پنج کن
 که سحرش تخلص نرود سخن
 بیلغی که بانگته با حسرت کن
 گلستان سعدی از ان بیک
 من را بنده کلامی علم و
 نوی بخش کلام کهن
 که گنبد داشت آن مغفرت مقدر
 که تا بهره یابند اهل سخن

کلام بلوغ جناب سحر
 فلک گفت حسن ملک گفت
 بهاری بگزار معنی رسید
 پتی سال طبعش هاتف ندا
 بگو سال دیوان آقای خوش
 دگر سال فصلی چو خواهی بگو

چو خورشید روشن بر آئین
 بنحو بی طبعش حسن سخن
 زمین سخن گشت رشک چمن
 بگو شمر رسیده که دوستی حسن
 که دیوان مهر سحر سخن
 که محبوب دل نطفه آفتاب سخن
 ۱۲۹۳
 ۱۲۸۴

ایضا

چو شد کلیات سحر منطق
 بتاریخ طبعش نمودم چون کمر
 که با وی کن از روی فزون تر

بنامید سحرش بایض سحر
 چنین داد هاتف رسالتش خبر
 چه بود طلسم بایض سحر
 ۱۲۹۳

ایضا

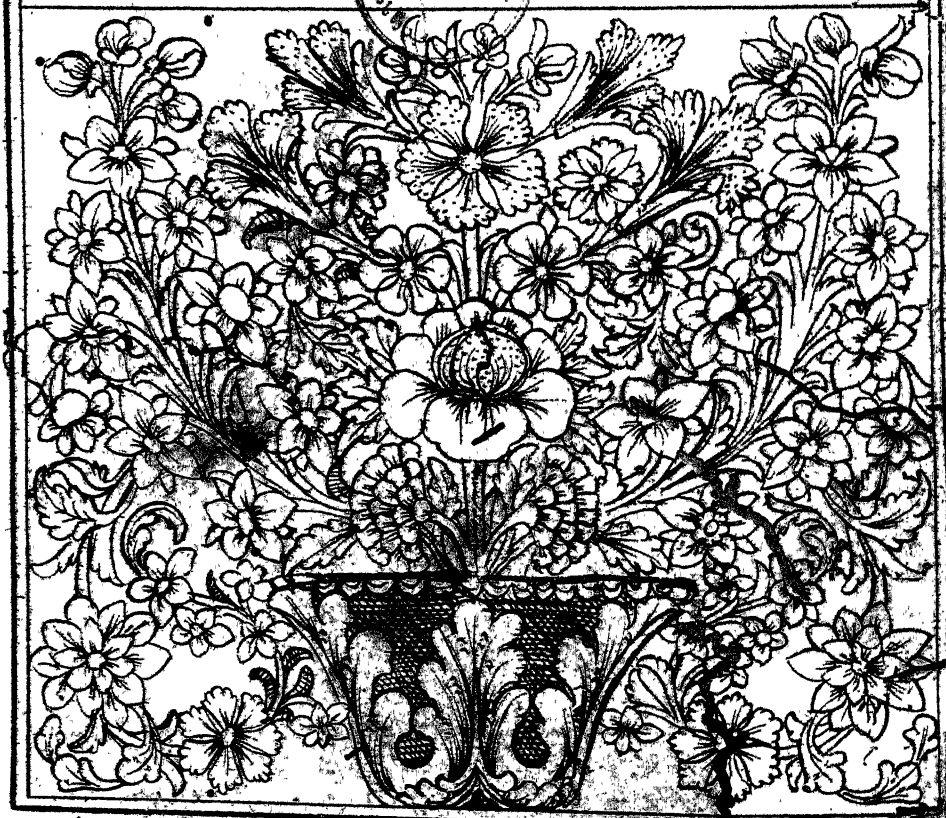
جناب سحر کا جو دیوان چپا
 ندا آتی گردون هی صدم چپا

گفتی حسن چپا چپا
 به مطبوع هی دگرستان سخن

یہ دیوان ہے بحر روان سخن	ہر اک شعر موج گہر خیز ہے
تو ہو خوب روشن جہان سخن	جو تابندہ چمکے سال سچ
زمین سے سو آسمان سخن	تو ہوا سنکے شہباز فکر کا
یہ بولی دم آتھیں سخن	غروں کے ہادی اکھاب



عجب تخریب دلیر مہر ہے
بیاض سخن ماکہ جان سخن



عظیم

مکتوبہ

مکتوبہ

مکتوبہ

مکتوبہ

مکتوبہ



صحیفہ دیوان بحر

صفحہ	آ	خط	صفحہ	آ	خط	صفحہ	آ	خط	صفحہ	آ	خط
۱۰	۹	سیر سیر	۵۱	۳	دیشوار	۱۲۹	۱۲	نشان	۱۳۸	۱	پار
۲۵	۱۰	ما حسن	۵۲	۸	پر گریان	۱۴۸	۱۰	جوت	۱۳۸	۱	پار
۳۸	۵	رکودہ	۵۴	۲	تیر	۱۴۹	۲	ہوگا	۱۳۸	۱	پار
۴۷	۱۱	تاج دین	۶۵	۱	دکلائی	۱۴۲	۹	جگ	۱۳۸	۱	پار
۵۶	۶	سیر	۶۴	۴	نازاد	۱۴۵	۶	بین	۱۳۸	۱	پار
۶۳	۲	باب	۶۴	۱۳	کافی	۱۴۷	۹	لا	۱۳۸	۱	پار
۷۲	۶	بند شوار	۹۷	۱	زبان	۱۴۸	۱۳	بان	۱۳۸	۱	پار
۸۱	۸	کام	۱۰۷	۴	چکر	۱۴۹	۱۰	کٹ	۱۳۸	۱	پار
۹۰	۱۱	چکا	۱۱۲	۹	کلائی	۱۴۸	۱۳	دکر	۱۳۸	۱	پار
۹۱	۸	کام	۱۲۵	۴	یرلا	۱۴۷	۱۲	رغم	۱۳۸	۱	پار
۹۲	۵	گیا	۱۲۷	۱۰	کلائی	۱۴۹	۲	کٹ	۱۳۸	۱	پار

نمبر	کلاس	صحیح	غلط
۳۲۹	۱۰	ہول	حلل
۳۵۱	۵	دل زار	بے
۴۱۶	۹	توجہ	چھ
۴۵۸	۱۱	رہتی تھی کسی	خلق عالم
۴۷۲	۱۶	پیتھے پوز	" "
		۱۲۹	